یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم حجت است

نمبر (۱) جلد (۱۳)

...ض و مقاصد

...م و سنت نبی علیہ السلام
...شاعت کرنا
...اور اہلحدیث کی ...
...ات کرنا
...ور مسلمانوں کے باہمی اتفاق
...کرنا۔

...عد و ضوابط

...پیشگی آنی چاہیے
...وغیرہ جلد واپس ہوگی
...سلسلہ بشرطیکہ ...
...مضامین محصول
...سکینگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
روساء وجاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ...
" " ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک واڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۱

...کے آریہ اخبار پرکاش ...
...ریشی مورخہ ...
...آب وتاب سے نکلا ...
...پرکاش کو کامیابی پر مبارکباد ...
...نمبر میں بہت سے مضامین ...
...امی دیانند کی ...
...اول ایک ...
...ثبت ایک ...
...ہوسکے اگر مضمون نگار ...
...تے مگر ...
...درسگاہ (گروکل) ...
...مضمون کی ...
...عیت کو نہیں ...

سمجھے اور بغیر سوچے سمجھے جو کچھ دل میں آیا لکھتے چلے گئے۔

ناظرین کو یہہ امر بخوبی یاد ہوگا اور یاد رہنا چاہیے آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ جملہ علوم کا خزانہ وید ہیں اسکی فرع یہ ہے کہ وید مستند بالذات (دلیل) ہیں باقی کتب ویدوں کی سند سے مستند بالغیر ہوسکتی ہیں ورنہ نہیں۔ اس دعوے کو غور سے دیکھا جائے تو بہت ہی قابل قدر ہے کیونکہ الہامی اور غیر الہامی میں یہی فرق ہے کہ الہامی کلام مستند بالذات ہے اور غیر الہامی مستند بالغیر اسلیئے مسلمان بھی اس بات کے قائل ہیں کہ علماء کا قول کسی آیت یا حدیث سے مدلل ہے تو دلیل میں پیش ہوسکتا ہے ورنہ محض قول حجت نہیں۔

الحمدللہ کہ اس اصول میں دونوں (مسلمان اور آریہ) متفق ہیں۔ اس مسلمہ اصول کے مطابق آریہ مضمون نگاروں کا فرض ہونا چاہیے کہ جب کبھی اپنے مذہب کا مقابلہ کسی دوسرے مذہب سے کریں تو اپنے مذہب کی اوس کتاب سے اپنے دعوے کو ثابت کریں جس کو وہ مستند بالذات کہتے ہیں نہ کہ ایسی کتاب سے جو خود کسی دوسری دلیل کی محتاج ہو آریہ مضمون نگار اس اصولی غلطی کو نہیں سمجھتے نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں

اس مضمون میں راقم مضمون شروع سے ویدک دھرم کا دوسرے مذاہب عیسائیت اور اسلام سے مقابلہ کرتا ہے چنانچہ آپکے الفاظ یہہ ہیں:—

"رشی دیانند اور سنسار کے دیگر بڑے مذہبی پیشواؤں کے درمیان یہی تو فرق ہے۔ کہ جہاں دیگر پیشوا اور بزرگوں کے اپدیش جیون کے محدود انگوں سے سمبندھ رکھتے ہیں وہاں رشی دیانند نے ایک ایسے دھرم کا پرچار کیا۔ جو انسانی جیون کے متعلق ایک مکمل پروگرام پیش کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی عیسائی ہے۔ تو

اس کے دہرم کا تعلق یا تو صرف ایک [illegible] اور
گرجے کے ساتھ ہے۔ اور یا چند ایک بہت
تھوڑے بے کار پکھ شیتروں میں اس کی رہنمائی کرتا
ہے۔ اگر ایک عیسائی نوجوان کالج میں فلاسفی
اور ریاضی پڑھتا ہے۔ تو اس کا مذہب اس کو
فلسفہ اور ریاضی کے مسئلوں کے متعلق کچھ نہیں
بتلاتا کیونکہ انجیل مقدس میں فلسفہ یا سائنس
کا ذکر تک نہیں۔ اس کو کیا کرنا چاہئے۔ کیسے
مکان میں رہنا چاہئے۔ اپنے ملک اور قوم
کے دشمنوں کے ساتھ کیسے لڑنا چاہئے
ان معاملوں میں بھی اس کا مذہب خاموش
ہے۔ اس کے دیش میں راجیہ پربندھ کیسے ہونا
چاہئے۔ اس معاملہ میں تو انجیل مقدس سے
رہنمائی کی تلاش کرنا بالکل بے سود ہے کیونکہ
یہ باتیں تو کبھی حضرت مسیح کے خواب وخیال میں
بھی نہ تھیں۔ (پرکاش رشی نمبر ۲ کا تک
صفحہ ۵ کالم ۱)

اہلحدیث۔ اس اقتباس سے صاف ثابت ہوتا ہے
کہ مضمون نگار کے خیال میں معیار مذہب جنگی اور
ملکی انتظام ہے یعنی مذہب حق کا فرض ہے کہ اپنے
تابعداروں کو جنگی قواعد اور ملکی انتظام کے طریق بھی
سکھائے صرف یہی نہ کہ نماز یوں پڑھو اور سندھیا
یوں کرو روزہ یوں رکھو بلکہ انکے علاوہ تمام انسانی
ضرورتوں کے متعلق تعلیم دینا سچے دھرم کا فرض ہے
بہت خوب مگر مضمون نگار نے اس فرض کو کہاں تک
ادا کیا؟ اوسکے اپنے الفاظ میں ہم دکھاتے ہیں کہ
وہ اپنے اس اصول کو کہاں تک سمجھا ہے چنانچہ اس کے
الفاظ یہ ہیں:۔

"مذہب اسلام کی بھی یہی حالت ہے۔ بھلا وہ
مذہب پڑھے لکھے سنسار کو پرماتما کا بھگت
کیسے بنا سکتا ہے۔ جو یہ نہیں بتلا سکتا کہ پرماتما
کا راجیہ کیسا وسیع ہے۔ جو چندرماں کے سرد [illegible]
کو اتنا چھوٹا سمجھتا ہے کہ شق القمر کے معجزے
کا فخریہ ذکر کرتا ہے۔ جو اس پرتھوی کو ہی سنسار
میں سب سے بڑا سیارہ مان کر سورج کا اس کے
اس کے ہی پاس گردش کرنا بتلاتا ہے۔ (ص ۵)

اہلحدیث۔ کوئی سمجھدار آدمی کہہ سکتا ہے کہ
مضمون نگار نے اپنا معیار قائم رکھا ہے معیار
تو جیسا کہ ہم پہلے بتلا آئے ہیں یہ تھا جنگی اور ملکی
انتظام سکھانا مذہب حق کی علامت ہے اسی بنا پر
عیسائی مذہب کو نامہ نگار نے فیل کر دیا تھا مگر
جب اسلام کا ذکر کیا تو اوس معیار کے لحاظ سے
مقابلہ نہیں کیا بلکہ اوس کو چھوڑ کر معجزہ شق القمر
کو لے بیٹھے۔ ہم نہیں کہتے کہ معجزہ شق القمر قرآن
مجید میں نہیں ہے۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی مخالف
اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ یہ کہتے
ہیں کہ جس معیار سے نامہ نگار نے مذاہب کی جانچ
شروع کی تھی جس کی وجہ سے اوس نے عیسائی مذہب
کو فیل کیا تھا اوسی معیار کو لیکر اسلام کی جانچ
کرتے [illegible] گلہ گذاری کا موقع ہوتا صورت
موجودہ میں تو ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں ع
تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

اچھا اس بے اصولی کو بھی جانے دیجئے ہم یہ بھی معاف
کر سکتے ہیں مگر اس کے بعد دوسری بے اصولی کو کون
معاف کرے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار
مع اڈیٹر صاحب پرکاش کے اپنے اصول مذہب
یا تو واقف نہیں یا دانستہ ناواقف بنتے
اپنے ناظرین کو ناواقف جانتے ہیں۔ چنانچہ
اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

کنتو ورتمان کال کے واحد رشی اور پیشوا
دین بھگوان دیانند کی تصانیف میں [illegible]
سب کی جھلک موجود ہے اگر ان تمام علوم
کا خیال کیا جاوے۔ جن کا ذکر دیانند رشی کی
تصانیف میں جگہ جگہ مسلسل طور پر موجود ہے
[illegible] آج ہم رشی دیانند کی رائے فن جنگ
کے متعلق انکے طریق پر پیش کرینگے جس سے
[illegible] یورپ میں جرمنی کی طرف سے تہذیب
کے نام پر جا بجا چار ہو رہے ہیں۔ ان پر پرکاش
پڑے۔ اور مہذب دنیا کو بتائینگے کہ ان کے
یدھ کے طریقوں میں کہاں کہاں ترقی کی گنجائش
ہے۔ ہم سوامی دیانند کی رائے رشی
میں ہی پیش کرینگے۔ (صفحہ ۵ کالم [illegible])

اہلحدیث۔ ناظرین اس اقتباس کو ذرا
غور کریں کہ نامہ نگار نے اپنا مذہبی اصول [illegible]
رکھا کہ ہم آریوں کے ہاں مستند [illegible]
کسی کی بات اگر وید سے مستنبط [illegible]
تو صحیح اور حجت ہے ورنہ نہیں [illegible]
تھا کہ رشی دیانند کی تصنیفات کی بجائے
دیتا تاکہ یہ ثابت ہو سکتا کہ وید [illegible]
کتاب [illegible] معیار کی رو سے کہاں تک
اور [illegible] واقع ہے [illegible]
[illegible] سوامی دیانند
[illegible]
[illegible] ناظروں کی یہ عام عادت ہے
[illegible] مطابق ویدوں سے ناامید ہو کر دیگر
[illegible]ن کے اقوال کی طرف رجوع کر جاتے ہیں ہم نے
یہ عادت عام طور پر سماجیوں میں دیکھی ہے کیونکہ خود
سوامی جی بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اور ان کی مشہور
کتاب ستیارتھ پرکاش [illegible]
[illegible]
[illegible] اپر چلنے

[illegible] کعبہ چوں آریم ما
[illegible] خانۂ خمار و ار دیر [illegible]

جہاد وید
اور دہرم شاستر
کا ثبوت آریوں کا

جہاد [illegible] قیمت ۲ر

(سلسلہ جاری)

جنگ یورپ اور مسئلہ تعدد ازواج

یورپ کی مردم شماری میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت اب بھی کئی حصے زیادہ ہے فرانس میں بہت سے عیاش طبیعت مردوں اور عورتوں نے نکاح کرنا چھوڑ دیا ہے تعلق نکاح کو آزادی کے خلاف جانتے ہیں اسلئے لازمی نتیجہ اس کا یہ ہوا ہے کہ فرانس میں نسل انسانی سب ملکوں سے کم ہے گورنمنٹ فرانس کو اس کمی کی طرف پہلے ہی توجہ تھی اب تو جنگ کی وجہ سے اور بھی اس طرف توجہ ہونی لازمی ہے۔

جنگ کی روش یہی رہی تو مقتول مردوں کی تعداد غالباً لاکھوں سے گذر کر کروڑوں تک پہونچیگی بہت دنوں بعد جب مردوں اور عورتوں کی تعداد کو شمار کیا جائیگا تو مردوں کی تعداد اتنی کم ثابت ہوگی کہ لاچار اوس وقت یورپ کی سلطنتوں کو اپنی آئندہ ترقی نسل کے لئے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔

ہم جو ایک معنی سے سارے یورپ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارا بھی فرض ہے کہ اوس نازک اور اندوہناک نظارہ کو سامنے سمجھکر جو کچھ ہماری رائے میں اُس وقت یورپ کے حق میں بہتر ہو اوس کا اظہار کریں۔

ہمارے خیال میں اوس وقت جبکہ مردوں کی تعداد بہت کم ہوجاویگی یورپ کی ہستی قائم رکھنے کے لئے تعدد ازواج کا حکم جاری کرنا بہت مفید ہوگا یعنی ہر مرد بالغ توانا کو سرکاری طور پر حکم ہونا چاہئے کہ متعدد عورتوں سے شادی کرے اور نسل انسانی کو ترقی دے جس سے اس کمی کی بہت جلد تلافی ہو جائے گی۔ اسی حکمت کے لئے اسلام نے اس مسئلہ کو جائز رکھا ہے جسے نافہم مخالف مورد اعتراض بناتے ہیں۔ جو ہرگز مورد اعتراض نہیں۔ بلکہ نسل انسانی کو ترقی دینے کے لئے بہت ضروری اور مفید ہے۔ دیکھیں یورپ اسی کو اختیار کریگا یا اس سے کوئی اچھی صورت پیدا کرے گا جو ممکن نہیں۔

یورپی جنگ کا اثر عیسائی مشن پر

ہم سمجھتے تھے کہ جنگ کا اثر ہندوستانیوں کے کاروبار ہی پر ہوگا مگر عیسائیوں کا رسالہ "مسیحی تجلی" دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنگ کا اثر علاوہ ہندوستانی کاروبار کے خود عیسائی تبلیغ پر بھی ہوا ہے تجلی میں ایک نوٹ لکھا ہے کہ ولایت سے مشنری سوسائٹی کو بذریعہ تار اطلاع آئی ہے :-

بڑے بڑے خرچ ملتوی کردو۔ بنک سے حتی المقدور تھوڑا روپیہ عارضی طور پر اودھار لے کر کام چلالو۔

اس خبر سے ہم ہندوستانی اپنا اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہاں کے خیراتی کاموں کی حالت کیا ہوگی انا للہ

جواب اکذب الحدیث

(از مولوی منیر خان صاحب از بنارس)

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ میری نظر سے گذرا فاضل اڈیٹر نے حدیث شریف ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث کی طرف علماء کو توجہ دلائی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اس حدیث میں ظن جو کہ قلب کا فعل ہے محکوم علیہ اور اکذب الحدیث جو کہ زبان کا فعل ہے محکوم بہ ہے لہذا میں نے باوجود بیچمدانی اس سوال کے متعلق جو کچھ سمجھا ہے وہ علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

منتہی الارب میں ہے ظن بالفتح گمان یعنی طرف راجح از ہر دو طرف اعتقاد غیر جازم ظنون و اظاظین جمع و دانست از لغات اضداد است و گمان بردن و دانستن و الفعل من نصر تقول ظننتک زیداً وقولہ تعالے وظن داؤد ای علم و ایقن۔

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ ظن بمعنی یقین اور گمان دونوں آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث مذکور میں ظن بمعنی یقین ہرگز نہیں پس لامحالہ حدیث مذکور میں ظن بمعنے گمان ہے اور گمان نیک و بد دونوں صفتوں کے ساتھ متصف ہوتا ہے چنانچہ فرمان والاشان ہے۔ ظنوا بالمومنین خیراً مومنین کے ساتھ اچھا گمان رکھا کرو وقال اللہ تعالیٰ فَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ اکثر گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض ظن گناہ اور باعث عذاب ہوتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں قول اللہ تبارک وتعالے کا فَاجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا اور اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ صاف بتارہا ہے کہ ظنون میں احتیاط لازم اور ضروری ہے بلاغور اور تامل ظن کا تابع نہ ہونا چاہیئے ورنہ ممکن ہے کہ بعض ظنون میں خطاکار ٹھہرے اور اس وجہ سے مستحق عذاب ہو معلوم ہوا کہ ہر ظن قابل تعریف اور مذموم نہیں بلکہ خاص کر وہی ظن جس کی بنا محض خیال اور اندازہ پر بلا غور اور تامل ہو اور واقعات اور قرائن سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہو مثلاً ایک مومن نیکوکار جس کے افعال ظاہری سراسر شریعت کے مطابق اور موافق ہیں اوسکے متعلق کسی طرح کی بدگمانی اور برا خیال رکھنا ہرگز صحیح نہیں بلکہ گناہ ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حدیث مذکور کی شرح میں لکھتے ہیں والنہی عن الظن السوء بالمسلم السالم فی دینہ وعرضہ یعنی نہی مذکور فرمان والاشان صلے اللہ علیہ وسلم میں مخصوص ساتھ مسلمان نیکوکار کامل الدین اور صاحب عزت اور وقار ہے۔

اور اگر کوئی شخص فاسق اور فاجر اوسکے افعال ظاہری شریعت کے مطابق نہیں تو اس کے متعلق بدگمانی ممنوع نہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک باب خاص جو جواز میں اس قسم کے ظن میں لکھا ہے اور حدیث صلے اللہ علیہ وسلم ما اظن فلاناً وفلاناً یعرفان من دیننا شیئاً یعنے میرا گمان ہے کہ فلاں فلاں دین اسلام کی باتوں سے بالکل کورے ہیں اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق فاجر کے حق میں بدگمانی شرعاً ممنوع نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالے لکھتے ہیں۔

بوجہ سالانہ تعطیل ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔ منیجر

وحاصل الترجمات مثل ھذا الذی وقع فی الحدیث لیس من الظن المنھی عنہ لانہ مقام التحذیر من مثل من کان حالہ کحال الرجلین یعنی حاصل ترجمہ باب کا یہ ہے کہ جس قسم کا ظن حدیث باب میں مذکور ہے وہ شرعاً ممنوع اور حرام نہیں کیونکہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دو شخصوں کو منظنون قرار دیا ہے جو کہ شریعت کے احکام سے بالکل ناواقف محض تھے اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص وہی ہوگا جو فاسق فاجر بدکار ہوگا اور جلالین میں ہے واجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ای موثم وھو کثیر کظن السوء باھل الخیر من المؤمنین وھم کثیر بخلافہ بالفساق منھم فلا اثم فیہ فی نحو ما یظھر منھم اس عبارت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بدگمانی مسلمان کامل الایمان کے ساتھ ممنوع اور گناہ ہے اور فاسق وفاجر کے ساتھ گناہ نہیں البتہ اس قدر اس میں اضافہ ہے کہ بدگمانی فاسقین کی اونہیں امور نامشروعہ میں جائز اور مباح ہے جنکا صدور ان سے برابر ہوتا رہتا ہے اور حدیث بخاری میں فرمان والاشان کہ فلاں فلاں کے ساتھ میرا گمان ہے کہ دین اسلام کی باتوں سے کچھ بھی نہیں جانتے صاحب جلالین کے مضمون کی تائید کرتا ہے اور دراصل فاسقین کے ایسے ہی افعال میں بدگمانی صحیح ہوسکتی ہے ورنہ ایسے افعال میں جن کا صدور ان سے ہنوز نہیں ہوا وہ اور مسلمان کامل الایمان دونوں یکساں ہیں۔

میرے اس قدر بیان سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوگیا کہ جملہ اقسام ظنون کے ممنوع نہیں بعض جائز اور بعض مباح[1] ہیں البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ جب ظن افعال قلوب سے ہے تو حدیث شریف ایاك والظن فان الظن اکذب الحدیث میں ظن متصف بحدیث فعل لسانی کیوں واقع ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جملہ افعال اختیاریہ کا صدور قلب سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ قلب مصدر جملہ افعال اختیاریہ ہے لیکن افعال قلوب کا صدور مخصوص بقلوب ہے اعضائے ظاہری کا واسطہ انہیں درکار نہیں صرف انکا تعلق قلب سے ہوتا ہے بخلاف اور افعال کے کہ ان میں اعضائے ظاہری کا واسطہ اور ذریعہ درکار ہوتا ہے اور جس قدر افعال اختیاریہ حسنہ ہیں صرف نیت اور ارادہ پر ہی اونمیں ثواب مترتب ہوتا ہے اگرچہ اعمال ظاہری اونمیں نہ بھی پایا جاوے اور افعال اختیاریہ سیئہ میں تاوقتیکہ اعمال ظاہری اون میں نہ پایا جاوے صرف نیت اور ارادہ سے عقاب مترتب نہیں ہوتا دلیل اس کی حدیث شریف ہے من ھم بحسنۃ فلم یعملھا کتب لہ حسنۃ فان عملھا کتب لہ عشراً ومن ھم بسیئۃ فلم تکتب لہ شیئاً فان عملھا کتب لہ سیئۃ یعنے اگر کسی نے کسی اچھے کام کا پختہ ارادہ کرلیا اور ہنوز وہ کام اوس نے نہیں کیا تو ایک نیکی کا اوسے ثواب حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس کام کو وہ کرے تو دس نیکیوں کا اوسے ثواب ملتا ہے اور اگر برائی کا پختہ ارادہ کرے تو تاوقتیکہ اُس برائی کو نہ کریگا اُس کے حق میں برائی ہرگز نہ لکھی جائیگی اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھی جائے گی اور نیز حدیث میں وارد ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسھا ما لم تکلم بہ او تعمل یعنی اللہ تبارک وتعالے اس امت کی خطرات نفسانیہ سے درگذر کرتا ہے تاوقتیکہ اونکے ساتھ کلام نکرے یا عمل نہ کرے۔

ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ افعال اختیاریہ سیئہ کا ارتکاب تاوقتیکہ اعضائے ظاہری سے نہ ہو گناہ ہرگز نہیں اور افعال قلوب اگرچہ وجود پذیر بدون اعضائے ظاہری ضرور ہوجاتے ہیں مگر اون پر کوئی حکم قضاءً بدون اظہار اعضائے ظاہری کے نہیں دیا جاسکتا چنانچہ تصدیق قلبی بدون اقرار لسانی شرعاً معتبر نہیں پس بدگمانی کا تعلق اگرچہ قلب سے ہے مگر جبتک زبان پر اسکا اجرا نہ ہوگا گناہ نہیں اسلئے حدیث ایاك والظن فان الظن اکذب الحدیث میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ظن مذموم بدگمانی کی صفت حدیث قرار دیا ہے یعنی ظن مبتدا اور اکذب الحدیث خبر واقع ہے اور میرے بیانات سے اسکا ثبوت کھلا ظاہر ہے اس بحث کے متعلق میرا ارادہ تھا کہ کسیقدر اور طول دوں مگر علماء کرام سے امید ہے کہ اس پر بخوبی روشنی ڈالیں گے۔ فقط۔

اہلحدیث ۔ میری اس سوال سے غرض یہ تھی کہ جن خرابیوں کو بند کرنے کے لئے یہ حدیث سد سکندری کا کام دے سکتی ہے مثالاً اونکا ذکر بھی آرہا ہے تاکہ ناظرین پر اس حدیث کی حکمت اور اسرار ظاہر ہوتے جاویں۔

ایک مثال اس کی میں عرض کرتا ہوں۔ گذشتہ مہینے میں مولوی فیض اللہ صاحب ملتانی کئی روز امرتسر میں رہکر اہلحدیث میں مصالحت کرانے میں ساعی ہوئے اس طرف سے تو حسب عادت کوئی شرط نہیں تھی فریق ثانی (جناب مولوی احمد اللہ صاحب) کی طرف سے بہت سی شرائط پیش ہوئیں جن کا سفیر صاحب نے کسی حدتک جواب دیا آخر کار مولوی صاحب موصوف نے فرمایا ہمیں گمان ہے کہ اوس (خاکسار) کی اس مصالحت کرنے میں یہ غرض ہوگی کہ اہلحدیثوں کی مدد سے میونسپل کمیٹی کا ممبر بنجائے حالانکہ ادھر اس کا خیال بھی نہیں تھا ہم نے جواب دیا کہ مصالحت نامہ میں یہ شرط لکھی جائے کہ اگر وہ ممبر کمیٹی بنا تو مصالحت ٹوٹ جائیگی۔ آخر کچھ نہوا مولوی فیض اللہ صاحب اپنا وقت گذار کر چلے گئے۔

میری غرض اس واقع کے لکھنے سے یہ ہے کہ اس قسم کی بدگمانیاں بسا اوقات مانع کار خیر ہوا کرتی ہیں جنکی بندش کے لئے حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ہے پس جو صاحب اکذب الحدیث کے عقدہ کو حل کرنے کی توجہ کریں وہ اس قسم کی چند

[1] یہانتک کی تقریر اصل سوال سے بے تعلق ہے کیونکہ سوال موضوع منہی کے مصداق سے نہیں بلکہ اکذب کے حل سے ہے با وجود بے تعلق تقریر ہونے کے قابل شکریہ ہے اسلئے کہ علمی مضمون ہے اور سوال کا شاید جواب دینا جائز ہے (اہلحدیث)

بوجہ سالانہ تعطیل ۳۰ اکتوبر کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔ منیجر

مثالیں بھی بتلایا کریں تاکہ اس حدیث کی حکمت اور اسرار ناظرین پر نمایاں ہوتے جاویں۔

اس حدیث کے عقدہ کا حل جو خاکسار کے ذہن میں ہے وہ ابھی مخفی ہے کسی صاحب نے بیان نہ کیا تو میں بھی عرض کرونگا (اڈیٹر)

بقیہ جواب متعلق بہ اشربہ مسکرہ

(از مولوی خیرالدین احمد صاحب از سرسہ ضلع حصار)

پرچہ اہلحدیث ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ کی اشاعت میں چند سطور بذیل سُرخی (حنفی علماء کی طرف سے جواب) ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہونگے اور اسپر فاضل اڈیٹر کی تنقید یا تردید بھی معائنہ فرمائی ہوگی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب والا جاہ نے غور اور تامل کی نگاہ سے نہیں دیکھا ورنہ اتنے بڑے مسلم فاضل کا معمولی عبارت کے فہم میں غلطی کھا جانا سمجھ میں نہیں آتا یا تجاہل عارفانہ کیا ہے۔

آنجناب کی خدمت میں اصلاح سوال کی اپیل کیگئی تھی تو بالکل بے تعلقی ظاہر فرمائی تھی اور جواب کے وقت اوس کی معاونت کے لیے مستعد ہوگئے[1] اس میں غالبًا کوئی سر ہے جو ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔ ایک ضعیف خیال یہ بھی گذرتا ہے کہ وہ[2] سوال کہیں حضرت والا کا ساختہ پرداختہ ہی نہو ورنہ آپکی طرف سے وکیل بننے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی آنجناب نے تین طرح سے جرح فرمائی ہے۔

(۱) کتب فقہ میں کہیں قید عبادت نہیں (جواب) اگر ذرا غور فرمایں تو خود آنجناب کی منقولہ عبارت میں قید عبادت موجود ہے۔ ہدایہ کی عبارت اذا کان من غلبۃ لہو وطرب اور قاضی ثناء اللہ مرحوم کی عبارت "آنچہ بقصد لہو خورد حرام ست" دونوں منہ سے بول رہے ہیں کہ بغیر نیت نیک لہو وطرب کے قصد سے حرام ہے نفی لہو وطرب سے مقصود اثبات نیت نیک ہی ہے دوسرے درمختار وغیرہ کتب فقہ میں صاف لکھا ہے اذا قصد بہ استمراء الطعام والتداوی والتقوی علیٰ طاعۃ اللہ تعالیٰ جس سے آنجناب کا ادعاء انکار مطلق کا فور ہوگیا ؎

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اسمیں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

اور قرآن میں بطریق حصر آیا ہے انما ھذہ الحیوۃ الدنیا لہو ولعب۔ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو۔ جو نص ہے اسپر کہ لہو ولعب کے سوائے دین ہی ہے۔

(۲) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے قولوں کا متحد ہونا معلوم۔

(جواب) اثنینیت درجۂ فروع میں ہے اور اتحاد مرتبۂ اصول میں پس کوئی مغائرت نہیں شیخین یا صاحبین کسی کے قول پر حسب اصول رسم المفتی عمل کرنے والا حنفیت سے نہیں نکلتا چنانچہ حضرات غزنویہ و دیگر جماعت اہلحدیث آنجناب کے نزدیک بھی اسلام سے خارج نہیں بلکہ مرزائیوں تک کی اقتدا درست ہے۔

(۳) اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ

(جواب) استناد قول مجتہد کا یہ مطلب ہے کہ کسی مقلد کو اپنی طرف سے خلاف اصول فقہ استنباط واجتہاد کا منصب نہیں نہ یہ کہ اپنے امام کے مسئلہ مستنبطہ کے متعلق اظہار دلائل بھی نہیں کر سکتا۔

اس قدر معروض ہو چکنے کے بعد آنجناب کے فہم وانصاف وحق پرستی ونیک نیتی سے امید واثق بلکہ اوثق ہے کہ آنجناب اپنی تائید یا تقریظ کو جو سوال سائل کی تقویت میں تحریر فرمائی گئی ہے واپس لیکر داد انصاف دینگے اور سوال کے غیر مکمل ہونے کا واضح طور پر اقرار فرما دینگے۔

نوٹ۔ اشربہ مسکرہ کی مزید تفصیل وتشریح وقامت حج برمذہب امام آئندہ تحریر ہوگی انشاء اللہ والسلام۔

اڈیٹر۔ آپکی اس تقریر سے میری سابقہ رائے میں تغیر نہیں آیا میرے خیال میں آپکی ساری تحریر نظری ہے۔

تعریف تصوف از کتب تصوف

(از صوفی)

کشف القلوب وکشف الظنون میں علم تصوف کی تعریف اس طرح ابن صدر الدین سے منقول ہے۔

التصوف ھو علم یعرف بہ کیفیۃ ترقی اھل الکمال من النوع الانسانی فی مدارج سعاداتھم والامور العارضۃ فی درجاتھم بقدر الطاقۃ البشریۃ۔

کسی بزرگ نے تصوف کی ماہیت کو نظم میں ادا کیا ہے۔

علم التصوف علم لیس یعرفہ
الا اخو فطنۃ بالحق معروف
ولیس یعرفہ من لیس یشھدہ
وکیف یشھد ضوء الشمس مکفوف

اللہ تعالیٰ نے صوفیوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے یُخرجھم مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔ حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جن بزرگوں سے تصوف کے معنے بطور اشارات منقول ہیں۔ ان میں سے بطور اختصار کے ہم بیان کرتے ہیں۔

حضرت ابو جریری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ھو الدخول فی کل خلق سنی والخروج من کل خلق دنی۔ یعنی تصوف ہر ایک اعلےٰ خلق سے متصف ہونا اور بدخلقی اور بُری خصلتوں کا چھوڑنا ہے"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا التصوف ھو ان یمیتک الحق عنک ویحییک بہ یعنی تصوف یہ ہے۔ کہ حق تعالیٰ تجھے تجھ سے مارے اور اپنے سے تجھے زندہ رکھے۔

اور فرمایا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مقام پر کہ التصوف ذکرٌ مع اجتماع ووجدٌ مع استماع وعمل مع اتباع یعنی تصوف ذکر ہے باجامعیت اور وجد باسماعت اور عمل باتباع سنت اور فرمایا الصوفی کالارض یطرح علیھا کل قبیح ولا یخرج منھا الا کل ملیح یعنی صوفی مثل زمین کے ہے۔ کہ ہر ایک بری چیز

---

[1] آپ کے بلانے پر بولنا پڑا۔ ولذا نطقت فانتی الحیو زار (اڈیٹر)
[2] ان بعض الظن اثم کی یہ بھی ایک مثال ہے (اڈیٹر)

اُس پر ڈالی جاتی ہے۔ اور اُس میں سے جو چیز نکلتی ہے اچھی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ صوفی زمین کے مانند ہے۔ جس کو نیک و بد سب روندتے ہیں۔ اور ابر کی طرح ہے۔ کہ ہر ایک پر سایہ افگن ہوتا ہے۔ اور بارش کی طرح ہے۔ کہ ہر ایک کو سیراب کرتا ہے۔

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الصوفی وحدانی الذات لا یقبله احد ولا یقبل احداً۔ صوفی اپنی ذات سے اکیلا ہے۔ نہ اس کو کوئی پسند کرتا ہے۔ نہ وہ کسی کو چاہتا ہے یعنے وہ اس طرح مشغول بحق ہے۔ کہ غیر حق سے ملنے اور بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے ؎

فلیت الذی بینی و بینك عامر
و بینی و بین العالمین خراب

حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بغدادی کا قول ہے کہ سچے صوفی کی علامت یہ ہے۔ کہ تو انگر تھا پھر فقیر ہو گیا۔ عزت والا تھا۔ پھر ذلیل ہو گیا۔ مشہور تھا پھر مخفی ہو گیا۔ اور جھوٹا صوفی وہ ہے۔ کہ پہلے فقیر تھا۔ اب دنیا پیدا کر لی۔ پہلے ذلیل تھا۔ اب عزت والا ہو گیا۔ پہلے گمنام تھا۔ اب مشہور ہو گیا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ تصوف یہ ہے کہ جس وقت جو بہتر کام ہو اُسی میں مشغول ہونا۔

حضرت سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ التصوف ان لا تملك شيئًا وان لا یملكك شيء۔ تصوف یہ ہے۔ کہ تو کسی چیز کے مالک ہونے کا دعوےٰ نہ کرے اور نہ کوئی شے تیری مالک ہو جائے۔

حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ تو اپنی ذات کو خدا کے ارادے پر چھوڑ دے بقول آنکہ ع

عاقلاں تسلیم کردند اختیار

اور یہ بھی فرمایا کہ تصوف تین خصلتوں پر مبنی ہے (۱) فقر و احتیاج اللہ کی جانب (۲) بذل و ایثار (۳) کسی طرح کا اعتراض نہ کرنا اختیار۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا التصوف الاخذ بالحقائق والیاس مما فی ایدی الخلائق۔ تصوف یہ ہے کہ حقیقت پر عمل کرنا اور مخلوق کے ہاتھ میں جو کچھ ہے۔ اُس سے مایوس ہو جانا۔

اور حضرت سہیل بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی وہ ہے۔ کہ جو اپنے خون و ملک کو مباح سمجھتا ہو۔

حضرت ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ صوفی کی صفت ہے کہ نہ ہو تو سکون و اطمینان ہو۔ اور جو ہو۔ تو دیدے ڈالے۔

اور حضرت بو علی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ تصوف درِ حبیب پر بیٹھ جانا ہے۔ گو وہ ہزار ہانکے ؎

ہم در پہ تیرے بیٹھے ہیں کچھ کرکے اُٹھیں گے
یا وصل ہی کی ٹھہر یگی یا مر کے اُٹھیں گے

اور یہ بھی لکھے فرمایا۔ کہ اقبح من كل قبيح صوفي شحيح یعنے سب سے بُری بات یہ ہے کہ صوفی ہو۔ اور بخیل بھی ہو۔ حضرت ابو منصور نے فرمایا۔ کہ صوفی اللہ سے مشورہ لیتا ہے اور مخلوق اللہ سے مدد چاہتی ہے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ صوفی خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہے۔ جیسے خدا نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو فرمایا وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي۔ یعنے اپنے خصائص قرب سے اُن کو خاص فرمایا۔ اور غیروں سے علیحدہ کر لیا اور پھر فرمایا۔ کہ لن ترانی۔ یہ منع حرمان نہیں ہے۔ بلکہ زیارت ترقی و مزید قربت کی وجہ سے تھا۔ جس کے قرب کی مثال اس طرح سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ایک شخص کی آنکھ پر عینک ہے جب عینک کا شیشہ بالکل آنکھ سے ملا دیتا ہے۔ تو کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب آنکھ سے کچھ فاصلے پر لگاتا ہے۔ تو سب دیکھتا ہے۔ وہم قرب اور وصل کی حالت میں دیکھنا ممکن نہیں ہوتا تفرقہ ہو تو دیکھ سکے۔ حالت قرب میں نہ دیدہے نہ شنید۔ گفتگو نہ عقل نہ ہوش کچھ بھی نہیں رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ الصوفیۃ اطفال فی حجر الحق یعنے صوفیہ فقیر و عاجز ہیں خدا ہی کے فضل و کرم سے پرورش پاتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ تصوف مخلوق کو دیکھنے سے بچتا ہے۔

حضرت ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الصوفی لا یکدرہ شيء۔ صوفی کو کوئی شے مکدر نہیں کر سکتی۔ بلکہ ہر شے بسبب اُس کے پاک و صاف ہو جاتی ہے اور یہ بھی کسی کا قول ہے۔ کہ الصوفی لا یتعبہ طالب ولا یدعجہ سبب یعنے صوفی وہ شخص ہے۔ کہ نہ طلب اُس کو تھکا وے۔ اور نہ کوئی سبب اُس کو جگہ سے ہلا وے۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی لا تقلہ الارض ولا تظلہ السماء یعنے صوفی کو نہ زمین ہٹا سکتی ہے نہ آسمان سایہ کر سکتا ہے۔

امام قشیری فرماتے ہیں۔ کہ یہ محو کے حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جو خود سے فنا ہوتا ہے۔ تو پھر اُس کو آسمان و زمین کا کب خیال رہتا ہے۔ وہ تو زمین و آسمان سے چھوٹ کر فنا فی اللہ کی راہ طے کر رہا ہے۔ اور یہ اشیاء نیچے کی چیزیں ہیں۔

اور بعضوں نے کہا۔ کہ صوفی وہ ہے کہ جب اُس کے سامنے دو حال یا دو خلق اچھے پیش آئیں۔ تو وہ اُن دونوں میں سے بہتر کو اختیار کرے۔ کسی نے کہا۔ التصوف اسأۃ الجاہ وسواد الوجہ فی الدنیا والآخرۃ۔ تصوف یہ ہے کہ جاہ کی چاہ نہ رکھتا ہو۔ اور دنیا و آخرت سے بے تعلق رہتا ہو۔ یعنی صوفی کو اگرچہ ثواب کا عمل بھی ملیگا لیکن اُس نے صرف ذات حق کے عبادت کی اور وہی اُس کا مقصود ہے۔ وہ جنت اور حوروں کا خواستگار نہیں ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب مزابلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ التصوف حال یضمحل فیہا معالم الانسانیۃ تصوف ایک حال ہے۔ کہ جس میں علامات انسانیت جاتے رہتے ہیں۔ یعنی صوفی کو خدا کے ساتھ ایسا استغراق ہوتا ہے۔ کہ غرق کیا۔ بلکہ وہ اپنی ذات کو بھی بھول جاتا ہے۔

؎ یعنے اللہ کی راہ میں اس کو دے لیں تو ہو (اہلحدیث)

حضرت ابوالحسن سروانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الصوفی من تکون مع الواردات لامع الاوراد۔ صوفی وہ شخص ہے۔ جو واردات کے ہمرنگ ہوتا ہے۔ نہ اوراد و وظائف میں مشغول رہتا ہے۔ کیونکہ اوراد و مبتدی کے لئے ہیں

حضرت ابوسہیل صعلوکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ التصوف الاعراض عن الاعتراض تصوف یہ ہے۔ کہ قضا و قدر پر اعتراض نہ کرنا اور راضی ہو جانا۔ اس کی مرضی پر کیونکہ صوفی سمجھتا ہے۔ کہ خدا مجھ سے زیادہ علیم اور ارحم الراحمین ہے

حضرت حصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب فنا کامل حاصل ہوتی ہے یعنی خواہشات و عادات مٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچا ہے۔ اور اس کی مناجات کی لذت حاصل ہوتی ہے تو پھر وہ خواہش کی آفتیں نہیں پلٹتی ہیں فضل حق شامل حال رہتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔ ما رجع من رجع الا من الطریق (جو پلٹتا ہے تو راہ میں سے پلٹتا ہے پہنچنے کے بعد نہیں پلٹتا ہے) اور لا یعلم بعد وجودہ کے معنے یہ کہ جب وہ موجود بحق ہو چکا ہے۔ اور اعلےٰ مقامات پر پہنچ گیا۔ تو اب سقوط خلق ہو تو وہ اپنے مقام سے نہ گریگا اب یہ دونوں حادث اس پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے کیونکہ وہ مشغول بحق ہے۔ والمشغول لایشغل۔ اور اس طرح بھی کہا جاتا ہے۔ الصوفی المصطلم عنہ بما لاح لہ من الحق۔ صوفی وہ ہے کہ جس کو بسبب ظہور لوائح حق کے وہ استغراق ہوتا ہے۔ کہ اپنا شعور بھی نہیں رہتا ہے اور یوں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ الصوفی مقصود بتصریف الربوبیۃ مستور بتصریف العبودیۃ صوفی تصریف ربوبیت سے مجبور ہے اور تصریف عبودیت سے مستور ہے

اور یہ بھی ایک قول ہے۔ الصوفی لا یتغیر فان تغیر لا یتکدر۔ صوفی متغیر نہیں ہوتا۔ اور جو کسی امر کے غلبے سے تغیر پیدا ہو جائے۔ تو مکدر نہیں ہوتا ہے یعنے جہاں تغیر پیدا ہوا اپنے مولا کی طرف رجوع کیا۔ اور اس سے نکل گیا۔

لان التغیر الیسیر یزول بالماء الکثیر

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ مشائخ نے تصوف کی تعریف اقوال کی بنا پر کی ہے۔ جو مختلف حالات ہوتے ہیں۔ اور میں ایک ضابطہ بیان کرتا ہوں جس میں ان سب کے معانی آ جائیں صوفی وہ ہے جو ہمیشہ اپنے اوقات کو کدورت سے پاک کرتا ہے۔ اس طرح پر کہ نفس کے لوث سے دل کو صاف کرتا ہے۔ اس تصفیہ کے لئے وہ مدام اپنے مولا کا محتاج رہتا ہے۔ اور یہ اس کا دوامی افتقار اس کو کدورتوں سے صاف رکھتا ہے۔ غرض اس کی جامعیت وصفائی دوام تصفیہ و تزکیہ سے ہے۔ اور اس کا تفرقہ و کدورت نفس کی جنبش سے ہے۔ تو وہ اپنے رب کے ساتھ ہو کر اپنے قلب پر حاکم اور اپنے نفس پر اپنے قلب کے ساتھ ہو کر حکومت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ لِلّٰہِ شُہَدَاءَ بِالْقِسْطِ یعنے اللہ کے لئے قایم اور سیدھے گواہ عدل کے ساتھ ہو۔ پس اب جو اللہ کے لئے نفس پر قوامیت ہے یہی تصوف ہے۔ یہ وہ جامع بات ہے۔ جو اس سے واقف ہوگا وہ صوفیوں کے متفرق اشارات کو سمیں پاویگا۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ تصوف درحقیقت زہد اور فقر دونوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ زاہد اور فقیر دنیا کو اس لئے ترک کرتا ہے کہ آخرت میں پانسو برس پیشتر اغنیا سے پہنچے۔ اس لئے فقر کے معدوم ہونے سے ڈرتا ہے۔ تا کہ اس کی فضیلت و معاوضہ کہیں نہ جاتا رہے۔ اور صوفیہ کے پاس یہ عین اعتلال و سبب کا پابند ہوتا ہے۔ کیونکہ صوفی اجر موعود کے انتظار میں نہیں ہے بلکہ اس نے اپنے اوپر

(بقیہ بر صفحہ ۱۱ ضرور ملاحظہ ہو)

اسلام اور اہل اسلام

پیارے ناظرین۔ السلام علیکم۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ موقت اور حد کے مسلمانوں کی کیا ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اور روز بروز کیسی ہوتی جاتی ہے۔ نہ زبان کو بیان کی قدرت ہے۔ نہ قلم کو لکھنے کی طاقت۔ جسقدر امراض شرکیہ و بدعیہ دین میں مہلک ہیں۔ اونکو مسلمانان خوشی سے نہیں بلکہ زر کثیر خرچ کرکے حاصل کر رہے ہیں۔ اصل جوہر جو اسلام کا توحید و سنت ہے جس پر نجات کا دار و مدار ہے۔ اوس سے لوگ کوسوں دور۔ اوس کی تو کسیکو پرواہ نہیں ہے بعینہ وہی حال ہو رہا ہے۔ جو قبل از نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ زادھا اللہ شرفا کی تھی بلکہ اوس سے بھی کچھ گونہ زیادہ جو ہر و کچھو سجز شرک والحاد کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اور مسلمانان کچھ ایسے بیجا جیسی رسم کے پابند ہو رہے ہیں۔ کہ اگر غور کیا جائے۔ تو ہنود و مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ وہ بت پرستی کے شیدا ہیں۔ تو یہ قبر پرستی کے دلدادہ۔ وہ پیپل اور چوراستہ کی پوجا کرتے ہیں۔ تو یہاں پنجہ نشان کی اون کے گلے میں زنار رہتا ہے۔ تو اون کے گلے میں بدھی۔ اگر اون کے یہاں تیرتھ جاترا ہے۔ تو یہاں عرس و میلہ وہ لوگ کاشی۔ ہردوار۔ بیدری ناتھ سے پرشاد لاتے ہیں تو یہاں مکن پور۔ اجمیر۔ پاک پٹن سے رسول اور دیگ کے چاول۔ وہ شمبھو ناتھ۔ شیو بخش۔ و شیو چرن داس کہلاتے ہیں۔ تو یہ پیر بخش۔ فرید بخش۔ سالار بخش۔ کہلاتے ہیں۔ اونھوں نے کسی دیوی دیوتا کو بھینٹ چڑھائی۔ تو یہاں غازی میاں کی کندوری اور شیخ سدو کا بکرا نہی ندر چڑھا دیا۔ وہ لوگ ہم بابا دلو کی صدا لگاتے ہیں۔ تو یہاں یا علی حیدر کا نعرہ۔ اون کے یہاں امیت برہمچاری۔ تو یہاں مگیلے شاہ لٹے دہاری۔ وہ لوگ برہمن اور پوجاری سے منتر پڑھواتے ہیں۔ تو یہاں ملا جی سے فاتحہ ہی دلواتے ہیں۔ وہ لوگ دیبی دیوتاؤں کے مندروں میں پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ تو یہاں درگاہ اور خانقاہوں

میں سجدہ اور طواف۔ جائے عبرت ہے۔ کہ یہود
ونصاریٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبروں
کو سجدہ گاہ قرار دیکر مستوجب لعنت ٹھیرے
مگر معلوم نہیں کہ ان بیچارے مسلمانوں کو اولیاء
اللہ کی قبروں کو سجدہ گاہ قرار دینے کی کہاں سے
سند ملگئی ہے۔ خیر عوام تو بیچارے لکیر کے
فقیر ہیں آباء کے شیدائی ہو ہی رہے ہیں
سب سے زیادہ قابل افسوس کی بات تو یہ ہے
کہ جو لوگ حافظ۔ مولوی اور شاہ صاحب کہلاتے
ہیں۔ وہ بھی امراض شرکیہ وبدعیہ میں مبتلا ہیں
خود بدعتی کام کرتے ہیں۔ اور اوروں کو بھی کرنے
کی ترغیب دیتے ہیں۔ اگر کوئی غریب
مسلمان موحد۔ جو توحید وسنت کا جام پی چکا ہو
بہ نیت خالص مسلمانوں کو سمجھانا چاہے کہ یہ کام
خلاف شرع اور بدعت ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔
اور رد بدعت میں اگر کوئی آیت یا حدیث پڑھے
تو پھر حامیان بدعت کی اوسوقت حالت کو دیکھو
کہ مجلس میں کاتحیں ہانپنے لگتے ہیں۔ اور ہزاروں
صلواتیں سناکر ایسے طیش میں آتے ہیں۔ کہ اگر قابو
چلے تو پڑھنے والے کا مونہہ نوچ لیں۔ سچ فرمایا
اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ حج کے نویں رکوع میں
وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ
وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ یَكَادُوْنَ
یَسْطُوْنَ بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا یعنے
جب پڑھی جاتی ہیں اوپر اون کے آیتیں ہماری
کھلا ہوا ایمان کرنے والا تو پہچانتا ہے۔ بیچ
مونہوں اون لوگوں کے جو منکر ہیں ناخوشی کو۔ قریب
ہے کہ حملہ کر بیٹھیں۔ اون لوگوں پر جو سناتے
ہیں اونکو آیتیں ہماری۔ دور نہ جائیے۔ مقصد ہذا
جس میں خاکسار عرصہ تین ماہ سے مقیم ہے۔ ایک
شاہ صاحب کو جو کہ یہاں کے قطب کہلاتے ہیں فرماتے
سنا۔ کہ ایک کٹر وہابی۔ بیدین۔ لامذہب اس
قصبہ میں وارد ہوا ہے۔ خبردار اوس بیدین گمراہ
کی باتوں کو نہ سننا۔ اور نہ اوس کے پاس نشست
وبرخاست رکھنا۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

ناظرین اندازہ کرسکتے ہیں۔ کہ جب ان شاہ صاحب
کی جن کو ہزاروں آدمی اپنا پیشوا ومقتدا سمجھتے
ہیں۔ یہ کیفیت ہے۔ تو اون کے چیلے چاپڑوں کا
تو خدا ہی نگہبان ہے۔ جن کی یہ اقتدا کرتے
ہیں۔ ایسے ایک شخص کا بگڑجانا گویا ہزاروں کے
بگڑجانے سے زیادہ ہے۔ اسی طرح یہ کہ قرآن و
حدیث پر اقرار وایمان کا دعوے۔ اور اچھے خاصے
مسلمان محب رسول۔ سچ فرمایا اللہ جل شانہ نے
وَمَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ
مُّشْرِكُوْنَ یعنے اکثر لوگ ایمان لاکر بھی شرک
کرتے ہیں۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ جو مسلمانوں میں
بدعت وبرے عقیدے کی دن دونی رات چوگنی
ترقیاں ہورہی ہیں۔ باوجودیکہ قرآن وحدیث پر سب
کا ایمان واقرار ہے۔ تو وجہ اوسکی یہ ہے کہ ایمان
واقرار صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ دل میں اوسکا
نور نہیں۔ وہی حال ہو رہا ہے۔ جو رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے پہلے زمانوں کی بات فرمایا تھا
یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام
الا اسمه ولا یبقی من القرآن الا رسمه
مشکوٰۃ صفحہ ۳۸ یعنے ایسا زمانہ آجائے گا۔ کہ صرف نام
کے مسلمان اور رواج وعادت کے طور پر قرآن شریف
کا پڑھنا ہوگا۔ عمل نہ ہوگا۔ اگر قرآن وحدیث کا اثر دلوں
میں ہوتا۔ تو بدعت وبرے عقیدے کی ترقی نہ ہوتی۔ اللہم
احفظنا۔ بھائیو دوستو۔ اگر فی الواقع محب
رسول ہونے کا دعوے ہے۔ اور قرآن وحدیث
پر سچا ایمان واقرار ہے۔ تو افعال شرکیہ وبدعیہ
سے توبہ کرو۔ تعصب ونفسانیت وباہمی جنگ
وجدال کو ترک کرو۔ اور فرمان خداوندی اور ارشاد
نبوی کو غور سے سنو۔ اور اسپر عمل پیرا ہو۔ سنیے
اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا
وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا۔

یعنے اے ایمان والو۔ ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا
اور ہرگز نہ مرو تم مگر مسلمان۔ اور مضبوط پکڑو رسی
اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور یاد کرو
نعمت اسکی اوپر اپنے کہ تم آپس میں دشمن تھے
پس الفت ڈالدی تمہارے دلوں میں پھر ہوگئے
تم ساتھ نعمت اوس کی کے آپس کے بھائی
اس آیت شریف میں یہ بیان ہوا۔ کہ تمام مسلمانو
کو چاہیے اور ہر حالت میں دین اسلام پر ثابت قدم رہنا
چاہیے تاکہ جوقت موت آوے۔ اسلام ہی پر
مریں۔ اور سبکو ایک دل اور ایک جماعت رہنا
لازم ہے۔ اور یکدل اور ایک جماعت رہنے کی
یہ تدبیر بتائی گئی ہے۔ کہ سب ملکر اللہ تعالیٰ کی
رسی کو مضبوط پکڑیں۔ اور اس تدبیر کی یہ تاثیر
بتلائی گئی۔ کہ سب کے دل ملے رہیں گے۔ یعنے یوں
فرمایا کہ تم میں عداوتیں تھیں۔ ایک کا ایک دشمن
تھا۔ اب اس نعمت الٰہی کی برکت سے ایک کا
ایک پیارا اور بھائی بنگیا۔ اور وہ نعمت اور
رسی اللہ تعالیٰ کی قرآن شریف ہے

اور سنیے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ
انفال کے ۶ رکوع میں۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ
وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
یعنے تابعداری کرو اللہ کی اور اوس کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کی اور آپس میں جھگڑا مت ڈالو۔ اگر
آپس میں پھوٹ ہوگی تو تم کمزور ہو جاؤ گے۔ اور
تمہاری ہوا اوکھڑ جاویگی۔ اور صبر کرو۔ تحقیق اللہ
تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی
تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد
اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر الجسد
بالسهر والحمى مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۲ یعنے مسلمان
اونکو جانو۔ آپس کی محبت ومہربانی میں ایک جسم
کے مانند ہوں جسطرح ایک عضو میں تکلیف
ہونے سے سارے جسم کو درد پہنچتا ہے اوسی طرح
ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمانوں کو اوسکا

درد پہنچے۔ دوستو! یہ ہے۔ اللہ و رسول کی پاکیزہ تعلیم کہ آپس میں مسلمان کسی طرح سے میل ملاپ رکھیں اور ایک دوسرے سے سلوک و محبت کے ساتھ پیش آویں! افسوس برعکس اس کے آج کل مسلمانوں میں خوب ہی خیرخواہی و محبت کا سلسلہ جاری ہے کہ ذرا سا انکار قیام مولود پر وہابی لہابی و کفر کا فتوے اور آمین رفع الیدین پر مسجد سے اخراج انا للہ۔ ہاں ایک بات اور بھی نہایت ضروری معلوم ہوتی ہے سو اوسکو بھی لگے ہاتھ صاف کئے دیتا ہوں۔ کہ شریعت میں نئی باتیں یا نیا کام تراش کر جیسا کہ بدعتیوں کا شیوہ ہے) اور اپنی طرف سے ثواب و عذاب مقرر کرنا کسی امتی کا منصب نہیں ہے جب تک کسی کام کو قرآن و حدیث میں ثواب نہ بتلایا گیا ہو۔ اوسکو ثواب سمجھنا صریح گمراہی ہے۔ لہذا دعوے کے ثبوت میں چند آیتیں اور حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو سارے جھگڑوں کی بیخ کن ہے قال اللہ تبارک وتعالےٰ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے کہدو اے رسول۔ اگر تم اللہ کی رضامندی چاہتے ہو۔ تو میرے حکم پر چلو۔ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اوس کے رسول کی۔ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی تو اس نے اللہ کی تابعداری کی۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصا اللہ۔ من احدث فی امرنا ھذا لیس منہ فھو رد۔ یعنے جس نے میری تابعداری کی۔ تو اوس نے خدا کی تابعداری کی۔ اور جس نے میرا خلاف کیا۔ تو اوس نے خدا کا خلاف کیا۔ جو کوئی وہ کام کرے۔ کہ جس پر میرا حکم نہیں ہے۔ سو وہ کام مردود ہے۔

اب تو ہمارے حامیان مولود۔ محب رسول دوستوں کو اس آیت و حدیث سے عبرت پکڑنا چاہئے۔ ورنہ یہی سمجھا جاویگا۔ کہ محب رسول اور قرآن و حدیث پر ایمان و اقرار کا دعوے غلط۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

سپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پے مصطفےٰ۔

یعنے بغیر تابعداری سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نجات نہ ہوگی۔ ما علینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

خاکسار خادم المسلمین عبد الصمد خاں عفی عنہ (رسلطانپو

چند سوالات جواب طلب علماء مقلدین سے

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ اون میں ایک فرقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اون کے یاروں کے طریق پر ہوگا ناجیہ یعنے دوزخ سے نجات پانے والا۔ اور باقی بہتر دوزخی ہیں

سوال اول۔ ان چار مذاہب مشہورہ میں فرقہ ناجیہ کونسا ہے جنفی یا مالکی شافعی یا حنبلی۔

دوم۔ اگر کہئے کہ چاروں فرقہ ناجیہ ہیں۔ تو بڑے ادب کے ساتھ گذارش ہے۔ کہ حدیث شریف میں تو یہ نہیں آیا۔ کہ اس امت کے چھہتر فرقے ہونگے چار نجات پانے والے اور بہتر دوزخی بلکہ یوں آیا ہے کہ اس امت کے تہتر فرقے ہونگے۔ ایک ناجیہ بہتر دوزخی۔

سوم۔ اور اگر یہ کہئے۔ کہ یہ چاروں مذہب ایک ہی مذہب اور ایک ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ تو البتہ یہ قول حدیث شریف کے مضمون کے موافق پڑے گا لیکن بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب یہ چاروں مذہب اہل سنت والجماعت کے ایک ہی مذہب اور فرقہ ناجیہ ہوا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک مذہب میں ایک کام (مثلاً قرأت خلف الامام) فرض ہے دوسرے میں حرام۔ واللہ اعلم

خاکسار عبد الصمد خاں خریدار اہلحدیث ۱۵۲۵

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث قیمت دو آنہ (منیجر)

عورتوں کا چوٹیوں میں موباف لگانا

(از مولوی محمد ابو طاہر صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ)

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین و متبعان سنت سید المرسلین اس مسئلہ میں کہ احاطہ بہار میں اکثر بلکہ کل عورتیں اپنے بالوں کو سوتی یا ریشمی یا اونی کپڑہ کا بنا ہوا جسکو موباف کہتی ہیں، ملاکر چوٹیاں گوندھتی ہیں۔ یہ وصل منہی عنہ میں داخل ہے یا نہیں۔ اور یہ عورتیں حدیث واصلہ کی مصداق ٹھہریں گی یا نہیں بینوا توجروا۔ السائل ابو النصر بہاری

الجواب

صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملاکر سوتی کپڑہ ہو یا ریشمی یا اونی یا کسی حیوان یا انسان کا بال ہو گوندھنا سخت ممنوع اور ناجائز و حرام اور باعث استحقاق لعنت ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ پس سے مسلمان عورتوں کو بہت پرہیز کرنا لازم اور ضروری ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ ترجمہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال میں ملانے والی اور ملوانے والی۔ اور گودنا گودنے والی۔ اور گوندھوانے والی پر۔ اور اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنے جو بات رسول خدا تم کو بتائیں۔ اوسکو اختیار کرو۔ اور جس سے منع فرمادیں۔ اوس سے باز رہو۔

دوسری روایت میں اسی صحیح مسلم کی صراحتہً موجود ہے۔ حدثنا الحسن بن علی الحلوانی ومحمد بن رافع قالا نا عبد الرزاق قال انا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول زجر النبی صلی

اللّٰہ علیہ وسلم ان تصل المرأة براسہا شیئا۔ یعنے ابو زبیر نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبیخ فرمائی ہے جو عورتوں کو اپنے سروں میں کچھ ملانے سے

علامہ نووی فرماتے ہیں۔ فقال مالک والطبری والاکثرون الوصل ممنوع بکل شیئ سواء وصلتہ بشعر او صوف او خرق واحتجوا بحدیث جابر الذی ذکرہ مسلم بعد ھذا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر ان تصل المرأة براسہا شیئا انتہی۔ یعنے امام مالک اور علامہ طبری اور اکثر علماء یہی کہتے ہیں۔ کہ بال میں ملانا ممنوع و ناجائز ہے۔ کوئی چیز ہو بال یا اون یا سوتی کپڑے اور انکی حجت جابر کی حدیث ہے۔ جو اوپر گزر چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ڈانٹا کہ کوئی چیز اپنے بال میں نہ ملائیں۔ پس احادیث صحیحہ اور اقوال علماء محققین سے ثابت ہوا کہ عورتوں کو سروں میں سوباف لگانا ناجائز و ممنوع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ فقط

مسلمان اور مسلمین

مکرمنا مخدومنا جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی ثناء اللہ صاحب دام ظلکم

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ اہلحدیث مورخہ ۱۱- ذی قعدہ ۱۳۳۲ھ میں دو سوالات از جناب غازی محمود (دہرمپال) ہوئے ہیں اور نیز ان کے جوابات بھی بندہ کو سبکدوش فرمادیا ہے۔ تاہم میرا عریضہ بھی درج اخبار فرماکر مشکور فرمادیں۔ کہ میرے دل کا عندیہ بھی معلوم ہو جاوے۔

جناب غازی محمود صاحب۔ السلام علیکم میں نے اپنے سوالات میں قرآن الحکیم کی آیات پیش کرکے اپنے آپ کو مسلمین ثابت کرنا اور آخر میں اپنے آپ کو مسلمان کہلانا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ میں نے مسلمان اور مسلمین کے لفظوں میں کوئی فرق خیال نہیں کیا۔ کیونکہ آج کل مسلمان کا لفظ ایسا عام ہے۔ کہ دنیا کی کل قومیں ہم کو اسی لفظ سے پکارتی ہیں۔ اور ہر اخبار اور ہر مضمون ہم کو اسی لفظ سے نامزد کرتا ہے۔ بلکہ ہر مجالس اور ہر تحریر مسلمان کا لفظ ہی اپنے میں لئے ہوئے ہے لہذا میں نے مسلمین اور مسلمان کے لفظوں کا خیال نہ کرکے ایسا لکھدیا۔ دراصل میرا مطلب اور مدعا مسلمین لفظ سے ہے۔ جو کہ خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ہم کو تلقین کیا ہے۔ لہذا میرے مضمون کے لفظ مسلمان کو مسلمین ہی خیال فرماویں۔ احقر العباد غلام حسین کلرک محکمہ نہر

بغیر مذہب کے چارہ نہیں ×

دنیا میں تین چیزیں ایسی ہیں جن پر بلا دخل عقل سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت باریک مسئلہ ہے۔ اور میں جہاں تک خیال کرتا ہوں عوام نے اس اہم مسئلہ پر کبھی عقل سے کام نہیں لیا۔ ناظرین۔ ہر شخص بلا امتیاز قوم و ملت اس بات پر مجبور ہے۔ کہ وہ رسم و رواج۔ حکومت۔ مذہب۔ کے زیر اثر رہے۔ رسم و رواج کا تعلق ایک خاندان یا کسی خاص ملک یا قریہ سے ہوتا ہے۔ اور اس کا وجود اگر بعض افراد میں پایا جاتا ہے تو بعض سے مفقود ہوتا ہے۔ اس کی حیثیت ہی رفتہ رفتہ ترقی کرکے مذہب کے پہلو بہ پہلو ہو جاتی ہے۔ اور ہر شخص اسکو مذہب میں داخل کرنے لگتا ہے

رسم و رواج اور مذہب میں فرق یہ ہے۔ کہ رسم و رواج کا تعلق ایک ملک یا ایک خاندان بہ مختلف اشکال سے پایا جاتا ہے۔ جیسے کہ ہنود کے تواہمات فرقہ ہنود کے ہر خاندان سے علیحدہ علیحدہ متعلق ہیں اور یہ عادات مذہبی حیثیت سے ہنود میں قائم کر لئے گئے ہیں۔ اور ان کو مذہب قرار دے لیا گیا ہے۔ اب قبل اس کے کہ میں اصل نتیجہ پر آپ کو پہنچاؤں۔ اسقدر عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جس مقام پر اسلام نے جو عقلی طور پر ایک حکم نافذ کر دیا ہے۔ اس کے مصالح کو مسلمانوں نے نہیں پہچانا۔ اور انہیں خبر نہیں ہے کہ اسلام نے ان عادات و اختراعات کے متعلق کیا حکم دیا۔ اور اس حکم کا کیا منشاء تھا۔ اور ان احکام سے کہاں تک فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اسلام نے علانیہ یہ حکم شائع کر دیا کہ جو رسم و عادت بحیثیت مذہب کے ادا کی جائے اور یہ سمجھا جاوے۔ کہ اسکا التزام ایسا لابدی ہے جیسے مذہب اور ان کے ترک پر قدرتی تکلیفات مترتب ہونے لگیں گے۔ وہ بدعت کی تعریف میں داخل ہے اور بدعت وہ اختراع ہے جو مذہبی اصول و فروع سے خارج ہو۔ اور بدعت کا نتیجہ سزائے جہنم ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار۔ اس حکم کا منشاء یہی تھا۔ کہ آئندہ مسلمانوں کے حصے میں ایک نئی رسم پیدا نہ ہو۔ اور عادتاً خاندان کے درمیان اختلاف رسم و عادت کی وجہ سے کوئی منافی باہمی پیدا نہ ہونے پائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نئی بات جو اختیار کی جائیگی۔ دوسرا خاندان اپنے خیال و زعم کی وجہ سے ناقابل تسلیم سمجھے گا۔ اور جب باہمی شرکت نہ ہوگی۔ تو لامحالہ نا اتفاقی کے اسباب پیدا ہونگے۔ جیسے کہ ایک گروہ ہے کہ ایک شادی میں سہرا باندھنے۔ بی بی کی صحنک کرنے۔ محرم کے طرح طرح کے رسوم ادا کرنے پر قائم ہے۔ اور دوسرا گروہ بحیثیت مذہب کے یا بحیثیت عقل کے قابل ترک سمجھتا ہے۔ اور اسی طریقہ سے آپس کی سب و شتم اور آپس کی رنجش ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ ان اختراعات میں پابندی اور ترقی کی وجہ سے بعض رسوم کے ترک کرنے کو اپنی اولاد و اعتقاد۔ مال متاع کے حق میں باعث وبال و نحوست خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں مختلف قسم کا تعصبات مانے جاتے ہیں۔ اور بالکل خلاف اصول ایصال ثواب و طعام طعام وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ وہاں کسی سال کے ترک ہونے پر یہ یقیناً سمجھا جاتا ہے۔ کہ اس دفعہ کی منتیں نہ اترنے سے اولاد تباہ ہو گی۔ فقر و فاقہ کی نوبت پہنچے گی۔ یہ ایک ایسا لغو خیال ہے جو خدائی قدرتوں اور اس کی جبروت و عظمت کے انکار پر یک گونہ مجبور کرتا ہے۔ خدا کے جن اوصاف کمالیہ تکوین تخلیق ترزیق وغیرہ کے جتلانے کیلئے دنیا کا قیام ہوا۔ اور رسالت کا انتظام کیا گیا۔ اور یہی قطعی اتحاد اور بالکلیہ اشتراک لازم آتا ہے۔ بہرحال اسلام نے ان اختراعات سے بچانے اور نئے رسم و رواج کے متعلق حسن سلوک تمام کی کوشش کی ہے وہ ایک اعلیٰ اصلاح یعنی ہم (باقی دارد)

× از مولوی ابو النعیم عبد العظیم صاحب حیدر آبادی

بقیہ صفحہ ۷ کالم ۲

درست کرنے کے لئے تمام چیزوں کو ترک کیا ہے۔ اسواسطے اوسکو ابن وقت کہتے ہیں۔ جو بمرتبۂ انتہائی بوجہ خاص قرب الٰہی کے ابو الوقت ہوجاتا ہے۔ کہ اُسی کی جنبش لب اُسی کی خواہش کے مطابق واشارۂ چشم کے مطابق زمانہ چلنے لگتا ہے۔ اس کو زمانہ کچھ الٹ پلٹ نہیں کرسکتا بلکہ وہ زمانہ کو الٹ پلٹ سکتا ہے۔ قیامت ڈھا سکتا ہے۔ سورج۔ چاند زمین۔ آسمان کو ایک سانس یا ایک پھونک میں گرد برد کرسکتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی شان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون اور یہ بھی فرق ہے کہ اگر فقیر نے ترک کو اختیار کیا ہے۔ اور نعمت فقر حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو صوفی کے پاس یہ اختیار و ارادہ بھی علت ہے۔ کیونکہ صوفی ارادۂ الٰہی سے قائم فی الاشیاء ہے۔ نہ اپنے ارادے سے۔ تو اب اس کو نہ فقر میں فضیلت معلوم ہوتی ہے نہ تونگری میں۔ بلکہ فضیلت اُسی میں ہے جسکو اختیار کرنے کا اللہ سے حکم ملا ہے۔ اور کبھی حکم سے آسودگی اختیار کرتا ہے اور اُسی میں فضیلت سمجھتا ہے۔ جو فقر کے خلاف ہے۔ لیکن یہ ہر ایک کا قصہ نہیں۔ صادقین کو یہ مرتبہ ملتا ہے۔ جنکو حکم الٰہی کا علم قوی اور محکم ہوتا ہے۔ ورنہ یہاں پاؤں بڑوں بڑوں کے پھسلتے ہیں۔ لوگ لغزش میں آگئے۔ کوئی زندقہ میں مبتلا ہوجاتا ہے کوئی حلول میں اور کوئی محو کو عینی سمجھکر نفس الامر میں محو ہوگیا ہے اسلئے الحاد و زندقہ میں مبتلا ہوا ہے حالانکہ محو محض نظری ہے یعنی تعین سالک کا اُس سے نظری طور پر مرتفع ہوتا ہے اور صاف زندقہ و الحاد سے بچکر نکل جاتا ہے۔ جو لوگ زندقہ میں محو ہوگئے ہیں اور اُسکو قیامت کبریٰ خیال کیا ہے اور حشر و نشر و حساب کتاب میزان و صراط سے انکار کیا ہے۔ یہ اون کی نابینائی و کمی علم و کمی ایمان سے ہے۔ اور ان کے فنا کا نقص ہے رجوع بوحدت ہو۔ اگر کسی نے رجوع بوحدت پس از موت خیال کیا ہے تو کافر زندیق ہے کہ عذاب اُخروی سے انکار خطا ہے کہ دعوی حضرات انبیا علیہم السلام باطل ہوا جاتا ہے اور یہ کفر ہے اگر کچھ بھی بصارت ہو تو آئینہ سامنے رکھ کے اشیا اوس میں دیکھکر ظہور حق متجلی کو عبد متجلی الیہ میں اُسی طرح خیال کرسکتے ہیں کہ جسطرح اون کی صورت آئینے میں متجلی ہوتی ہے کہ نہ تو اتحاد لازم آتا ہے نہ حلول ؎

قائلین واحد و الحکم مختلف
وذالک سر لاہل العلم ینکشف

اور یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ فقر تصوف کی اساس و بنیاد ہے۔ یعنی تصوف کے مرتبہ کو پہنچنا ہو تو پہلے فقر کو اختیار کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بات نہیں ہے کہ وجود تصوف کو وجود فقر لازمی ہے یعنی جو صوفی ہو وہ فقیر بھی ہو بلکہ فقری طریق تصوف ہے۔

اہلحدیث:۔ ہم نے اس مضمون کو اس لئے نقل کیا ہے تاکہ فریقین (قائلین اور منکرین تصوف) میں مصالحت کرادیں اور دونوں کو افراط و تفریط سے بچانے کی کوشش کریں۔ منکرین تصوف کی بڑی وجہ انکار یہ ہے کہ اس کا ثبوت زمانہ رسالت اور خلافت میں نہیں ملتا۔ نیز متصوفین میں بہت سی بدعات ہیں جو صریح مخالف شرع ہیں۔ یہ وجہ معقول ہے مگر ان اقوال میں جو تصوف کی تعریف کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف ہی اصل مقصود اسلام ہے اور یہ دراصل آیت وتبتل الیہ تبتیلا کی عملی تفسیر ہے۔ گو نام اسکا جدید مگر کام اس کا قدیم ہے لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اسی قسم کی ہیں جو خود علماء ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں۔ ایک شخص سنی مسلمان بلکہ مجدد مائۃ حاضرہ کہلا کر بھی ایسی بدعات کا قائل اور فاعل ہوتا ہے کہ صوفی کیا ہوگا۔ تو کیا اس غلط بدعت سے سنی مذہب ہیچ اور غلط ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ سنت چیزے دیگر است و بدعت چیزے دیگر اسی طرح تصوف کی ماہیت تو صرف تبتل الی اللہ (خدا کا ہو رہنا ہے) جس کے وجوہ مختلف ہیں۔ رہی بدعات سو فاعل اس کا ذمہ دار ہے تصوف کو اس سے تعلق نہیں۔

ہاں صوفیوں کے اشغال وغیرہ بھی تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں وہ بھی طریق تعلیم کی طرح مختلف ہیں۔ کوئی آسان اور سہل الوصول ہیں کوئی مشکل اور عسیر الحصول پنجاب میں علم صرف نحو کی تحصیل میں بہت وقت لگتا ہے کیونکہ بڑی محنت اور تنگی سے پڑھتے ہیں۔ ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی کتابوں کا بھی اختلاف ہے مگر اصل مقصود تعلیم دینیات میں اختلاف نہیں۔ اسی طرح علم تصوف کو سمجھنا چاہیئے۔ واللہ اعلم۔

مفقود الخبر اور نیوگ

ناظرین! سوامی دیانند بانیٔ آریہ سماج نے جو نئے مسئلے ہندو دہرم کے خلاف جاری کئے ان میں سے ایک نیوگ بھی ہے سر دست ہم کو اس سے بحث نہیں کہ سوامی دیانند نیوگ کو ایک ویدک دہرمی مسئلہ ثابت کرنے میں حق بجانب ہے یا کیا لیکن اتنا کہنے سے ہم کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی کہ سوامی دیانند کا مجوزہ نیوگ نہایت گھناؤنا فعل ہے جسکے کرنے کی کسی باشرم انسان سے توقع نہیں ہوسکتی یہی وجہ ہے کہ آجتک باوجود سوامی جی کے خاص پیمان احکم کے ہمارے آریہ دوست اس سے محترز رہے ہیں گو زبانی دعوے اس کے خلاف ہی۔ علاوہ ازیں نیوگ کے قواعد ناکمل بھی ہیں۔ مثلاً مفقود الخبر کی زوجہ کو لیجئے۔ اسکے واسطے کچھ حکم نہیں کہ وہ کسقدر انتظار کرنے کے بعد نیوگ کرلے۔ ایسے ہی مفقود الخبر کیلئے بھی کوئی ہدایت نہیں پائی جاتی کہ وہ ایسی حالت میں نیوگ کو اپنے حق میں جائز قرار دے سکتا ہے یا نہیں۔ دوسری شادی تو کر نہیں سکتا کیونکہ سوامی جی تعدد ازواج کے مخالف ہیں۔ آریہ سماجی سوچکر جواب دیں کہ سوامی جی نے ایسی صورت میں ان دونوں (خاوند بیوی) کا کیا علاج بتلایا ہے۔ (آریہ سماج کا سیوک)

فتاوے

اطلاع:- گزشتہ سال کل فتوے جو اخبار میں شائع ہوئے (۲۱۸) تھے قلمی بھی قریب قریب اسی کے یا کچھ زیادہ۔ مگر ان میں بہت سے اصحاب ایسے بھی ہیں جو باوجود اعلان جاننے کے غریب فنڈ کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اس فنڈ سے سینکڑوں غربا کو فائدہ ہو چکا ہے۔ اسلئے احباب سائلین فتوے کو چاہیئے کہ فی سوال ۳ پائی غریب فنڈ کے لئے بھیجا کریں۔ قلمی کیلئے فی سوال ۶ پائی۔ فرائض (تقسیم وراثت) کیلئے فی بطن (درجہ) ۲ ؎ تاکہ اونکی طرف سے یہ سلسلہ خیرات جاری رہے (اڈیٹر)

سوال نمبر ۱:- جو عورت حاملہ ہووے اور کوئی قاضی اسکا نکاح کر دیوے حالانکہ اوسکو خبر بھی دیجاوے کہ یہ عورت حمل میں ہے پھر بھی اس بات کا خیال نہ کرے اور اوسکو خبر بھی کیجاوے کہ اللہ تعالے کا یہ حکم نہیں۔ وہ شخص اس بات پر کوئی غور نہ کرے اور عقد کر دیوے اس پر کیا حکم چاہیئے۔ ایسا کرنا جائز ہے یا گناہ ہوتا ہے (نور محمد ننگل گورو ضلع امرتسر)

جواب نمبر ۱:- حاملہ عورت کا نکاح کرنا بحکم قران شریف ناجائز ہے۔ نکاح خواں قاضی کی بابت کوئی فتوی نہیں دیا جا سکتا جبتک اوسکا حال اور نیت معلوم نہ ہو۔ کہ اس نے بیخبری میں ایسا کیا یا انکار شریعت سے کیا۔ بہرحال نکاح ناجائز ہے۔

س نمبر ۲:- اگر ایک لڑکی کا رشتہ عرصہ دراز سے کیا ہوا ہے اور لڑکے والا نے لڑکی کو کچھ زیورات پارچات بھی پہنائے جو کہ عید کو مسلمانوں کے دستور ہوتا ہے۔ اور اب لڑکی والا کچھ خفا ہو گیا ہے اور رشتہ دوسری جگہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کرے تو اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۲:- صورت مرقومہ میں نکاح نہیں وعدہ ہے۔ لڑکی کا ولی اگر کوئی خرابی دیکھے تو وعدہ فسخ کر سکتا ہے۔ لہذا نکاح دوسری جگہ جائز ہے۔

س نمبر ۳:- جس تجارت کا یا کاروبار کا روپیہ کو حرام کہا جاتا ہے وہ روپیہ مسجد میں لگایا جائے تو منع ہو سکتا ہے یا نہیں (عبدالرحمن خریدار نمبر ۳۰۵۵۳۔ از بنگال)

ج نمبر ۳:- حرام روپیہ کسی خیرات میں نہیں لگ سکتا نہ قبول ہوتا ہے نہ اوسکا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب اللہ پاک ہے اور پاک کمائی کو قبول کرتا ہے۔

س نمبر ۴:- انگریزی دوا پینا یعنی ڈاکٹری دوا پینا جائز ہو سکتا ہے کہ نہیں (ر)

ج نمبر ۴:- جو دوا نشہ آور ہو وہ نہ پینی چاہیئے خواہ اوسکا ایک ہی قطرہ پلایا جائے۔ بموجب حدیث شریف حرام ہے۔ ا ؎ داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵:- جو شخص بوقت کلام اباؤ اجداد کے حق میں لفظ بہشتی کا کہے کہ میرے والد یا جد بہشتی نے اسی طرح فرمایا تھا کیا یہ شخص گنہگار ہوتا ہے یا نہ۔ اگر عدم جواز ہو تو دلیل نقلی کتب احادیث یا فقہ سے تحریر فرمائی جاوے (خاکسار محمد امام مسجد اہلحدیث ڈیرہ غازیخان)

ج نمبر ۵:- بہشتی کہنے والے کی مراد اپنی تمنا اور آرزو ہوتی ہے یعنی خدا اوسکو بہشتی کرے اوسکے بہشتی ہونے کی خبر دینی مقصود نہیں بلکہ بہشتی کا لفظ مرحوم کے لفظ کی طرح ہے۔ یعنی دلی آرزو کا اظہار ہے کہ خدا اوس پر رحم کرے اور اوسکو بہشت میں داخل کرے لہذا جائز ہے جیسا کہ مرحوم کہنا جائز ہے۔

س نمبر ۶:- جو عورت کہ حالت حمل میں مر جاتی ہے اوسکا حشر کس طرح ہوگا۔ آیا حمل اوٹھیگی یا نہ۔ برتقدیر ثانی اوس کا حمل کہا جائیگا۔ مدلل تحریر فرماویں۔ (حاجی اصغر علی خریدار نمبر ۳۰۸۳۔ از پاردونہ)

ج نمبر ۶:- حاملہ عورت بے حمل اٹھیگی۔ قیامت کے دن کی تو ہولناک حالت یہ بتلائی گئی ہے وتضع کل ذات حمل حملہا اوس روز تو حاملہ اپنا حمل بھی گرا دیگی۔ غرضیکہ اوس روز حاملہ کا باحمل اوٹھنا ثابت نہیں۔ یہ سوال کہ اوسکا حمل کہاں جاویگا اسکا جواب یہ ہے کہ قبر میں فنا ہو جائیگا۔

س نمبر ۷:- زید نے مغرب کی جماعت کرائی جب تیسری رکعت ختم ہو چکی تو سلام سے پہلے عمرو بھی نماز میں تشہد کی حالت میں شامل ہوا۔ بعد سلام کے عمرو اپنی تین رکعت پوری کرتا ہے مگر عمرو کی سلام سے پہلے چند اشخاص آئے۔ عمرو کو جب معلوم ہوا تو قرأت بلند آواز سے پڑھنی شروع کر دی۔ مذکورہ اشخاص شامل ہوگئے نماز باجماعت پوری کر لی۔ بعد میں زید کے ہمراہیوں نے کہا ایسی جماعت کسی کتاب میں نہیں ملتی محض خواہش نفسانی ہے۔ البتہ عمرو کی اقتدا نہ کرتے علیحدہ دوسری جماعت کراتے تو جائز تھا۔ زید کی اقتدا پر عمرو جماعت نہیں کرا سکتا۔ عمرو کے ہمراہی اور عمرو مذکورہ جماعت جائز جانتے ہیں۔ آپس میں بحث تکرار ہوتا ہے بلکہ فساد کا خوف ہے۔ براہ مہربانی جواب معہ الفاظ حدیث و ترجمہ کے تحریر فرما دیا (ابوالرجاء خریدار اہلحدیث نمبر ۲۶۴۲)

ج نمبر ۷:- اس مسئلہ میں اختلاف ہے حنفیہ مانع ہیں۔ شافعیہ قائل ہیں۔ دلیل اونکی کوئی صریح حدیث تو نہیں قیاس ہے کہ مسبوق اپنی بقیہ نماز میں مستقل ہے اسی لئے اوس کی بھول پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ حنفیہ جو مانع قرأت خلف الامام ہیں وہ بھی مسبوق کو قرأت پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اس کا نتیجہ ہے کہ مسبوق کی بقیہ نماز میں اقتدا جائز ہے۔

عجیب شرط سائل مذکور لکھتا ہے کہ ۲۳ اکتوبر کے پرچہ میں جواب لکھا جائے کیونکہ فریقین ۲۴ تک راضی ہیں ورنہ فساد ہوگا۔ مقام غور ہے کہ اس قسم کی شروط ایک مذہبی مسئلہ کی تحقیق پر کیسی بیہودہ ہیں۔ اول یہ کہ مذہبی مسائل کی تحقیق کسی زمانہ سے مخصوص یا محدود کرنی جائز نہیں۔ دوم مجیب کو کوئی امر مانع ہو۔ چنانچہ میں کئی روز سفر میں رہا۔ آج (۲ نومبر کو) یہ خط دیکھا تو جواب دیا گیا۔

بعض احباب جلدی میں اس قسم کی شروط باندھ کر ہم پر ناواجب دباؤ ڈالا کرتے ہیں۔ اون احباب کو ایسا کرنے سے پہلے مذکورہ بالا امور پر غور کر لینا چاہیئے۔

س نمبر ۸:- نماز جنازہ میں امام سریہ اور علانیہ پڑھ سکتا ہے اور کیا فاتحہ پڑھ سکتا ہے۔ (عبدالغنی از ...)

ج نمبر ۸:- ابن عباس سے روایت ہے کہ اونہوں نے ایک جنازہ پر بلند آواز سے فاتحہ پڑھ کر فرمایا اس لئے پڑھی ہے تم جان لو کہ سنت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل قرأت مخفی ہے لیکن کوئی صاحب فاتحہ کو بلند بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔

متفرقات

محمدیہ کمپنی کی بابت گذشتہ پرچہ میں جو اعلان کیا گیا تھا۔ کہ فی الحال موجودہ رقم کو فی روپیہ ۱۳ کے حساب سے تقسیم کرنا تجویز ہوا ہے اوس کے مطابق تقسیم شروع ہے۔ جو صاحب اطلاع دینگے۔ اون کا حصہ بھیجا جائیگا۔ بقایا کے لئے کوشش جاری ہے۔ خدا سے امید ہے ملجائیگا

امرتسر میں ایک فوجداری مقدمہ جو بنام محمد یعقوب عطار ساکن قلعہ بھنگیاں ہوا ہے اوس کی بابت میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس مقدمہ میں میرا کوئی تعلق تائیدی یا تردیدی نہیں ہے۔ نہ مجھے اس کی اصلیت کا علم ہے۔ نہ میں اس کے کسی مشورہ میں شریک یا دخیل ہوں۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے مجھے اس میں شریک جانے گا۔ وہ بدگمانی کا مرتکب ہو کر عند اللہ ماخوذ ہوگا۔ (ابو الوفا)

استادی کا دعوے مولوی عبد الرحیم صاحب جہلم والوں نے لکھا ہے۔ کہ مولوی نور محمد میانوالی شاگرد ہے بلکہ علم عربی سے بے علم ہے۔ اور بہت سی توہینی باتیں لکھی ہیں۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ مولوی عبد الرحیم مع اپنے حمایتیوں کے مجلس عام میں مولوی نور محمد اہلحدیث سے گفتگو کر لیں۔ یہ مجلس مقامات شنگلی۔ جوتانہ۔ چکری۔ جہلم۔ دارا اور وغیرہ میں سے جہاں چاہیں کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار جہلم کو بھی بلا سکتے ہیں۔ (خاکسار عبد العزیز ملازم ڈاکخانہ سوہاوہ ضلع جہلم)

آریوں اور سکھوں کا مقدمہ پٹیالہ میں سکھوں اور آریوں کا مقدمہ بابت کتاب خالصہ پنتھ کی حقیقت ابھی چل رہا ہے۔ تواریخ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر خاص گواہان استغاثہ پر جرح کرنے کے لئے مقرر تھیں جن کو آریوں نے بہت کم سمجھا کیونکہ گواہ کم ہیں۔ اور جرح بہت زیادہ ہے (مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ میں ہمارا تجربہ ہے کہ اس قسم کے مقدمات میں جتنی چاہیں طوالت دے سکتے ہیں۔ اور اگر مطلب کا ثابت کرنا ہو تو تھوڑے وقت میں بھی ہو سکتی ہے)

اہلحدیث میں نعتیہ اشعار ایک کالم نعتیہ اشعار کا رکھا جائے تو بہتر ہوگا جس سے اخبار کو رونق ہوگی۔ (محمد منظور الکریم صدیقی سب انسپکٹر خویدار ۲۷)

اہلحدیث: آداب شرع کو ملحوظ رکھکر شعرا اپنا کلام بھیجا کریں۔ تو چھپ جایا کرے گا۔ انشاء اللہ

جنازہ غائب اور دعاء مغفرت میری اہلیہ بہت عرصہ کی بیماری سے ۱۶ اکتوبر کو فوت ہوگئی انا للہ (احمد اللہ از فرحت پور ضلع سارن)

میرا بھائی وزیر علی دار دنیا سے دار بقا کو انتقال کر گیا۔ انا للہ۔ (بشیر الدین موضع ہوگاوں ضلع دیناجپور)

ہمارا ایک عزیز حافظ عبد الواحد تاجر پشمینہ امرتسر انتقال کر گیا۔ (ابو الوفا)

ناظرین سے درخواست ہے کہ تینوں مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہا وارحمہا

مولانا شاہ عین الحق صاحب سابق سجادہ نشین پھلواری کو پہلے ایک دفعہ فالج ہو کر صحت ہوئی۔ اب پھر فالج پڑنے کی خبر داناپور سے آئی تھی۔ ناظرین سے درخواست ہے۔ کہ بخلوص قلب جناب ممدوح کے لئے صحت کی دعا کریں۔ اللہم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک وعافہ بفضلک

اشتہارات تعزیہ

مثل سابق اس سال بھی اشتہارات تعزیہ دفتر اہلحدیث سے شائع ہونگے۔ جو صاحب چاہیں۔ منگا لیں۔ قیمت فی سیکڑہ ۸ محصول علاوہ۔ ہر مقام میں ان اشتہارات کا تقسیم کرنا ثواب کا موجب ہے (مینیجر)

اہلحدیث کانفرنس کی رپورٹ

بعض پیش آمدہ دقتوں سے رپورٹ نکلنے میں دیر ہو گئی۔ تاہم بہی خواہان کانفرنس کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کاتب رپورٹ لکھ رہا ہے جلدی شائع ہوگی۔ انشاء اللہ

مولوی ظفر علی خاں صاحب
ایڈیٹر زمیندار لاہور

کو گورنمنٹ نے کسی مصلحت سے اپنے موضع کرم آباد متصل وزیر آباد میں نظر بند کر کے تقریر و تحریر سے روک دیا۔ ملکی اخباروں نے گورنمنٹ کو اسپر توجہ دلائی ہے۔ اہلحدیث اپنے ناظرین کے ہمراہ رب العلمین مقلب القلوب کی سرکار میں دعا کرتا ہے۔ کہ وہ احکم الحاکمین مولوی صاحب کی رہائی کے لئے کوئی صورت پیدا کرے۔ یا مصرف القلوب صرف قلوب حکامنا الینا ثبت اقدامنا وانصرنا یا خیر الناصرین

استفسار طبی کوئی صاحب ڈاکٹر ہوں یا حکیم اس امر کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرماویں۔ کہ میرے سارے بدن میں (علاوہ ٹانگ وغیرہ کے) کھجلی کے طور پر کچھ کلکلاہٹ ہے جب اسکو کھجلاتا ہوں۔ تو بدن سے خصوصاً پیٹ کے چمڑہ سے [illegible] کے طور پر چھلکا گرتا ہے جس کے نیچے ایک طرح سے بدنما داغ بن جاتا ہے۔ اور سفید سفید داغ بھی ہیں۔ گردن سے لیکر پیٹ و پیٹھ و دونوں ہاتھ وغیرہ سب کا ایسا ہی حال ہے۔ برائے مہربانی کوئی صاحب علاج بتا دیں (خاکسار قمر پنجابی خریدار اخبار ۲۲۹۵ [illegible])

کتابوں کی قیمت میں انتہائی بے نظیر رعایت اخبار اہلحدیث ۱۵ اگست میں سرورق پر جو اشتہار رعایتی قیمت کتب مجلد اور غیر مجلد کا شائع ہوا تھا اوس میں کی کتب بعض فروخت ہو چکی ہیں اب اور زیادہ تخفیف کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اوسی اشتہار میں جو کتب درج ہیں اون میں جو مجلد ہیں اونکی قیمت میں بجائے دو آنہ فی روپیہ تخفیف کے چار آنہ فی روپیہ تخفیف ہوگی۔ اور جو غیر مجلد ہیں اونکی قیمت بجائے ایک تہائی کے صرف [illegible] تہائی قیمت لیجاویگی [illegible] یہ رعایت ۱۶ ذی الحجہ مطابق ۱۴ نومبر تک رہے گی۔ اس کے بعد [illegible]

انتخاب الاخبار

بحری کارزار

جرمنی کی چار تباہ کن کشتیاں جو ساحل ہالینڈ کے پاس غرق ہوئیں۔ ان کے نام ایس ۱۱۵-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹ ہیں

جرمن کروزر ایمڈن نے پھر نمودار ہوکر پانچ تجارتی جہازوں کو غرق کرکے کوئلے کے دو جہازوں کو گرفتار کرلیا ہے۔

کہتے ہیں اگر ایمڈن کو یہ کوئلے کے جہاز نہ ملجاتے تو وہ کسی غیر جانبدار بندر میں داخل ہوکر گرفتار ہوجاتا۔ کیونکہ اس کے پاس کوئلہ بالکل ختم ہوچکا تھا۔

اب ان دونوں جہازوں کے ملجانے سے اس کے پاس سال بھر کا کوئلہ جمع ہوگیا ہے

اس تاحت میں غرق شدہ جہازوں کے نام یہ ہیں جیکا نہ۔ بلینمو۔ ٹرائلس سینٹ ایگول۔ اور کلن گریٹ گرفتار شدہ جہازوں کے نام اکسفورڈ اور بلواسک ہیں

کل جہاز جو ایمڈن نے آج تک غرق یا گرفتار کیئے ہیں۔ ان کی تعداد ۱۷ ہے۔ اور قیمت کا اندازہ ۴ کروڑ روپئے کیا جاتا ہے۔

ایمڈن نے ان ساتوں جہازوں کے سواروں کو سٹیمر اگنٹ پر سوار کرکے ساحل پر بھیجدیا۔

ان غرق شدہ جہازوں میں سے ایک کے کپتان نے بیان کیا ہے۔ کہ ان غرق شدہ جہازات میں سے ایک میں ایسا قیمتی مال تھا جس کی قیمت ۷ کروڑ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔

ایک جرمن جنگی جہاز کالسروئے نے افریقہ کے مغرب میں متحدہ سلطنتوں کے ۱۳ تجارتی جہاز غرق کردیئے

امارت بحریہ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسوقت مختلف سمندروں میں جرمنی کے ۹ جنگی جہازات پھر رہے ہیں جن کے تعاقب میں متحدہ سلطنتوں کے ۷۰ جنگی جہاز بھیجے ہوئے ہیں

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی کشتی گم ہوگئی ہے جرمنی کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اسکو غرق کردیا ہے

ایمڈن نے اور دو جنگی جہاز یعنی ایک روسی کروزر اور ایک فرانسیسی تارپیڈو غرق کردیئے۔

تجارتی جہاز مانچسٹر کامرس آئرلینڈ کے شمال مغربی ساحل پر بحری سرنگ سے ٹکراکر غرق ہوگیا

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے کہ جاپانی جنگی جہاز ٹکاچیہو خلیج کیاچو میں ایک سرنگ سے ٹکراکر غرق ہوگیا جس کے سوار بھی جو تعداد میں ۲۵۴ تھے غرق ہوگئے

سائیگن کا تار مظہر ہے۔ کہ دو آسٹروی آبدوز کشتیوں نے فرانسیسی بیڑے پر حملہ کیا جن میں سے ایک کو فرانسیسی جنگی جہاز لوالڈاک کیسو نے غرق کردیا۔

ایک جرمن تباہ کن کشتی تاریکی شب میں جاپانی بیڑے کی نظر بچاکر کیاچو سے بھاگ نکلی تھی لیکن کیاچو سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ساحل پر چڑھی ہوئی پائی گئی۔

ٹوکیو میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ جاپانی صیغہ بحریہ نے مینٹن مارشل اور جزائر کیرولائن پر قبضہ کرلیا ہے

بری میدان جنگ

جرمن افسر انگلستان پر حملہ کرنے کی لاف زنی کررہے ہیں

کینیڈا نے ۴۰ ہزار سپاہ میدان جنگ میں بھیجی ہے

ساحل بلجیم کی لڑائیوں میں انگریزی جنگی جہازوں نے متحدہ افواج کی مدد کی اور جرمنوں کو سخت نقصان پہنچایا

کہتے ہیں۔ کہ قیصر جرمن غیر جانبدار سلطنتوں سے دریافت کرنا چاہتا ہے۔ کہ آیا وہ اسے شاہ بلجیم تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں یا نہیں۔

گذشتہ پندرہ روز کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں اور متحدہ افواج ان کو دبائے چلی آتی ہیں اور ان لڑائیوں میں جرمنوں کا کئی لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا ہے

جرمن شہزادہ میکزمیلین آف ہیسی جنگ میں زخمی ہوگیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی ہلکے کروزر فورسائٹ نے نیوپورٹ کے جرمن مورچوں پر گولہ باری کرتے ہوئے جرمن جرنل فان ٹرپ اور اس کے سارے سٹاف کو ہلاک کردیا۔

روسی اعلان کرتے ہیں۔ کہ جرمن ان کے سامنے سے پسپا ہورہے ہیں اور انہوں نے کئی ایک مقامات پر قبضہ کرلیا ہے۔

جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن سپاہ نے روسی علاقہ پولینڈ کے دارالخلافہ وارسا پر قبضہ کرلیا ہے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ جرمنی نے اپنی رعایا کی بیدلی کو دور کرنے کے لئے وارسا کی تسخیر کی جھوٹی خبر شائع کی ہے۔

اٹلی کا اخبار ٹربیونا لکھتا ہے کہ سروی اور مانٹی نگروی سپاہ نے سراجیوو کے تمام بڑے بڑے قلعوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

سرویہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بلغراد اب بالکل محفوظ ہے۔

ہندوستانی افواج نے تازہ لڑائیوں میں جو بہادری دکھائی ہے۔ اسکی تمام فرانس و انگلستان میں تعریف ہورہی ہے

ایک جگہ میں ہندوستانی رسالہ نے عین وقت پر انگریزی فوج کو بچالیا۔

جرمنی دستۂ فوج بڑھا چلا آرہا تھا۔ ہندوستانی رسالہ بڑی چابکدستی سے ان پر گھس گیا۔ اور جرمنوں کو ککڑی کی طرح کاٹنا شروع کیا۔ یہ دیکھکر جرمن بدحواس ہوکر بھاگ نکلے۔ رسالہ نے ان کا تعاقب کرکے انہیں مورچوں سے بھی ایک میل پرے تک بھگادیا۔ آخر جب واپس آنے کا حکم ملا۔ تو پیچھے ہٹ آیا۔ انگریزی فوج نے ہندوستانی رسالہ کی بہادری پر نعرہ ہائے مسرت بلند کئے

دول متحدہ کے سفراء متعینہ قسطنطنیہ نے بابعالی سے درخواست کی تھی کہ گوبین اور بریسلا کے جرمن افسروں کو موقوف کردیا جائے۔ بابعالی نے اس سے صاف انکار کردیا

بابعالی نے اپنے ممالک میں غیر سلطنتوں کی عدالتیں اور ڈاکخانے بند کردیئے ہیں

یونان نے اپیرس واقعہ البانیہ میں اپنی فوجیں امن قائم کرنے کے بہانے سے بھیجدی ہیں

اٹلی نے بھی ساحل البانیہ پر اپنے جنگی جہاز متعین کررکھے ہیں۔ اور ولونا میں بھی کچھ سپاہ اتاری ہے

جرمن اسٹاف تمام سپاہ کو جو سوئزرلینڈ فرانس اور بلجیم میں پھیلی ہے مرتب و مجتمع کررہا ہے۔ تاکہ ڈنمیود کے حوالی میں اپنی ساری طاقت کو جمع کرے۔

آسٹریا نہایت سرگرمی سے سرحد اٹلی پر مورچے بنارہا ہے

[illegible]

اسلامی طہارت و عبادات کی فلاسفی

ضخامت ۵۸ صفحات

دینیات کے موضوع پر زبان اردو کے لئے ایک قابل فخر تحفہ جدید ہے۔ اس میں جملہ اقسام عبادات نماز روزمرہ (سفر وحضر) جمعہ۔ عیدین۔ تراویح۔ جنازہ۔ خسوف کسوف وغیرہ۔ حکم صیام فریضہ حج۔ زکوٰۃ۔ صدقۃ الفطر۔ قربانی۔ عقیقہ۔ ولیمہ۔ وغیرہ ضروریات دین کے ساتھ مسائل نجاست۔ طہارت اور ہدایات اسلامیہ متعلق رسوم شادی وغمی کو بالتفصیل ایسی خوبی وخوش اسلوبی سے مذاق زمانہ کے موافق فلسفیانہ طرق میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ بانداز وشائد بعض انگریزی خوان نوجوانوں میں باوجہ غیری مذہب کے متعلق جو شبہات وخیالات فاسد پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے انسداد کیلئے تریاق کا کام دیگی

کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے مبتدی سے لیکر منتہی تک اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں۔ تو بہت جلد آرڈر بھیجدیجئے۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا بس اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ تمام خوبیوں کی علت غائی یہ ہے۔ کہ اس کے لائق مصنف **مولانا ابو المسلح احمد** ماشاء اللہ علوم دینیہ میں ماہر ہونے کے ساتھ زبان انگریزی میں درجہ فضیلت رکھتے ہیں۔ ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی کی نفاست نے سونے پر سہاگہ کر دیا ہے

اصلی قیمت غیر مجلد عمر مجلد عہ رعایتی قیمت غیر مجلد عا مجلد عہ

اخبار کا حوالہ دے کر

منیجر صاحب حجاز بک ایجنسی شہر سیالکوٹ سے طلب کرو۔

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

حمایل شریف معرّا ہے نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے۔ تقطیع اوسط۔ سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے خصوصاً بچوں۔ بوڑھوں۔ اور عورتوں۔ لڑکیوں۔ اور نو آموز لڑکوں کے لئے نہایت مفید۔ اصلی قیمت بلا جلد ہے لیکن رعایتی مجلد مع محصول صرف ۱۲؎

سفری جیبی حمایل شریف مترجم ہے یہ حمایل شریف کارڈ سائز پر ہے۔ نہایت خوشخط۔ صحیح۔ ترجمہ عمدہ ہے۔ ٹائپ میں عام طور پر پسند کی گئی ہے۔ سفر میں نہایت کارآمد۔ جلد چرمی خوشنما مع محصول ۱۲؎ عہ

لغات القرآن ہے اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر مأخذ مجرد درج ہیں۔ مزید استفادہ کے لئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اصلی قیمت بلا جلد ۱۲؎ رعایتی مجلد مع محصول ۱۲؎ عہ

انسان کامل ہے عارف ربانی سید عبدالکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے احدیت۔ واحدیت۔ عما۔ قلب۔ روح۔ کتب آسمانی۔ فرشتگان۔ کرسی لوح۔ قلم وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی محصول سمیت صرف ۱۲؎

شرح فصوص الحکم عربی از مولانا جامی ۱۲؎ اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے۔ مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا یہ کتاب حقائق و معارف سے مملو ہے۔ اور اس پر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگے کی مثال ہے۔ نہایت صحیح نسخہ بڑی شکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول ۱۲؎

تکثیر در اثبات وجود رب قدیر ۔ مغربی تعلیم کے فیض یافتہ اصحاب کو جو ذات باری کی ہستی کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں اس کا جواب فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے کہ بایدو شاید۔ دہریوں کے مایہ ناز اعتراض کا دندان شکن جواب ۱۲؎

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاک خانہ ٹھیکا

مومیائی

⅝/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکسان مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲؎ دو چھٹانک ۱۲؎ پاؤ پختہ ۱۲؎ مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

پروپرائٹر دی میڈلیس الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر

پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپا ... اور دفتر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ... نے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث

نمبر (۲) جلد (۱۲)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ؔ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔ ۴ؔ
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر - مورخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۳ - نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

ہندو مسلم اتفاق

آجکل اخباروں میں یہ مضمون گشت کر رہا ہے کہ ہندو مسلم اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور کسطرح ہو سکتا ہے۔ اسکی وجہ یہ پیش آئی ہے۔ کہ آجکل گورنمنٹ جنگ کی وجہ سے پریشانی میں ہے۔ اس لئے ہم ہندی رعایا کو باہمی رنجش بڑھا کر گورنمنٹ کی پریشانی کو نہ بڑھانا چاہیے۔ بلکہ مثل انگلینڈ اور آئرلینڈ کے باہم شیر و شکر ہو کر یک جہت ہو جانا چاہیے۔

وجہ مصالحت تو معقول ہے۔ مگر اس کی وجوہات اور طرق میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث ایک مذہبی پرچہ ہے۔ اس کی حیثیت مذہب کے اندر ہے۔ اسلئے اسکا طریق استدلال مقدم وہ ہدایت ہوگی۔ جو مذہب کی جانب سے صادر ہوں۔ پولٹیکل اور ملکی دلائل اسکی نگاہ میں وہ وقعت نہیں رکھ سکتے۔ جو مذہبی دلائل کو ہے نیز

اس میں شک نہیں کہ دونوں قومیں ایک ملک کی رہنے والی ہیں۔ ایک دوسرے کی پڑوسی ہیں بلکہ ایک کو دوسرے سے خون کا تعلق بھی ہے۔ پھر لڑائی کیا۔ اور جنگ کیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے تھا ؎

وجہ بیگانگی نہیں معلوم
جہاں کے تم ہو وہاں کے ہم بھی ہیں

اسلام ملکی اور پڑوسی بھائیوں کے ساتھ محبت اور سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن سب سے مقدم یہ دیکھنا ہے۔ کہ باوجود اتنے تعلقات کے لڑائی کیوں ہے۔ اور کس طبقے میں ہے۔ بعد تلاش تمام لڑائی کے سبب قرار دیئے جاتے ہیں۔ عید البقرہ پر گائے کی قربانی اور محرم پر تعزیئے۔ ہنود اس بات سے ناراض ہوتے ہیں کہ گائے کی قربانی کی جائے۔ مسلمان اس پر مصر ہوتے ہیں کہ کریں گے۔ غرض ان دونوں کی لڑائی اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

ملک الموت کو ضد ہے کہ میں جان لیکے ٹلوں
سر بسجدہ ہے مسیحا کہ میری بات رہے

دونوں قومیں اپنے اپنے دعوے پر بضد مصر ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں صاحب شاہ کابل نے اپنی سیاحت کے ایام میں ہندوؤں کے جذبات کا خیال کر کے بھلا مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے منع فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے مقرر گائے کی قربانی نہ کی تھی اور نہ کرنے کی وجہ یہی بتلائی تھی۔ کہ ہندوستان کی ایک بڑی قوم اس قربانی سے ناراض ہوتی ہے مگر اہلحدیث کی نگاہ سب سے مقدم مذہبی ہدایات پر ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پہلے مذہبی ہدایات پڑتال کریں کہ آیا مذہب اسلام میں گائے کی قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اس کا مختصر جواب یہی ہے۔ کہ جائز ہے۔ بلکہ ہم ان لوگوں کی رائے اور طریق عمل سے متفق

گلزار احمدی کے یعنے سوانح النبوت شریف کا پنجابی نظم میں دلچسپ طرز میں تین جلدیں ۔۔۔ شیریں زبان اور عاشقانہ ۔۔۔ [illegible] ملنے کا پتہ: میاں غلام نبی جلد ساز ہال بازار امرتسر

نہیں ہیں جنکی شکایت مسافر آگرہ ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"تمام کے مسلمان ان تہواروں کو ہر ممکن طریقہ پر ہندوؤں کی دل آزاری کا موجب بنانا بھی شعار اسلام سمجھتے ہیں" (مسافر ۳ اکتوبر)

مگر اتنی گذارش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ نیت کا حال سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ ہم نے جہاں تک مسلمانوں میں رہکر قربانی کے متعلق دیکھا ہے کسی مسلمان کے دل میں یہ خیال نہیں پایا۔ کہ میں اسلئے قربانی کرتا ہوں کہ ہندوؤں کو ستاؤں۔ البتہ ایک مذہبی حکم ہے۔ اسلئے مسلمانوں کی نسبت ایسا خیال کرنا ہمارے خیال میں بدگمانی ہے۔

رہا تعزیوں کا معاملہ۔ سو اُس کی بابت تو اہلحدیث کی بحیثیت مذہب کھلی رائے ہے۔ کہ یہ مذہبی حکم نہیں ہے۔ اس لئے بند کرنے کے قابل ہیں۔ تعزیہ داروں کی نیت کی بابت اگر کہا جائے۔ کہ ہندوؤں کی دل آزاری کو دخل ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔

یہ ہماری مذہبی رائے ہے۔ اب ہم پولیٹکل طور سے اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ گورنمنٹ کا منشا کسی مذہب کی جانچ اور تحقیق کرنے سے نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جو قوم کسی رسم کو اپنے مذہب میں داخل سمجھتی ہے۔ گورنمنٹ اوسکو ایسا ہی سمجھکر اوسکی حفاظت کرتی ہے اور کریگی۔ اس اصول سے قربانی اور تعزیہ کی رسم جو مدت سے مسلمانوں میں چلی آتی ہے۔ پولیٹکل نگاہ میں جائز ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ انکی حفاظت کرے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنے فرض کو آج تک بڑی جانفشانی اور محنت سے ادا کرتی رہی ہے۔

اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ فساد کس کی طرف سے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قانون کا منشا ہے۔ کہ جائز کام کرنے والا مفسد نہیں۔ بلکہ جائز کام سے روکنے والا مفسد ہے۔ گذشتہ ایام میں آمین بالجہر کا مقدمہ مابین مقلدین اور اہلحدیث تھا۔ جسکی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی۔ تو ججان چیف کورٹ نے اسی اصول سے لکھا۔ کہ آمین بالجہر کہنا ایک جائز فعل ہے۔ جائز فعل فساد نہیں بلکہ جائز سے روکنا فساد ہے۔

اس اصول کے مطابق ہم کو دیکھنا چاہئے کہ قربانی اور محرم میں ہندوؤں کی طرف سے جو مزاحمت ہوتی ہے۔ وہ فساد ہے یا نہیں۔ کیونکہ دونوں رسمیں پولیٹکل نقطۂ خیال سے جائز ہیں۔

ہم اس منطق کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جو ہندو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک گائے پاک جانور ہے۔ (بہت خوب) آریہ سماجی جو ہندوؤں کے اس خیال میں مذہبی نقطۂ خیال سے تعلق نہیں رکھتے۔ مگر انکا جی چاہتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی اس رائے میں شریک رہیں۔ اسلئے اون کا طرز استدلال اور ہے۔ وہ کہتے ہیں گائے سے چونکہ ملکی فوائد ہیں۔ اس لئے اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ تاکہ گھی دودھ اور زراعت کو ترقی ہو۔ مانا۔ مگر اس کے معنے یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک جائز کام میں رکاوٹ پیدا کی جاوے۔

علاوہ اس کے محرم میں تو ہندوؤں کا کوئی نقصان نہیں۔ پھر کیوں آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں۔ اسکے جواب میں مسافر آگرہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان ہندوؤں سے دو باتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اوّل ایام محرم میں ہندو اپنی خوشی کی تقریب پر بھی باجہ نہ بجاویں دوم تعزیہ کے رستہ میں کسی پیپل کی شاخیں لٹک رہی ہوں۔ تو اون کو کٹوایا جائے۔ خواہ وہ پیپل ہندو کی ملکیت ہو۔ ان دونوں مطالبات کی بابت مسافر کہتا ہے۔

"یہ دونوں مطالبات قطعی بیہودہ اور لچر ہیں"

ہم بھی مسافر کی تائید کرتے ہیں مگر غور کریں۔ تو اصل مقدمہ میں مسافر نے ڈگری مسلمانوں کو دلائی ہے۔ کیونکہ جسطرح مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندو ہماری خاطر باجہ نہ بجاویں۔ بقول مسافر فضول اور لچر ہے۔ اسیطرح ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ مسلمان ہمارے پوتر جانور کو ذبح نہ کریں۔ مسافر کی اصطلاح میں انہی الفاظ کا حقدار ہے یا نہیں؟ کوئی فرق نہیں۔

اس تقریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسافر کی وکالت نادان دوست کی حمایت سے بڑھکر نہیں ہے۔ سچ ہے ؎

ترا اژدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار۔

مختصر یہ ہے۔ کہ ہندو مسلم اتفاق کے ہم حامی ہیں۔ بلکہ متمنی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہی اسکا طریق بتلادیں۔ ہمارے خیال میں اس مصالحت کے دو طریق ہیں۔

(الف) دونوں قومیں اتفاق سے مشترک کمیشن بنادیں۔ جن میں جملہ رسومات متنازعہ کو پیش کرا کر فیصلہ کرایا جاوے۔ جو رسم بحیثیت مذہب جائز ثابت ہو۔ اوس کو بند کیا جائے۔ خواہ وہ ہندوؤں کی ہو یا مسلمانوں کی۔

(ب) پہلی صورت نہ ہوسکے تو گورنمنٹ کے پولیٹکل اصول کے مطابق جو قوم جس رسم کو اپنی مذہبی رسم کہے۔ دوسری قوم بھی اوسکو اوس کی مذہبی رسم سمجھکر اس میں مزاحمت نہ کرے۔ خواہ وہ رسم ہندوؤں کی بت پرستی کی ہو۔ یا مسلمانوں کی تعزیہ سازی کی۔

ہمارے خیال میں یہ دو صورتیں ہندو مسلم اتفاق کی ہیں۔ جن میں سے بحیثیت مذہب ہم پہلی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور بحیثیت پولیٹیکل دونوں ٹھیک۔ اور اپنا عقیدہ ان دو لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر کرنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

جنگِ یورپ

ٹرکی جنگ میں مسلمان کیا کریں گے؟

عرصہ سے یہ سوال اخباروں میں گشت کر رہا ہے کہ ٹرکی سلطنت اگر جنگ میں کود پڑے۔ تو ہندوستان کے مسلمان کیا کرینگے۔ اسلامی اخبارات کا جواب گو الفاظ میں مختلف تھا۔ مگر معنے میں متفق آج جو پریشان کن خبر آئی ہے۔ کہ جس امر کا خطرہ لگ رہا تھا۔ وہ وقوع پذیر ہو گیا۔ یعنی ترک بھی آلودہ جنگ ہو گئے۔ تو اس سوال نے نئے سرے سے شکل دکھائی۔ کہ اب مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟۔

سوال کنندوں کا منشا معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ مسلمانانِ ہندوستان کو ترکوں سے مذہبی اتحاد ہے۔ اسی اتحاد کی وجہ سے جنگ طرابلس و بلقان میں مسلمانوں نے ہمدردی کا اظہار بھی کیا۔ مگر اب جو ترکوں نے بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی جرمنی سے ملکر کارروائی شروع کی ہے۔ اس موقع پر مسلمانانِ ہند کیا کریں گے؟

ہمارے خیال میں اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ جواب کی آسانی پر نظر کر کے ہمیں سائلین پر تعجب آتا ہے۔ کہ انہوں نے اس سوال کو کیوں اتنی اہمیت دی سنئے مسلمانانِ ہند وہی کریں گے۔ جو مندرجہ مثال سے ثابت ہوتا ہے۔

"ایک شخص کا بھائی کسی فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ دوران مقدمہ میں وہ اوس کے لئے خوب زور لگاتا ہے کہ کسی طرح الزام سے بری ہو جائے۔ ماتحت عدالت سے نکلکر محکمہ اپیل تک جاتا ہے۔ مگر جب اعلیٰ محکمہ میں بھی ناکام رہ کر دیکھتا ہے۔ کہ اوس کے بھائی کو جیل میں لیے جاتے ہیں۔ تو اوس وقت وہ اپنی تمام قوت اور ہمدردی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات اوسکو اپنی آنکھوں سے پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھتا ہے۔ مگر کوئی ناجائز حرکت نہیں کرتا"

اس مثال کے کیا معنے؟ سنئے!

مسلمانانِ ہند اگر یہ کہیں کہ ترکوں سے ہماری ہمدردی نہیں تو جھوٹ کہتے ہیں۔ اور دھوکہ دیتے ہیں جس کو کوئی دانشمند قبول نہیں کرے گا۔ اس لئے ہم نے جو مثال دی ہے۔ اوس کو ملحوظ رکھکر سوچئے۔ تو اس مشکل سوال کا جواب مل سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہندوستان کیا کرینگے۔

"وہی کریں گے جو قانون اون کو اجازت دیگا۔" جسطرح ملزم کا بھائی دوران مقدمہ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اس لئے کہ قانون اوسکو اجازت دیتا ہے مگر بعد فیصلہ جب قانون اسکو روک دیتا ہے تو خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ جنگ طرابلس اور بلقان میں مسلمانوں نے چندہ دیا۔ ہمدردی کی کیونکہ قانون وقت نے اون کو ایسا کرنیکی اجازت دی تھی۔ یہاں تک کہ نیک دل ایلگن اور اون کی بیگم صاحبہ نے چندوں کی نہ صرف تحریک کی بلکہ شرکت بھی فرمائی۔ اس نے مسلمانوں کو بھی حوصلہ ہوا۔ اب جو وقت اوس کے برخلاف ہے۔ تو مسلمانانِ ہند بقول

"چلو تم ادہر کو جدہر کی ہوا ہے"

وہی کریں گے۔ جس کے کرنے کی قانون اور گورنمنٹ اجازت دیں گے۔ اور بس۔

معذرت

اخبار کے کاتبوں میں سے ایک بیمار ہو اور دوسرا بھائی کی شادی میں مصروف رہا۔ اسلئے متفرق طور پر مشکل ہو سکے چھپائے گئے۔ آئندہ پورے اٹھ صفحے ہونگے۔ انشاء اللہ۔

منیجر

رشی نمبر پر ریویو

نمبر ۲

رشی نمبر کی بابت ہم نے گذشتہ پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ آریوں کے اخبار پرکاش کا ایک خاص پرچہ ہے۔ جس میں خاص سوامی دیانند کی صفت و ثناگیگئی ہے۔ اوسی پرچہ ریویو کا ایک نمبر گذشتہ پرچے میں کیا گیا ہے اور آج دوسرا نمبر کیا جاتا ہے۔

گذشتہ نمبر میں ہم نے سوامی دیانند کے جنگی لاٹ ہونے کی حیثیت پر گفتگو کی ہے۔ آج ہم اون کی نرم یا درشت کلامی پر بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ رشی نمبر میں ایک مضمون اس عنوان کا بھی ہے۔ کہ "سوامی دیانند سخت کلامی کرتے تھے؟" اس میں مضمون نگار نے تمام دنیا کے برخلاف یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ سوامی جی کا طرزِ عمل نہایت شیریں تھا۔ اس عجیب دعوے پر جو دلیل لائے ہیں وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اگر یہ بات صحیح ہوتی۔ تو سرسید احمد خان ایسے مسلمان اور پادری سکاٹ جیسے عیسائی اون کے مرنے پر ان الفاظ میں اپنا غم ظاہر نہ کرتے۔ جنہیں انہوں نے کیا"

حالانکہ امر واقع یہ ہے۔ کہ سوامی جی بہت سخت کلام اور دل آزار تھے۔ مگر چونکہ اونکی تحریر و تقریر عموماً سنسکرت یا ہندی ناگری میں تھیں۔ جن سے سرسید احمد خان اور پادری صاحب جیسے بالکل ناواقف تھے۔ اس لئے وہ صرف یہ سمجھکر کہ ایک شخص برہمن خاندان کا ہندو بت پرستی کا رد کرتا ہے۔ اون کی تعریف کرتے اور اُن کی موت پر افسوس کرتے تھے۔ کسی شخص کی تعریف کرنے سے واقعات اصلیہ چھپ نہیں سکتے۔

سوامی جی کی بڑی سوانحمری میں ہم اس بات

کا ثبوت پاتے ہیں۔ کہ آپ سخت کلام اور دل آزار تھے۔ ایک موقع پر جلسہ میں جہاں کلکٹر صاحب ضلع اور کمشنر صاحب بھی شریک تھے سوامی نے ہندوؤں اور عیسائیوں کے حق میں ایسی سخت کلامی کی۔ کہ دوسرے روز کمشنر صاحب نے منتظم جلسہ کو بلا کر کہا۔

"اپنے پنڈت صاحب کو کہہ دو۔ کہ ایسی سخت کلامی سے کام نہ لیا کریں۔"

(دیباچہ سوانح صد)

اس واقعہ کے علاوہ ہم سوامی جی کے دل آزار الفاظ کی فہرست بھی دے سکتے ہیں۔ جو انہوں نے خاص مسلمانوں کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ جو نہائت اختصار سے درج ذیل ہیں۔ ستیارتھ پرکاش اردو طبع اول کے صفحات ذیل ملاحظہ ہوں۔

"یہ شیطان سے بڑھ کر شیطنت صد ۶۷۲ جنگلی لوگوں پر یہ پاکھنڈ چلایا۔ صد ۶۷۷ خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہونگی۔ دیکھئے خدا کی بیعلمی صد ۶۷۶ معجزے کی سب باتیں فضول اور سادہ لوگوں کو بہکانے کے لئے گھڑی گئی ہیں صد ۶۷۹۔ بانی اسلام نے اپنا مطلب عیش و عشرت پورا کرنے کو لالچ دیا صد ۶۸۳ یہ قرآن بے انصافی کی بات جاہل اور خود غرض لاعلم آدمی کی ہے خدا مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کیوں کرتا ہے صد ۶۸۸ دیکھئے لاعلمی کی بات قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ نہیں آتا تھا۔ واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے صد ۶۸۰ بہشت کیا ہے۔ طوائف خانہ ہے صد ۶۸۹ محمد صاحب کی نیت صاف نہ تھی اور سو جنگلی اور جاہل آدمی زیادہ تھے۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے صد ۶۸۹ خدا دھوکا اور فریب کرتا ہے۔ خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا ہے صد ۶۹۰ خدا بڑا شیطان ہے۔ ایسی تعلیم وغیرہ قرآن کی تعلیم کنوئیں میں ڈالنی چاہیئے۔ ایسے جاہلانہ مذہب صد ۶۹۲ محمد صاحب نے یہ باتیں عیش و عشرت کے لئے بنائیں۔ صد ۶۹۳۔ واہ جی واہ مسلمانوں کے خدا محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا۔ صد ۶۹۴ مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے۔ نہ خدا کا کلام ہے نہ کسی عالم کی تصنیف صد ۶۹۵ تمہارا خدا بہرہ ہے صد ۶۹۶ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے صد ۶۹۷ یا گلا نہ بکواس ہے یہ سب فریب قرآن کے مصنف کا ہے صد ۶۹۹ یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہے مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک اوصاف دور بھاگتے ہیں۔ یہ تعلیم خدا کی تو کیا کسی نیک آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی صد ۷۰۰ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی (ترک) ہے خدا کیا ہے۔ ایک تماشہ گر ہے تعجب ہے عقلمند لوگ ایسے بے بنیاد اور نا معقول مذہب کے قائل ہیں صد ۷۰۲ واہ جی واہ محمد صاحب آپ نے تو گوسائیوں کی ہمسری کر لی۔ واہ اے میاں۔ آپ نے اچھی سوداگری جاری کی۔ عقلمند اور شریفوں کے قابل نفرت ہو گیا دیکھیے محسن کشی تحقیق ہوا۔ کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ صد ۷۰۵ وحشی لوگوں نے یہ کتاب بنائی ہے۔ واہ جی واہ خدا کی اونٹنی صد ۷۰۷ ایسی باتیں جاہلوں کی ہوتی ہیں خدا اور عالموں کی نہیں مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا۔ قرآن کا مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا طرفدار۔ غیر منصف اور جاہل ہے صد ۷۰۸ خدا اور شیطان میں کیا فرق ہے صد ۷۰۹ شیطان کا بھی اوستاد کیوں نہیں۔ یہ سب بے علمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں۔ صد ۷۱۰ بھلا خدا کی کتنی نادانی ہے لاعلمی کی بات ہے۔ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہ آتا تھا ایسی خلاف از عقل باتیں کیوں لکھ دیتا۔ اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں ایسی کتاب کو وحشی لوگ بھی مانتے ہیں۔ صد ۷۱۰ شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں صد ۷۱۱ ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں کسی گمراہ کی بنائی ہوئی ہے صد ۷۱۱ خدا اور مسلمان بڑے بت پرست ہیں صد ۷۱۲" (با لاختصار)

اہل حدیث:- ان حوالجات کو دیکھکر بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ سوامی دیانند سخت کلام تھے بلکہ نرم کلام تھے۔ ایسا کہنے والے ہمیں اجازت دیں گے۔ کہ ہم بھی اپنی نرم کلامی کا ثبوت دینے کو ان کے حق میں ایسے الفاظ کا استعمال کریں۔ ہرگز نہیں۔ بس سماجی مترو! ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

مسافر کی غلط بیانی

اگر ہم یہ کہیں کہ آریہ اخبار مسافر آگرہ نے غلط بیانی کی ہے تو ہمارے ناظرین ہم سے اسکو کوئی غیر معمولی بات نہ جانینگے کیونکہ اسکی تو عادت ہی یہی ہے مگر اس قسم کی غلط بیانی جو پبلک سے تعلق رکھتی ہو واقعی غیر معمولی ہے ۲۴۔ ۲۵۔ اکتوبر کو داناپور (پٹنہ) میں مسلمانوں کا جلسہ تھا جسمیں خاکسار اور غازی محمود (دھرمپال) بھی مدعو تھے میرے ساتھ جو خط و کتابت تھی اسمیں صرف دو روز کا جلسہ لکھا تھا اسی کے مطابق ہم نے اپنا وقت سوچا تھا جیسی سر پتی چنانچہ ہم شریک جلسہ ہوئے اشتہار جلسہ میں لکھا تھا کہ مخالفین اسلام اپنے شکوک رفع کرانے کی خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا آریوں نے چالاکی کی کہ جلسہ کے خاتمہ پر ایک رقعہ لکھ مارا کہ آپ لیے اشتہار کے مطابق وقت کب دینگے جسکا جواب جلسہ میں دیا گیا کہ ہم نے لکھا تھا۔ مخالف خواہش کرینگے تو وقت دیا جاویگا چونکہ آریوں نے خواہش کا اظہار نہ کیا یہانتک کہ جلسہ ختم ہونے کو ہے اسمیں قصور کسکا؟ چنانچہ ہم دونو اپنے پروگرام کے مطابق

ہمیں لکھا ہو جو اس نے لکھا ہے کہ مخالفین کو شنکا سمادھان کا وقت دیا جائے گا۔

انسانوں میں سے شیطان کون ہیں

اس عنوان سے ایک مضمون آریہ گزٹ میں بغرض سوال درج ہوا ہے جسکو بغرض جواب ہم درج کرتے ہیں۔ آریہ گزٹ لکھتا ہے:۔

قادیاں کے فرقہ احمدی کی ایک جماعت کی طرف سے جس جماعت کو "بشیریہ جماعت" کہہ سکتے ہیں ایک اخبار الفضل نکلتا ہے اُس کی پیشانی پر جلی کی سیاہ سطور لکھی ہوتی ہیں "خدا تعالیٰ نے اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے"۔ اس فقرے کا صاف یہ مطلب ہے کہ انسانوں میں سے جو لوگ مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے وہ سب شیطان ہیں۔ مسلمانوں کا ایک ہی شیطان پہلے اس قدر اودھم مچا رہا تھا لیکن اب سوائے چند سو یا ہزار بشیری احمدیوں کے دنیا کے کروڑہا انسان الفضل کی پیشانی کی سیاہ سطور کے قول کے مطابق شیطان ہو گئے تو پھر دنیا کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً اس کا جواب اُن مسلمان احباب کو دینا چاہئے جو مرزا صاحب کو نبی تصور نہیں کرتے نامعلوم الفضل کے ایڈیٹر صاحب یہ کسطرح گوارا کرتے ہیں کہ اپنے اپنے گنے مریدوں کے سوائے سب کو شیطان کا خطاب دیدیں۔ بہرحال یہ سیاہ سطور تمام ہندو مسلمان عیسائی لوگوں کے دلوں کو دکھ پہنچانے والی ہیں۔ (۲۹-اکتوبر)

اہلحدیث:۔ ہمارے خیال میں اس کا جواب آسان ہے گو اڈیٹر آریہ گزٹ نے بہت مشکل سمجھا ہے۔ پس آریہ گزٹ اور الفضل غور سے سنیں ؎

اونہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھینگے تو ہم اون کو بتا دینگے

رومن کیتھولک پادریوں کا جنون

عیسائیوں کے دو فرقے بڑی تعداد میں ہیں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ۔ موخر الذکر بائبل کو اردو وغیرہ زبانوں میں اشاعت کرتے ہیں۔ اول الذکر اس کے ترجمہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ لاہور کے رسالہ مسیحی تجلی نے مندرجہ بالا عنوان سے اس کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے (اڈیٹر)

نگرسچن ہیرلڈ رقمطراز ہے کہ جزائر فلپائن میں جو پروٹسٹنٹ مشنری وہاں کے دیسیوں کے درمیان بشارت کا کام کرتے ہیں اُنہوں نے اشاعت دین کی خاطر چند ماہ ہوئے یہ اعلان کیا جو آدمی ایک بائبل خرید کرے اُسے بائسکوپ (چلتی پھرتی تصویروں کا تماشا) کے تماشے کا ایک ٹکٹ مفت ملیگا۔ لوگوں کے لئے یہ ترغیب کافی تھی۔ بہت آدمیوں نے اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی۔ یعنی تین روز کے عرصہ میں چھ ہزار جلدیں بائبل کی خریدلیں اور تماشے کا ٹکٹ مفت میں حاصل کیا۔ پروٹسٹنٹ مشنریوں کی یہ کارروائی قابل اعتراض نہیں بلکہ بہت اچھا کیا۔ بوا نجیل فروخت کرنے اور لوگوں کو اس کی مبارک تعلیم سے مستفید ہونے کا ذریعہ بہم پہنچادیا۔ مگر وہاں کے رومن کیتھولک مشنری یہ حالت دیکھکر چراغ پا ہوئے۔ یہ لوگ بائبل کے ترجمہ اور فروخت کے سخت دشمن ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جو آدمی بائبل واپس لاکر دے اُسے تماشے کا ٹکٹ مفت ملیگا۔ چنانچہ سینکڑوں آدمی اپنی بائبلیں واپس لائے اور ٹکٹ مفت پایا۔ جب وقت مقررہ پر لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تو تمام بائبلوں کو اکٹھا کرکے آگ لگا دیگئی یہ کیسی ناپاک حرکت ہے اور ان لوگوں کی طرف سے ہوئی جو خداوند کے مبارک نام سے کام کرتے اور دنیا کو مسیح کے پاس لانے کے دعویدار ہیں خدا ان سے سمجھیگا (بوساطت تنظیم)

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث
نمبر ۱۳

(از مولوی محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی)

اہلحدیث ایک ایسی جماعت کا لقب ہے جسکا مذہبی نام مسلمان ہے۔ اہلحدیث نام تو فن حدیث میں انہماک اور مشغولیت اور اس کے ماہر ہونیکی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہ جماعت اہل قرآن کہلانے کی بھی مستحق ہے کیونکہ قرآن پاک کی صحیح تفسیر وہی ہو سکتی ہے جو الہامی مفسر روحانی مذکر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل سے ہو۔

نیز اسی وجہ سے یہ جماعت اپنے کو اہل فقہ کہہ سکتی ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں تفقہ کرنے والے ہی اہل فقہ کہلانے کے مستحق ہیں نہ ادھر اودھر کے اقوال و آرا کی پیروی کرنیوالے۔

پس یہ پاکیزہ جماعت جس کا مذہبی نام سوائے مسلمان کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اپنے فن اور علم و توغل کی وجہ سے اہل قرآن۔ اہلحدیث اور اہل فقہ کہی جاسکتی ہے اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم سب کچھ ہیں مگر ہائے پھر ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں۔

حضرات! آپ میری ژولیدہ بیانی پر متعجب ہو کر یہ نہ کہدیں کہ یہ کیا کہ ہم سب کچھ ہیں اور پھر کچھ بھی نہیں سنئے! غور سے سنئے!!

کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ کا پیارا خطاب ہمارے لئے ہے اس سے تو معلوم ہوا کہ ہم سب کچھ ہیں مگر اس کے معیار پر تو نظر فرمایئے اُسکی علتوں اور دلیلوں پر توجہ کیجئے۔ پڑھیئے تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی تم لوگ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور معروف کا حکم دیتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔ پس اگر یہ تینوں باتیں ہم میں ہوں تو ہم خیر امت ہو سکتے ہیں۔ نہیں تو نہیں۔ اللہ اور روز حشر پر ایمان رکھنے کے تو سب مدعی ہیں مگر کوئی کسی کے دل اور نیت سے تو واقف نہیں یہ تو علیم بذات الصدور کی صفت ہے۔ گیا ظاہری اور شرعی حکم سوا فتحاں ظاہری پر مترتب ہوتا ہے جیسے حدیث صحیح میں تارک

صلوٰۃ کو صاف صاف کافر کہا ہے۔ اب کوئی اس کی لاکھ تاویلیں کرے اور اپنی اپنی اونچ اور پیچ مگر حدیث رسول کے الفاظ فقد کفر صاف اور صریح اور واضح ہیں اسی طرح زانی زنا کے وقت، شارب الخمر شراب پینے کے وقت مومن نہیں رہتا۔ اب کوئی بات بنائے اور کہے اس سے یہ مراد ہے وہ مراد ہے۔ ہم کہینگے اصل مراد اور اصل تاویل تو اللہ سے زیادہ کسے معلوم ہوسکتی ہے۔ باقی رہی ہم تو ظاہری الفاظ کے موافق کہینگے۔

پس اس اصول سے اس حدیث من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ کے صاف معنی سمجھ میں آتے ہیں یعنی جو تم میں سے برا کام دیکھے اُسے ہاتھ سے مٹا دے وہ مومن ہے ورنہ زبان سے اگر اتنی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے اگر یہ بھی نہ ہو تو رائی کے دانہ بھر بھی ایمان نہیں۔

اس پاک حدیث کو آیت شریف سے صاف صاف مطابقت ہے کیونکہ ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کوئی حدیث پاتے اُن کو اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ملتی۔

اب لکن المومنین باللہ والیوم الاخر یعنی تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو، کو تامرون بالمعروف کے ساتھ دیکھنے اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیت و حدیث دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

اس مضمون کا نتیجہ سنئے! جماعت اہلحدیث چونکہ خیر امت ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے جسکی صحت امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر موقوف ہے اور یہی وہ کام ہے جسکے لئے کانفرنس اور اخبار اہلحدیث کی ضرورت ہے کانفرنس جماعت کی طرف سے اسی کام کے لئے قائم کی گئی ہے اور اخبار کا بھی یہی مقصد ہے لہذا اگر دونو کو ہم ترقی پر نہ دیکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ جماعت کا قصور ہے۔

آج ہم اپنی جماعت کو یہ سنا کر کہ تم ہی خیر امت ہو تم ہی پر الذین یتبعون الرسول النبی الامی کا خلعت زیبا ہے تمہاری برکات سے امت رسول ضلالت پر نہیں جمع ہو سکتی جس کے لئے ارشاد ہے لا تجتمع امتی علی الضلال۔ ہاں ہاں صراط مستقیم کے سچے رہرو تمہیں ہو۔ مصلح دین تمہارا ہی لقب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمہیں کو کہہ گئے ہیں هم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی بیشک واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کے عامل اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کی حکمبرداری میں کامل تمہیں ہو۔ خدا کے لئے اُٹھو جاگو! اشاعت دین کے لئے کمر باندھو!! اخبار کو ترقی دو۔ کانفرنس کو زور شور سے چلاؤ اور دیگر وسائل اختیار کرو!!!

لندن کی ہوٹل کا دلچسپ نظارہ

یورپ کے جنگ کو چھوڑے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ شاید دو ہفتے ہوئے ہونگے کہ لندن کے ایک نہایت عالیشان ہوٹل میں ایک معزز فوجی افسر کی بیوہ ہمراہ اپنی خادمہ کے وارد ہوئی۔ ہوٹل کے منیجر نے اپنے معزز مہمان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور ایک فسٹ کلاس کمرے میں بہترین جگہ پسند کر کے لیڈی صاحبہ فروکش ہوئیں۔ نووارد مہمان کوئی معمولی عورت نہیں تھی بلکہ امراء میں سے ایک معزز خاتون تھی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس کا معزز شوہر جو گورنمنٹ اور پبلک میں یکساں ہر دلعزیز جنگی افسر تھا اور اپنی قیمتی خدمات سے بہت کچھ ناموری حاصل کر چکا تھا قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ بیوی کے دل پر شوہر کی وفات سے قدرتی طور پر جو صدمہ پہنچا تھا اُس کے مفصل اظہار کی یہاں ضرورت نہیں۔ شب و روز مرغ بسمل کی طرح تڑپتی تھی۔ آخر ڈاکٹر کے مشورہ اور عزیزوں کی رائے سے دل بہلانے کے لئے لیڈی صاحبہ نے یورپ کے مختلف ممالک کی سیاحت کا ارادہ کیا اور حال ہی میں فرانس روس اور جرمنی میں چار ہفتے بسر کر کے اپنے وطن میں واپس آئی تھی اور اس ہوٹل میں فروکش ہوئی۔ لیڈی موصوفہ کو جنگ کے معاملات میں بہت دلچسپی ہے اور جیسا کہ ایک فوجی افسر کی بیوی کو فوجی معاملات میں رائے زنی کرنے سے دلچسپی ہوسکتی ہے یہ بھی اکثر اپنے ملنے والوں سے جنگ کے ہی معاملات پر گفتگو کر کے اپنا دل بہلاتی ہے بلکہ جنگی حلقوں میں اس کی بڑی عزت کیجاتی تھی۔

ہوٹل میں فروکش ہوئے تیسرے روز جبکہ ملٹری اور سول نوجوان انگریز سموکنگ روم میں جمع تھے اور جنگ پر رائے زنیاں ہو رہی تھیں ہر ایک اپنی اپنی رائے آزادانہ ظاہر کر رہا تھا کہ اس معزز بیوہ خاتون کی خادمہ جو قدرتی طور پر خاموش مزاج اور سنجیدہ خدمتگذار معلوم ہوتی تھی چپ چاپ دروازہ کی آڑ میں آکھڑی ہوئی اور سب باتوں کو غور سے سننے لگی۔ کمرے کے مکینوں نے اس بات کو بالکل معلوم نہ کیا کہ آیا ہماری باتوں کو کوئی اور بھی سُن رہا ہے یا نہیں اور مزے سے وہ عورت جس کا نام مسز ونٹری تھا اخذ کرتی گئی۔

ایک نوجوان فوجی افسر کسی ضرورت کے لئے اچانک باہر نکلنے لگا اور اُس نے دیکھا کہ ایک عورت دروازہ کے پاس ان باتوں کو سُن رہی ہے۔ معاً اُس کے دل میں شک گذرا کہ اس جگہ اس حالت میں کھڑے ہونے سے سوائے جاسوسی کے اس کا اور کوئی مطلب نہیں ہوسکتا۔ نوجوان افسر نے اس راز کو اپنے ہی سینہ میں محفوظ رکھا۔ مگر اُس دن سے اُس کی ٹوہ میں رہنے لگا اور خفیہ طور پر کچھ کارروائی شروع کر دی۔ ہوٹل کے نوکروں سے اس خادمہ کی نقل و حرکت کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہر شام آٹھ بجے کے قریب اپنا کام نہایت عمدگی سے بھگتا کر کہیں چلی جاتی ہے اور پھر دس گیارہ بجے واپس آکر سوتی ہے مگر معلوم نہیں کہ کہاں جاتی ہے۔ معزز بیوہ سے بھی دریافت کیا گیا۔ جس نے جواب دیا کہ دوران سفر جرمنی میں اس نیک عورت کو جو حد سے زیادہ خاموش اور شریف معلوم ہوتی تھی ایک دوست کی سفارش پر ملازمت میں لیا گیا تھا اور آج تک ہر قسم کا آرام اوس کی ذات سے مجھے ملتا ہے۔ وہ اپنے فرض کو نہایت خوبی سے انجام

دیتی ہے۔ نوجوان افسر کے دل سے ابھی تک جاسوسی کا شبہ رفع نہیں ہوا تھا۔ کہ دوسرے ہی دن سر شام آٹھ بجے سے پہلے ہوٹل سے باہر نکلا۔ ٹوپی کو اس نے پیشانی پر جھکا لیا تھا۔ اور کوٹ کا کالر کھڑا کر لیا۔ تاکہ اس کی شکل کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوسرے دن کسی سرکاری ضرورت سے اسی نوجوان فوجی افسر کو انگلستان کے ایک ایسے مشرقی علاقہ میں جانا پڑا۔ جہاں جرمن جاسوسوں کا بہت زور ہے۔ اور جس علاقہ کی نسبت شک کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ جرمنوں نے انگلستان پر حملہ کیا تو اسی راستہ سے وہ اپنی ناپاک کوششوں پر عمل پیرا ہونگے۔ اس ساحل بحر کے موضع میں ایک چھوٹے سے ہوٹل کا مالک جرمن تھا۔ اور اس کا ہوٹل آج کل جنگ کے زمانہ میں سراسر انگریزی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا۔ اور نہایت بے رونق ہو گیا تھا۔ اب بھی اکثر خفیہ پولیس کے افسر اور فوجی حکام اس ہوٹل کے رہنے والوں کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ وہی نوجوان فوجی افسر اپنی کسی ضرورت کے لئے اس ہوٹل کے پاس سے ہو کر گذر رہا تھا۔ کہ اسکو ہوٹل کی کھڑکی میں سے ایک شکل نظر آئی۔ جو اس کی نظروں میں کسی قدر آشنا معلوم ہوئی۔ جب اس نے ذرا اور توجہ سے دیکھا۔ تو اسکو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ یہ تو وہی خادمہ مسز ڈوانسٹرک ہے جس پر اسکو جرمن جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔ مسز ڈوانسٹرک نے جب اس نوجوان کو دیکھا۔ تو سخت پریشان ہوئی۔ اور جھٹ کھڑکی بند کر کے کہیں چھپ گئی۔ افسر کے دل میں اگر پہلے اس کی جاسوسی کا صرف شبہ ہی تھا۔ تو اب یقین ہو گیا۔ اور بغیر زیادہ تحقیقات کرنے کے اس نے پولیس کی معرفت اس عورت کو گرفتار کر لیا۔

پہلے تو جرمن خادمہ سے زبانی ہی بہت سے سوال کئے گئے۔ اور کچھ کھوج لگانے کی کوشش کی گئی۔ مگر بے سود ثابت ہوئی کیونکہ وہ کم گو اور بظاہر بھولی بھالی عورت تھی۔ بھلا ان باتوں سے کیا واقف ہو سکتی تھی۔ آخر لنڈن کے اس ہوٹل میں واپس آکر اس کے اسباب کی تلاشی لی گئی اس کے صندوق کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ایک ایک کاغذ اور ایک ایک کپڑا تہ و بالا کر دیا۔ مگر کوئی مطلب کی چیز برآمد نہ ہوئی۔ کہ جس سے اس کے برخلاف کوئی کارروائی کی جا سکتی۔ آخر جب مایوس ہو کر پولیس کے افسر واپس ہونے لگے۔ تو ایک سراغ رسان نے بیساختہ کہا۔

کیا اس صندوق کے نیچے کے حصہ میں کوئی چور خانہ تو نہیں بنا ہوا ہے اس بات کی بھی ذرا تحقیقات کر لینی چاہئے۔ جب غور سے دیکھا گیا۔ تو مسز ڈوانسٹرک کا صندوق دوہرے پیندے کا معلوم ہوا نیچے کے حصہ کو توڑا گیا۔ تو حاضرین کی حیرت اور استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ غصہ کے مارے نوجوان انگریزوں کے خون کھولنے لگے۔ اور کیوں وہ اس قدر برافروختہ نہ ہوتے جبکہ انہوں نے دیکھا۔ کہ صندوق کے پیندے میں سے اس قسم کے نقشے اور ڈاکومنٹ نکلے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ عورت اس غرض سے انگلستان بھیجی گئی ہے۔ کہ جب جرمن والے انگلستان کے اس حصہ پر حملہ کریں۔ تو یہ عورت قصبہ کے فلاں پل کو بم کے گولہ کے ذریعہ سے فلاں وقت میں اڑا کر انگریزی فوج کو پریشان کرے گی۔

(الفطمۃ للہ) (انتخاب لاجواب)

بقیہ مذہب کی ضرورت

"گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کا ایک حصہ درج ہو چکا ہے۔ آج دوسرا درج ہے"

دوسرا اثر حکومت کا ہے جس کے سبب ہر قوم و ملت کا شخص ایک ملکی قانون کی پابندی پر مجبور ہے اور حقیقت میں حکومت کا اثر دوسرے اثرات سے زیادہ مرجح ہے۔ اور اس کی وجہ سوا اس کے ذہن میں نہیں آتی۔ کہ حکومت کے نتائج فوری انسان پر مترتب ہونے لگتے ہیں اگر کوئی چوری کرتا ہے تو اسی وقت پولیس میں گرفتار ہو کر سزا پاتا ہے۔ اگر کوئی قتل کرتا ہے۔ تو فوری حکم قصاص صادر ہو جاتا ہے۔ اسلام نے اس دائرہ کو نہایت وقعت کے ساتھ وسیع کر دیا ہے اور حکومت و حاکم کی اطاعت و پیروی کے لئے بڑے تشدد کے ساتھ احکام نافذ کردئے ہیں۔ قرآن کا کھلا فرمان ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے خدا و رسول اور پھر حاکم کی پیروی کی جائے بہر حال مذہب اسلام اس امر کا مانع نہیں ہے۔ کہ قوانین دنیاوی کی پابندی کی جاوے۔ مگر اس مقام پر اسلام نے جو تاکید کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اصول اسلام میں کوئی چیز مزاحم نہ ہو۔ نہ رسم و رواج کو مذہب میں دخل ہو سکتا ہے۔ اور نہ حکومت کا اصول مذہب پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے یعنے اس بات کا لحاظ ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ کہ حاکم وقت کی پابندی کے ساتھ اصول مذہب کی پابندی کا خیال رکھا جاوے کیونکہ مذہب جو میرے مضمون کا تیسرا سبجکٹ ہے اس کا اثر انسانی قلوب پر جس طرح کہ ہو سکتا ہے وہ کسی دوسری شے کا نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کو جو کچھ امن و آسائش کیا بلحاظ دنیا کے اور کیا بلحاظ آخرت کے نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ اسی مذہب کی بدولت۔ کیونکہ انسان حکومت کے سبب صرف بلحاظ الزامات ظاہری ہے۔ اور مذہبی حیثیت سے نیت پر بھی مجبور کیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ یعنے جو ظاہر کر دیا۔ چھپاؤ اوسکا حساب خدا کے پاس ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ اس فرمان خداوندی کے اثر سے انسان اپنی دلی چھلوں سے بھی مجتنب ہونے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اور کوئی ایسا شخص نہ ہوگا۔ کہ ارتکاب جرم سے پیشتر خدا کا خوف اس کے دل میں جاگزین نہ ہوتا ہو یہی وجہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنی نیت کو بھی ظاہری اسباب کے مطابق پاک رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ نیکی پر کمربستہ رہتا ہے کسی کو تکلیف اور ایذا پہنچانے سے اجتناب کیا کرتا ہے۔ بہر حال جو کچھ اخلاق اور جو کچھ مروت اور عمدہ طرز معاشرت حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ اسی

مذہب کی بدولت۔ مذہب کے نہ ہونے سے کبھی انسان صاحب خلق و صاحب مروت نہیں ہوسکتا۔ ظالم۔ جابر۔ سرکش ہونا ایک لازمی امر ہے۔ غور کیجئے۔ کہ خصوصاً مذہب اسلام نے چھوٹے بڑے احکامات جو نافذ کئے ہیں۔ وہ عقلاً اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں۔ کہ بغیر اس کے دنیا میں کوئی چارہ نہیں ہوسکتا۔ مسئلہ سخاوت میں جہاں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ یعنے سائل کو نہ جھڑک۔ وہاں سائل کو بھی حکم ہوتا ہے۔ کہ سوال کی بری خو کو بہت جلد ترک کرنے کی کوشش کرے۔ لڑائی جھگڑے پر جہاں اسلام نے سبقت کرنے والے پر ملامت کی ہے۔ وہاں فریق مقابل کو بھی قابل ملامت اس وجہ سے سمجھا ہے۔ کہ فریقین کی نیت میں یہ بات تھی۔ کہ ایک دوسرے کو مار بیٹھے۔ ان اصول کے لحاظ سے کون ہے۔ جو یہ کہنے کی جرأت کرے کہ مذہب سے بڑھ کر کوئی اور شے امن و آسائش سکھاتی ہے۔ اور کون ہے جو بغیر مذہب کے زندگی بسر کرنے کا دعوے رکھتا ہے۔ بہرحال جملہ اخلاقی اصول جو ایک انسان بحیثیت اشرف المخلوقات کے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ وہ مذہب سے حاصل ہوسکتے ہیں پس جب انسان کے لئے بغیر اخلاقی حالات درست کئے اور بغیر خود کو کسی کا پیرو بنانے کوئی چارہ نہیں۔ اور وہ عادتاً رسم و رواج یا حکومت کا پابند بھی ہوتا جاتا ہے۔ تو یہ عذر ہرگز قابل سماعت نہیں ہوسکتا۔ کہ مذہب کے سبجیکٹ میں دہریت کو کام میں لاکر مذہبی پابندی سے انکار کیا جاتے۔ مجھے توقع ہے۔ کہ نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ احباب اس بات کی کوشش کریں گے۔ کہ جدید تعلیم سے دنیاوی ترقی کا کام لیکر مذہبی پابندی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا جائے۔

(ابو النعیم)

جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب کے فالج کی خبر
سنکر سخت صدمہ ہوا۔ میرے پاس بڑی مجرب دوا ہے۔
شاہ صاحب چاہیں تو منگالیں حاضر کردوں گا
حکیم نورالدین لاہور
محمد حمید روانہ

بموجب فنڈ میں مقصد ذیل آمد ہوئی۔ از فنڈ کمیٹی از عبدالرزاق صاحب از آسلے گاؤں صمہ۔ سابقہ ۲۵۲؎ کل ۲۵۶؎۔ امیرالدین محمد ابراہیم مدرسہ مصطفی عہ (رسایل) محمد ابراہیم موضع کسانہ ضلع گورداسپور عہ (رسایل)، تمیزالدین احمد شہر بنارس عہ (رسایل)، صمدالدین گھنسے کے بانگر عہ (رسایل) محمد خلیل مرزاپور عہ (رسایل) میزان کل ۲۶۶؎ پانچوں سائلوں کے نام اخبار جاری کرکے باقی ۲۴۶؎

مینیجر

علماء کرام سے سوالات

کیا فرماتے ہیں علماء دین۔ مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ و مولوی محمد علی کانپوری و مولوی عبدالجبار عمرپوری و مولانا سید عبدالسلام دہلوی۔ و مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی و مولوی ابوالقاسم بنارسی۔ و مولوی عبدالواحد غزنوی لاہوری اور حافظ عبدالمنان وزیرآبادی۔ اس بارے میں۔ کہ زید چودہ پندرہ سالہ ہے اور نامرد ہے۔ اور اس کی بیماری کی خبر اس کے والدین کو نہیں۔ زید کے باپ نے اس کی منگنی کردی جب تک منگنی رہی تب تک نہ اس کے سسرال کو اور نہ زوجہ کو اس کی بیماری خبر ہوئی جب زید کی شادی ہوئی۔ اور اس کی زوجہ اس کے گھر آئی تو اسکو اس کی بیماری کی خبر ہوئی تب اس نے اپنے والدین سے اپنے شوہر زید کی بیماری کی خبر کی اسی طرح ہوتے ہوتے زید کے والدین کو بھی اس کے بیمار ہونے کی خبر ہوئی۔ کیا اس صورت میں زید کی عورت کو طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہے تو عدت بیٹھنا اسکو لازم آوے گا۔ یا نہیں۔ اور اگر طلاق کی ضرورت ہوگی۔ تو کیوں۔ جب کہ زید ست سے بیمار ہے۔ اور وہ مرد ہی نہیں۔ اور نکاح ہمیشہ مرد ہی کرایا جاتا ہے جب زید مرد ہی نہیں۔ تو اس کا نکاح ہی نہیں ہوا۔ جب نکاح نہ ہوا۔ تو طلاق کی کس طرح ضرورت ہوئی۔ نہایت تحقیق کے ساتھ معتبر احادیث سے بذریعہ اخبار اہلحدیث جواب دیں۔ تاکہ ہر ایک صاحب پر مسئلہ روشن ہو جائے۔

سوال ۲۔ رفع یدین کرنے والے اہلحدیث کی اقتدا حنفی امام کے پیچھے جو رفع یدین نہیں کرتا۔ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے۔ تو جواز کا ثبوت حدیث قوی یا قول صحابہ کرام سے ہو۔ اور کیا خیر القرون میں یہ بات ملسکتی ہے۔ کہ اگر امام رفع یدین کرتا ہو۔ اور مقتدی نہ کرتا ہو۔ اور اگر مقتدی کرتا ہو۔ تو امام نہ کرتا ہو

(۳)

یہ بات اکثر عام مشہور ہے۔ کہ پیر صاحب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ پر انہیں حنفیوں نے کفر کا فتوے دیا تھا جن میں سے امام ابن جوزی بھی تھے۔ اور پھر انہوں نے ہی توبہ کی تھی۔ کیا کوئی صاحب اس امر کا ثبوت دے سکتا ہے۔ اگر کسی کے پاس ثبوت ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مشکور فرمادے۔ اور بہتر ہوگا۔ اگر جس کتاب میں اس کا ثبوت ہو اس کی عبارت بھی نقل کردیں۔

(راقم خریدار اخبار ہذا ۳۲۹۶)

سلسلہ علوم القرآن

قرآن مجید کی بلاغت مسلم ہے۔ بلاغت قرآن کے متعلق جناب مولوی ابوالبرکات عبیداللہ صاحب نے سلسلہ شروع کیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کے دو نمبر ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری دعا ہے خدا اس سلسلہ کو قائم رکھے۔ ایک رسالہ میں مضمون ہے استفہام کی تحقیق مع تفصیل۔ دوسرے میں امر کی تحقیق۔ مضامین علمی ہیں۔ اس لئے ان کے سمجھنے کی کوشش چاہیئے۔ قیمت اول کی ۱؎ دوم کی ۲؎ محصول علاوہ۔ پتہ۔ مولوی صاحب موصوف حیدرآباد دکن بنگلہ نواب وقار نواز جنگ

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث۔ قیمت ۲؎

مینیجر

متفرقات

محمدیہ کمپنی کی بابت لکھا جاتا ہے کہ چونکہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ کمپنی کا سرمایہ بانٹ دیا جائے چنانچہ وصول شدہ رقم کو فی روپیہ ۱۳ ار تقسیم کا اعلان کیا گیا ہے اوس اعلان کے مطابق ۷ - نومبر تک جن جن صاحبوں کی طلب پر روپیہ بھیجا گیا ہے ۔ اون کے نام نامی حسب ذیل ہیں -

امرتسر

منشی غلام محمد - خواجہ حبیب اللہ - شیخ فضلدین ، عبدالعزیز ولد شیخ شیر محمد - شیخ دین محمد - فیض علی منشی مولا بخش کشتہ - مولوی خیر الدین - فضلدین عبداللطیف - محمد یعقوب عطار - حکیم عزیز الدین - منشی خدا بخش - حافظ عبداللہ - مولوی الہ بخش الہ دین لکڑی فروش پسر دار خاں - نبی بخش خیاط بالو جان محمد اسمعیل ولد حبیب اللہ - میاں دیدار بخش ابوالوفا ثناء اللہ - ڈاکٹر محفوظ اللہ - **دھلی** ڈاکٹر عبدالحکیم مع فرزندان - بہارنپور - مولوی فتح یاب خاں - فضل کریم - مولوی محمد حیات - قصور منشی بدر الدین - فیض محمد - تیجہ - گورداسپور - خواجہ عبدالرحمن گورداسپور - نظام الدین - الہی بخش جالندھر بالو برکت علی لودہانہ -

اور بھی جو صاحب طلب کرینگے بھیجا جاویگا باقی روپیہ بھی وصول ہونے پر تقسیم ہوگا - انشاء اللہ -

اہلحدیث کانفرنس کے دو نئے واعظ

مولوی عبدالستار حسن صاحب خلف مولانا عبدالجبار صاحب عمر پوری اور مولوی محمد خلف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی کا تقرر اہلحدیث کانفرنس کے زمرہ واعظین میں ہوا ہے - انکو جو رسیدات دی گئی ہیں - اوسکی تفصیل یہ ہے - مولوی عبدالستار حسن صاحب رسید بہی ۳۰۱ لغایت ۴۰۰ صفحہ بیت - اور مولوی ابوالمسعود محمود صاحب رسید بہی ۱۰۱ لغایت ۵۰۰ صفحہ بیت - یہ دونوں واعظین دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں - جن جن مقامات پر انکا ورود ہو - برادران اہلحدیث کا فرض ہے کہ اونکو مدد دیں - تاکہ وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا کر سکیں - (سید عبدالسلام عفی عنہ جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس بازار بلیماراں دہلی)

اہلحدیث آنہ فنڈ } ۱۹ - ۲۶ نومبر تک دفتر ہذا میں عید البقرہ کے آنہ فنڈ کی رقم صرف ۱۲ از منشی محمد صاحب پنشنر مظفر گڈھ اور ۱۱ از گوجرانوالہ ۱۲ مدرسہ محبوب حسین نصیر خاں ڈلیہ اور ۱۲ مدرسہ محمد سلیمان خدا بخش از ہوان ضلع حصار - وصول ہوئے - امرتسر میں عید کے روز بارش بھی یہاں تو کچھ نہ ہو سکا - احباب بھی اپنی محنت کی اطلاع دیں -

اہلحدیث آنہ فنڈ دہلی } اہلحدیث میدان تیس ہزاری میں عید کے روز نماز پڑھا کرتے ہیں - مولوی عبدالوہاب صاحب نماز پڑھاتے ہیں - اور خطبہ میں وعظ کہتے ہیں - اس مرتبہ بھی آنہ فنڈ کا چندہ لیا گیا - عیسے وصول ہوئے -

شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر صدر بازار اور محمد اشرق صاحب سوداگر صدر بازار نے وصولی چندہ میں بہت کوشش کی - کانفرنس ان کا شکریہ ادا کرتی ہے - سید عبدالسلام جائنٹ سکرٹری

فتح اہلسنت - اس رسالہ میں تعزیوں کی حرمت اور جالندھری تعزیہ داروں کے مقدمات کی فتوحات مع فیصلہ چیفکورٹ درج ہے - اور ایک فتوے علماء حنفیہ کا راگ کی حرمت کے متعلق ہے ایک مضمون مرزائیوں کی تکفیر پر قیمت ۲ ملنے کا پتہ خواجہ شمس الدین صاحب حنفی جالندھر محلہ کشتہ -

جنازہ اور دعاء مغفرت } نہایت رنج ہے کہ مولوی عبدالعظیم صاحب فوت ہو گئے عبدالرحمن از مقام ہنگال ضلع لٹاور - ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں - اور دعاء مغفرت کریں - اللھم اغفر لہ وارحمہ

درخواست دعاء صحت } میرے برادر مکرم منشی فضلدین صاحب کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں ناظرین دعاء صحت فرماویں - اللھم اشفہا

شفاءً کاملا محمد منظور الکریم سب انسپکٹر پولیس جانسیفل ضلع ملتان

علاج مرض جنبل } اخی مکرم شیخ دین محمد صاحب سگنیلر اسٹیشن سلسی ضلع ملتان آپ اس دوا کو کام میں لاویں - انشاء اللہ دواء سے شفا ہوگی سم الفار ۲ ماشہ - سفیدہ ۲ ماشہ - نیلا تھوتھا ۳ ماشہ ان سب اشیاء کو پیس کر سکہ کا فائدہ ۲ ماشہ شہد خالص ۲ ماشہ - شیر فذخلم ۴ ماشہ - شیر ۴ - تولہ میں حل کریں - اور مقام جنبل پر ضماد کریں زیادہ سے زیادہ تین روز تک استعمال کریں - اول تو ایک بار کے لگانے سے ہی فائدہ ہو جائیگا اگر کچھ بقیہ ہو - تو پورے تین روز تک ضماد کریں - یہ نسخہ بہت ہی مجرب ثابت ہوا ہے - اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے - تو بذریعہ جوابی خط کے اطلاع دیں - ابوسعید محمد شریف از کھیلیاں ضلع گوجرانوالہ ڈاکخانہ کا سنووالہ -

ہندو کب سے نکلے } میں قوم کا ہندو ہوں مگر جانتا نہیں کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے آپ مہربانی کر کے اخبار اہلحدیث میں اس سوال کو درج کر کے جواب دیں - کہ ہندو دہرم کب سے نکلا ہے - راقم خوشی رام پھواٹ افریقہ -

جواب - آج تک ہندو کی تعریف DEFINA-TION - نہیں ہو سکی - آپ نے اس مشکل میں ایک اور اضافہ کیا - کہ ہندو دہرم کب سے ہے - ہمارا خیال ہے موجودہ ہندو دہرم منو کے زمانہ سے چلا ہے کیونکہ ہندو دہرم کا دار مدار منوسمرتی پر ہے - اور کوئی صاحب بھی جواب دینگے تو درج ہو جائیگا انشاء اللہ

مفید کتابیں

حزب اعظم کا مقابلہ ۱۳ - حزب مقبول کا مقابلہ حزب اعظم سفیدہ ۵ - ترجمان القرآن تفسیر سورہ بقرہ عمہ - وعظ عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب کا ۱۳ تحفۃ الہند انگریزی ۸ - جنان الفردوس ۲ - رشفہ فی تراجم اہل ساد قیود عمہ - ترجمہ الحدیث قیام اللیل ۲ - تیسیر القاری نصف اخیر عمہ - مفید الاحناف حصہ اول ۱ - صحیح مسلم پارہ اول مترجم اردو ۸ -

انتخاب الاخبار

انگریزی - روسی - اور فرانسیسی سلطنتوں نے سلطنت ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

انگریزی سلطنت نے بمشورہ حلیف سلطنتوں کے اعلان کیا ہے۔ کہ اسلامی مقدس شہروں کو حدود جنگ سے باہر سمجھا جاویگا۔ بشرطیکہ ہندی حاجیوں کو مزاحمت نہ ہو

انگریزی جنگی جہاز منروائے عقبہ پر گولہ باری کی (عقبہ خلیج عقبہ پر بحیرہ قلزم میں جزیرہ نمائے سینا کے مشرق میں واقع ہے)

انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ دردانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔ جنگی قلعے جواب دے رہے ہیں

روسی سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ انہوں نے کردوں کی عظیم جمعیت کو منتشر کر کے ۔۔ ڈیمر کو بایزید پر قبضہ کر لیا۔ (بایزید روسی ترکی سرحد پر صوبہ ارمینیا میں اراراٹ سے ۱۵ میل جنوب مغرب کو پانچ ہزار کی آبادی کا قصبہ ہے)

ترکوں نے روس کے جنگی جہاز سینوپ کو غرق کر دیا ہے۔

گورنمنٹ انگریزی نے مصر میں فوجی قانون نافذ کر دیا ہے۔

گورنمنٹ رومانیہ نے سامان حرب سے لدی ہوئی ۱۱۴ چھکڑے روک لئے ہیں۔ جو جرمنی نے ترکوں کو بھیجے تھے۔

ترک وزراء محکمہ تعمیرات عامہ۔ محکمہ تجارت اور محکمہ بحری نے استعفا دیدیا ہے۔

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار پوسٹ مظہر ہے۔ کہ ترکوں کے شترکی جیش اسمعیلیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں (اسمعیلیہ نہر سویز پر بمقام مصر میں واقع ہے)

سلطنت انگریزی جزیرہ قبرص کو اپنے ساتھ ملحق کر لیگی۔ (جزیرہ قبرص ایشیائے کوچک کے ساحل سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر بحیرہ روم میں واقع ہے ۱۸۷۸ء سے یہ بھی مصر کی طرح انگریزی نگرانی میں ہے۔ رقبہ ۳ ہزار ۵ سو ۸۴ مربع میل ہے)

سلطنت ایران نے دول کو اپنی غیر جانبداری کا یقین دلایا ہے (کیا پدی کیا پدی کا شوربا)

ترک ارض روم میں اپنی فوج کو اکٹھی کر رہے ہیں جس کی تعداد ۹۰ ہزار تخمینہ کی جاتی ہے۔

ترکوں نے برٹش قونصل بصرہ اور وہاں کے انگریز سوداگروں کو روک لیا ہے۔

ایک انگریزی زیر آب چلنے والی (ا ۱۴) کشتی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئی۔

ایک جرمن کروزر سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جرمن جنگی جہاز کالسروہ نے تین تجارتی جہاز غرق کر دیئے۔

جاپانیوں نے خلیج کیاؤچو میں ایک جرمن مسلح کشتی کو غرق کر دیا۔

بقول نامہ نگار پاونیر امیڈن کے کپتان کے ماں باپ انگریز تھے۔

جرمنوں نے بلجیم میں جنگی قانون نافذ کر دیا ہے۔

بقول نامہ نگار ٹائمز جرمنوں نے للی کو خالی کر دیا ہے۔ اور افواج متحدہ اس پر قابض ہو گئی ہیں

مغربی میدان جنگ میں جرمن ہر جگہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور متحدہ افواج پیشقدمی کر رہی ہے

ہندوستانی سپاہ نے میدان جنگ میں حیرت انگیز شجاعت کا اظہار کیا ہے۔ تمام انگریزی اور فرانسیسی اخبارات اس کے کارناموں کی تعریف میں رطب اللسان ہیں

فرانس کے پریسیڈنٹ نے ۱۱۹ - انگریز افسروں کو انکی بہادری کے صلہ میں لیجن آف آنر کے تمغے عطا کئے ہیں۔

جاپانی گولہ باری سے سنگٹاؤ میں ایک اہم مقام الٹس ہل کو سخت نقصان پہنچا۔ اور اس کے قلعہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

فیلڈ مارشل سرجان فرنچ نے ہندوستانی سپاہ کو انکی بہادری پر مبارکباد دی ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی افواج نے تمام خط محاذ پر فیصلہ کن کامیابی حاصل کی ہے۔

جرمن اب خط شرقی پرشیا پر خندقیں پا رہے ہیں

روسیوں نے نکلاجیوہ پر قبضہ کر کے سامان حرب کی ایک مقدار عظیم گرفتار کی ہے۔

روسیوں نے کیلس اور سینٹ ومرزوا کے خط تصادم پر آسٹرویوں کو شکست دیکر کیلس اور سینٹ و مرز پر قبضہ کر لیا ہے۔

روسیوں نے گذشتہ ہفتے کیلس کے جنوب میں ۔۔ ہزار قیدی اور چند چن توپیں گرفتار کی ہیں۔

آسٹرویوں نے منگل کی رات کو سان پر شدید حملے کئے

سرویہ نے ترکوں سے اپنے تعلقات قطع کر لئے۔

بلغاریہ ابھی تک غیر جانبداری پر قائم ہے

برٹش شرقی افریقہ کے سرداروں نے دو ہزار بکرے بکریاں گورنمنٹ کو پیش کی ہیں

تبت کی گورنمنٹ نے تمام چینیوں کو تبت کی حدود سے نکال دینے کا حکم دیا ہے

جرمن چینیوں میں انگریزوں اور جاپانیوں کے خلاف نفرت کا بیج بو رہے ہیں

جرمنوں نے بیکن گزٹ کو خرید لیا ہے

افسوس کی ہمدرد - پریس کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہو گئی (خدا حافظ)

گورنمنٹ پنجاب نے اپنے کم تنخواہ کے ملازموں کو قحط کا الاونس دینا منظور کیا ہے

امپیریل ریلیف فنڈ ۴ ۵ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے

اعلان جنگ کے وقت جرمن کے ۳۵۴ تجارتی سٹیمر بندروں میں موجود تھے۔ جن کی مجموعی قیمت ۲۰ کروڑ پونڈ ہو گی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان میں سے ۲۰۰ سٹیمر پکڑے جا چکے ہیں۔ جن کی قیمت ۷ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

ترکی فوج کا کمانڈر انچیف وان سانڈرس ہے جو جرمنی ہے۔ جرمنی سے کئی سو نئے افسر قسطنطنیہ پہنچے ہیں۔ کئی سو آسٹروی ملاح بھی ترکی بیڑہ میں کام کرنے کے لئے آئے ہیں۔

ترکوں نے باطوم پر گولہ باری کی ہے (یہ مقام بحیرہ اسود کے کنارے پر ہے)

مومیائی

٩/٥٢

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ (ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی)

قیمت فی چھٹانک ۱۲ دو چھٹانک ۲ پاؤ بحجہ ۶ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام مصدیک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں کہ ۳ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں آپ کی مومیائی سے لوگوں کو فایدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵ - اکتوبر ۱۲ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور لکھتے ہیں۔ آپکا مومیائی استعمال کرکے فائدہ ہوا۔ اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (یکم اکتوبر ۱۲ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مقام محمد بیغین اعظم گڈھ لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل ۔۔۔ ویلو کر دیجئے۔ آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵ - اکتوبر ۱۲ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام انجوا ضلع بیربھوم ملک بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی اس باعث میرے ایک عزیز نے مجھکو کہا کہ ۔۔۔ کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے سو مہربانی کر کے جلدی بھیجئے۔ (۱۹ - اکتوبر)

ملنے کا پتہ

پتہ: ہسٹری میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید۔ ضروری اور کارآمد کتابیں

٢٤/٥٢

حمائل شریف معرا کے نہایت خوشخط۔ عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی۔ لفظ لفظ علیحدہ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے اخیر میں سورتوں سیپاروں۔ رکوعات و آیات کی تفصیل درج ہے بقطیع اوسط سفر و حضر دونوں میں کارآمد ہے خصوصاً بچوں۔ بوڑھوں۔ اور عورتوں۔ لڑکیوں اور نوآموز لڑکوں کے لئے نہایت مفید۔ اصلی قیمت ۲ مجلد ہے لیکن رعایتی مجلد مع محصول صرف ۔۔ عہ

سفری جیبی حمائل شریف مترجم کے حمائل شریف کا ٹرساز ہے۔ نہایت خوشخط صحیح ترجمہ عمدہ ہے ملک میں عام طور پر پسند کیگئی ہے سفر میں نہایت کارآمد۔ جلد چرمی خوشنما۔ مع محصول رعایتی عہ

لغات القرآن۔ اس میں قرآن شریف کے جملہ الفاظ کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کر کے ہر ایک لفظ کے ساتھ اس کے معانی و مصادر۔ ماضی مجرد۔ درج ہیں مزید استفادہ کیلئے شروع میں مختصر طور پر عربی گرامر کے قواعد بھی بتا دئے ہیں۔ تاکہ مبتدی کو الفاظ قرآنی کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ غرض اس کے مطالعہ سے ایک اردو دان قرآن مجید کے معانی و مطالب سے کامل واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ اصلی قیمت با جلد ۲ رعایتی مجلد مع محصول عہ

انسان کامل کے عارف ربانی سید عبد الکریم صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف۔ اسمیں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے احدیت۔ واحدیت۔ عما۔ قلب۔ روح۔ ملائکہ آسمانی۔ فرشتگان۔ کرسی۔ لوح قلم۔ وغیرہ کے اسرار و معانی کا ذکر نہایت شرح و بسط سے کیا گیا ہے۔ اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف عہ

شرح فصوص الحکم عربی۔ (از مولانا جامی رح) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی فصوص الحکم کو حاصل ہے مشکل سے کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا۔ یہ کتاب حقائق و معارف سے معمور ہے لہذا اسپر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ کی مثال ہے۔ نہایت صحیح نسخہ بڑی شکل اور پوری احتیاط سے چھپا ہے۔ اصلی قیمت للعہ رعایتی مع محصول صرف عہ

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر۔ مغربی تعلیم کے فیض یافتہ اصحاب کو جو ذات باریتعالیٰ کی ہستی کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا جواب فاضل مصنف نے عقلی و نقلی طریق پر اس خوبی سے دیا ہے کہ معترض کو ذات باریتعالیٰ کی ہستی کا عینی شاہد ہو جاتا ہے۔ مخالفین کے پایہ ناز اعتراض کا دندان شکن جواب۔ قیمت ۔۔ ۸/

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر کے ایک تعلیم یافتہ مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض و آفات شکایات حیض و نفاس حمل اسقاط اٹھرا وغیرہ کے عوارضات بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے اسباب و علاج و علامات مع علاج و مفید ہدایات مجربہ نسخہ جات مجرب نسخہ جات بذریعہ کتب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں اس کا گھر میں ہونا نہایت ضروری مفید اور کارآمد ہے۔ قیمت عہ

نصرت الواعظین یا اوصاف سید المرسلین

یہ کتاب اپنی طرز میں نئی نرالی مسلمانوں کے آنکھوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت تازگی بخشنے والی۔ واعظین کو بہت مفید۔ خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں۔ از حد سود مند ہے۔ اس میں دس بیان ہیں۔ اور ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی ایسی آیت سے کہ جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و بزرگی عیاں ہوتی تھی۔ شروع کیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ و شان نزول اور اس سے متعلق حکم و نکات۔ لطائف۔ و اشارات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثنا بیان میں وہی آیت کے موافق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و فضائل خصائل و شمائل اور احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار لائق لائے گئے۔ اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین مثنوی مولانا روم لائی گئی جس سے ہر بیان کا لطف دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۱۶۰ صفحہ۔ قیمت فی جلد ۸ محصولڈاک علاوہ۔ تاجروں کو بہ نرخ تاجرانہ علاوہ محصول

درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور ہو

مولوی محمد حشمت علی پاس بریلی محلہ گڈھیا

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مختصر فہرست کتب

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہے۔ دوسرے کالم میں ترجمے کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حاشیے میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں! ایسے کہ بایدوشاید تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے الیا کہ مخالف کو بھی دبشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جن میں سے چھ جلدیں طیار ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ۔ بقرہ قیمت عہ
" دوم۔ سورہ آل عمران و نساء " عہ
" سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف " عہ
" چہارم سورہ نحل ۱۴ پارہ " عہ
" پنجم تا سورہ فرقان " عہ
" ششم تا سورہ یٰسین " عہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول عہ ہے

تقابل ثلاثہ یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ۔ قیمت مع محصول صرف عہ

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳/

القرآن العظیم۔ قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱/

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید۔ قیمت ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلق نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

الہامی کتاب۔ وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶/

تیر اسلام۔ مہاشہ دھرم پال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب قابل دید۔ قیمت ۴/

تہذیب۔ ہندوؤں کے فرائض ۱/

جہاد وید۔ وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۲/

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھ دیا ہے۔ کہ اردو خواں بلا استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۶/

شمائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ قیمت ۱/

مناظرہ نگینہ یعنی مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۴/

ترک وید۔ غازی محمود (دھرم پال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۶/

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام دھرم پال جلد اول ۳/ جلد دوم ۳/ جلد سوم ۳/ جلد چہارم ۱۲/ چاروں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸/

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث یعنی محمدیان کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳/

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱/

سرکوب بدعت۔ بدعات کا رد ۱/

میل وملاپ۔ اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ قیمت ۳/

اسلامی تاریخ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ۱۰/

اسلام اور برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ ... ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب ... ۴/

بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال قابلقدر رسالہ قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ — ۱/

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۴/

حدوث دنیا۔ آریوں کا رد ۱/

شریعت و طریقت۔ ہر دو کا بیان ۱/

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

باجہتمام ... پرنٹنگ ورکس لاہور میں ... گوبند سنگھ پرنٹر نے چھاپا۔ اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شائع کیا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ مبلغ ۱۲ روپیہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۸ روپیہ
عام خریداران سے ۴ روپیہ — ششماہی ۲ روپیہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس — ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث
امرتسر ہونی چاہیے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

ہمہ ہست اہل سنت مقبول و مستجاب پس حدیث مصطفی بجان مسلم
بیا بجیز مجھ کیوں حدیث کیا ہو ... روح ہیچ

جلد ۱۲ — نمبر ۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے۔

امرتسر مورخہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

دہلی کے دو اشتہار

عید گذشتہ کے موقع پر دہلی سے دو اشتہار نکلے جو دفتر اہلحدیث امرتسر میں بھی پہنچے ایک اشتہار حاجی عبد الغنی صاحب متولی عیدگاہ دہلی کا ہے جس میں عید کے متعلق چند مسائل کا بطریق حنفی مذہب ذکر ہے اوس کے جواب میں ایک اشتہار عظیم اللہ صاحب نے نکالا ہے جس کو منجانب اہلحدیث کہا گیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ جو مسائل اس دوسرے اشتہار میں درج ہیں اہلحدیث کی جماعت کے ہاں معمول بہا ہیں مگر جس عنوان اور طرز سے ان مسائل کو لکھا گیا ہے اہلحدیث کا پسندیدہ نہیں عنوان ہی میں لکھتے ہیں "تقابل حنفیہ و نبی معصوم" اس اشتہار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لکھنے والے کو اشاعت سنت کا شوق تو ہے مگر ڈھب نہیں۔ خواہ مخواہ دل آزار طریق سے مقابلہ کرنے کی کیا غرض تھی کافی تھا کہ جس طرح حاجی عبد الغنی صاحب نے حنفی مسائل کا اشتہار دیا تھا اہلحدیث صاحب بھی نفس مسائل مع دلائل لکھکر شائع کر دیتے محض اشاعت خیالات سے کسی کا رنج نہ ہوتا۔ ہمارے نزدیک ہوئی نہ اب ہم منشی صاحب اتنا تو خیال فرما لیتے کہ قرآن مجید میں تبلیغ کا طریق خدائے عالم نے کیا فرمایا ہے غور سے سنئے

قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا

یاد رکھئے فی انفسہم کی قرات بلیغا سے متعلق ہے مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کے وقت ایسی بات کہو جو سننے والے کو اندر اتر جائے پھر سنئے

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

نرم کلامی پر تفریع بتلائی ہے تذکر اور خوف خدا آپ خود ہی خیال فرما دیں کہ انکا منہ جو ذیل اقتباس کہاں تک بلیغ ہے جو آپنے شروع اشتہار میں لکھا ہے کہ

"ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عید کے موقع پر جو اشتہارات منجانب مقلدین نکلتے ہیں انکا مطلب سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ صاف صریح کلام کھلا ہمارے نبی معصوم کی مخالفت کی جائے"

اسی عنوان سے کوئی مضمون ہمارے حق میں یوں لکھا جاوے کہ غیر مقلدین کی طرف سے جو تحریر نکلتی ہے انکا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ اسلام کی مخالفت کیجاوے تو منشی صاحب سمجھ سکتا ہوں کہ ان کے دل کا کیا حال ہو گا یعنی اپنے دل کا پہلے کیے دیتا ہوں کہ ایسا عنوان سنتے ہی میرا دل اس سے ہدایت پانے کی بجائے انتقام لینے کی طرف متوجہ ہو جاوے گا مختصر یہ کہ ہم بھائی اگر دل سے چاہتے ہیں کہ توحید و سنت کی اشاعت ہو تو اشاعت کرنے میں خود بھی سنت نبوی پر عمل کیا کریں۔ اسلئے اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پشاور میں بھی جو نگی علماء دہلی وغیرہ نے تجویز پاس ہوئی تھی کہ

"مذہبی تحریرات اور تقریرات میں سختی اور دل آزاری پر یہ کانفرنس نفرت کا اظہار کرتی ہے۔"

بھائیو! خاکسار اڈیٹر اہلحدیث کو بھی اشاعت توحید وسنت کا شوق ہے جس کا ادنےٰ ثبوت عملی موجود ہے کہ ہندوستان میں آپ کی قومی کانفرنس کے جلسے بڑی شان سے ہو رہے ہیں۔ مگر یہ خاکسار جب دیکھتا ہے کہ ہمارے بھائی سنت کی اشاعت کرنے میں خود سنت کا خلاف کرتے ہیں تو بے ساختہ منہ کو نکلتا ہے

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اللہ کے لئے اشاعت سنت کو سنت کے مطابق کرو جس سے سننے والوں کا دل ہدایت کی طرف مائل ہو انتقام کی طرف نہ ہو۔ واللہ الہادی۔

یورپی جنگ

خدا کی شان تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے لوگ کہا کرتے تھے اب تو دنیا میں ایسا امن امان ہے کہ کہیں پتہ بھی حرکت کرتا نہیں سنا جاتا گو یورپی سلطنتیں ایک دوسرے سے خائف تھیں اور اسی خوف میں اونہوں نے حد سے زیادہ فوجی اخراجات اٹھا رکھے تھے اسی وجہ سے توقع تھی کہ دنیا میں امن امان دیر تک قائم رہیگا اتنے میں جب دنیا کی بدبختی کا ستارہ چمکا تو بعض حکومتوں کو طمع دامنگیر ہوئی اور بعض نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ طرابلس پر اٹلی حملہ کرکے فتح کرلے جس سے پولیٹکل میزان درست رہیگی مگر وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بندوں کا علم خدا کے علم کے برابر نہیں ہو سکتا اوس کی شان ہی نرالی ہے اوس کے ہاں قانون ہی کچھ اور ہے وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا "یعنی ارادہ خدا ضعیفوں کو قوت دینا چاہتا ہے" اسلئے انسان اپنے منصوبوں میں بہت کم کامیاب ہو سکتا ہے یہی معنے ہیں۔

وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ

تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا مگر جو اللہ چاہے

وہی ہوتا ہے۔

طرابلس کی جنگ ہنوز جاری تھی کہ بلقان میں شروع ہوگئی بلقانیوں اور اونکے مددگاروں نے بھی اچھا موقع سمجھا قطع نظر اختلاف مذہب اور قومیت کے بلقانی حیثیت میں ہم بھی کہیں گے کہ اونہوں نے موقع اچھا پایا کیونکہ آجکل کی سلطنتوں کا علم سیاست وہی ہے جو عرصہ ہوا **منوجی** نے اپنے دھرم شاستر میں لکھکر رواج دیا تھا۔

"جب اپنی مکمل طاقت یعنی فوج کو خورسند آسودہ اور خوشحال دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اسکے کمزور ہو جائے تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے۔
(منو ۷ باب کا فقرہ ۱۷۱) (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۶)

اسلئے بلقانی ریاستوں نے جو سمجھا قرین مصلحت اور مروجہ پالٹیکس کے مطابق تھا کیونکہ اونکے دشمن ترک اس وقت پھنسے ہوئے تھے (بہت خوب) مگر وہاں اونہوں نے کیا کیا آہ اوس کا ذکر سنانے اور سننے کا موقع نہیں مختصر یہ کہ ہزاروں معصوم بچوں کو اور لاکھوں بے گناہوں کو تہ تیغ کرکے مٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا انا للہ۔

اس کشت وخون کے بعد بظاہر چند روز وقفہ رہا مگر در اصل وہ وقفہ بیج کی پرورش کے لئے تھا چنانچہ اوس بیج نے سر نکالا اور ایسا سر نکالا کہ اوسکے کانٹوں میں تمام دنیا مبتلا ہوگئی ہے ابھی آیندہ کو خدا جانے کیا ہوگا بظاہر تو وہی ہے جو کسی دور اندیش نے کہا ہے ؎

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

ملکی مدبر تو اس عظیم جنگ کی بابت کچھ رائے لگا دیں مگر باطن بین اصحاب اس جنگ کو طرابلس کی جنگ کا نتیجہ سمجھکر اس مصرع پر ختم کرتے ہیں کہ ؎

طرابلس کے شہیدوں کا لہو ہے لہو ہیں

قادیانی مشن

مصری جنگ میں قادیانی تکذیب

مرزا صاحب قادیانی مسیح اپنی مسیحیت کے دلائل میں ایک بڑی زبردست دلیل یہ بھی لکھا کرتے تھے کہ قرآن شریف اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹوں پر سواری ترک ہو جاویگی چونکہ اب دنیا میں ریل لگ گئی ہے خصوصاً ملک حجاز میں ریل بننے کی خبر سے تو مرزا صاحب اور اُنکے مریدوں کو پختہ یقین ہوگیا تھا کہ بس اب اونٹ بالکل متروک ہو جائینگے چنانچہ گذشتہ ایام میں لاہوری جماعت نے ایک اشتہار بھی اس مضمون کا دیا تھا کہ منکرین اب کیا کہیں گے اہلحدیث میں اُسی وقت جواب دیا گیا تھا کہ ملک حجاز (مکہ۔ مدینہ) میں ابھی ریل جاری نہیں ہوئی مرزا صاحب اور اونکے مریدوں نے پہلے ہی شور محشر برپا کر دیا غالباً اسیلئے خدا نے ریل بند کر دی تاکہ جناب مرزا صاحب کی تکذیب کافی ہو جائے۔

آجکل لوگوں کو جنگ خصوصاً مصری جنگ کی خبروں کا شوق محض جنگ کی حیثیت سے ہے لیکن اہلحدیث اپنے مذاق کو ہمیشہ ملحوظ رکھکر واقعات کو مذہبی رنگ میں دیکھا کرتا ہے۔ اسی بنا پر معلوم ہوا کہ مصری جنگ میں بھی قادیانی مذہب کی تکذیب پنہاں ہے کیونکہ انہی دنوں میں خبر ملی ہے کہ ترکی فوج شتر سوار آئی ہے کیونکہ دمشق سے سویز تک لق ودق ریگستان بغیر سواری اونٹوں کے طے نہیں ہو سکتا چنانچہ ترکوں نے بھی یہ سفر اونٹوں پر طے کیا ہے ثابت ہوا کہ اونٹوں کی سواری ابھی تک متروک نہیں ہوئی جس کا نتیجہ صاف ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے اصول سے بھی مسیح موعود اور مہدی مسعود یا بالفاظ دیگر اپنے دعوے میں سچے نہ تھے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

تنقید وید اور مسافر کا نامہ نگار

تیلی کے بیل نے آنکھیں کھول دیں

اہلحدیث میں قریباً ایک سال سے ہمارے مضامین درج ہو رہے ہیں لیکن کیا مجال کہ مسافر نے ہمارے کسی مضمون کا بھی جواب دیا ہو۔ اگر مسافر کے جواب دینے کی بابت ہمارا کوئی دوست سوال کر دیا کرتا تھا تو ہم جواب میں استاد غالب کا مندرجہ ذیل شعر مسافر کی شان میں پڑھکر سنایا کرتے تھے ؎

غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے۔

ایک عرصہ سے ہمارا سلسلہ مضامین (بعنوان تنقید وید) اہلحدیث میں درج ہو رہا ہے۔ کئی نمبر نکل چکے ہیں لیکن ابھی تک کسی آریہ کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ شروع سے جواب دے۔ شکر ہے شکر کہ مسافر (۲۳ اکتوبر) میں مسافر دیا لیکے ایک طالب علم کے نام سے ۹ اکتوبر کے مضمون (تنقید وید) کا جواب دیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ہم نے تین وید منتروں پر اعتراض کئے تھے جن میں سے دو کو تو نامہ نگار صاحب نے چھوا تک بھی نہیں شاید مسئلہ چھوت چھات مانع ہوا ہوگا ہاں البتہ ایک منتر کا جواب دیا ہے۔ جواب نقل کرنے سے پہلے ہم اس منتر کو مع اپنے اعتراض کے درج کرتے ہیں:-

اے راجہ وغیرہ منشو جس طرح آج آپ لوگ اور دیگر انسان ۔روشن اگ ہماری رکھشا کریں اور وودان لگ ہماری رکھشا کیلئے ہدایت ہوں اسیطرح اس منش کو بھی سب قسم کی حفاظت اور وصن ہدایت ہو۔
(یجر وید ادھیائے ۳۳ منتر ۵۲)

نوٹ۔ اگر منتر ہذا بقول آریہ صاحبان پرمیشور کی طرف سے خیال کیا جاوے تو لا بد تسلیم کرنا ہوگا کہ پرمیشور راجہ وغیرہ سے رکھشا (مہربانی) کرنے کی درخواست کر رہا ہے اور اگر منش کی طرف سے مانا جاوے تو وید کلام الٰہی کہنا غلط ہے (اہلحدیث ۹ اکتوبر)

اس کا جو جواب مہاشے مذکور نے دیا ہے بلفظہ درج ذیل ہے ملاحظہ ہو۔

"اس منتر کے ذریعہ ایشور لوگوں کو ہدایت کرتا ہے کہ کسی غریب آدمی کے واسطے اوس کے عزیز و دوست مثل راجہ اور عالموں سے التجا کریں کہ جس طرح آج آپ لوگ ہماری رکھشا کرتے ہیں اسیطرح اس کی بھی کریں گویا کہ پرمیشور تمام لوگوں کو راجہ و عالموں سے رکھشا و امداد مانگنے کی تعلیم و تلقین کرتا ہے کہ جیسا آرام سب اپنے واسطے چاہیں ویسا ہی دوسروں کے واسطے بھی چاہیں۔ (ماخوذ از مسافر ۲۳ اکتوبر)

جناب من! ہم نے آجتک جس قدر اعتراضات وید منتروں پر کئے ہیں وہ محض اسی طریق پر کئے ہیں جس طرح کہ رشی ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج نے قرآن مجید پر کئے تھے اگر آپ جواب دینے سے قبل سوامی جی کے معیار صداقت کو پیش نظر رکھے ہوتے تو ہرگز جواب میں ایسا نہ لکھتے سوامی جی کے اعتراضات کا نمونہ دکھانے کو ان کا سب سے پہلا اعتراض لکھا جاتا ہے۔ آپ نے قرآن شریف کی بسم اللہ کا ترجمہ (شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے) لکھکر یہ اعتراض کیا تھا کہ۔

"مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو شروع ساتھ نام اللہ کے ایسا نہ لکھتا بلکہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے ایسا کہتا۔ (ستیارتھ سمولاس ۱۴)

مہربانمن جو اعتراض سوامی جی نے اسجگہ کلام پاک کے الہامی ہونے کی بابت کیا تھا وہی اعتراض کسی قدر تغیر کے ساتھ منتر مذکورہ بالا پر ہم نے ویدوں کے کلام انسانی ہونے کی بابت کیا ہے۔ کہئے اس کا کیا جواب۔

آپ نے ایک جگہ ہم سے شکایت بھی کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:-

اول تو آپ نے ایک عبارت مذکورہ بالا ایسی مترجم کتاب سے نقل کی ہے جس کا ترجمہ ہمارے لئے مستند نہیں اور جس میں جگہ بجگہ عبارت کو توڑنے مروڑنے کی کوشش ظاہر ہے لیکن خیر اگر آپ اسکے دو منتر قبل دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وہاں صاف لکھا ہے کہ آپ راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے (مسافر ۲۳ اکتوبر)

ہم جو وید منتر درج کیا کرتے ہیں وہ آریوں کے ترجمہ ہیں میرے یا کسی مسلمان کے نہیں ہیں۔ پس جب تک وہ غلط ثابت نہ ہو جائے آپ کو غیر مستند کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

بموجب آپکے لکھنے کے ہم نے دو منتر قبل کے نہایت غور کے ساتھ دیکھے لیکن کہیں اس فقرہ کا پتہ نہ لگا کہ اب راج پرش کیسے ہوں اسپر کہا جاتا ہے مہربان۔ آپ پرکسی کا سایہ تو نہیں پڑ گیا جو ایسی بہکی باتیں کرتے ہو۔ اسکے علاوہ جو آپنے کئی جگہ تہذیب سے کام لیا ہے اس کا جواب ہم صرف یہی دے سکتے ہیں کہ ؎

لگے ہو منہ چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

قابل مجیب نے ایک جگہ میرے طریقہ اعتراض کو جاہلانہ معیار کہکر ٹالنا چاہا ہے اجی صاحب لیجیے ہم آپکی خاطر سے تھوڑی دیر کے واسطے اپنے طریقہ اعتراض کو جاہلانہ ہی تسلیم کئے لیتے ہیں لیکن آپکے اسی معیار کے مطابق سوامی جی کا بسم اللہ والا اعتراض کس قسم کا ٹھیریگا۔

آخر میں ہم اپنے معزز دوست کو آیندہ کے واسطے نصیحت کرتے ہیں کہ جواب دینے سے پہلے اپنے گرو مہاراج کے طرز استدلال کو پیش نظر رکھو ورنہ یاد رکھو کہ ؎

رنگ لائیگا یہ اکدن آپکا رنگ حنا
اے ستمگر پاؤں کو مہندی لگانا چھوڑ دو

آپکا مخلص محمد بخش الدین از قصبہ اسلام نگر ضلع بدایون

حدیث ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

چند روز سے اس حدیث کے متعلق قیل وقال کا سلسلہ جاری ہے خاکسار بھی مختصر طور پر کچھ ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

واضح ہو کہ حدیث مذکور کا مطلب اسی قدر ہے کہ ظن پر وثوق واعتماد نہ کرنا چاہئیے یہ امر ظاہر ہے کہ وثوق اعتماد اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب عمل میں لایا جاوے اور زبان سے ظاہر کیا جاوے اسی وجہ سے اسکو حدیث سے جو کہ زبان کا فعل ہے تعبیر کیا گیا حدیث صحیح میں وارد ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیہما الحدیث یعنی جب دو مسلمان تلوار لیکر ایکدوسرے کے مقابل ہو دیں تو قاتل ومقتول دونوں دوزخی ہونگے اسپر عرض کیا گیا کہ قاتل تو ظلم وزیادتی کی وجہ سے دوزخ کا مستحق ہوا لیکن مقتول نے کیا قصور کیا آپ نے فرمایا کہ اسکے دل میں اپنے مقابل کے قتل کرنے کی پوری حرص وتمنا تھی۔ یہاں پر دل کے فعل پر اس واسطے مؤاخذہ کیا گیا کہ اسپر وثوق واعتماد کرکے عمل میں لایا گیا لیکن یہ خیال کرنا چاہئیے کہ ظن کے تمام افراد وثوق واعتماد کے لائق نہیں اور بالکل بے اعتبار ہیں یا بعض افراد۔ تمام افراد کو بے اعتبار قرار دینا ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا حق تعالے فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم الخ۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ظن کے تمام افراد ناروا اور بے اعتبار نہیں ظن کا وہ فرد جو محض اٹکل اور رائے سے پیدا ہو وہ بے اعتبار ہوتا ہے اور جو دلیل وسند سے پیدا ہو وہ اعتماد کے لائق ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ایاک والظن کلیہ نہیں بلکہ بطور قضیہ مہملہ کے فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالے نے کفار کے بارہ میں فرمایا ان یتبعون الا الظن یعنے وہ لوگ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں دلیل وبرہان سے کام نہیں لیتے اور ایک مقام پر حق تعالی نے انکا مقولہ نقل کیا ہے۔ ان نظن الا ظنا وما نحن بمستیقنین۔ یہاں پر ظن کو یقین کے مقابلہ میں قرار دیا گیا۔ یقین وہ ہوتا ہے جو دلیل سے حاصل ہوا اور فرمایا ولا تقف ما لیس لک بہ علم یعنے جو بات دلیل سے معلوم نہ ہو اسپر وثوق واعتماد نہ چاہئیے۔ علماء اصول نے بیان فرمایا ہے کہ احتمالات سب برابر نہیں ہوتے وہ احتمال جو دلیل سے پیدا ہو قابل اعتبار ہوتا ہے اور احتمال بلا دلیل غیر معتبر اسی طرح ظن کو خیال کرنا چاہئیے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو ظن دلیل وسند سے پیدا ہو وہ یقین کے حکم میں ہوتا ہے اور شرعاً قابل اعتبار۔ اور جو اس کے خلاف ہو وہ بالکل بے اعتبار۔ واللہ اعلم

راقم عبدالستار عمرپوری سفیر اہلحدیث کانفرنس

اڈیٹر۔ مجیب نے ظن موضوع کی تحقیق میں وقت لگایا حالانکہ سوال یہ نہ تھا بلکہ سوال محل پہ تھا کہ ظن فعل قلب پر اکذب فعل جارح کیونکر محمول کیا یہ بھی واضح رہے کہ میں اس حدیث کو دنیا بھر کی بداخلاقیوں کے لئے بیخ کن جانتا ہوں اسلئے مجیب صاحبان ان خرابیوں کی مثالیں بھی دیتے جایا کریں۔

شرائط جمعہ

بخدمت جناب حضرت مولانا مکرم ومعظم جناب ابوالوفاء فاضل امرتسری دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ بعدہ واضح باد کہ برائے نوازش مہربانی فرماکر مفصلہ ذیل مضمون اخبار اہلحدیث میں اندراج فرماکر مشکور فرما دیں۔

ہمارے گاؤں میں ایک حنفی مولوی کا ورود چند یوم ہوئے ہوا تھا۔ جو ہمارے گرد نواح ہی کا تھا حسن اتفاق سے خاکسار موجود نہ تھا۔ راقم کی عدم موجودگی میں مخالفین نے اُس مولوی صاحب سے نماز جمعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو اُس نے کہا کہ گاؤں میں جمعہ ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ شہر وسلطان کا ہونا عین ضروری ہے۔ یہ ہر دو شرائط نہ موجود ہونے سے بالکل جمعہ درست نہیں۔ اس میں اہلحدیثوں کو سخت غلطی ودھوکا لگا ہوا ہے۔ بڑے بڑے اکابر علمائے اہلحدیث اس میں عاجز ہیں۔ میانوی غریب تو کس قطار میں شمار ہے۔ ہاں اگر کوئی ان ہر دو امر میں ثبوت رکھتا ہے۔ تو بذریعہ اپنی آرگن اہلحدیث مشتہر کرکے دکھا سکتا ہے تاکہ کوئی دوسرا اہل علم بھی اس کی عدم شرائط کے بارے میں غور فرما کر دلجوئی کرے۔ اسلئے راقم حروف چند سطور ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔ تاکہ مولوی موصوف کی دلجمعی ہو کر آنکھوں کے پردے کھل جاویں۔ اور عامہ مسلمین کو فائدہ حاصل ہو۔ امید ہے کہ ہمارے بزرگ علمائے کرام اہلحدیث غلطی معاف فرماکر مشکور فرمائینگے۔

شرط ٹھہرانا مصر کو اور سلطان کو واسطے ادائے نماز جمعہ کے کسی معتبر دلیل سے نہیں ہے اولاً دیکھنا چاہئیے۔ کہ دعوے شرطیت مصر کے پر استدلال قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی مصر جامع الحدیث سے کیا جاتا ہے۔ اور اس کو حدیث کہا جاتا ہے حالانکہ یہ قول موقوف ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک کما صرح بہ الزیلعی فی تخریج احادیث الھدایہ اور پھر بعد ازاں اوس میں سخت ضعف ہے جیسا کہ نووی نے کہ متفق علی ضعفہ اور اگر کسی صاحب نے اوس کی تصحیح پر بھی زور دیا ہے اور بطریق روایت منصور اوس کو صحیح کہنے پر آمادہ ہوئے تاہم جرح تعدیل پہ مقدم رکھی جاوے گی حسب قاعدہ اصول کے تو اب خواہ کتنا ہی کوشش کرو۔ تو بھی اس قول کی صحت کا قطعی ثبوت تو نہیں مل سکتا۔ اور جو کچھ کہ بعد کمال زور دینے کے تعصب پر اس کی صحت پر کہا جاویگا۔ تو وہ ثبوت صحت قول ہذا کا ظنی ہے۔ پس واضح ہوا کہ یہ قول ظنی الثبوت ہے اور پھر تامل سے دیکھیں تو ظنی الدلالۃ بھی ہے کیونکہ شائد لا سے نفی کمال کی مراد ہے یا نفی وجوب کی یا نفی صحت کی۔ تو ظاہر ہوا کہ قول ہذا ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ ہے تو اس قول سے شرط ٹھہرانا مصر کو واسطے ادائے نماز جمعہ کے ہرگز صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ شرط ٹھہرانا مصر کو واسطے نماز جمعہ کے

زیادتی ہے قرآن شریف پر بوجہ تخصیص اور تقیید کے کیونکہ قرآن مجید میں یہ حکم عام ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ الخ تو اس قول ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ سے اسکی تخصیص کیونکر ہو سکتی ہے کیونکہ تخصیص کرنے عموم نص کے میں شرط ہے کہ کلام متصل مستقل مساوی مخصص ہو۔ ایسے قولوں سے تخصیص ہو نہیں سکتی۔ پھر یہ جو قاعدہ ہے۔ کہ قول صحابی کا فیما لا یعقل بالقیاس میں مرفوع حدیث کا کام دیتا ہے۔ سو اس میں شرائط ہیں۔ اول یہ کہ ضرور ثابت ہو۔ کہ یہ قول صحابی کا ہے۔ دوسرا یہ کہ ساتھ کتاب اللہ کی مخالف نہ ہو اور نہ حدیث صحیح کی اور چونکہ اس قول کی ثبوت میں بھی کلام ہے۔ اور مخالف بھی قرآن شریف اور حدیث شریف کے ہوا کیونکہ نصوص وجوب جمعہ کے ہیں جو قرآن شریف یا حدیث شریف سے ہیں۔ کسی میں شرطیت مصر کا ذکر نہیں ہے۔ تو اس وقت یہ قول حدیث مرفوع کا کیسے کام دے سکتا ہے۔ پس شرطیت مصر کا ماخذ حدیث سے تو یہ تھا جو بیان ہوا۔ اور جو شخص آیت وَذَرُوا الْبَيْعَ سے شرطیت مصر کی ثابت کرتا ہے۔ اس کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ جب نہ آنحضرت علیہ السلام نے اور نہ صحابہ کرام نے اور نہ ائمہ مجتہدین نے اور نہ سلف وخلف کی علمائے معتبرین نے اس آیت سے شرطیت مصر کی فرمائی تو جو شخص اس استنباط میں آج اپنا تفرد ظاہر کرتا ہے بے معنے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ شرطیت مصر کی واسطے نماز جمعہ کے قرآن شریف سے بھی ثابت نہیں ہے باقی رہا یہ قول یعنے شرطیت مصر کا ہمارے امام اعظم کا ہے۔ تو اس کی نسبت عرض یہ ہے کہ اس باب میں امام صاحب سے کوئی قول مروی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر امام صاحب سے کوئی قول مروی ہوتا تو تعریف مصر میں بیس قول تک نوبت نہ پہونچ جاتی اور نیز اگر واقعی اس باب میں کوئی

قول امام صاحب کا ہوتا تو فقہا اوسکی برخلاف فتویٰ نہ دیتے۔ کیونکہ کہا فقہا نے کہ تقع فرضًا فی القصبات والقریٰ الکبیرۃ لان ھذا مجتھد فیہ واذا اتصل بہ الحکم صار مجمعًا علیہ الخ اور قصبہ اور قریہ مصر کے غیر ہیں اور پھر کہا فقہا نے کہ اذا بنی مسجد فی الرستاق بامر الامام فھو امر بالجمعۃ الخ تو اگر شرطیت مصر کی امام کی کسی قول سے پائی جاتی۔ تو فقہا کیونکر اس کا خلاف کرتے۔ کیونکہ فقہا کے اس فتویٰ سے یعنے تقع فرضًا فی القصبات اور اذا بنی مسجد فی الرستاق الخ سے شرطیت مصر کی ٹوٹ گئی۔ اور حالانکہ شرط کا حال یہ ہوتا ہے کہ عند عدم عدم مشروط کا ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس بارے میں امام صاحب سے کوئی قول منقول نہیں ہے اور دیگر قول فقہا سے یعنے قول لان ھذا المجتھد فیہ سے صاف ظاہر ہوا کہ مذہب احناف میں جمعہ دیہات میں مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ تو اگر اس بات میں کوئی ہی کامل ثبوت ہوتا۔ یعنی عدم وجوب جمعہ کا یا امام سے ہی اس بات میں کوئی صحیح قول وارد ہوتا۔ تو فقہا اس کو مختلف فیہ مسئلہ نہ کہتے۔ اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں شرطیت مصر کی پائی جاتی ہے۔ اور ظاہر روایت کی کتابیں وہ سب کے سب قول امام صاحب ہی کے ہیں تو عرض کیا جاتا ہے کہ ظاہر روایت کی کتابوں میں بھی امام صاحب کی برخلاف قول پائی جاتے ہیں۔ بلکہ برخلاف ائمہ ثلاثہ کے پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ بہ نسبت رفع سبابہ کے ظاہر روایت کی کتابوں میں عدم جواز رفع سبابہ موجود ہے۔ اور حالانکہ یہ کسی امام کا ائمہ ثلاثہ سے مذہب نہیں ہے کما صرح بہ علی القاری تو پھر کس طرح قطعیت کیجاوے کہ شرطیت مصر کی امام صاحب سے منقول ہے سو اگر کہا بھی جاوے تو یہ بھی ظن سے خالی نہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے۔ کہ کیا امام صاحب سے شرطیت مصر کی وجوب کے لئے ہے یا جواز اور اولویت کیلئے پھر جس طرح بھی دیکھو ظن سے خالی نہیں ہے۔ اور

پھر خود تعریف مصر میں بھی کوئی تعیین قرار نہیں پائی ہوئی کسی نے تو تعریف مصر کی کرتے کرتے قسطنطنیہ کو بھی شہر قرار نہیں دیا ہے کہ جبکہ کہا ہے کہ شہر وہ ہے کہ جس میں بادشاہ اور قاضی اور عالم ہوں اور قائم کی جاویں حدیں شرع کی اور انصاف کیا جاوے مظلوموں اور ظالموں میں تو تمام اوصاف سے تو موصوف شاید کوئی ہی شہر ہوگا۔ اور کسی نے قصبہ کی تعریف کو شہر کہا۔ اور کسی نے تیس قدم کی لمبی چوڑی بستی کو شہر کہا ہے۔ جیسا کہ یہ پچھلی تعریف شیخ الاسلام فتاوی جلالی میں موجود ہے۔ اور اور بھی تعریفیں کرتے کرتے اس مصر کی تعیین کے لئے ہمارے فقہا احناف ہی بیس قول تک پہونچ گئے ہیں۔ تو غور کا مکان ہے کہ دعوے شرطیت مصر ظنی الثبوت اور ظنی الدلالۃ ہے اور پھر مدلول غیر متعین ہو کر وہ بھی ظنی ہے۔ پس ظن کے پیچھے فرض قطعی کو چھوڑنا عجیب بے انصافی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اب شرطیت سلطان کے لئے ذرا کان لگا کر خیال مبارک کو تھوڑی دیر کے لئے میدان انصاف میں حاضر کیا جاوے اور غور فرما کر پٹی تعصب کو دور پھینک دیا جاوے اول تو جس حدیث ابن ماجہ سے شرطیت سلطان کی ثابت کی جاتی ہے۔ وہ حدیث تمام طرق سے ضعیف ہے اور ہرگز قابل احتجاج نہیں۔ اور نہ ہی شرطیت سلطانی کے بارے میں امام صاحب سے کوئی قول ہے۔ کیونکہ اگر ہوتا تو ہرگز نہ کہتے فقہا جیسا کہ کہا انہوں نے جیسا صاحب جامع الرموز نے بالصراحت فرمایا کہ فالسلطان لیس بشرط اور ایسا ہی ارکان اربعہ میں ہے اور بھی بہت سی معتبر کتابوں میں ایسا ہی موجود ہے۔ اور اگر امام صاحب سے کوئی قول اسباب میں ہوتا تو تب بھی نصوص کے برخلاف اوسکی تقلید لازم نہیں تھی۔ جیسا کہ خود امام صاحب نے ارشاد فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر الرسول پس یہ شرطیت سلطان کی بھی ظنیت سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ بعض فقہا نے بعد تحقیق کے یہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ شہر اور بادشاہ ہمارے امام اعظم کے نزدیک ہرگز شرط نہیں ہے

چنانچہ رسالہ صمدیہ میں مذکور ہے ان استدلال بعض
مشائخنا الحنفیۃ بھذین الحدیثین
علی ان السلطان والمصر شرطان لصحتہا
غفلۃ منہ تابعہ من تابعہ جہلا وانما السلطان
والمصر شرط عند الرافضۃ والزیدیۃ
وبعض المعتزلۃ وقد صح لدی اھل التحقیق
من مذھبنا ان شرائط الاداء عند ابی
حنیفۃ وصاحبیہ ثلثۃ الوقت والخطبۃ و
الجماعۃ حسب ومن نسب الیھم غیر
ھذا فھو مفتر کذاب ومن شک فیہ
فعلیہ باسناد من مسانیدہ الخ کہ تحقیق دلیل
لانا بعض علماء حنفی کا ساتھ ان دونوں حدیثوں کے
اوپر اس کے کہ تحقیق بادشاہ اور شہر دونوں شرط
ہیں واسطے صحت جمعہ کے بڑی اونکی غفلت ہے
پھر تابع ہوا اسکے جو تابع ہو جاہلی سے اور خبر اینت
کہ بادشاہ اور شہر دونوں شرط ہیں نزدیک
رافضیوں اور زیدیوں کے اور بعض معتزلیوں کے
اور صحیح ہوا ہے پاس تحقیق والوں کے ہمارے
مذہب سے کہ شرطیں اداء جمعہ کی نزدیک ابو حنیفہ
اور اونکے شاگردوں کے تین ہیں وقت ظہر کا اور خطبہ
اور جماعت ہے۔ پس بس اور جو کوئی نسبت کرے
اون کی طرف سوائے اونکے پس وہ مفتری جھوٹا ہے
اور جو کوئی شک کرے اس میں پس اسپر لازم ہے
کہ کوئی سند لاوے اون کی سندوں سے۔ تو پس
یہ شرطیں یعنی بادشاہ اور شہر کی اگر کسی بھی
پختہ دلیل سے ثابت ہوتیں تو اون کی نسبت ایسا
نہ کہا جاتا جیسا کہ کہا گیا۔ تو اس وقت ایسی ظنی اور
وہمی شرائط کے پیچھے ہو کر فرض قطعی کو ترک کرنا
ہرگز مومنوں کا شیوہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پناہ
دیوے ایسے خیالات باطلہ سے کہ بعض لوگ
تو ان ظنی شرطوں کا چھوڑنا تو اچھا نہیں سمجھتے ہیں
بلکہ خواہ مخواہ الٹی نص قرآنیہ قطعیہ کو عام مخصوص البعض
اور مقید کہہ کر ظنی کر ڈالنے پر زور دیتے ہیں۔ اور
جس طرح یہ لوگ تخصیص یا تقیید کرتے ہیں اس طرح
تخصیص اور تقیید ہو بھی نہیں سکتی۔

لہذا انکی تخصیص اور تقیید کا بیان دل لگا کر سنئے
اور آنکھوں کو ذرا کھولکر دھیان کریں۔ وہ تین وجوہ
ہیں جو پیش کرتے ہیں۔ اولاً تو یہ کہتے ہیں کہ
یہ آیت اپنے اطلاق پر یعنی مطلق نہیں ہے یعنے
اجماع سے اوس کی تقیید کی گئی ہے۔ اور انعقاد اجماع
کا محل اسطرح فرماتے ہیں کہ اذ لا یجوز فی البراری
یعنے جبکہ جنگلوں میں جمعہ کسی کے نزدیک جائز
ہی نہیں ہے۔ پس جب جنگل نکل گیا وجوب
جمعہ سے تو قطعیت آیت کی تو یہاں سے ہی ٹوٹ
گئی اور دوسرا قول لا تشریق ولا جمعۃ الا فی
مصر الخ سے گاؤں بھی نکل گئے اور پھر تیسرا
حدیث طارق بن شہاب کی حدیث منقطع سے
افراد چند پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے جیسے
عورت غلام وغیرہ کے نکالنے سے قطعیت آیت
بالکل چلی گئی۔ سو واضح ہو ایسے اجماع سے جیسا
ان صاحبوں نے بیان کیا ہے آیت قطعی کی
تخصیص ہو نہیں سکتی۔ اور اسجگہ تو کوئی اجماع
بھی منعقد نہیں ہوا ہے یعنی اس مطلق آیت کے
مقید کرنے پر اور نہ ہی اس طرح کوئی طریقہ تخصیص
کا ہے۔ اول تو یہ ہے کہ اصول میں مقرر ہے کہ واسطے
تخصیص کرنے عام کے کلام متصل مستقل مساوی
تخصیص ہونی ضروری ہے۔ ورنہ تخصیص نہ ہوگی
اور اور کسی وجہ سے یا اور کلام سے تخصیص عام
کی ہوئی تو وہ تخصیص نہیں ہے۔ بلکہ نسخ ہے۔
پھر اسکے ساتھ ہی اصول میں مقرر ہے کہ اجماع
سے نسخ آیت شریف اور حدیث شریف کا نہیں
ہو سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ اگر اس موقع پر اجماع
ہوتا۔ تو تب بھی قابل نسخ آیت شریف نہیں تھا
چنانچہ ماہر اصول پر مخفی نہیں ہے۔ اور دوسرا یہ ہے
کہ اسجگہ تو کوئی اجماع منعقد ہوا ہی نہیں ہے کیونکہ
اجماع میں شرط ہے کہ مخالف نہ ہو کوئی ایک
بھی اجماع کرنے والوں سے اور اسجگہ تو اکثر اسکی
برخلاف ہیں کہ جیسا کہ خود اصحاب کرام میں سے
عمرو بن عاص نے جمعہ قائم کیا جنگل میں جب اہل
مصر پر چڑھائی کی اور تھے اون کے ساتھ

اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسا
واقدی فتوح المصر کے صفحہ ۳۲ پر موجود ہے
تو اجماع کب اس بات پر منعقد ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ
اس دعوے پر کوئی اجماع منعقد نہیں ہے ہاں
اگر کوئی صاحب انکار کرے اس سے اور کہے کہ اجماع
اسپر ضرور منعقد ہوا ہے۔ تو لازم ہے اوسپر کہ
پیش کرے انعقاد اجماع اور اتصال اسکا بعد
تعیین مرتبہ اجماع ہر چہار مراتب اجماع سے بشرطیکہ
پھر اس میں کوئی ایک بھی برخلاف نہ ہووے
میرے خیال میں تو پھر اس نام اجماع کے اسجگہ
اور کچھ بھی نہیں ہے۔ تو پھر خواب سے تخصیص
ہو جاوے گی اور یہی کوئی کوئی اس طرح طریقہ
تخصیص کا ہے کیونکہ تخصیص جو ہوتی ہے۔ تو یا تو
مخاطبین مامورین کے ہوتی چاہئے۔ تو اس جگہ
مخاطبین مامورین تو مسلمان ہیں نہ شہر اور گاؤں
اور جنگل جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین
اٰمنوا تو مسلمان مخاطب ہیں نہ شہر اور گاؤں
وغیرہ۔ پھر خواہ مخواہ ان کا بہانہ لیکر تخصیص قطعیہ
کی کوشش کرنی صرف ظنی بات کو ترک کرنے کے
خوف سے لائق نہیں ہے پس جب اجماع سے
بطریقہ نسخ کے اس آیت شریف کی تخصیص نہ ہوئی
بموجب قاعدہ اصول کے اور نہ ہی یہاں کوئی
اجماع منعقد ہوا اور نہ ہی اسطرح کوئی طریقہ
تخصیص کا ہے۔ اور قول لا تشریق تو صحت
لذاتہ میں گرفتار ہے وہ کب صالحیت رکھتا ہے
کہ اس سے قطعیت کو منسوخ کیا جاوے۔ اور ایسا ہی
حدیث طارق بن شہاب کی وہ منقطع ہے اس سے
بھی تخصیص قطعیہ کی نہیں ہو سکتی۔ اور وہ افراد
جن پر جمعہ فرض نہیں ہے وہ تو اس آیت شریف
میں داخل ہی نہیں۔ کیونکہ آیت شریف میں
امر بالفاظ فاسعوا کے ہے۔ تو پس جن افراد
کو طاقت سعی کی نہیں ہے وہ مخاطب بھی
نہیں ہیں۔ جیسے یہ افراد عورت غلام وغیرہ کہ
ان کو قابلیت اور اختیار اور طاقت سعی کی نہیں
ہے تو یہ افراد اس خطاب میں داخل ہی نہیں

جب داخل نہیں تو خارج کیا ہوگا۔ اور جب خارج نہ ہوا تو قطعیت آیت شریف بحال خود رہی۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے کیا لوگوں نے اس آیت قطعیہ پر کیسی کیسی اور کتنی تخصیص ڈالی ہیں۔ کہ بحالت تسلیم کرنے ان تخصیصوں کے اب اس آیت شریف سے واجب بھی ثابت ہو نہیں سکتا ہے حالانکہ جمعہ فرض عین ہوکر من الظہر ہے۔ اور منکر اس کا کافر ہے پس لائق ہے کہ ایسی انگل پچو تاویلیں کرنے سے آدمی باز آجاوے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو جمعہ کو فرض جانکر جہاں کہیں آدمی رہتے ہوں۔ بقدر اچھی جماعت کے جیساکہ شرح موطا امام مالک میں موجود ہے اور اگر تقلیدی پٹی کھولکر انصاف سے دیکھا جاوے تو یہ آیت شریف اپنی قطعیت پر مضبوط ہے۔ اس میں تخصیص نہیں پڑ سکتی اور شرط ٹھہرانا واسطے نماز جمعہ کے شہر اور بادشاہ کو کچھ ثابت نہیں۔ ورنہ ظن سے تو خالی نہیں پس ظن کے پیچھے پڑکر عین فرض ترک کونسی مسلمانی ہے دیگر بڑی عجیب بات تو یہ ہے کہ آجکل کے مولوی عبد اللہ ہم و اللہ شاہ بڑائے دنیاوی مال کے اپنے اپنے گاؤں میں نماز عیدین ادا کر لیتے ہیں مگر جمعہ میں شرائط مقرر کر دیتے ہیں۔ سبحان اللہ ایمانداری اسی کا نام ہے۔ اے میرے مولا کریم ہر ایک صاحب کو صراط مستقیم پر چلا۔ آمین

حررہ نور محمد میانوی۔

کیا آریہ دھرم پنچایتی ہے؟

آریہ سماج کا دعوے سنتے سنتے سے تھکنے کے قابل ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہے واقعی الہامی کتاب کا یہی حق ہے کہ تمام مضامین کا خزانہ ہو مگر اس دعوے کے بعد آریہ سماج کا عملی پہلو جب دیکھا جاتا ہے تو اس دعوے میں شک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم دل سے متمنی رہتے ہیں کہ آریہ سماج اپنے دعووں میں کامیاب ہو مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عملی پہلو اس کے برخلاف ہے۔

آج ہم ایک مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں اوس سے صاف معلوم ہوگا کہ آریہ دھرم میں ابھی تک آریہ رسومات کا ہی فیصلہ نہیں ہے۔ ماہ نومبر کے اخیر لاہور آریہ سماج میں اس بات کا فیصلہ ہوگا کہ آریہ دھرم میں رسومات کیا کیا ہیں آریہ گزٹ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"بدقسمتی سے آریہ سماج کے اندر اب تک فیصلہ نہیں ہوا کہ ان کے خاص تہوار اور رسومات کیا ہیں۔ ہم اس کے متعلق اپنے گذشتہ پرچوں میں مفصل لکھ چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں۔ کہ خاص آریہ تیوہار اور رسومات نہ ہونے کے باعث کس قدر گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اور پرائیویٹ زندگیوں میں اور گھر یلو جیونوں میں کتنا آریہ پن آرہا ہے جس کے باعث ہماری آیندہ نسلیں آریہ نہیں بنتیں شکر ہے کہ اس نہایت ضروری کام کو بھی اب کے سالانہ جلسہ پر پورا کیا جاویگا۔ اس کام کو عملی شکل دینے کے لئے آریہ سماج لاہور نے آٹھ آریہ پنڈتوں اور ودوانوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ایک مسودہ طیار کریگی جس میں یہ ظاہر کیا جاویگا کہ آریہ سماجیوں کے لئے کونسے تیوہار منانے ضروری ہیں اور خاص خاص رسومات کیا ہیں۔ کمیٹی کے ممبران صاحب ذیل ہیں:۔

(۱) پنڈت بھگت رام جی شاستری ویدتیرتھ (۲) مہاتما ہنسراج جی (۳) پنڈت راجارام جی (۴) پنڈت نردیو جی شاستری مہا ودیالیہ جوالاپور (۵) پنڈت سنت رام جی ویدرتن ویدبھوشن (۶) مہتہ رام چندر جی شاستری (۷) لالہ رام پرشاد جی بی۔اے (۸) پنڈت آریہ منی جی۔

اس کمیٹی کے اجلاس ۴ نومبر سے گیارہ نومبر تک ایک ہفتہ متواتر ہوتے رہینگے۔ اور پھر جو مسودہ یہ کمیٹی تیار کریگی وہ اس آریہ کانفرنس میں پیش کیا جاویگا۔ جو آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ہوگی۔"

اہلحدیث ۔ اس اقتباس کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو آریوں کی مذہبی حالت پر آٹھ آٹھ آنسو نہ بہائے کون دل ہے جو غم نہ کرے ہائے وہ زندہ قوم جس کے نعرے آسمان تک بلند پہونچیں کہ ؎

نقارہ دہرم کا بجتا ہے آئے جسکا جی چاہے
صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

آج وہی قوم ہے کہ اپنی رسومات کا فیصلہ وید ول سے نہیں۔ سمرتی سے نہیں۔ ستیارتھ پرکاش سے نہیں بلکہ کانفرنس سے فیصلہ کرانا چاہتی ہے کیا اب اس میں کوئی شک ہے کہ آریہ دہرم الہامی نہیں بلکہ پنچایتی ہے

آریہ مت رو اسنتے ہو؟ ؎

نقارہ دین کا بجتا ہے آئے جس کا جی چاہے
صداقت دین برحق آزمائے جس کا جی چاہے

سوال بغرض جواب

مکرمنا مخدومنا جناب مولانا وبالفضل اولانا دام فیوضکم

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل فتوی کی تشریح درکار ہے۔ امید ہے کہ ازراہ کرم غور فرماکر مشکور فرماینگے اور سوال وجواب اخبار میں درج فرماوینگے۔

دیکھو اہلحدیث ۱۳ شوال ۱۳۳۲ھ

س نمبر ۱۴۶۔ ایک شخص نے جنوری میں کسیکو پچاس روپے قرضہ دیا ہے۔ اور اقرار یہ ہے کہ ماہ اساڑھ میں تم سے فی روپیہ ۱۲ سیر پختہ گندم لونگا۔ نرخ اوس وقت خواہ کم ہو یا زیادہ یہ بیع قرآن وحدیث کی رو سے جائز ہے یا نہیں اور اس بیع کا کیا نام ہے۔

ج نمبر ۱۴۶۔ یہ بیع جائز ہے اور اس کا نام بیع سلم ہے۔

مولانا! سوال وجواب کو پڑھکر میں نے مظاہر حق

اہلحدیث کا مذہب ۔ [illegible]

دیجیی۔ اس میں اسکی تفصیل درج نہیں ہے ہاں صرف شرطیں بیان کیگئی ہیں۔ جس کے مطالعہ سو میں اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیجاتی ہے تاکہ تسلی ہو جاوے۔ سوال وجواب تو درست ہیں۔ لیکن عرض یہ ہے۔ سود اور بیع سلم میں کیا فرق ہے۔؟

(۱) سود ایک جنس دیکر وہی جنس زیادہ لینا۔ بس اس زیادتی کا نام سود ہے۔ مثلاً روپے دے کر روپے لینا اور دو سیر گندم فی روپیہ لینا۔ بس یہ سود ہے۔ یا چالیس سیر گندم دے کر پچاس سیر گندم لینا پس دس سیر سود ہے۔

(۲) بیع سلم۔ نقدی دیکر گندم لینا۔ اگر اس وقت کے نرخ کے مطابق لیا جاوے۔ تو وہ بیع ہے۔ لیکن اگر نرخ مقرر ہو جاوے تو وہ بیع سلم ہے۔ مثلاً فلاں ماہ میں ۱۶ سیر گندم فی روپیہ لونگا۔

لاکن سوال یہ ہے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ گندم اس وقت ۱۳ سیر روپیہ کی بکتی ہے۔ اور ماہ ہاڑ میں بھی ۱۳ سیر ہی ہوگی۔ کیونکہ بارہا تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ غلہ کی برآمد نے غلے کا نرخ ہر جگہ یکساں کر دیا ہے اور تقریباً ہر سال فصل کے موقعہ پر ۳ روپیہ ۴ آنے من بکتی ہے۔ یہ میرا سالہا سال کا تجربہ ہے کہ کبھی ۳/ اور کبھی ۴/ اور ۴ آنے ہو جاتی ہے۔ مگر عموماً ۱۲ یا ۱۳ سیر رہتی ہے۔ تو میں کس طرح ۱۶ سیر نرخ مقرر کرکے بیع کر سکتا ہوں۔ اور کہاں میں ۲۰ سیر بھی مقرر کر سکتا ہوں۔ یہ تو صریح اور صاف ظلم ہے اور خالص سود ہے یعنی ۳ یا ۷ سیر سود ہے۔ جو کہ زیادتی ہے کیا آپ اسکی تشریح فرما دینگے اور ہم جیسے جاہلوں کو راہ راست پر لا دینگے۔ کیونکہ اگر یہ مسئلہ عام لوگوں میں رائج ہو گیا تو یہ سود سے بھی بدتر اثر پیدا کریگا اور پھر اسکی روک تھام نہیں ہو سکیگی والسلام۔ (راقم غلام حسن کلرک ...)

جواب۔ بیع سلم میں نقدی پہلے دیکر مبیع شدہ کسی مقررہ وقت پر مقررہ نرخ سے لیجاتی ہے سود دو قسم ہے دونوں اس سے ممتاز۔ نقدی کا سود وہ لیا ہے کہ نقد پر نقد زیادہ لے سود بیع کا وہ ہے کہ ان چیزوں کو کم و بیش بیچے ہو جس کو برابر سے زیادہ بیچنا سود فرمایا ہے مثلاً گیہوں سیر کے بدلے سیر سے زیادہ لینا بیع سلم میں یہ دونوں صورتیں نہیں ہوتیں اس میں نقدی دیکر مبیع کا مقررہ نرخ سے سودا ہوتا ہے نہ نقدی کے بدلے نقدی نہ سود کی مبیع میں زیادتی شریعت نے جب اسکو جائز رکھا ہے تو عام لوگوں میں رواج ہونے کے لئے رکھا ہے پھر ہمیں اسکی کیا فکر۔

ہوائی ریل کا سفر

(از انتخاب لاجواب)

دنیا کے علمی عجائبات میں سے ایک ہوائی ریل ہے یہ ریل جرمنی میں بارمن سے البرفیلڈ تک جاری ہے اسکے دلچسپ سفر کے متعلق ایک سیاح مسٹر کا کنٹر بیان کرتا ہے کہ مجھے ایکدفعہ بارمن سے البرفیلڈ جانیکا اتفاق ہوا دل میں ہوائی ریل کے سفر کا شوق گدگدایا چنانچہ میں اسمیں سوار ہوا یہ ریل بمصداق سر نیچے اور ٹانگیں اوپر بالکل الٹی ہے یہ گاڑی ریل کی پٹڑی کے نیچے لٹکتی ہوئی جاتی ہے اسکی سٹیشن بھی معلق ہیں سب سے بڑا خطرہ جو ہم کو محسوس ہوا یہ تھا کہ کہیں دریا میں نہ ڈوب جائیں کیونکہ قریباً راستہ بھر یہ ریل طویل دریا کے اوپر اوپر جاتی ہے اسکی پٹڑی زمین سے خاصی اونچی مگر ڈراؤنی لوہے کے اپنی ستونوں کے ذریعے لگی ہوئی ہے اور ایسے آہنی ستونوں کا سلسلہ دور تک سڑک کے داہنے بائیں چلا جاتا ہے۔ وولکل کے اسٹیشن پر جہاں معمولی زمینی ریل کا خاتمہ ہو جاتا ہے جب آپ باہر نکلیں تو گاڑیوں کو ہوا میں معلق دیکھکر بڑا تعجب ہوتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ شائد یہ مرمت کے لئے الٹی لٹکی ہوئی ہیں مگر جب اس میں سوار ہوتے ہیں اور ریل روانہ ہوتی تو سے

غرض دوگونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلا و فرقت لیلی

کے مصداق ڈر بھی لگتا ہے اور ایک عجیب کیفیت بھی نظر آتی ہے۔ سیکنڈ کلاس کا کرایہ کل آٹھ میل کے سفر کا صرف چار پنس ہے۔ حالانکہ معمولی ریل کا کرایہ آٹھ پنس ہے اور یہی وجہ ہے کہ لوگ ہوائی ریل میں سفر کرتے ہیں کہ ایک تو کرایہ کم ہے اور دوسرے حیرت انگیز سواری ہے۔ سٹیشن پر آتے ہی اس قسم کے چکر میں زور سے گھوم جاتی ہے اور پھر واپسی کے سفر کے واسطے تیار ہو جاتی ہے گاڑی میں بیٹھے ہوئے کسی قسم کی کھڑکھڑاہٹ یا ہلچل معلوم نہیں ہوتی۔ مگر ایک نقص یہ ہے کہ اکثر موقعوں پر جب گاڑی یک لخت موڑ دل پر سے مڑتی ہے تو سمندر کی سی بیماری کی کیفیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ جی متلاتا ہے اور طبیعت بہت پریشان ہوتی ہے۔ شروع شروع میں تو آپ بازاروں اور مکانوں کے اوپر سے گذرینگے اور جب آپ جنگل میں جائینگے اور عجیب وغریب نظارے آپکو نیچے دکھائی دینگے جن سے آپکی طبیعت نہایت محظوظ ہوگی۔ کیونکہ اوسکا راستہ عموماً پہاڑوں اور دریاؤں میں سے ہے دور سے سٹیشن ایسی نظر آتے ہیں جیسے چیلوں کی قطاریں ہوا میں معلق ہوں لیکن قریب آنے پر معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے شہتیر اور تختوں سے بنا ہوا ہے جس پر مسافروں کا مجمع کھڑا ہوتا ہے البرفیلڈ میں پہنچکر آپ تنگ بازاروں میں سے گذریں گے دوکانوں اور ہوٹلوں پر سے گذرتے ہوئے آپ باغوں میں پہونچینگے جہاں آپکو نیچے رنگا رنگ کی کیاریاں اور پھول کھلے ہوئے نظر آئیں گے کہیں لڑکے کھیلتے کہیں فٹ بال اور کہیں بینڈ (باجہ) اپنی سریلی آوازوں سے آپکو محظوظ کریگا اور یہ نظارہ دلچسپی میں اور بھی بڑھ جائیگا۔ جب آپ ہوا میں معلق جاتے ہیں تو راستے میں کئی جگہ پہاڑ سے نیچے گذر جاتے ہیں کبھی زمینی ریل سر کے اوپر سے گذرتی جاتی ہے اور کہیں نیچے سے غرضیکہ عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ یہ ریل صرف ایک تجربہ ہی نہیں بلکہ نہایت ضروری چیز ہے کیونکہ تنگ وادی کی صورت میں ملک کے دور دراز قصبوں کو ملانے کے لئے اس سے بہتر تجویز نہیں ہو سکتی تھی اور نہ کوئی جگہ مل سکتی تھی اسلئے وہاں کے مدبران نے اعلیٰ انجینیروں کی مدد سے یہ ریل تیار کی جو زمانہ حال کی انجینیری کی اعلیٰ لیاقت کا ثبوت ہے۔

القرآن العظیم۔ قرآن کریم کے الہام پر لیکچر۔ ار نیجر

[illegible]

قربان البقرہ پر سوال

ایک صاحب مندرجہ ذیل سوال کرتے ہیں۔

(۱) گائے کی قربانی کس وقت سے شروع ہوئی اور گائے اونٹ میں اگر دو یا چار آدمی ملکر حصے مقرر کرلیں۔ تو ہوسکتا ہے یا نہیں۔

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں گائے کے ایک حصہ میں صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے قربانی ہوگی اور بھیڑ بکری ایک ہی گھر بھر کی طرف سے کافی ہے۔ جوابات معتبر حدیثوں سے عنایت ہوں (خریدار اخبار عــ ۳۵۶۹ روشن علی)

اڈیٹر۔ عرصہ ہوا ایک صاحب نے پٹنہ سے ایک پرانا مضمون بھیجا تھا میرے خیال میں وہ مضمون اس سوال کا جواب ہے اس لئے اس کے جواب میں وہی نقل کیا جاتا ہے

وھو ھذا

بعض لوگ کہتے ہیں۔ گاؤکشی مسلمانوں کے مذہب میں ممنوع ہے۔ اور عرب میں گائے کا وجود مفقود ہے۔ اس لئے وہاں گائے نہیں ذبح کیجاتی ہے۔ اور پیغمبر دین اسلام نے نہ خود گائے ذبح کی اور نہ کسی کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور لطف یہ ہے کہ بعض بے خبر مسلمان بھی اون کی ہاں میں ہاں ملانے اور انکی مدد کرنے کو موجود ہوگئے جب تک یہ مخالفین گاؤکشی گائے کے نزاع کیے جانے میں دنیاوی فوائد دکھاتے تھے جب تک میں چپ تھا اور کیوں بولتا۔ اب کہ بعض معاصرین نے اون کو خوب دندان شکن جواب دیئے میرے پہلے دعوے کے ثبوت کیلئے دلائل عقلی و نقلی کی حاجت نہیں جس شخص کو عرب میں گائے کے پائے جانے میں شک ہو وہ اون عربوں سے جو اس ملک میں آتے ہیں۔ اور نیز حجاج سے دریافت کرلے۔ اور اگر اسپر بھی اوس کے دل کی تسکین نہ ہو۔ تو ملک عرب موجود ہے۔ خود وہاں جاکر دیکھ آئے ؎

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اور گائے کے واسطے خاص عربی لفظ البقرۃ موجود ہے۔ اگر گائے وہاں نہ ہوتی۔ تو اوس کے لئے کسی عجمی لفظ کو معرب کر لینے کی ضرورت ہوتی۔ اس کے علاوہ جو جو دلیلیں میں اپنے دوسرے اور تیسرے دعوے کے ثبوت میں دونگا۔ وہ سب میرے اس دعوے کو بھی ثابت کرینگے۔

میرا دوسرا دعوے یہ تھا۔ کہ گاؤکشی نبینا علیہ الصلواۃ والسلام کے زمانہ کے کہیں قبل سے عرب میں ہوتی آئی ہے۔ اور دین اسلام نے بھی اوسکو جائز رکھا ہے علاوہ تواریخ کی شہادت کے قرآن شریف میں جابجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمانداری کا ذکر آیا ہے جس میں وہ اپنے مہمان کے سامنے تلا ہوا گوسالہ لائے تھے فَجَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (سورہ ہود رکوع ۵) منجملہ اور جگہوں کے سورہ ذاریات کے دوسرے رکوع میں یہ آیت موجود ہے فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ۔ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ (ترجمہ۔ پھر دوڑا اپنے گھر کو آیا۔ پھر لایا ایک بچھڑا موٹا۔ پھر اون کے پاس رکھا۔ کہا کیوں تم کھاتے نہیں) حضرت موسے علیہ السلام کی امت کو گائے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا۔ سورہ بقر کے ۸۔ رکوع میں ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

(ترجمہ۔ اور جب کہا موسے نے اپنی قوم کو اللہ تم کو حکم کرتا ہے تم ایک گائے ذبح کرو۔ بولے کیا ہمکو ٹھٹھے میں لیتا ہے۔ کہا میں پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کی کہ ہوں جاہلوں سے

پس معلوم ہوا۔ کہ قبل زمانہ اسلام کے عرب میں گاؤکشی ہوتی تھی۔ اسلام نے بھی گاؤکشی جائز رکھی۔ اس کی دلیل بھی کلام مجید ہی سے سن لو سورہ مائدہ کی دوسری آیت میں ہے۔ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ (ترجمہ۔ حلال کئے گئے تمہارے لئے چوپائے مویشی) اور انعام کو لغت عربی میں اونہیں جانوروں کو کہتے ہیں جن کو اردو میں چوپائے مویشی۔ اور انگریزی میں کیٹل کہتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ (مویشی) اور (کیٹل) کا اطلاق گائے اونٹ بھیڑ اور بکری پر ہوتا ہے۔ علاوہ بریں انعام کے معنے کی تصریح خود کلام اللہ میں دوسری جگہ پر آئی ہے۔ سورہ انعام کے ۱۷ ویں رکوع میں اللہ تعالے فرماتا ہے

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِھٰذَا۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(ترجمہ) اور پیدا کئے مویشی میں لدنے والے۔ اور دبے۔ کھاؤ اوس چیز سے جو اللہ نے روزی دی اور نہ تابعداری کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ پیدا کئے آٹھ جوڑے بھیڑ میں سے دو ...... اور اونٹ میں سے دو۔ اور گائے میں سے دو۔ تو کہہ کیا دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ۔ یا جو لپٹ رہا ہے۔ دونوں کے پیٹ میں۔ یا تم حاضر تھے جسوقت اللہ نے تمکو یہ کہدیا تھا پھر اوس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو جھوٹ باندھے اللہ پر تا کہ لوگوں کو بہکا دے۔ بغیر تحقیق کے۔ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

خاص عید اضحی میں بھی گائے کی قربانی کا کلام اللہ میں حکم آیا ہے۔ سورہ حج کے چوتھے رکوع میں ہے

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ

(ترجمہ) اور یاد کریں اللہ کا نام معلوم دنوں میں (یعنی قربانی کے دنوں میں) اوس چیز پر جو انکو دی ہے

انکو چوپائے مویشیوں میں سے
اور چوپائے مویشیوں کی تفصیل اوپر کی آیت میں بیان کی جاچکی ہے۔ باقی رہیں وہ آیتیں جن میں حلال چیز کو حرام کرنے کی مذمت آئی ہے ان کو سب سے پیچھے مدعا کے ثبوت کے ضمن میں پیش کروں گا۔

تیسرے مدعا کے ثبوت میں دو حدیثیں نقل کرتا ہوں جن سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عید اضحی اور دوسرے مواقع میں گائے کا ذبح کرنا ثابت ہوتا ہے۔ ان حدیثوں کو بھی سن لیجئے۔ وعن جابر قال نحرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام الحديبية البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة۔ (ترجمہ) جابر سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے حدیبیہ والے برس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال كنا نتمتع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة فنذبح البقرة عن سبعة نشترك فيها والبدنة عن سبعة۔ (ترجمہ) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تمتع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا۔ پھر ہم لوگ گائے قربانی کرتے تھے سات آدمی شریک ہو کر اور اونٹ کو بھی سات آدمی کی طرف سے۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة (ترجمہ) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں۔ آیا بقرعید کا دن پھر ہم لوگ شریک ہوئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔ وعن حجية ابن عدي قال قال علي رضي الله عنه البقرة عن سبعة

(ترجمہ) حجیہ ابن عدی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گائے سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔ وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قلنا يا رسول الله ننحر الناقة ونذبح البقرة والشاة ونجد في بطنها الجنين انلقيه ام ناكله قال كلوه ان شئتم فان ذكاته ذكاة امه (ترجمہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اونٹنی کو نحر کرتے اور گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں اور اس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں۔ آیا اس کو پھینک دیں۔ یا کھائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر چاہو کھاؤ۔ پھر بے شک اس کی ماں کا پاک کرنا اس کا پاک کرنا ہے۔ اس بارہ میں اور بہت سی حدیثیں بھری پڑی ہیں جن کے لکھنے کے لئے ایک دفتر چاہئے۔ یہ چند حدیثیں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کی گئی ہیں۔ اور یہ میرے مدعا ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔

اب لیجئے میں مدعا کے ثابت کرنے کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گائے کی قربانی کا حکم کیا تھا۔ بلکہ خود بھی گائے قربانی کی تھی۔ دو حدیثیں بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت نحر النبي صلى الله عليه وسلم عن آل محمد في حجة الوداع بقرة واحدة (ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل محمد کی طرف سے حج وداع میں ایک گائے قربانی کی۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقالوا نحر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ازواجه (ترجمہ) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بقرعید کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا۔ پھر میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

اب ان آیات قرآنی و احادیث نبوی سے زمانہ سلف سے گائے کا عرب میں ذبح کیا جانا ثابت ہوا ہے مذہب اسلام میں اسکا حلال رہنا اور جناب رسول اللہ و خود ہمارے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا گائے کا قربانی دینا یہ سب باتیں بہت صراحت اور وضاحت کے ساتھ ثابت ہو گئیں۔

اب ہمارے چوتھے مدعا کا ثبوت بھی سن لیجئے۔ یہ تو سمجھنا چاہئے کہ جو چیز کہ خدا نے حلال کیا ہے ہم اس کے کھانے سے ہمیں کیا منع کرتا ہے۔ حلال چیز کو اپنے نفس پر حرام کرنے والوں کے حق میں قرآن میں جا بجا وعید ہے اس صورت میں کہ قطعیاً یا کراہتاً مسلمانوں سے گائے کے گوشت کے ترک استعمال کرانے میں کوشش کی جارہی ہے ہم مسلمانوں کو ضرور ہے کہ اس کی کوشش سے باز رہیں۔ اور اس طرح سے اس کی حلت کو قائم رکھیں سورہ انعام کے ۱۴ ویں رکوع میں ہے وما لكم الا تأكلوا مما ذكر اسم الله عليه وقد فصل لكم ما حرم عليكم الا ما اضطررتم اليه وان كثيرا ليضلون باهوائهم بغير علم ان ربك هو اعلم بالمعتدين (ترجمہ) اور تم کو کیا ہوا ہے کہ نہیں کھاتے وہ چیز جس پر خدا کا نام لیا گیا ہے۔ اور تحقیق خدا نے تفصیل کے ساتھ تم کو بیان کردی ہیں۔ وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔ مگر اس صورت میں کہ تم اس کی طرف ناچار ہو۔ اور بیشک بہتیرے لوگ البتہ بہکاتے ہیں۔ اپنی خواہشوں سے بے جانے۔ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے۔ حد سے آگے بڑھنے والوں کو۔ سورہ مائدہ کے بارہویں رکوع میں حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم ولا تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين وكلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا واتقوا الله الذي انتم به مؤمنون (ترجمہ) اے ایمان والو نہ حرام کرلو۔ ان ستھری چیزوں کو جن کو خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو بے شک اللہ نہیں چاہتا زیادتی کرنے والوں کو۔ اور کھاؤ اللہ کی دی ہوئی چیزیں جو حلال ہے ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تمہارا ایمان ہے۔ اس مضمون کی اور بہت سی آیتیں قرآن شریف میں

خواب تعبیر طلب

مندرجہ ذیل تحریر عرصہ سے آئی ہوئی ہے مگر بعض موانع کی وجہ سے درج نہ ہو سکی اب درج کی جاتی ہے جن حضرات سے سوال کیا گیا ہے توجہ کر کے سائل کو جواب سے خورسند فرماویں۔ سائل کوئی معمولی آدمی نہیں، بلکہ خود اہل علم۔ ذی فضل ہے مگر حضرات علماء کرام سے اپنی تسکین چاہتا ہے

بخدمت شریف جناب مولانا ابوالوفا صاحب دام فیضہ السلام علیکم قلبی الشتاق لدیکم۔ خواب مندرجہ ذیل ایکسکہ نقل تعبیر ارسال خدمت ہے۔ امید کہ درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں گے ملتجی ہوں کہ علماء کرام و فضلاء عظام شمول آپ اور جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی و جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری نزیل دہلی۔ و جناب مولانا عبدالرحیم صاحب عظیم آبادی۔ و جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و جناب مولانا نواب وحید الزمان صاحب حیدرآبادی وغیرہ توجہ فرما کر اس کی تعبیر کی اشاعت اخبار اہلحدیث میں فرماویں

ذی الحجہ کے مہینے میں (تاریخ یاد نہیں) پنجشنبہ کی شب کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ ایک ایسے میدان میں ہوں جس کے جانب شمال پہاڑ ہے۔ اور اس کے ابتدائی حصہ کے دامن میں جا بجا اشجار ہیں اور میدان سبزہ زار ہے۔ چار پانچ شخص جن سے واقف نہیں مگر اپنی طبیعت ان لوگوں سے غیر مانوس بھی نہیں۔ مجھ سے پہلے میدان کے کنارے پہنچ گئے ہیں۔ اور باہم گفتگو کر رہے ہیں۔ کہ آج پروردگار عالم کا نزول ہوگا۔ چار ہاتھ کی دوری سے میں نے ان لوگوں کی بات چیت سنی۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ اب تک سکا ہوں اپنے دل میں پایا ہوں یا اس وقت عالم تحیر میں تھا کہ جناب باری تعالیٰ کا نزول انسانی صورت میں ہوا۔ اور ہم لوگوں سے چھ سات قدم کے فاصلہ پر قیام فرما کر میری طرف مخاطب ہوتے اور یہ فرمایا کہ کل قیامت ہوگی میں اپنے جی میں بحری کرنے لگا کہ کل کون دن ہے۔ اس وقت معلوم ہوا کہ کل کا دن جمعہ کا دن ہے۔ جب علامات قیامت کی طرف میرا خیال گیا تو اس وقت یہ القا ہوا کہ اگرچہ قیامت کی بہتیری نشانیاں ظہور میں آ چکی ہیں۔ پھر بھی بعض بعض علامات کبرے باقی ہیں جن کا ظہور نفی ہے چونکہ بوجہ انسانی صورت طبیعت کو اضطراب تھا مگر کلی اطمینان بھی نہ تھا ایک معمولی ہیبت دل کے اندر تھی۔ میں نے پوچھا کیا قیامت کل ہی آ دیگی۔ ارشاد ہوا کہ قیامت کی کل نشانیاں ہو چکی ہیں۔ یہ زمین کو بدلو لنگا۔ آسمان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دونگا ہاں کل ہی قیامت آ دیگی۔ میرے دل میں ہیبت کی ایسی ترقی ہوئی کہ خواب ہی میں چونک پڑا۔ اور بیدار ہو گیا۔ کچھ دیر تک بدن میں لرزہ رہا۔ پھر سکون ہوا۔ تو غور کیا کہ کل کونسا دن ہوگا۔ یاد آیا کہ کل کا دن جمعہ کا دن نہیں ہے بلکہ پنجشنبہ کا دن ہے۔ میں گاہان من چو نخو اس خواب کی تعبیر میری سمجھ میں نہیں آئی۔ لہذا آپ حضرات کی خدمت بابرکت میں ۲۶ ذی الحجہ روز چہارشنبہ ۱۳۳۲ھ کو قلمبند کر کے بذریعہ اخبار گذارش کیا۔ امید کہ مجھ خاکسار پر مہربانی فرما کر جلد تعبیر خواب سے مسرور فرما دیں گے والسلام مع الاکرام (راقم محمد علی ابوالمعالی غفرلہٗ)

ایمڈن مر گیا اور اپنی کہانی چھوڑ گیا

مجملاً اہم احادیث

(۱) لوگ کو خبر آئی۔ کہ جرمنی کا مشہور دُد جہاز ایمڈن ڈوبا جلا دیا گیا جس کی بہادری اور اخلاق کی تعریف انگریزی اخبار بھی کرتے تھے جس نے ہندوستان اور برمائی تجارت کو بہت کچھ نقصان پہنچایا جس نے کبھی روز تک برما کو ہندوستان سے بالکل الگ کر دیا جس نے سال مدراس پر گولہ باری کر کے آگ لگا دی۔ کئی ایک جہاز تجارتی ڈبو دیئے غرض جو ہوا بہت سا نقصان کر کے شیرے نیچے میں پھنسا۔ اس کی داستان سنئے۔

(۲) ایمڈن کے متعلق آپ بیتی کہانی ایک اخبار کا نامہ نگار۔ حالیہ کر کے جیسے لکھتا ہے کہ ایمڈن کے چار سوار یہ ترسکار ۱۳ کو سویز سے یہاں پہنچا۔ سے گے جن میں ایک لیڈی مسز اینوکج بیان ہے کہ جنگ شروع ہوئی۔ تو میں مشرق کی طرف اپنی بیٹی کے پاس جانے کے لئے روانہ ہو چکی تھی جو شنگھائی کے ایک انجنیئر کا رفاہ میں اٹاہم ہے۔ میں ایک جرمن جہاز میں سفر کر رہی تھی۔ مگر سویز میں اس کو اترکر ایک برٹش کشتی میں سوار ہو گئی۔ اور اپنے بیٹے سے جا ملی۔ ہم دونوں شنگھائی کی طرف جا رہے تھے۔ اور ان چار مسافروں میں سے دو وہ تھے جو شنگھائی کی ایلفرڈ ہولٹ کمپنی کے مملوکہ جہاز ٹرائلس پر سوار تھے۔ یہ جہاز مال لادنے کا ہے جس پر چاول چائے وغیرہ سامان لدا ہوا تھا۔

ایک روز ہمارے جہاز کے کپتان کو اطلاع ملی کہ ایمڈن خلیج بنگال میں ہے اور اس کے بالکل محفوظ رہنے کے واسطے مناسب ہے کہ وہ اپنا معمولی راستہ دیکر شمال کی طرف چلا جائے لیکن بدقسمتی سے بے خبر کسی طرح ایمڈن کو بھی معلوم ہو گئی اور اس نے بھی اسی طرف جانے کا فیصلہ کر لیا۔

راس کماری سے گذر کر سنیچر کی رات کو ایک جہاز کی روشنی دیکھی جب ہم سنگھائی جزائر کے نزدیک پہنچے جو کو چین سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تو ہمیں دوسری جہاز سے چلے ہوئے ایک گولہ کی آواز سنائی دی۔ اتنے ہی میں دشمن نے ہمیں آ گھیرا اور ہمیں اپنے ایک گرفتار کردہ جہاز میں جا بیٹھنے پر مجبور کیا لیکن ہمیں اپنا اسباب دوسرے جہاز پر لیجانے کے لئے کافی مہلت دیدی۔ ہاں بوجہ گولے لگنے ہی ٹرائلس مع اپنے مال و اسباب کے سمندر کی تہ میں پہنچ گیا۔

اگلے روز ہمیں مع اور مسافروں کے اپنے جہاز کے عرشے میں بیٹھی ہوئی ایمڈن کو اور جہازوں کے ساتھ جنگی چالیں کا سا کھیل کھیلتی ہوئی دیکھتی رہی میں نے سنا کہ اس نے کل سات جہاز گرفتار کئے جن میں سے ساتھ اگر پہلے گرفتار کئے ہوئے جہاز کو بھی شامل کر دیا جاوے۔ تو ان کی کل تعداد آٹھ ہو جاتی ہے۔ ان میں سے پانچ کو تو اس نے ڈبو دیا اور دو کو بار رکھنے کے لئے اپنے ساتھ لے لئے۔ آٹھویں ہفتہ آخر چلے پھر اس نے اپنے قیدیوں کو چلے جانے کا حکم دیا اور ان جہازوں کو اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا چنانچہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی سینٹ انجبریطے پر خدا کے سامان بالکل نہیں رہا تھا۔ اور پانی بھی بہت کم ہو گیا تھا ایمڈن کو یہ اطلاع ملا تو ایک گرفتار شدہ کو ملے کے جہاز کو ملی سے ملی اور اس نے نزدیک کر سینٹ انجبریطے کو ٹھہرا لیا۔ اور قیدیوں کو ایک اور کمپنی کے جہاز پر سوار کر کے اسے کو چین کی طرف چلنے کا حکم دیا اور خود تقریباً دو گھنٹہ تک اس کے پیچھے پیچھے رہے جو جہاز غرق کئے گئے ان میں سے ایک برٹش انڈین کمپنی کا جہاز تھا ایمڈن نے اسکو بلا تار برقی خبر رسانی کا

فتاوے

س نمبر ۹۔ زید نے ہندہ کو باین شرط نکاح کیا کہ ہندہ سن بلوغ تک ولی ہندہ یا اس کے باپ کے ہاں ہی رہے جب اس ضمن میں عید بقرعید آئی۔ تو ولی ہندہ سے زید نے درخواست کی۔ کہ آج عید برات ہونے کے باعث میرے گھر ہندہ کی حاضری ضروری ہے۔ جس پر ولی ہندہ نے بعد انصرام عید فورا ہندہ کو روانہ کردینے کی شرط پر زید کے گھر روانہ کیا۔ ہندہ جب زید کے گھر پہنچی۔ تو زید نے اپنی منکوحہ ہندہ کو ولی ہندہ کے گھر روانہ کرنے سے انکار کردیا۔ ہندہ ہمراہ روزخاص اپنے باپ یا ولی کے گھر چلی گئی۔ ہندہ جو ابھی سن بلوغ کو نہیں پہنچی ہے۔ مرقومہ بالا شرط کے موافق باپ کے گھر ہی رہنا چاہتی ہے۔ زید نے اسی ہٹ پر کہ منکوحہ ہندہ اپنے ولی کے گھر بلا اجازت چلی گئی۔ اپنے نکاح ثانی کرلیا اب زید ہندہ کو نہ طلاق دیتا ہے اور نہ نفقہ۔ کیا اس صورت میں ولی یا پدر ہندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ زید سے طلاق مہر نفقہ کی درخواست کرے۔ کیونکہ ہندہ ابھی نابالغ ہے۔

کیا پدر ہندہ کو شارع اسلام نے یہ اختیار دیا ہے کہ خود ہی قاضی یا مجسٹریٹ سے تنسیخ نکاح کروادے کیونکہ زید نے ایفاء شرط نہ کی۔ جس کے نکاح ثانی نے ہندہ کی مٹی تباہ کردی ہے۔ (سائل از موگرہ ضلع گڈوہ)

ج نمبر ۹۔ حدیث شریف میں ہے جو جائز شرط بوقت نکاح مقرر کی جائے۔ اوسکو سب سے مقدم پورا کرنا واجب ہے۔ اس لئے ہندہ کو تا سن بلوغ باپ کے گھر میں رہنے کا حق حاصل ہے لیکن صورت مرقومہ میں نکاح ثانی نہ کرنا شرائط میں داخل نہیں۔ زید کی طرف سے اور کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ بجز اتنی بات کے کہ وہ ہندہ کو لاکر رخصت کرنے سے انکاری ہوا۔ اوس کا بدلہ یہ کیا گیا۔ کہ ہندہ کو کسی حیلے سے لے گئے بہرحال اگر کسی شرط کا خلاف ہوا ہے۔ تو ولی ہندہ کو اوس کے پورا کرانے کا شرعاً دعوٰی کا حق حاصل ہے۔ (عصر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۰۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جنازہ میں صرف امام پڑھتا ہے اور مقتدی کچھ نہیں پڑھتے۔ کیا یہ جائز ہے۔

ج نمبر ۱۰۔ دعاؤں کو پڑھنے کا حکم ہے۔

س نمبر ۱۱۔ ملائکہ کا بحکم خدا تعالے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا وقوعہ آسمان کا ہے یا زمین پر

ج نمبر ۱۱۔ قرآن مجید میں آدم کی پیدائش کی بابت یہ ارشاد ہے۔ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ۔ مٹی سے پیدا کرونگا۔ یہ بھی فرمایا فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ سجدہ کا واقع زمین کا ہے

س نمبر ۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج شریف بیداری کی حالت میں ہوا علاوہ قول ابن مسعود کے اور بھی تائید کرتا ہے یا کیا۔

ج نمبر ۱۲۔ بہت سی روایات آئی ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت کو بھی اس مدعا کے لئے پیش کیا جاتا ہے

س نمبر ۱۳۔ بروایت عائشہ صدیقہ ظاہر ہے کہ اس رات آنحضور کا جسم مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا۔ (تفسیر حیدی) کیا یہ صحیح ہے۔ یا تردید ہوسکتی ہے۔ شب معراج میں حضرت عیسیٰ کا حلیہ رسول مقبول نے جو بتایا۔ اس سے آنے والے مسیح کا حلیہ آپس میں حدیث سے مطابقت نہیں کھاتا۔ (کما لا یخفی)

ج نمبر ۱۳۔ عائشہ صدیقہ مدینہ منورہ میں آنحضرت کے پاس آئی تھیں۔ اور معراج مکہ معظمہ میں ہوا تھا اس لئے اونکی روایت اوس معراج کے متعلق نہیں جو اونکے آنے سے بھی پہلے کا ہے۔ بلکہ وہ کسی دوسرے معراج روحانی کے متعلق ہے۔ اختلاف حلیہ کی حیثیت کا جواب نہیں

س نمبر ۱۴۔ ایک شخص کی معاش جوا ہے اور اسی پر ہی تمام کاروبار داشتی چلاتا ہے۔ اور اسی مال سے وہ خیرات۔ ضیافت۔ صدقہ فطر وغیرہ ادا کرتا ہے کیا اہل شریعت کے نزدیک اس ضیافت کا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں۔ اور شخص مذکور جوا کے علاوہ شراب وغیرہ نہیں پیتا ہے۔

ج نمبر ۱۴۔ حدیث شریف میں آچکا ہے کہ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔

س نمبر ۱۵۔ ہنود کے گھر کا کھانا کیسا ہے۔

(عبدالغنی مدرس)

ج نمبر ۱۵۔ ہنود کے گھر کا حلال کھانا حلال ہے حرام حرام ہے۔

اظہار تعجب: سائل نے ۸ سوال کئے ہیں۔ جن کے لئے کاغذ کا بھی بخل اور غریب فنڈ سے بھی بخل۔ صرف کارڈ پر اتنے سوال لکھ دیئے۔ ایسے اصحاب کو اگر جواب نہ ملے۔ تو شکایت کس کی؟ لم نفسات۔ اس کے ساتھ ہی یہ فرمائش بھی ہے۔ کہ کوئی عمدہ جلی قلم اور ترجمہ شفیع الدین کا نمونہ ہو۔ تو ارسال فرمادیں۔

س نمبر ۱۶۔ اگر کوئی شخص جان بوجھکر قرآن و حدیث و تفسیر کو لاتوں سے روندا دے۔ اور وہ اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ یہ اپنے کو مسلمان لکھنے کا مستحق ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ وہ کافر ہے۔

ج نمبر ۱۶۔ مسلمان کہلانیوالا ایسا نہیں کرسکتا اسلئے جب تک ایسا کرنیوالے کا بیان صحیح طور پہنچے صحیح فتوے نہیں دیا جاسکتا

س نمبر ۱۷۔ رات کو جو خواب میں احتلام ہوتا ہے اوسکا غسل واجب ہے۔ اگر کسی کو خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں صحبت کرتا ہوں۔ اور آنکھ اوسکی کھل گئی۔ اور انزال نہ ہوا۔ تو اوس بارے میں کیا حکم ہے۔ حدیث سے ثبوت کرنا عین احسان ہوگا۔ (رفیق آدم الوری جنوبی افریقہ بسلولین)

ج نمبر ۱۷۔ حدیث میں ہے۔ الماء من الماء یعنی احتلام کی حالت میں اگر انزال ہو۔ تو غسل واجب ہے۔ انزال نہ ہو۔ تو غسل واجب نہیں۔ عہ داخل غریب فنڈ۔

اطلاع

بارہا لکھا گیا ہے کہ فی سوال ۱ر کم از کم بھیجنا چاہیئے جو داخل غریب فنڈ ہوکر موجب ثواب ہوتا ہے۔ لیکن باوجود کئی بار اطلاع دینے کے پھر بھی کئی صاحب تساہل کرتے ہیں۔ لہذا گذارش ہے کہ فی سوال ایک پیسہ اور قلمی جواب کے لئے دو پیسہ بھیجنا چاہیئے۔ نیز استفتاء خوشخط لکھکر بھیجا کریں۔ تاکہ پڑھنے میں دقت نہ ہو

مینیجر

متفرقات

کاغذ کی گرانی } جنگ کی وجہ سے کاغذ اور دیگر قابل توجہ احباب کرام } مصالح طبع کی گرانی مسلم ہے اسی لئے روزانہ اخباروں (زمیندار ہمدرد) وغیرہ نے دگنی قیمت کر دی ہے بعض اخباروں (مثل پیسہ اخبار) وغیرہم نے قیمت وہی رکھی ہے مگر حجم اخبار کا کم کر دیا ہے جس کا دوسرے لفظوں میں وہی مطلب ہے۔ جو مشکلات اور اخبارات کے لئے ہیں۔ اہلحدیث کے لئے بھی وہی درپیش ہیں۔ کاغذ اور سب مصالح پریس کی قیمت چڑھ رہی ہے۔ باوجود اس کے اہلحدیث نے آج تک کسی طرح کی بھی محسوس نہیں کرائی چونکہ میرا خیال ہے کہ اہلحدیث قوم کا ہے۔ اس لئے بغیر مشورہ قوم کے میں کوئی فیصلہ کرنا نہیں چاہتا۔ اب ہمارے سامنے تین صورتیں ہیں (الف) اخبار کی قیمت بڑھائی جاوے (ب) پانچ صفحات کم کئے جاویں۔ (ج) یا اہلحدیث کے بہی خواہ یا بالفاظ دیگر اس کے مالک اس کی اشاعت ایسی پوری کوشش کریں کہ اوسطاً ہر کس ایک خریدار بڑھا کر موجودہ اشاعت سے ڈبل کر دیں۔ میں اس تیسری صورت کو زیادہ پسند کرتا ہوں بشرطیکہ احباب بہت جلد عمل شروع کر دیں۔ امید ہے احباب اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں گے۔ وقت بہت نازک ہے۔ اللہ رحم کرے۔

محمدیہ کمپنی } کا سرمایہ حسب اعلان جس قدر موجود اور وصول شدہ تھا۔ فی روپیہ ۱۲ آنہ کے حساب سے تقسیم ہو چکا ہے۔ ۲۰۔ نومبر تک کی تقسیم کا اعلان گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ ۸ سے ۱۴ تک مندرجہ ذیل اصحاب کو تقسیم کیا گیا۔ مولوی محمد حسین رمضانپور۔ محمد الدین گھڑیال۔ شیخ نذیر الدین احمد گوجیدہ۔ محمد حسین راجو کھیڑی۔ سید کریم شاہ ساڈھورہ۔ بابو عبد الرحمن خانیوال۔ مولوی محمد حسین لکھو کے۔ سید شرف الدین رانی ساگر۔ مولوی عبد الرؤف امروہہ۔ شیخ عبد الحی سنبھل۔ شیخ محبوب حسین۔ سردار خاں۔ نصیر خاں ٹولہ۔ بجے بہادر حسین شاہ۔ شاہی۔ مولوی امداد حسین کنبھوہ۔ مولوی محمد دیکھا دی۔ اور بھی بعض اصحاب کے خطوط آئے ہیں۔ ان کو بھیجا جائیگا۔ جنہوں نے ابھی خط نہیں بھیجے۔ وہ بھی بھیجکر منگوالیں۔

پریس ایکٹ کے مضروب و مقتول } سنہ ۱۹۱۰ء سے جب سے کہ قانون مطابع کا اجرا ہوا سنہ ۱۹۱۳ء تک ۲۲ مطابع سے ضمانت طلب کی گئی جن میں سے ۱۴ پریس بوجہ عدم ادخال ضمانت کے بند ہو گئے۔ اور ۸ نے ضمانت کی رقم داخل کر دی۔ ایسے ہی سنہ ۱۹۱۰ء سے سنہ ۱۹۱۳ء تک ۲۸ اخبارات سے ضمانت مانگی گئی جن میں سے ۱۹ ضمانت نہ دے سکنے کے باعث بند ہو گئے۔ اور باقی ۹ ضمانت داخل کر کے جاری رہے جن میں سے ۱۴ نے مکرر سہ کرر داخل کیں یعنی ۹ میں سے ۴ کی ایک ایک دفعہ ضمانتیں ضبط ہو گئیں اور وہ دوبارہ ضمانتیں ادا کر کے جاری ہوئے سنہ ۱۹۱۴ء کی تفصیل ہنوز باقی ہے۔ بہی خواہان ملک کے لئے یہ قانون سوہان روح ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جلد منسوخ کرے۔ آمین

تلاش انوری } کسی صاحب کیطرف سے ایک سوال درج ہوا تھا جن کا نام تھا۔ غلام دستگیر انوری۔ ان صاحب کا پورا پتہ مجھے مطلوب ہے۔ وہ صاحب خود یا کوئی صاحب ان کی طرف سے اطلاع بخشیں۔ تو احسان ہوگا۔ اے۔ ایس۔ اے۔ انڈی پی راندیر جنوبی افریقہ۔

جنازہ غائبانہ اور دعاء مغفرت } نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ میاں صداقت مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کے داماد طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ۔ اور امرتسر کے ایک پرانے مخلص دوست حکیم بدر الدین صاحب بھی انتقال کر گئے مرحوم بڑے نیک سیرت نیک خلق متواضع بزرگ تھے سید عبد اللہ صاحب متولی مسجد اہلحدیث بٹالہ کی بھی انتقال کر گئے۔

جالندھر کے نہایت نیک مزاج مولوی دوست محمد صاحب مع اپنے فرزند کے رحلت کر گئے

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔ خصوصاً مولانا ممدوح اور مرحوم کے دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے

دعاء صحت } ہمارے دوست بابو برکت علی صاحب لودہانوی کی آنکھ نزول الماء کی وجہ سے بند ہو گئی تھی۔ اس ہفتے اپریشن کرایا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب بعارضہ خارش علیل ہیں۔ اور مولوی محمد صاحب دیکھا دی ضلع بریلی بھی سخت علیل ہیں ایک اور صاحب عبد اللہ از مقام دہنگی لکھتے ہیں۔ میں بوخم بخار مبتلا ہوں۔ ناظرین ان سب کیلئے دعاء صحت فرمائیں خدا ان سب کو صحت بخشے۔ اللھم اشفھم بشفائک وداوھم بدوائک وعافھم بفضلک

تلاش کتاب } التحفة المنصفیه والهدیة الاحمدیة فی ادلة سماع الموتی وحیاتهم السرمدیة دربارہ جواز سماع موتے میری نظر سے گذری کسی صاحب نے اسکا جواب دیکھا ہو۔ تو اطلاع دیں (محمد شریف خریدار ۳۲۵۸)

چنبل کی دوا } شیخ دین محمد صاحب نے مرض چنبل کی دوا طلب کی ہے۔ آپ دفتر کو اطلاع کریں کہ کسی سے لیں یا خط لکھیں میں آسان دوا بتا دونگا۔ انشاء اللہ بہت جلد تکلیف دور ہو جائیگی۔ حکیم نور الدین لاہور موچی دروازہ

مقتولین جنگ کا اندازہ } یورپی جنگ کے ہولناک ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ اس فوجی گزٹ نے کہ صرف جرمنی کے مقتول مجروح اور مفقود لوگوں کا اندازہ ۱۲ سے ۱۵ لاکھ تک ہے۔ باقی سلطنتوں کا بھی اندازہ سمجھ لینا چاہئے کیونکہ یہ امر بعید از قیاس ہے کہ ایک طرف کے حریف اور دوسری طرف کے حریف آسٹریا سرویہ ہنگری۔ روس۔ فرانس۔ جاپان اور انگریز بلجیم وغیرہ ان سب کا قیاس لگایا جاوے تو اہلحدیث مورخہ ۲۳ اکتوبر میں جو ایک حدیث کی پیشگوئی اس جنگ کے متعلق لکھی تھی کہ قیامت سے پہلے ایک عظیم جنگ ہوگی اور اس کے صدق میں شبہ نہیں رہتا۔ العظمة للہ

لاہور کی آریہ سماج } نے اس سال بھی اپنے سالانہ طلبہ پنڈ میں کانفرنس وقت تین روز ۹ گھنٹے رکھا کہ مباحثہ میں شامل ہونے والے اصحاب ۲۰ نومبر تک سیکرٹری

انتخاب الاخبار

مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان نے تقریر کرتے ہوئے سلطنت ترکی کے متعلق کہا ہے:

پس مجھے یہ پیشگوئی کرنے میں تامل نہیں۔ کہ گورنمنٹ مذکور (ترکی) تلوار ہی کے گھاٹ اتاری جائے گی۔ ہم نے نہیں بلکہ خود اس نے نہ صرف یورپی بلکہ ایشیائی قلمرو عثمانیہ کی موت کی گھنٹی بجائی ہے۔ ترکی کے غائب و پنہاں ہو جانے سے مجھے امید ہے۔ کہ وہ باعث بھی مفقود ہو جائے گا۔ جس نے دنیا کے بعض بہترین علاقہ کو کئی نسلوں سے چھپا رکھا ہے۔

نزلہ بر عضو ضعیف مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان نے ترکی کی نسبت تقریر کرتے ہوئے ایک پیشگوئی بھی کی ہے۔ مسٹر اسکوتھ ایسے مدبر کو معلوم نہیں کہ کونسی غیر معمولی ضرورت ترکی کی قطعی تباہی کے متعلق پیشگوئی کرنے کی آپڑی تھی۔ حالانکہ جرمن کی نسبت بھی ایسی کوئی پیشین گوئی قطعاً یورپ سے معدوم کر دینے کی نہیں کی گئی (مدیر اخبار)

جرمن جنگی جہاز ایمڈن جس نے ہندوستان کے سمندروں میں ۱۷ جہاز غرق کئے تھے آخر سنگاپور سے بارہ سو میل شمال مغرب کی طرف جزائر کوکو کے کنارے پر تباہ کر دیا گیا۔

جس جہاز نے ایمڈن کو تباہ کیا ہے۔ اس کا نام سڈنی ہے۔

ایمڈن کے دو سو آدمی مقتول اور تیس زخمی ہوئے ایمڈن کا کپتان اور قیصر جرمنی کا بھتیجا بچ گئے ہیں جو گرفتار کر لئے گئے۔

ایمڈن کی تباہی پر تمام سلطنت برطانیہ میں خوشی ظاہر کی گئی ہے۔

ملک چلی (جنوبی امریکہ) کے ساحل کے قریب جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں کا مقابلہ ہو گیا جس میں دو انگریزی جنگی جہاز گڈ ہوپ اور ناسمتھ غرق ہو گئے

ایک انگریزی مسلح جہاز نائیجر پر ایک جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا۔ جس سے وہ ۲۰ منٹ میں غرق ہو گیا۔

انگریزی جنگی جہاز چاتھم نے ایک جرمن جنگی جہاز کونگسبرگ کا تعاقب کر کے اسکو دریائے فیگارہ میں بند کر دیا ہے

برسلا کے [illegible] ایک جنگی جہاز نے بحیرہ اسود میں روسی بندرگاہ پوٹی پر گولہ باری کی لیکن روسی توپوں کے گولوں نے اسکو پسپا کر دیا

بحیرہ اسود کے روسی بیڑہ نے سونجولاک پر گولہ باری کی اور باربرداری کے تین جہازوں کو غرق کر دیا۔

ہندوستانی فوجی جمعیت اور بحری بریگیڈ نے فاؤ پر قبضہ کر لیا جو خلیج فارس میں شط العرب کے دہانہ پر واقعہ ہے

روسی فوج نے مقام کوبری کوئی پر قبضہ کر لیا ہے

ترکی فوج نے جرمن افسروں کے زیر کمان کوبری کوئی کو واپس لینے کی کوشش کی لیکن روسی کہتے ہیں کہ ہم نے اسے پسپا کر دیا۔

ترکوں نے جدہ کی روشنی کے میناروں کی روشنیاں گل کر دی ہیں

سنگتاؤ کی حوالگی شرائط پر دستخط ہو گئے ہیں اور شہر جاپانیوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے

روما کی خبر ہے۔ کہ روسی فتوحات سے خوفزدہ ہو کر قیصر نے روس سے صلح کی ابتدائی شرائط پیش کی تھیں لیکن روس نے انہیں مسترد کر دیا۔

لارڈ کچنر نے گرینڈ ڈیوک نکولس سپہ سالار افواج روس کو روسی سپاہ کی کامیابیوں پر مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

اس کا شبہ ہوا ہے کہ جرمنوں نے اسکاٹ لینڈ میں ایک خفیہ ہوائی سٹیشن قائم کر رکھا ہے۔ اس کے دریافت کرنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی نے انعام مشتہر کیا ہے۔

ٹائمز کا نامہ نگار امسٹرڈم سے لکھتا ہے۔ کہ جرمن ہوم ویسٹ فیلیا کے مقام منسٹر میں ۱½ لاکھ تازہ دم فوج فراہم کی گئی ہے۔

کمانڈر انچیف افواج ہندوستان کا بیٹا میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

سول کا خاص نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ قیصر جرمن نے فوج کو حکم دیا ہے۔ کہ ایک بار پھر انگریزی فوج پر حملہ کر کے کیلے تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

ہندوستانی افواج کی بہادری کے کارناموں سے فرانس اور انگلستان کے اخبارات لبریز نظر آتے ہیں

جرمنوں نے ایک اور مقام ڈکسموڈ پر قبضہ کر لیا ہے

روسی اپنی حال کی فتح کو سب سے بڑی فتح سمجھتے ہیں

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ آسٹریوں کو سخت شکست دیکر انہوں نے پھر جاروسلاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔

ڈچ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ جرمن بلجیم سے اپنی افواج مشرق کی جانب بھیج رہا ہے۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ وہ پھر پرزمسل کا محاصرہ کر رہے ہیں۔

آئرلینڈ میں ۴۴ ہزار آدمی لارڈ کچنر کی فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ جن میں سے بارہ ہزار السٹر کے باشندے ہیں

فلینڈرز (بلجیم) میں لڑائی کے متعلق برطانیہ کا سرکاری بیان اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ جنگ نہایت شدت سے جاری ہے۔ اور ہمیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ مگر دشمن کا ہم سے بھی زیادہ نقصان ہوا ہے۔

روسی سپاہ نے جرمنی کے علاقہ میں گھس کر بہت سے قصبوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی اور آسٹریا تھورن کراکو کے خط مدافعت پر تیس لاکھ فوج جمع کر رہے ہیں۔

جرمن عورتوں نے عہد کیا ہے۔ کہ جب تک جرمنی پیرس پر قابض نہ ہو جائے۔ وہ فرنچ طرز کی پوشاکیں استعمال نہیں کریں گی۔

ژالہ باری گذشتہ شب۔ یکشنبہ کی درمیانی رات میں بارش ہوئی۔ اور بارش کے ساتھ کثرت سے اولے برسے۔ اس وقت کا منظر نہایت خوفناک تھا خدا کرے اسکا اثر فصلوں پر نہ ہو۔

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق و دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ اگر دو چھٹانک ہے یا زیادہ سے مع محصول ڈاک وغیرہ (ممالک غیر سے محصول علاوہ)

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع بالیسر لکھتے ہیں:۔ کہ ۳ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں آپکی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے جلدی ارسال کریں بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵- اکتوبر ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا مومیائی استعمال کرنے سے فائدہ ہوا اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (۲- اکتوبر ۱۴ء)

جناب ابو النعمان صاحب از مئو ناتھ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل ۔ ۔ ۔ ۔ ویلو کر دیجئے آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵- اکتوبر ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب مقام انبوہ ضلع بیربھوم (بنگال) سے رقمطراز ہیں کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمدللہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور حبیب نے مجھکو کہا کہ میں دمہ کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے پس مہربانی کرکے جلد کی بھیجیو۔ (۱۹- اکتوبر)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر وی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید ضروری اور کارآمد کتابیں

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ جو اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب بہادر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے۔ اسمیں عورتوں کے کنوار پن سے لیکر دوران بلوغ۔ شادی۔ حمل۔ وضع حمل۔ وغیرہ کے جملہ امراض و تغیرات شکایات حیض و نفاس حمل و اسقاط یا ٹھہرا۔ وغیرہ کے عوارضات۔ بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات نشو و نما پرورش۔ تغیرات اور انکے اسباب و علامات مع علاج و مفید ہدایات۔ ضروری نقشہ جات۔ مجرب نسخہ جات و تراکیب بڑی شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ ملک کے معزز و سربرآوردہ حکما و ڈاکٹر صاحبان کی رائیں ہیں کا ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے مفید اور کارآمد ہے ۲ عہ

لیکچرار واعظوں۔ مقرروں۔ پبلک لیکچراروں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے۔ تقریر کرنے والے کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتلائے گئے ہیں مبتدی کے لئے نہایت عمدہ تحفہ ہے۔ آخر میں ملک کے سربرآوردہ اصحاب کے مفید لیکچر بھی درج ہیں۔ قیمت اصلی ۸ رعایتی ۱۲ /

تجربات ورمن وہ دوا ہے کہ وہ لوگ جو اشتہاری دوا فروشوں کی جھکنی چپڑی باتوں میں آکر صدہا روپیہ ضائع کر چکے ہیں۔ وہ اس کتاب کو منگوا لیں۔ اسمیں قریباً تمام مشہور اشتہاری دوائیں۔ بال اڑانے کا عرق۔ تیل۔ صابون ہر قسم کے خضاب۔ اسرار حسن افزا کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں مثلاً بٹن بنانا۔ بم بتی بنانا۔ عطر وغیرہ بیسیوں نسخے مع تراکیب دئے گئے ہیں اس کتاب کے ہوتے ہوئے اشتہاری دواؤں پر روپیہ برباد کرنا نہیں پڑیگا۔ اصلی قیمت ۸ رعایتی ۱۰ /

کریم اللغات جلد یکم نئی طرز۔ سرکاری کتقطیع۔ بہت سے الفاظ اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں اردو دان اصحاب کے لئے نہایت کارآمد طلباء کیلئے نہایت مفید ہے الفاظ کے صحیح معنی ۶ /

چشمہ حیات مع حلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا قدیم و جدید تحقیقات اسباب و علامات اور انکا علاج۔ مفید ہدایات و تجربات اسمیں درج ہیں ۱۴ /

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کسطرح ایک ہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پر آشوب مصائب میں مبتلا ہے ان کا ذکر اور علاج۔ ہر مسلمان کیلئے جس کے پہلو میں دل اور دل میں درد ہے۔ اسکا مطالعہ ازبس ضروری ہے

سیر بہات یا زمینداروں کی ذلت و ادبار کا بیان۔ سرکاری اہلکاروں کے مظالم۔ انکی لوٹ کھسوٹ۔ خلاف قانون کارروائیاں۔ دہقان کی جاہلانہ بے بسی۔ سودخوار بنیوں کے ہتھکنڈے۔ بیگار۔ ٹیکس۔ فیس۔ سوالی۔ مشرکانہ رسوم کے سبب سے تباہی کے درد انگیز حالات اور اسباب بیان کرکے ان کا علاج بتایا گیا ہے۔ اصلی قیمت ۸ رعایتی مع محصول ۴ عہ

اسلام اور علماء فرنگ اسلام کی عظمت۔ صداقت۔ فضیلت پر یورپین ۔۔۔ فیصلے ۔۔۔

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش ۔۔۔ امرتسر ۔۔۔

دفتر اہلحدیث کی موجودہ کتب

تفسیر ثنائی اردو } پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپسند طرز کی لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے تین کالم ہیں۔ ایک میں ان القرآن سے ترجمہ بامحاورہ صحیح ہے۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کی تفسیر ہے جس کی تشریح کی گئی ہے تیسرے حاشیہ میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ شاید و باید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ابتدا سے خاتمہ کو بھی الشرط الصافات ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ... تفسیر سات جلدوں میں ہے

جلد اول سورۃ فاتحہ بقرہ قیمت [illegible]

〃 دوم سورۃ آل عمران و نساء 〃 [illegible]

〃 سوم سورۃ مائدہ انعام اعراف 〃 [illegible]

〃 چہارم تا سورۃ نحل ۱۴ پارہ 〃 [illegible]

〃 پنجم تا سورۃ فرقان 〃 [illegible]

〃 ششم تا سورۃ یٰسین 〃 [illegible]

مجموعہ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول [illegible]

تقابل ثلاثہ } توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ قیمت مع محصول ڈاک صرف [illegible]

اجتہاد و تقلید } اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۳؍

القرآن العظیم } قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت۔ قیمت ۱؍

الہام۔ الہام کی تشریح اور آریوں کا رد ۱؍

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن
مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲؍

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی عجیب بحث ۱؍

[illegible] بدعت۔ بدعات کا رد ۱؍

ترک اسلام۔ مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ ترک اسلام کا جواب قابل دید قیمت ۴؍

تہذیب۔ مہذبوں کے فرائض ۱؍

جہاد وید۔ وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کی ایسی آسان طرز سے کہا گیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ لے۔ اور کامیاب ہو سکے۔ علمائے گرامی نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۶؍

خصائل النبی۔ شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ قیمت ۱؍

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت ۴؍

ترک وید۔ غازی محمود دھرمپال کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت دیا ہے ۶؍

تقلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام
دھرمپال۔ جلد اول ۳؍ جلد دوم ۳؍ جلد سوم ۳؍ جلد چہارم ۳؍ چاروں کی قیمت ۸؍

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث کے مسائل کا بیان ۳؍

اسلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱؍

سبیل الرشاد } اتفاق کا سبق دینے والا ۳؍

اسلامی تاریخ } آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ۱؍

اسلام اور برٹش لاء۔ اس میں سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۲؍

بحث تناسخ۔ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲؍

شادی بیوگان اور نیوگ ۱؍

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۱؍

حدوث وید۔ آریوں کا رد ۱؍

شریعت و طریقت ۱؍

الانصاف فی حق احناف } حنفیوں کے جواب میں قیمت ۳؍

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ مولانا شبلی [illegible]

البرہان العجاب۔ فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی قیمت ۴؍

سٹوڈنٹس ڈکشنری آف عربک } اس کتاب میں **روٹس اینڈ پاور نوٹ** } فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱؍

حدیث نبوی اور تقلید شخصی } دونوں مضامین پر بحث قیمت ۳؍

صحیفہ محبوبیہ۔ قادیانی صالح محیفہ صفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید۔ قیمت ۴؍

کلمہ طیبہ۔ اس رسالہ میں کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفصیل اور تشریح تفسیر میں کی گئی ہے۔ قیمت ۱؍

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید مع جواب آئینہ حق نما۔ ۵؍

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال وید سے ۱؍

سوامی دیانند کا علم و عقل ۱؍

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادات کی فضیلت کا ثبوت ۲؍

ترک اسلام۔ رسالہ ترک اسلام کا مکمل۔ اور مفصل جواب ۶؍

الفوز العظیم۔ قرآن کریم کی قسموں کی حکمت ۳؍

سیرۃ البخاری۔ امام بخاری کی سوانح عمری [illegible]

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۸۲۳۳ بجناب
محمد ابراہیم صاحب خیاط متولی مسجد شہر
علیگڑھ ALIGADH CITY

اہلحدیث ... پرنٹنگ ورکس امرتسر میں ... چھپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ... مالک نے شائع کیا۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

جلد (۱۳) — نمبر (۴)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۸ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

بابت تطبیق حدیثین

اخبار اہلحدیث میں بہت دنوں تک مذاکرات علمیہ جاری رہے جن میں اہل علم کو اپنے جوہر دکھانے کا اچھا موقعہ ملتا رہا اور ناظرین کو بھی معلومات سے فائدہ پہونچا۔ اخبار اہلحدیث ایک مذہبی پرچہ ہے اس کا فرض ہے کہ مذہبی خصوصاً حدیثی مضامین پر بحث کرے اسلئے سوچکر اعلان کیا جاتا ہے کہ احادیث کے متعلق جس جس قسم کی مشکلات شائقان حدیث کو پیش آیا کریں وہ بھیجا کریں اون کو مذاکرہ علمیہ میں درج کرکے اہل علم کے معلومات سے فائدہ حاصل کیا جائے گا جس سے بہت سے لوگوں کے لئے حدیث کی تشریح لکھنے میں مدد ملیگی انشاء اللہ المستعان مضمون کو دائمی اجر۔

اخبار اہلحدیث بفضلہ تعالےٰ عموماً علماء حدیث کی نظر سے گذرتا ہے اسلئے توقع بیجا نہیں کہ اس قسم کے مذاکرات علمیہ میں حضرات علماء حصہ لیا کرینگے۔

سب سے پہلے میں خود اس مذاکرہ کو شروع کرنے کے لئے دو حدیثیں پیش کرکے اہل علم ناظرین کو ان کی تطبیق کے لئے توجہ دلاتا ہوں۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ مشکوٰۃ باب القدر	جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت (توحید) پر پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ اوسکو یہودی یا عیسائی۔ یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

اس حدیث کا مضمون مدنظر رکھکر مندرجہ ذیل حدیث سنئے۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ و اذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ماجبل علیہ مشکوٰۃ باب القدر	فرمایا جب تم سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹگیا تو اسکو مان لو اور جب تم سنو کہ کوئی آدمی اپنی عادت سے بدل گیا تو مت مانو کیونکہ وہ جس عادت پر پیدا ہوا ہے اسی پر رہیگا یا اسی طرف جائیگا۔

ان دونوں میں فطرت اور ماجبل علیہ (عادت) اگر ایک ہے تو ان میں اختلاف کھلا ہے کیونکہ پہلی حدیث سے تغیر فطرت ثابت ہے دوسری کو تغیر بھی ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایک نہیں تو ان کی

ناظرین کو اسلامی سال نو مبارک ہو

کیا مراد ہے۔

اسکے علاوہ اور بھی ان حدیثوں میں بحث ہے جسکو اہل علم خود سمجھ سکتے ہیں۔

امید ہے علماء حدیث اس مضمون پر کافی غور کر کے جواب دینگے۔

قادیانی مشن

جنگ یورپ کا اصلی سبب مرزا صاحب کا انکار ہے

عرصہ ہوا ایک صاحب سکول میں مدرس تھے راستے میں چلتے چلتے کسی ماہ جبین لیڈی پر نظر پڑ گئی اوس بیچاری بیکس کو کیا خبر وہ تو اپنی گاڑی پر رفو چکر ہوئی مگر ماسٹر صاحب کو بھی قابل رفو بنا گئی۔ ماسٹر صاحب کے دماغ کا یہ حال ہوا کہ جونہی کوئی لڑکا سوال کرتا فوراً خفگی کے لہجے میں فرماتے "یہ بھی اُسی ملعونہ کا بہکایا ہوا ہے" غرض ایسے ہی کہ جو کچھ بھی ہوتا اوس میں اُس ملعونہ کا دخل جانتے یہ قصہ تو بہت پرانا ہے آجکل قادیانی اخباروں نے اس کی مثال یہ قائم کی ہے کہ دنیا میں کوئی اہم واقع ہو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں ہمارے حضرت اقدس کی برکت ہے۔ جنگ یورپ کے اسباب تلاش کرنے میں بہت سے داناؤں نے وقت لگایا مگر قادیانی اخبار الفضل نے ایک ہی نقطہ میں حل کر دیا الفضل کی رائے ہے جس کی سند وہ مرزا صاحب کے قول سے دیتا ہے یہ جنگ مرزا صاحب کی وجہ سے ہوئی ہے کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے تو دیکھ اونکو منایا جاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے چنانچہ الفضل نے مرزا صاحب کے الفاظ جو نقل کئے ہیں درج ذیل ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں ہو اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی بہت قریب آتی جاتی ہے۔ نوح ؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا اور لوط ؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (الفضل ۸۔ نومبر سنہ ۱۴ء ص۷)

اس اقتباس اور سند سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی درج ذیل ہے:-

"اے مسلمان کہلانے والو! اور غفلت کی نیند سونے والو! خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو۔ اور خدا تعالیٰ کے سایہ کے نیچے آ جاؤ۔ اب کوئی جگہ نہیں۔ جو تمہیں پناہ دے سکے۔ بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو مان لو۔ اور اس کی رحمت کے مستحق بنجاؤ"

اہلحدیث۔ ہمارا خیال مدت سے یہی ہے کہ یورپ سارے کا سارا اگر مرزائی ہو جاوے تو اونکی موجودہ حالت کی نسبت ہم اوس کے مرزائی ہونے پر خوش ہیں اسلئے ہمارے خیال میں جنگی سلطنتوں کو الفضل کے مشورہ پر عمل کر کے جنگ سے عافیت پانا بہت مفید ہوگا بہ نسبت اس کے کہ مدت دراز تک جنگ میں لاکھوں آدمیوں اور کروڑوں بلکہ اربوں روپیہ کا نقصان کریں سب سے پہلے اس نعمت کے حقدار انگریز ہیں خدا کرے ہماری حکمران قوم انگریز الفضل کے مشورہ پر عمل کر کے مرزا صاحب کو خدا کا فرستادہ مان لیں اور دنیا کو نمونہ دکھا دیں کہ ایسے فرستادوں کو ماننے میں یہ فائدہ ہوتا ہے۔

رفع دخل مقدر | یہ وہم نہ کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب کے ماننے میں اگر جنگ سے نجات ہے تو اونکے ماننے والے کیوں ایکدوسرے سے برسر جنگ ہیں غالباً یہ اسلئے ہوگا کہ دونوں میں سے ایک فریق در پردہ منکر ہوگا جس کی تعیین ہم نہیں کر سکتے۔ ہاں اس کی نظیر بتلا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بارہا اعلان کیا تھا کہ میرا مرید طاعون سے نہیں مریگا (رسالہ کشتی نوح ص۲) پھر جب مرے تو اعلان ہوا کہ ہمکو اون کے دل کا حال کیا معلوم کہ وہ واقعی ہم کو مانتے ہیں یا منکر ہیں ٹھیک اسیطرح ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون مرزا صاحب کو مانتا ہے اور کون منکر ہے۔ اللہ اعلم باسرار عبادہ

لاہوری علماء کا عجیب فتوے

مندرجہ پیسہ اخبار

پیسہ اخبار مورخہ ۱۵ نومبر میں ایک فتویٰ قربانی کے متعلق چھپا ہے جس کے جواب سے سوال عجیب ہے اور سوال سے جواب عجیب تر۔

سوال یہ ہے:-

کیا فرماتے ہیں علمائے دین! اور مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ جو شخص شرعاً قربانی کر سکتا ہو اور اُس کی نیت قربانی کرنے کی ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ تھوڑے سے روپے میں قربانی کر دے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے

اور اُس کے پاس زیادہ خرچ کی طاقت نہیں وہ مجھ سے امداد لے۔ میں اُس کو بھیڑ بکری کی قیمت کے لئے روپیہ پیسہ دونگا۔ کیا ایسا کرنا شرعًا جائز ہے یعنی کسی سے روپیہ لے کر قربانی کرنا۔ یا قرضہ لیکر قربانی کرنا شرعًا جائز ہے یا نہیں؟
بینوا توجروا۔

اس سوال کا ابتدا کچھ ہے اور انتہا کچھ بہرحال ہم انتہائی خلاصہ کو صحیح سمجھتے ہیں جس کا مطلب دو لفظوں میں یہ ہے کہ کوئی شخص صاحب مقدرت (مستطیع) کسی سے کچھ لیکر یا قرضہ اُٹھا کر قربانی کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ قرضہ کا لفظ تو صاف ہے اس سے قبل کے لفظ (روپیہ لیکر) سے مراد غالبًا یہ ہے کہ کسی سے احسانًا کچھ لیکر قربانی کرے یعنی کوئی شخص بطور خود اُس سے سلوک کرے یا وہ قرضہ لے کر قربانی کرے تو علمائے لاہور فتویٰ دیتے ہیں اول۔

جواب۔ کسی سے قرضہ لے کر یا دوسرے سے امداد لے کر کوئی شخص قربانی کرنے کا شرعًا مجاز نہیں ہو سکتا۔ محمد عبد الحکیم شمس العلماء کلانوری (از لاہور)

اس جواب کا مطلب صاف ہے مگر دلیل ندارد۔ آگے چلئے دوسرے عالم صاحب فرماتے ہیں۔

الجواب بے شک! جو شخص کہ خود قربانی کر سکتا ہو وہ دوسرے کی امداد لیکر قربانی نہ کرے۔ وہو العالم من الاحقر خادم الشریف علی الحائری۔ (لاہوری)

بہت خوب دلیل ندارد۔

آگے سنئے تیسرے بزرگ فرماتے ہیں۔

الجواب واقعی جس شخص کو خود قربانی کرنے کا مقدور ہو اُسے چاہیئے کہ خود قربانی کرے غیر کی اعانت کا ہرگز طالب نہو علی الخصوص صورت معلومہ میں کہ کوئی شخص محض بطلب ناموری اُس کی امداد کرنے پر مستعد ہو۔ قربانی تو محض تقرب الی اللہ کی خاطر ہے۔ لہٰذا وہ حسبۃً للّٰہ ہونی چاہئے اگر کوئی شخص اس میں نمود اور شہرت دنیوی کا خواہاں ہو تو البتہ قربانی کا مقصد اس سے مفقود ہو جائے گا نعوذ باللّٰہ من ریاء الناس ونطلب منہ الاخلاص فی العبادات واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم وانا الراجی الغفران محمد المعروف بہ فضل میراں۔

ان بزرگ نے یہ لفظ بڑھایا ہے بغرض ناموری وغیرہ معلوم نہیں یہ کہاں سے لیا ہے سوال میں تو یہ درج نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال و جواب کسی خاص شخص کے لئے بنایا گیا

چوتھے بزرگ فرماتے ہیں:-

الجواب۔ اگر قربانی بحکم شریعت کسی شخص پر واجب نہو بایں وجہ کہ وہ مالک نصاب نہو۔ تو اس صورت میں اس شخص پر واجب نہیں کہ کسی سے امداد لے یا قرضہ اُٹھا دے اُسکے لئے جائز ہے کہ قربانی نہ کرے شرعًا اُسپر کوئی مواخذہ نہیں۔ اگر وہ مالک نصاب ہو تو اُسکے لئے جائز ہے کہ قربانی کم قیمت والی ذبح کر دے۔ بشرطیکہ شرعًا وہ قربانی جائز ہو سکتی ہو۔ ھٰذا ما فھمت من السوال واللہ اعلم بالکمال۔
الراقم خادم العلماء الابرار محمد یار عفی عنہ امام مسجد طلائی لاہور۔

یہ جواب بذاتہ صحیح ہے مگر اسکو سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ سوال میں نہ تو غیر مستطیع کا ذکر ہے بلکہ مستطیع مذکور ہے کیونکہ صاف الفاظ میں مرقوم ہے کہ جو شخص شرعًا قربانی کر سکتا ہے نہ واجب اور فرض سے سوال ہے بلکہ جائز سے۔ فاضل مجیب نے کہا ہے کہ غیر مالک نصاب پر قربانی واجب نہیں سائل کا سوال جواز سے ہے اور مجیب کا جواب سلب وجوب سے ہے۔ یہی معنے ہیں سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات (علماء لاہور) نے اس مسئلہ پر غور نہیں فرمایا۔ اب ٹھیک سوال کی صورت صاف ہے کہ ایک شخص قربانی کر سکتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کو قربانی کا حکم ہے بہت خوب اب اس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں یا تو اس کو کوئی شخص دوستانہ امداد دیتا ہے جس کو وہ قبول کر کے قربانی پر خرچ کرتا ہے یہ ہے سوال کا مطلب۔ جواب کا مدار اس پر ہے کہ پہلے یہ امر تنقیح کیا جائے کہ صورت مرقومہ میں جو روپیہ کسی سے بطور احسان یا بطور قرض اُسنے لیا ہے وہ اُس کی جائز ملک ہے یا نہیں؟ یقینًا اس کی ملک ہونے میں کسی کو شک نہو گا تو پھر اُس سے قربانی خریدکردہ کے جواز میں کیا شک ہے؟ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

بھلا یہ بھی کوئی بڑی شرافت ہے

ہمارے دوست پنڈت بھوجدت جی (مسافر آگرہ) عرصہ سے بیمار ہیں علالت دیرپا ہونے کی وجہ سے آپکو آگرہ سے شملہ تبدیل آب وہوا کے لئے لے گئے ہیں آپکی علالت کی خبر اخبار مسافر میں پڑھ کر خاکسار نے بھی عیادت کا خط لکھا جس کا جواب اونکے صاحبزادے نے قلمی بھی دیا اور اخبار میں درج کیا جو یہ ہے:-

مولوی ثناء اللہ صاحب کی شرافت

جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں آجکل پنڈت جی کی مزاج پرسی کے لئے چاروں طرف سے خطوط آ رہے ہیں جن میں بہت سے خطوط آریہ سماج کے برسدہ لیڈروں۔ اخبارات کے معزز اڈیٹروں اور ملک و قوم کے برگزیدہ سپوتوں کے شامل ہیں۔ اور ہم تہ دل سے ان سب بھائیوں و بزرگوں کے بے حد مشکور ہیں لیکن سب سے زیادہ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر اخبار اہلحدیث کے مشکور ہیں جن کی طرف سے آج خط ہمیں موصول ہوا ہے۔

ناظرین سے یہ امر مخفی نہو گا کہ مولوی ثناء اللہ

اہلحدیث کا مذہب

صاحب آج آریہ سماج کے سب سے بڑے مخالف[1] ہیں۔ اور گذشتہ دس سال سے ہماری و آپ کی تحریری و تقریری مٹھ بھیڑ ہوتی رہتی ہے۔ بسا اوقات مذہبی مباحثوں میں ایک دوسرے کے قلم و زبان سے سخت الفاظ بھی نکلجاتے ہیں۔ لیکن ہم اس امر کو عرصۂ دراز سے محسوس کر چکے ہیں کہ مولوی صاحب آریہ سماج کے کمینہ مخالفوں میں سے نہیں ہیں بلکہ بالطبع شریف و خلیق انسان ہیں یہی وجہ ہے کہ جس وقت طلبی ضمانت کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے انکا اخبار بند ہوگیا تھا ہم نے دلی درد کے ساتھ اس طلبی ضمانت کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا تھا۔ بہرحال ہم اس عنایت کے لئے مولوی صاحب کا دلی خلوص کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ ملک کے مختلف مذاہب کے مدعی ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں پریم و پریتی کے تعلقات پیدا کرنے میں مولوی صاحب کی مثال سے سبق حاصل کرینگے۔" (مسافر آگرہ ۱۳ ر نومبر)

اہلحدیث - کسی مخالف مذہب کی بیمار پرسی کرنا یا اوس کی عیادت کو جانا اخلاق نبوت میں اونے درجہ کی سنت ہے مگر چونکہ آجکل ہم لوگوں کے جو مذہبی آدمی کہلاتے ہیں اخلاق اس قدر گر گئے ہیں کہ اتنا معمولی کام بھی زمانہ کے لحاظ سے بڑا سمجھا جاتا ہے سو یہ ہماری اپنی کمزوری ہے ورنہ مذہب تو یہ سکھاتا ہے ؎

ہندو سے لڑیں نہ گبر سے بیر کریں
شر سہیں اور شر کی عوض خیر کریں
جو کہتے ہیں یہ کہ ہے جہنم دنیا
وہ آئیں اور اس بہشت کی سیر کریں

جہاد وید

ویدوں سے جہاد کا ثبوت -

قیمت ۲ر پنجہ

ایک سو ساٹھ روپیہ انعام منجانب انجمن اہلحدیث مراد آباد

امابعد اہل بصیرت پر واضح ہو کہ دینی احکام کا اعتبار خاصۃً سند پر موقوف ہے۔ اگر دین میں سند نہوتی تو سارا کارخانۂ دین درہم برہم ہوجاتا۔ دنیا میں یہ فخر بجز اہل اسلام کے کسی کو حاصل نہیں۔ جمیع علماء متقدمین و متاخرین اس پر متفق ہیں۔

چونکہ مولوی قدرت اللہ صاحب مراد آبادی رسالہ ابصار صفحہ ۴ میں فرماتے ہیں حضرت کی محبت کی پہچان آنحضرت کا اتباع ہے کہ مقلدین کو بدرجہ اتم حاصل ہے انتہی۔ اور مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی رسالہ فرائد النور فی جرائد القبور صفحہ ۴۱ میں فرماتے ہیں۔ ہم تو حضور ہی کو مقتدا جانتے ہیں اور حضور ہی کے افعال شریفہ کا اتباع کرتے ہیں انتہی۔ لہذا حسب مشورہ مولانا تھانوی خصوصاً ہر دو صاحبان اور عموماً جملہ مقلدین احناف سے گذارش ہے کہ اگر آپ لوگوں کی نماز (جو اعظم العبادات ہے) حسب افعال رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے تو مسائل مندرجہ ذیل کو اگر کسی حدیث صحیح بلکہ حسن لذاتہ سے ہی بنص صریح ثابت فرمادیں تو فی مسئلہ حق المحنت بطور انعام بیس روپیہ دیئے جاوینگے جو ہر طرح بذریعہ عدالت بھی وصول فرما سکتے ہیں۔

(۱) وقت ظہر کا دوسری مثل کے اخیر تک باقی رہنا۔

(۲) حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مقتدیوں کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع فرمانا۔

(۳) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہری نمازوں میں آمین آہستہ فرمانا۔

(۴) حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا رفعیدین بوقت جانے رکوع اور سر اٹھانے رکوع کے نہ کرنا۔

(۵) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زیر ناف نماز میں ہاتھ باندھنا۔

(۶) حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ استراحت نکرنا (یعنے پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر نہ کھڑا ہونا)

(۷) حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر قعدہ سلام والے میں تورک نکرنا (یعنے بایاں قدم نکالکر زمین پر نہ بیٹھنا)

(۸) حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھنے میں بیچ کا قعدہ کرنا۔

تنبیہ - اگر جواب نہو سکے تو عجز اپنا تحریر فرماکر ہم سے اوس کے خلاف میں بشرائط مذکورہ احادیث بلا معاوضہ طلب فرماسکتے ہیں ورنہ خاص اہل مراد آباد کے واسطے میعاد آخر ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ ہے بعد اس کے فرار سمجھا جائیگا البتہ اصحاب بیرونجات مہلت تحریر سے لے سکتے ہیں

المشتہر - محمد ابراہیم ناظم انجمن اہلحدیث مراد آباد واقع مسجد سبزی بازار چوک -

---

"نہر سویز"

آج کل جنگ کی خبروں میں نہر سویز کا ذکر بار بار آتا ہے۔ اس لئے ناظرین کو اس عظیم الشان نہر کا حال معلوم ہو جانا چاہیئے۔

دنیا کے قدیم قانون بین الاقوام میں نہر سویز کی کوئی مثال پائی نہیں جاتی۔ اس لئے کہ اس قدیم زمانہ میں کوئی قانون نہ تھا جس کے مطابق نہر سویز پر عملدرآمد کیا جاتا۔ مگر ضرورت ایجاد کی ماں ہے اس کی ہستی نے اس کے لئے قانون بنادیا جس کی بنا بہت کچھ عہدناموں پر ہے مسٹر لارنس مشہور مصنف اصول قانون بین الاقوام کی رائے ہے کہ چونکہ نہر سلطنت عثمانیہ کے حدود ارضی کے درمیان سے گذرتی ہے جس کی تہذیب کا

[1] ہم اس راہ میں آپ سے متفق نہیں ہیں۔ ہم نے بارہا لکھا کہ آریہ سماج اسلام اور اہل اسلام کے ابر رحمت ہے پھر مخالف کیسے (اڈیٹر)

الہام - الہام کی تشریح اور آریوں کا رد - ۱ر پنجہ

معیار اہل فرنگ کے معیار سے بالکل مختلف ہے اس لئے دولت عثمانیہ کا پورا اور کامل اختیار اہل فرنگ کے تجارتی حقوق کو مدنظر رکھنے والا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ایک سلسلہ معاہدات کی ضرورت محسوس ہوئی جن کے مطابق نہر سویز کے متعلق ایک انوکھا قانون تیار ہوا۔ اور اس کی پیروی اب نہر پنامہ کے عہد نامہ (ہے پانسفورٹ ۱۹۰۱ء) میں ہوئی ہے۔

دنیا بھر کے انجینیروں کا اس امر میں اختلاف رائے تھا کہ اس جگہ کوئی نہر بنائی جاسکتی ہے ایک فریق اپنے اختلاف کو اس دعوے پر مبنی خیال کرتا تھا کہ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کی سطح آب ایک دوسرے کے مساوی نہیں ہے۔ اسلئے نہر نہیں بن سکتی۔ ایم فرڈیننڈ لیسپس ایک فرانسیسی انجینیر نے آخرش بڑی جدوجہد اور تجربہ کے بعد نتیجہ نکالا کہ دونوں سمندروں کی سطح ایک ہے اور نہر کھودی جاسکتی ہے۔ ایک کمپنی بنائی گئی جس میں فرانسیسی اور انگریزی اثر بہت زیادہ تھا۔ خدیو مصر نے اس کمپنی کو کئی رعایتیں دیں۔ جن کی منظوری سلطان روم سے منگائی گئی۔ آخر نہر تیار ہوگئی اور ۱۸۶۹ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ یورپ۔ ہندوستان اور جاپان کے درمیان تجارتی لحاظ سے اس نہر کی بڑی وقعت تھی۔ مگر دول یورپ ۱۸۸۸ء تک کسی ایک بات پر قائم نہ ہوسکیں اور اس لئے کوئی عہد نامہ اس کے متعلق تیار نہ ہوسکا آئے دن فساد رہنے لگا اور آپس میں مختلف دول یورپ کی رنجش کا سامان پیدا ہوگیا۔ ۱۸۸۷ء اور ۱۸۸۸ء کی لگاتار کشمکش کے بعد اس مسئلہ کا حل ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ہوا۔ غیر جانبداری کا اصول اس نہر پر عاید کیا گیا اور عہد نامہ پر یورپ کی چھ بڑی سلطنتوں یعنی برطانیہ روس۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی اور آسٹریا نے دستخط کردیئے۔ اور ساتھ ہی ترکی۔ سپین اور ہالینڈ نے بھی اس معاہدہ کو درست تسلیم کیا۔ اس وقت اگرچہ جاپان اور صوبجات متحدہ امریکہ اس عہد نامہ کے کوئی فریق نہ تھے مگر عملی طور پر ان دونوں طاقتوں نے بھی اس عہد نامہ کو تسلیم کرلیا۔ اور اس وقت سے آج تک اس عہد نامہ کا عملدرآمد ان کی رضامندی کا کافی ثبوت ہے۔

عہد نامہ کی شرائط کے بموجب یہ نہر امن اور جنگ دونوں حالتوں میں کھلی رہیگی۔ ترکی یا کسی اور طاقت کو اس کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ہر قسم کے جہاز خواہ جنگی ہوں یا تجارتی۔ خواہ وہ کسی طاقت کے ہوں۔ خواہ وہ جنگ کررہی ہوں یا غیرجانبدار ہو اس نہر میں سے گذر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی لڑائی یا اس کے متعلق کارروائی نہر میں نہیں کی جاسکتی اور سمندر میں بھی تین بحری میل اسی طرح متبرک سمجھے جائینگے نہر کو دونوں دہانے روکے نہیں جاسکتے۔ اور لڑنے والی طاقتوں کے جہاز اور ان کے گرفتار کئے ہوئے جہاز نہر یا اس کی بندرگاہوں میں کسی صورت میں بھی ۲۴ گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتے۔ اور کوئی فوج یا سامان حرب وہاں نہیں اتارا جاسکتا۔ اگر نہر کی ان شرائط کے متعلق کبھی کوئی اندیشہ ہو تو مصر اور روم کو اختیار ہے کہ اس کی حفاظت کے لیے مناسب ذرائع استعمال کریں۔ مگر کسی صورت میں مستقل قلعے اس کے کناروں پر نہیں بنا سکتے۔ یا امن کے متعلق اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتے۔ سلطنت برطانیہ نے بھی مصر کے عجیب وغریب حالات ہونے کی وجہ سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے نہر پر عملی اختیار رکھا ہوا تھا۔ مگر ۱۹۰۴ء میں جو عہد نامہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان مراکش اور مصر کے متعلق ہوا اس کے بعد سلطنت برطانیہ نے دوبارہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کے عہد نامہ کی پابندی اپنے ذمہ لی۔

ان شرائط کی پابندی اب تک دول یورپ اور دیگر سلطنتوں کے درمیان ہوتی رہی ہے اور خیال یہ ہے کہ موجودہ اہم جنگی شورش میں بھی نہر سویز کے متعلق کسی قسم کی بے ضابطگی یا اقرار نامہ کی خلاف ورزی نہیں ہونے پائیگی۔

(دلیش)

اسلام اور جنگ

جس مذہب کا نام ہی لفظ صلح کا ہم معنے ہو۔ اس پر یہ اعتراض کہ وہ تلوار سے ہی بڑھا اور تلوار سے زندہ رہ سکتا ہے۔ بڑا ہی ظلم ہے۔ معترض اتنا ہی غور کریں کہ آخر کوئی شخص کوئی نام رکھتا ہے تو اس نام کے تجویز کرنے میں کوئی غرض اسکی ہوتی ہے۔ اگر درحقیقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تلوار کے ذریعہ سے ہی اپنا دین پھیلانے پر آمادہ تھے تو اس کا نام اسلام انہوں نے کیوں رکھا؟ سارا عرب تو ان کا پہلے دن سے ہی دشمن ہوچکا تھا کس کو دھوکہ دینے کے لئے انہوں نے اپنے مذہب کا نام اسلام یعنے صلح کا مذہب رکھا اور پھر غور کرو کہ آپ نے کیسی عجیب بنیاد صلح کی اسلام کے ذریعے رکھدی کہ آپ نے کسی نبی کی نبوت سے انکار نہیں کیا بلکہ کل نبیوں پر ایمان لانا اسلام کا اصل الاصول قرار دیا۔ یہ وہ عظیم الشان کام مذہب میں صلح کی بنیاد رکھنے کا تھا جو کسی مذہبی پیشرو نے نہ آپ سے پہلے کیا اور نہ آجتک آپ کے بعد کیا بلکہ مہذب ممالک کی مذہبی آزادی درحقیقت اسلام کے باغ کا ہی ایک ثمر ہے۔ مذہبی پیشواؤں کی یہاں تک عزت کی اس سے بڑھکر یہ کہ کسی قوم کے جھوٹے معبودوں کو بھی برا کہنا جائز نہ رکھا لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پہلی مذہبی کتابوں کی بھی یہاں تک عزت کی کہ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ کا مقام ان کو دیا اس سے بڑھکر صلح کی تعلیم ناممکن تھی۔ اور ناممکن ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر اسلام واقعی جنگ کی ضد ہے

اور اپنے حقیقی معنوں کے لحاظ سے ایسی عظیم الشان صلح کی بنیاد سب مذاہب میں اسلام نے رکھی۔ تو پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کیوں کئے دنیا کی مہذب سے مہذب قوم آج یہ نہیں کہہ سکتی کہ صلح پسند اور امن جو قوموں کو کبھی بھی ایسی مجبوری پیش نہیں آسکتی کہ وہ کسی دوسری قوم سے جنگ کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں مگر یاد رکھو کہ جو معمولی ضرورتیں امن پسند اور صلح جو قوموں کو جنگ کے لئے پیش آجایا کرتی ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کو پیش آنے کے باوجود بھی اللہ تعالے نے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہیں دی۔ اور نہ ان ضرورتوں کو مجبوری کی حد تک پہنچی ہوئی ضرورتیں قرار دیا۔ امن کی خواہشمند قوموں کی عزت پر جب کوئی حملہ ہوتا ہے یا ان کی جائدادوں اور ان کے مالوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی تجارتوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے۔ یا ان کی آزادی پر کوئی حملہ ہوتا ہے یا سب سے بڑھکر ان کی جانوں پر کوئی حملہ ہوتا ہے تو دنیا کی اصلاح میں بھی وہ باوجود امن پسند ہونے کے جنگ کی ابتدا کرنے میں حق بجانب سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمان قوم پر مکہ میں برابر تیرہ سال تک ان تمام معاملات میں ایسے خطرناک حملے ہو چکے تھے کہ قریب تھا کہ اگر مسلمان اپنے گھروں کو چھوڑ کر نہ بھاگ جاتے تو ان کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاتا ان کی نہ کوئی عزت باقی رہی تھی نہ ان کی جائیدادیں اور اموال ظالموں کے ہاتھ سے محفوظ رہے تھے نہ ان کی کوئی تجارت رہ گئی تھی نہ اون کے لئے آزادی کا کوئی پہلو باقی رہ گیا تھا اور نہ ہی اُن کی اُن کے بال بچوں اون کے بھائی بندوں کی جانیں محفوظ تھیں بلکہ بہت سے بڑے بڑے مظالم کے ساتھ مار ڈالے گئے تھے۔ پر ان باتوں پر مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت ہوتی رہی۔ یہ کس لئے؟ اس لئے کہ یہ سب باتیں اب تک اپنی عزت اپنے مالوں۔ اپنی تجارتوں اپنی آزادی اپنی حفاظت کے لئے تھیں اور اللہ تعالے چاہتا تھا کہ مسلمان اپنے نفوس پر ہر قسم کے دکھ اور مصیبتیں برداشت کرنا سیکھیں ان کا چونکہ نام ہی مسلم یا ایک صلح پسند اور حق جو قوم تھا اور وہ نام ان کا اپنا تجویز کردہ نہ تھا بلکہ اس خدائے قادر کا تجویز کردہ تھا هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ جس نے انہیں حقیقی معنوں میں مسلم بنا کر دکھانا تھا اسلئے انہیں جائز نہیں دی گئی کہ وہ ان دکھوں ان مصیبتوں ان حق تلفیوں اور جانوں کے تلف ہونے پر اعلان جنگ کریں جن پر دنیا کی دوسری قومیں کرتی ہیں مگر آخر ان کو بھی میدان جنگ میں نکلنا پڑا کب اور کن حالات کے ماتحت ایسا کرنا پڑا اس پر قرآن سے بڑھکر کوئی شاہد نہیں۔ ابتدا میں جنگ کی اجازت کا ذکر دو موقعہ پر قرآن شریف نے فرمایا ہے ایک سورہ حج میں اور دوسرے سورہ بقرہ میں اور دونوں جگہ الفاظ مختلف ہیں مگر مفہوم ایک ہی ہے سورہ حج میں تو یہ الفاظ فرمایا اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا (۲۲ - ۲۹ - ۴۰) ان لوگوں کو جن کے ساتھ جنگ کیا جاتا ہے اجازت دی جاتی ہے۔ (کہ وہ بھی جنگ کریں) کیونکہ ان کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ وہ لوگ جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے (اور انکا) سوائے اس کے (کوئی قصور نہ تھا) کہ وہ کہتے تھے ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے نہ رکواتا تو صومعے اور گرجے اور عبادتخانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بہت لیا جاتا ہے ویران کر دیئے جاتے" اور سورہ بقرہ میں فرمایا۔ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (۲:۱۹) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور (ضرورت جنگ کی) حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں کرتا اور اس کے آگے فرمایا۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (۲:۱۹۳) اور اُن کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور مذہب اللہ کے لئے ہو۔

اول دونوں مقامات سے ذیل کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ مسلمان طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے برداشت کر چکے تھے وہ اپنے گھروں سے بھی ناحق نکالے جا چکے تھے۔ مگر ان کو اپنی مصیبتوں کا انتقام لینے یا اپنے گھروں کے واپس لینے کے لئے جنگ کی اجازت نہیں دیگئی تھی۔ دوئم یہ کہ ان کا جنگ کرنا اب اپنے لئے نہ تھا بلکہ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں تھا اور دوسری جگہ اسی مطلب کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ اگر اب بھی جنگ کی اجازت نہ دیجائے۔ تو تمام مذاہب کے مقدس مقامات برباد کر دیئے جائیں گے۔ سو مسلمانوں کا جنگ اپنے مال و جان اپنی عزت اپنی تجارتوں کی حفاظت کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ ان مقامات کو جو اللہ تعالے کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں ویرانی سے بچانے کے لئے تھا اور اسی کا نام فی سبیل اللہ رکھا ہے۔ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ کے الفاظ سے اور فی سبیل اللہ کہکر یہ جتایا ہے کہ مسلمانوں کا جنگ اپنی قومیت کے لئے بھی نہیں بلکہ سب قوموں کے یکساں بھلے کے لئے اور صرف اسی قوم کے خلاف ہے جو تمام قوموں کی مذہبی آزادی کو برباد کرکے اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانا چاہتی ہے۔ جو یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ لوگ کلمۂ حق منہ سے کہہ سکیں بلکہ کسی کلمۂ حق اپنی کسی غرض یا فایدہ کے منافی خیال کرکے ایسے کلمۂ حق منہ سے نکالنے والے لوگوں کو دنیا سے نیست و نابود کرنا چاہتی ہے۔

سوئم دونوں آیتوں میں ایک جگہ يُقٰتَلُوْنَ فرمایا اور دوسری جگہ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ

فرمایا کہ یہ حکم دیا ہے کہ باوجود ان سب باتوں کے کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں اور ان کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اللہ کے نام کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں کہ اپنے مخالفوں سے جنگ کی ابتدا کریں۔ بلکہ پہلے مخالف جنگ شروع کریں تو اس کے بعد مسلمانوں کو جنگ کی اجازت ہے۔ باوجودیکہ تمام واقعات پیدا ہو چکے تھے۔ جن کی وجہ سے جنگ ضروری ہو چکی تھی۔ پھر بھی اسلام کو جنگ کے ساتھ اس قدر نفرت تھی۔ کہ اب بھی یہی حکم ہوتا ہے کہ مخالف جنگ شروع کریں۔ تو تم جنگ کرو ورنہ اب بھی رُکے رہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر فرمایا کہ اگر جنگ شروع کر دینے کے بعد وہ رُک جائیں اور جنگ کرنا ترک کر دیں تو تم بھی رُک جاؤ اور ان کی ساری زیادتیوں کو معاف کر دو۔ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۲: ۱۹۲)

چہارم جنگ کے اندر جنگی ضروریات سے بڑھکر کسی قسم کی زیادتی کرنے سے روکا۔ لَا تَعْتَدُوْا ایک قوم جو طرح طرح کے دُکھوں اور مصیبتوں کا شکار ہو چکی تھی۔ ممکن تھا کہ فتح اور غلبہ کے وقت وہ اپنی مصائب کا انتقام لینے کے لئے دشمن پر کوئی زیادتی کر بیٹھے۔ اس سے روکا اسی بنا پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جانشین اپنی فوجوں کو یہ ہدایت دیتے رہے۔ کہ بچوں۔ بوڑھوں۔ عورتوں۔ راہبوں وغیرہ کو جنگ میں قطعاً نہ چھیڑا جائے۔ ثمردار درخت نہ کاٹے جائیں۔ گھر نہ جلائے جائیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کے ارتکاب سے کئی مہذب قوموں کا دامن آج بھی آلودہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ مظلوم ہو کر نہیں بلکہ ظالم ہو کر جنگ کرتے ہیں ان کو کوئی دُکھ دینے والا نہیں بلکہ وہ دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ جن سے اٹلی کے خونخوار مظالم طرابلس میں۔ یا بلقانی ریاستوں کے وحشیانہ مظالم ٹرکی کی پردہ نشین عورتوں اور معصوم بچوں پر۔ یا جرمنی کا بلجیم کے شہروں کو جلانا اور بچوں اور عورتوں تک کی مصائب کا لحاظ نہ کرنا۔

پنجم جنگ کی غرض یہ نہ تھی کہ کسی قوم کو مفتوح اور مغلوب کر لیں یا کسی پر اپنے رعب کا سکہ بٹھائیں بلکہ صرف یہ کہ فتنہ باقی نہ رہے امن پسند مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کو کلمہ حق کہنے کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے۔ گرجے مسجدیں اور دوسرے مذاہب کے عبادتخانے سب یکساں محفوظ ہوں اسی کا نام يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ رکھا ہے اور یکون الدین کے جو معنے بعض لوگوں نے یہ کئے ہیں کہ سب لوگ اللہ کا دین یعنے اسلام قبول کر لیں وہ نہ صرف قرآن کریم کے دوسرے مقامات کے خلاف ہیں بلکہ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات یہ بتاتے ہیں کہ آپنے یہ معنے اسکو کبھی نہیں سمجھے مثلاً اسی جگہ قرآن شریف میں فرمایا فان انتھوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اگر یہ لوگ جنگ سے رک جائیں تو تم ان کو سب کچھ معاف کر دو اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا کہ اگر یہ صلح کے لئے جھکیں۔ تو تم سب صلح کے لئے جھک جاؤ۔ پس اگر اسلام قبول کرنا شرط ہوتی۔ تو یہ ہدایات جو اس کی منافی ہیں کیوں دیجاتیں سب سے بڑھکر یہ کہ سورہ حج میں جنگ کی آخری غرض یہ لکھی ہے کہ گرجے اور دوسرے عبادتخانے اور مسجدیں سب یکساں ویرانی سے بچائے جائیں اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقعہ پر کفار سے صلح کی حالانکہ انہوں نے اسلام تو قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہاں تک شرط کر لی تھی کہ کفار میں سے کوئی مسلمان ہو کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جائے تو آپ اسے اپنے پاس نہیں رکھیں گے اور مسلمانوں میں سے کوئی کفار سے جا ملے تو کفار اسے واپس نہیں کرینگے۔ پس ان تمام آیات اور ان واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ کے یہ معنے کہ سب لوگ اللہ کا دین قبول لیں غلط اور قرآن کریم کے صریح مخالف ہیں۔

ان تمام امور سے معلوم ہوگا کہ گو اسلام کو جنگ کرنی پڑے مگر یہ اس نہائت درجہ کی مجبوری میں جائز رکھے گئے۔ جب اور کوئی صورت قیام امن کی باقی نہ رہی۔ اور چونکہ قیام امن اسلام کے اصل اغراض میں سے تھا اسلئے صرف اسی ایک غرض کے لئے جنگ کی اجازت دی اور اسی قیام امن کی حد تک جنگ کے جاری رکھنے کا حکم دیا اور کسی وقت اس غرض کے حاصل ہو جانے کی صورت میں جنگ کو روک دینے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوگا۔ کہ واقعی اسلام صلح کا نام ہی ہے البتہ صلح اور امن کے قائم کرنے کے لئے جو ضرورتیں پیش آئیں۔ اور جو کچھ بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ اسلام کے اس مفہوم کے منافی نہیں۔ (پیغام صلح)

ترکوں کے متعلق مرزائی اخباروں کی رائے

آجکل چونکہ ترک برسرجنگ ہیں اسلئے ہر ایک انجمن سوسائٹی اور اخبار ان کی نسبت اظہار رائے کر رہے ہیں مرزائی اخباروں نے مندرجہ ذیل رائے ظاہر کی ہے۔

لاہوری پارٹی کا آرگن "پیغام صلح" لکھتا ہے:۔

"الٰہی دنیا کے ان زلزلوں اور ہلاکتوں میں ہماری حفاظت فرما اور ہم سے کوئی بھی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو ہماری ہلاکت و بربادی اور تیرے دین کی ذلت کا موجب ہو۔ ہم نہیں جانتے کہ ترکوں کی تباہی تیرے دین کے لئے مفید ہے یا مضر۔ اگر ترکوں کا وجود اسلام کے لئے مضر ہے تو ان کو ضائع ہونے دے اور اگر اسلام کے لئے ان کا وجود مفید ہے تو ایسے سامان کر کہ وہ دنیا میں قائم اور سلامت رہیں"

قادیانی جماعت کا آرگن الفضل لکھتا ہے:۔

ترکوں کی حالت جبکہ اس درجہ نیچے گر گئی ہے اور وہ دین سے ایسے بے بہرہ اور نسلی تعصب کے ایسے دلدادہ ہو گئے ہیں تو اون کو مسلمان کہنا یا اُن کی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا کیسی بے وقوفی ہے جب اسلام ہی نہ رہا تو پھر اسلامی حکومت کیسی! اسلامی حکومت وہی ہے جس میں اسلام کا خیال رکھا جائے جو اسلام کی ترقی کا باعث ہو"

اہلحدیث - الفضل کا فیصلہ بہت صاف ہے کہ ترک مسلمان ہی نہیں - مگر الفضل کا یہ فیصلہ خاص ترکوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ کل دنیا کے حق میں ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں غرض ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ایک مرزائی کے سوال بغرض جواب

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ و مزاج شریف کے بعد عرض ہے کہ ایک شخص احمدی مندرجہ ذیل سوالات کرتا ہے اور اس شرط پر جواب طلب کرتا ہے کہ اگر مجھے جواب ملجاویں تو میں مرزائیت سے تائب ہو جاؤنگا اس لئے آپ مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بہت جلدی تحریر فرماویں اور نیز تحریر فرماویں کہ جو مباہلہ کیجئے اور مرزا کے مابین ہوا ہے وہ بدر اخبار میں کس تاریخ کے پرچہ میں ہے اور کس کو لنا ہے اور وہ پرچہ کہیں سے مل بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر اور کہیں سے نملے تو آپ دکھا سکتے ہیں یا نہیں ضرور مہربانی فرماکر جلدی جوابات سے مطلع فرماویں کیونکہ اس مرزائی سے میری شرط ہے اور دن تھوڑے باقی ہیں اگر کوئی رسالہ اس بارے میں ہو تو بذریعہ وی پی ارسال فرماویں - وہ سوالات یہ ہیں -

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول جو قرآن مجید وحدیث صحیح سے ثابت ہے اس پر ایک مرزائی یہ سوال پیش کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ کس حیثیت سے نازل ہونگے آیا اپنی اصلی حیثیت سے یا اس سے تنزل ہو کر یا ترقی پاکر یا ان تینوں صورتوں سے علیحدہ کسی دوسری حیثیت پر -

(الف) اگر اصلی حیثیت سابقہ پر نزول فرماوینگے تو امت محمدیہ سے انکا کوئی تعلق نہ ہوگا وہی کتاب انجیل اور وہی ان کی امت نصاریٰ اور وہی رسالت ونبوت جس کا تعلق صرف بنی اسرائیل یہود سے تھا انکو ملے گی کیونکہ سابقہ اصلی حیثیت تو ان کی یہی تھی (ب) اگر اس سے تنزل ہو کر آویں تو منجملہ افراد محمدیہ کے ایک امتی ہونگے اور اپنی اصلی حالت نبوت و رسالت سے بلا قصور معزول ہو جائینگے اور اس طرح معزول ہونا بخلاف قرآن مجید ہے دیکھو جَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ - لہذا وہ نبی سے امتی نہیں ہو سکتے - (ج) آپ لوگ جو یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خدایا مجھے امت محمدیہ میں داخل فرمائیو چونکہ وہ دعا انکی قبول ہو گئی تھی اس لئے وہ اس امت میں داخل ہونگے تو یہ سخت غلطی ہے کوئی نبی بلکہ ادنیٰ مومن بھی کبھی تنزل کی دعا اپنے حق میں نہیں کرتا تو پھر مسیح علیہ السلام کو باوجود مستقل رسول صاحب امت ہونے کے کیا پڑی کہ وہ اپنے حق میں تنزل کی دعا کرتے کیا وہ اپنی اصل رسالت کو افراد محمدیہ سے کم خیال کرتے تھے اگر یہی امر ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کو اپنے امتی ہونے سے کیا کم سمجھ کر تب انہیں امت محمدیہ میں داخل فرمائیو (د) اب تیسری حالت انکی ترقی کی ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ پہلے تو انکا دعویٰ تھا کہ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ اور پھر دعویٰ کریں کہ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا مگر اس حالت میں علاوہ ایک جدید رسالت ملنے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت جو آپکا عقیدہ خاتم النبیین ہونے کا ہے اس کا کیا حشر ہوگا - اور بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس بشارت کے کیا معنے ہونگے - مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کیا آپکے بعد پھر احمد تشریف لاوینگے

(۲) لوازمات رسالت ونبوت سے ہے کہ خداتعالےٰ کی وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام انبیاء کے پاس آتی ہے اور ایسی وحی پر ایمان لانا ہر ایک مومن کا فرض ہے اور نبی کی ایسی وحی کا منکر کافر ہو جاتا ہے اور یہ وہ خاصہ ہے جو بصورت موجودگی نبوت ورسالت کسی نبی سے دنیاوی زندگی میں علیحدہ نہیں ہوتا اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول پر اگر رسالت ونبوت سے معزول نہ ہونگے تو خداوند تعالیٰ کی وحی جلی متلو بذریعہ ملک جبرئیل ان کے پاس آئیگی یا نہیں اگر آئیگی تو اس پر تمہارا ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں اور بصورت انکار اس وحی کے تم لوگ کافر کہلاؤ گے یا نہیں - اگر کافر کہلاؤ گے تو جبکہ قرآن مجید کی وحی پر ایمان لانیکے بعد بھی کفر سے نہ بچے تو ایسی صورت میں بعد نزول قرآن وحی ونبوت کا سلسلہ جاری ہوا یا نہیں - اگر جاری ہوا تو اسپر ایمان لانا بھی ضروری ہوا اور اس کے انکار سے کفر بھی لازم آیا تو بتاؤ تمہارا قرآن مجید اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا کچھ بھی مفید نہ ہوا کیونکہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی آمد ثانی پر جو وحی نازل ہوگی اس کے انکار سے تم کافر ہو جاؤ گے - اگر ایمان لانا ضروری نہیں یا ان پر جبرئیل وحی نہیں لائینگے تو معلوم ہوا کہ وہ نبوت سے بھی معزول ہونگے اور منجملہ امت محمدیہ کے ایک صوفی درویش ہونگے جنکو درویشانہ اور صوفیانہ معمولی الہام کبھی ہو جایا کرے گا مگر وہ وحی یا نبوت نہ ہوگی اور نبوت سے معزول ہونگے -

(۳) مسیح ابن مریم کی زبان تو عبرانی یا سریانی تھی اور شریعت محمدیہ و قرآن مجید عربی زبان میں ہے لہذا جبکہ وہ نازل ہونگے تو اس غیر زبان کو جو ان کے لئے اجنبی ہے اس عالم اسباب میں کس طرح حاصل کرینگے - آیا آسمان سے ہی عربی زبان سیکھ کر آئیں گے یا بذریعہ جبرئیل ان پر دوبارہ قرآن مجید

جنگ یورپ کے اثرات

شروع شروع میں جب قیصر جرمنی نے فرانس پر چڑھائی کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ تو مدبران یورپ کو امید نہیں تھی۔ کہ یہ جنگ بہت زیادہ طول پکڑے گی۔ اور اس تیز رو آتش کے شعلے دور دور تک پھیلکر ایک ہیبت ناک صورت پیدا کر دینگے۔ اور اسکا اثر ملک کی تجارت پر خصوصیت سے بہت برا پڑیگا۔ مگر جوں جوں دن گذرتے گئے۔ یہ گتھی بجائے سلجھنے کے زیادہ پیچیدہ ہوتی چلی گئی اور اپنے مضر اثرات کی وجہ سے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ناگوار اثر ڈالنے کا موجب و مرتکب ہوئی۔

جرمنی۔ روس۔ فرانس۔ آسٹریا وغیرہ ممالک کی تجارت پر جو اسکا برا اثر پڑا ہے۔ اسکی تلافی تو وہ مدتوں تک نہ کر سکیں گے۔ اور بعد میں انکو معلوم ہوگا۔ کہ یہ بیوپار انکا سود مند تھا یا نہ۔ لیکن ہندوستان جو پہلے ہی بہت کچھ آئے دن کے قحط۔ بیکاری اور بیماری کی وجہ سے ہیجان وادموا ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تو یہ جنگ مرتے کو مارے شاہ مدار کا مصداق ثابت ہو رہی ہے تجارت کی راہیں مسدود ہیں۔ کاروبار میں تغیر واقع ہو رہا ہے۔ قحط کا یہ عالم ہے۔ کہ امرتسر جیسے شہر میں جو پنجاب کی تجارتی منڈی ہے۔ آٹا سات سیر۔ گوشت تین سیر اور دودھ چار سیر فی روپیہ بک رہا ہے۔ جو غریب طبقے کے لئے بالکل ناقابل برداشت ہے۔ دوسرے مقامات کی حالت کا اندازہ آپ کرلیں۔

قحط کی سختی آدمی برداشت کر سکتا ہے۔ اگر کاروبار اچھا ہو اور تندرست ہو۔ بیماری کی تکلیف جھیل سکتا ہے اگر گرانی کا دور دورہ نہ ہو۔ اسی طرح بیکاری کے برے ایام بھی آدمی اس امید پر کاٹ لیتا ہے کہ کسی دوسرے وقت میں یہ خسارہ پورا کرے گا۔ بشرطیکہ صحت بھی اور تنگی بھی ہوئی ہے۔ لیکن قحط۔ بیکاری اور اسپر موسم سرما کے چھوٹے چھوٹے دن جب اکٹھے ہوجاویں تو غریب مسلمانوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ جو بدقسمتی سے ہر دن چڑھے اٹھنے کے عادی ہوگئے ہیں۔ اور توکل کے انتہائی پہلو پر اسقدر عامل ہیں کہ صبح کی کمائی سے کچھ شام کو اور شام کی کمائی سے صبح کے لئے بچانا ہی نہیں چاہتے

اسوقت غریب ہندوستانیوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں قحط کی سختی اور بیکاری کیوجہ سے خورد و نوش اور پوشش کا سامان میسر آنا تو درکنار ایندھن کی تکلیف ہی کچھ کم اضطرابی و بےحواسی کا باعث نہیں ہے۔

چونکہ ہماری سہل انگاریوں اور راحت طلبیوں کیوجہ سے ہندوستان کے اندر اپنی صنعت و حرفت تلف ہوتے ہوتے محض برائے نام رہگئی ہے۔ اور ہماری زندگی کا مدار اور ہماری معاش کا انحصار یورپ کی توجہ اور فراغت پر ہے ادہر یورپ بوجہ جنگ کے خود معذور و مجبور ہے۔ اسلئے کاروباری لوگ خصوصًا اور ان سے تعلق رکھنے والے عمومًا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور منتظر ہیں۔ کہ کب جنگ ہٹے۔ اور وہ کچھ روزی کما کر کھانے کے لائق ہوں۔

یہ جنگ جو دن بدن زیادہ پھیلتی چلی جارہی ہے نہ معلوم کب تک طوالت کھینچے۔ اور کیا کیا تغیرات پیدا کرے۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ منتظمان حکومت گرانی سے کم از کم ہندوستانیوں کو محفوظ رکھیں۔ اور کچھ ایسے ذرایع مہیا کردیں جن سے قحط اور بیکاری کی تکالیف کا قرار واقعی انسداد ہوجائے۔ خدا رحم فرماتے۔

عیسائی اخبار نور افشاں کیا کہتا ہے؟

لدھیانہ کا عیسائی اخبار مذکور صفا یہ کہتا ہے۔

"فن محاربہ کے ماہرین اس امر پر متفق ہیں کہ ایک ہی جگہ پر قایم ہونا اور اپنے مقام کو صرف محفوظ رکھنے کی کوشش اور تجاویز کرنا خواہ وہ کیسی ہی پر تقش کیوں نہ ہو۔ جنگ میں ہزیمت پانے کی نشانی ہے کسی کا قول اور نصیحت ہے۔ کہ ہوشیار رہو۔ جو مقام تمہارے قبضے میں ہے۔ اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ آگے بڑھو۔ اسپر ایک دوربین اور تجربہ کار اور خیر اندیش عالم نے یوں کہا۔ آگے نہ بڑھنے سے مراد پیچھے ہٹنا ہے۔ اور زیادہ محکم مقامات کو فتح نہ کرنا اسکو ہاتھ سے گنوا دینا ہے۔ جو اپنے قبضے میں ہے۔ جو چیز ہمارے پاس ہے۔ اسکی شرط یہ ہے۔ کہ ہم اور زیادہ حاصل کریں۔ اور اسکو بھی اپنی ملکیت بنالیں۔ ہر ایک قدم جو آگے بڑھتا ہے۔ وہ حملہ کن بجا وہے"۔ (نور افشاں ۲۲ نومبر)

وزیر انگلستان کا تاسف

قیصر جرمنی نے پچھلے دنوں ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ اسپر القا یہ ربانی ہوتا ہے۔ قیصر جرمنی کے اس دعوے اور تعلی پر مسٹر لائڈ جارج وزیر انگلستان نے ریمارک کرتے ہوئے یہ فقرات اضافہ کردئے تھے۔ کہ یہ دعوے حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تیرہ سو سال بعد آج قیصر ولیم نے کیا ہے۔ اس تشبیہ سے قدرتًا اہل اسلام کو سخت صدمہ پہنچا تھا۔ اور وہ منتظر تھے۔ کہ اس کی تلافی کب اور کسطرح کی جاتی ہے۔ ہم کو مسرت ہے کہ لنڈن مسلم لیگ نے مسلمانان عالم کے خیالات سے مسٹر موصوف کو مطلع کیا۔ اور ہز ہائینس سر آغا خاں نے ایک تقریر میں اسپر اظہار نفرت کرنے کے علاوہ خود بھی ان سے اسی معاملہ کے متعلق ملاقات کی جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ صاحب موصوف کے سکرٹری نے مسلم لیگ سے افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ جلدی کی حالت میں انہوں نے ایسے الفاظ کہے جن سے مسلمان رعایا کے جذبات کو صدمہ پہنچا ہوگا۔ اور انہوں نے لیگ کو یقین دلایا ہے۔ کہ مسلمان رعایا سے سلطنت کی دل آزاری سے زیادہ کوئی چیز ان کے خیال سے بعید نہیں ہوسکتی خصوصًا ایسے وقت میں جبکہ وہ ایسے شاندار طریقہ پر برطانوی جھنڈے کی حمایت کے لئے اٹھے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے نہ صرف اپنی تقریر میں سے وہ الفاظ جن پر اعتراض تھا نکلوا دئے ہیں۔ بلکہ فورًا ہدایت کی ہے کہ تقریر کی وہ اشاعت آیندہ فروخت نہ ہو جس میں یہ الفاظ مندرج ہیں۔

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

مسلمان بیدار

حالیہ لاہور میں دو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی اسامیوں کے لئے جو امتحان مقابلہ ہوا تھا۔ اس میں لالہ کلونت رائے ایم اے۔ ایل ایل بی۔ اور بھائی اقبال سنگھ بی اے کامیاب ہوئے ہیں۔ افسوس کہ مسلمان ایک بھی نہیں مسلمان جو دینیات میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں وہ

ملک کی مذہبی حالت اور اہلحدیث کانفرنس سے خواہش

کسی انجمن یا سوسائٹی کی ترقی کے لئے یہ ابتدائی مرحلہ ضروری ہے۔ کہ جو کام اوس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اوس کی ضرورت ملک میں عام طور پر ہو۔ دوسرے قوم کی توقعات اس انجمن سے ہوں۔ الحمد للہ اہلحدیث کانفرنس کے لئے یہ دونوں مرحلے طے ہیں۔ ملک میں توحید وسنت کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ اور قوم کو اس کانفرنس سے توقع بھی ہے چنانچہ خط مندرجہ ذیل اس کی شہادت دیتا ہے۔ میرے ایک مکرم ذی علم دوست لکھتے ہیں:-

حامداً ومصلیاً

مولانا مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' الحمد للہ طالب خیریت بخیریت۔ مدت سے خیریت مزاج سے مسرور نہیں ہوا۔ میں ایک ماہ سے متواتر دورہ تحصیل مصروف ہوں۔ ایک ضروری تقریب میلہ پر اگر ہوسکے تو کانفرنس اہلحدیث کا واعظ ضرور بھیجیں۔ میلہ بمقام شاہ صادق ٹھٹھنگ متصل اسٹیشن وریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں ہوتا ہے۔ مختصر کیفیت میلہ مذکور یہ ہے کہ گدی نشین مجرد ہوتا ہے۔ جو ایک عورت طوائف بلا نکاح بٹھا لیتا ہے۔ میلہ کے موقع پر اس کے قریب مشہور مشہور طوائف ملتان جھنگ شورکوٹ۔ لاہور وغیرہ سے چاند کی پہلی تاریخ کو پہنچ جاتی ہیں جن کو فقیر صاحب کی طرف سے خرچ خوراک مکلف ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ علاقہ کے معزز زمیندار ذیلدار وغیرہ جمع ہوتے ہیں۔ تحصیل اور ضلع کے بعض اہلکار بھی شریک ہوتے ہیں۔ صبح سے شام اور شام سے فجر تک یکے بعد دیگرے باری باری سے مجرا ہوتا ہے فقیر صاحب روپیوں کا بدرہ آگے رکھ لیتے ہیں اور ہر ایک پر نثار کرتے ہیں۔ سرکار مجلس بھی حسب حیثیت فراخ دلی سے خرچ کرتے ہیں۔ دس تاریخ کو میلہ ختم ہوتا ہے اور ہر ایک طوائف کو انعام اکرام دیکر رخصت کیا جاتا ہے۔ گدی کی آمدنی سالانہ تخمینہ ... ہزار کے قریب ہے۔ جو کنجروں کی ملک ہے۔ یہ میلہ گویا اوس بزرگ مرحوم کی شادی کی رسومات کے مطابق ہوتا ہے۔ کیونکہ صاحب مزار مجرد تھے غرض دنیا بھر میں کوئی فسق وفجور کا ایسا مجمع نہیں ہوگا۔ فقیر کا ذاتی خرچ میلہ پر قریباً آٹھ دس ہزار روپیہ خرچ ہو جاتا ہے۔ نذر۔ چڑھاوا وغیرہ کی اوس گدی پر رسم نہیں بلکہ خود فقیر صاحب ہر ایک مہمان کو خلعت دیکر رخصت کرتے ہیں غرض مفصل تو آپکا واعظ رپورٹ کرے گا۔ مگر دنیا بھر میں یہ ایک فسق وفجور کا خاص مجمع ہے میں ایک دو سال ایک دو واعظ لیکر گیا۔ مگر واعظ طامع تھے۔ جو بغیر طمع کے جاتا اور امر بالمعروف کرنا گوارا نہ کرتے تھے۔ اس لئے مکلف ہوں۔ کہ اگر آپ اپنے تنخواہ دار واعظ بھیجیں جو بقول آپکے اپنا کھائیں اور اپنا گائیں۔ تو یقیناً حق تبلیغ پورا ہو۔ اکثر اہل اسلام علماء کی آمد سنکر بھی آتے ہیں

رفقط محمد محبوب عالم

اڈیٹر۔ اب وقت گذر گیا۔ آئندہ سال انشاء اللہ کیا جائیگا

سفیر کانفرنس اہلحدیث کا دورہ

مولوی عبدالستار حسن صاحب سفیر کانفرنس اہلحدیث ۲۵ اکتوبر یکشنبہ کو بدایوں اس خیال سے تشریف لائے تھے۔ کہ میلہ موضع ککوڑے میں تبلیغ کریں لیکن اس خیال کو بچند وجوہ ومصالح ملتوی کرتے آپ سہسوان تشریف لاتے۔ یہاں آکر آپ نے ۲۶ اکتوبر دوشنبہ کو بوقت صبح مسجد غلام علیشاہ صاحب مرحوم میں تبلیغ واتفاق کے متعلق نہایت سنجیدگی کے ساتھ بیان فرمایا جس سے تمام حاضرین جلسہ آپکی خوش بیانی کے گرویدہ ہوگئے بعد عصر آپ نے منشی سید انوار احمد صاحب کے مکان پر ایک جماعت کثیرہ کے روبرو صوم وصلوۃ کا بیان فرمایا۔ یہاں عورتوں کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپ محلہ بیچے یقین محمد مکان بشیر علیخاں پر تشریف لے گئے۔ آپ کے انتظار میں مردوں اور عورتوں کا گروہ پہلے سے بیٹھا تھا۔ آپنے پہنچتے ہی توحید کا بیان شروع کر دیا۔ لوگوں کی گرویدگی کا ہی یہ باعث تھا۔ کہ متواتر دو ڈھائی گھنٹہ تک جمے رہے۔ ۲۷ اکتوبر سہ شنبہ کو صبح کے وقت مولوی سید جمیل احمد صاحب کے مکان پر طہارت ونماز وقربانی کے مسائل واحکام کا بیان فرمایا۔ یہاں بھی مرد وزن کی ایک معتد بہ جماعت موجود تھی۔ پھر اسی تاریخ کو بعد عشاء آپنے محلہ بیچے یقین محمد میں شیخ محمد حنیف صاحب کے چوپال پر بیان فرمایا جس میں مختلف مسائل کا ذکر ہوا۔ ۲۸ اکتوبر چہارشنبہ کو میر ہادی علی صاحب رئیس قاضی محلہ کے یہاں آپنے نہایت مدلل بیان اتباع سنت کے متعلق فرمایا۔ پھر بعد عشاء آپنے محلہ چاہ شیر میں وعظ فرمایا جس میں علم غیب وتعزیہ وقبر پرستی وغیرہ شرک وبدعت پر ایک تنقیدی بحث کی۔ ۲۹ اکتوبر پنجشنبہ کو آپ موضع خیرپور پہنچے۔ وہاں جاکر آپ نے لوگوں کو نماز وتوحید کی تلقین فرمائی ۳۰ اکتوبر جمعہ کو جامع مسجد سہسوان میں خطبہ میں قیامت وآخرت کا مختصراً بیان فرمایا۔ پھر اسی روز بعد عشاء قاضی نہال حسن صاحب کے مکان پر توحید ونماز کا وعظ فرمایا۔ چونکہ یہاں عورتوں کی ایک کثیر جماعت شامل تھی۔ اسلئے پردہ کے متعلق بھی آپنے اچھی بحث کی۔ ۳۱ اکتوبر کو آپنے مجمع کثیر کے ساتھ نماز عید اضحی ادا فرمانے کے بعد خطبہ میں توحید وقربانی کے متعلق بقدر مناسب بیان کیا۔ ۲ نومبر دوشنبہ کو محلہ محی الدین پور میں دو گھنٹہ تک توحید ونماز کا بیان کیا جس کے اثر سے چند بے نماز تائب ہوگئے۔ ۳ نومبر کو آپ موضع بازید پور بنگلہ سہسوان تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر آپ نے بعد عشاء تمام لوگوں کو جمع کرکے توحید ونماز کی تلقین فرمائی۔ اور قبر پرستی وغیرہ کا رد کیا

۴ نومبر کو موضع بھوانی پور میں بعد عشاء توحید ونماز وغیرہ کا بیان کیا۔ ۵ نومبر پنجشنبہ کو موضع مصطفےٰ آباد میں توحید وعمل بالحدیث کی تبلیغ کی۔ اور سود کی

حرمت اور اس سے نفرت بیان کی۔ ۶۔ نومبر کو موضع رفعت لور ڈاکخانہ دیگواں میں خطبہ جمعہ میں تھوڑا سا وعظ کہا۔ صرف قرآن وحدیث کا بیان تھا۔ ۷۔ نومبر کو موضع سرسول میں توحید و نماز و پردہ کے متعلق مبسوط ذکر کیا۔ ۸۔ نومبر کو واپس سہسوان آئے۔ ۹۔ نومبر کو خطیب منظور حسن صاحب کے مکان پر توحید وسنت کا بیان فرمایا جس سے مالک مکان و دیگر حضار کو بہانتک گرویدگی ہوئی کہ بعد عشاء آپکو پھر دوبارہ وعظ کہنا پڑا۔ اسوقت آپنے توحید و علم غیب کا قرآن وحدیث سے بحوالہ کتب فقہ معتبرہ مثل شرح فقہ اکبر و عالمگیری و قاضیخاں وما لا بد منہ و بحر الرائق۔ وغیرہ نہایت مبسوط و مدلل قابلانہ جامع و مانع بیان فرمایا۔ جس سے تمام حاضرین موافق و مخالف جو ایک کثیر تعداد میں موجود تھے۔ نہایت درجہ محظوظ و مسرور ہوکر جو لوگ اہلحدیث سے متنفر تھے۔ ان میں خوش عقیدگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔

اللہ عزوجل مولوی صاحب و دیگر ممبران اہلحدیث کانفرنس کو جزائے خیر دے۔ ۱۱ نومبر کو وقت صبح جناب مولوی صاحب موصوف کی روانگی ضلع بدایوں کو ہوئی۔

فہرست چندہ کانفرنس اہلحدیث

مولوی ابن حسن صاحب ممبری کانفرنس اہلحدیث عما
اختر محمود صاحب ممبری کانفرنس اہلحدیث عما
سید عبدالرحمٰن صاحب عصہ شیخ لطافت علی صاحب
سرسول عصہ عیدآنہ فنڈ ۸ کل ۱۴عہ
المرسل خاکسار اختر محمود حفظہ اللہ الودود

(از سہسوان (بدایوں))

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک اخلاقی حدیث ہے جس میں بدگمانی سے بچنے کی سخت تاکید ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ ظن جو افعال قلبیہ سے ہے۔ اس پر حدیث کا حمل جو افعال جارحہ سے ہے کیونکر درست ہوگیا۔ اور کس نتیجہ کے خیال سے ایسا عمل جائز سمجھا گیا۔ پس عرض ہے حق سبحانہ تعالےٰ اور اوس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیمات کا عام منشا ہے۔ کہ بنی نوع انسان دنیا میں متحلی بالفضائل و متخلی عن الرذائل ہوکر رہیں۔ اپنے کو اون صفات حمیدہ کے ساتھ متصف رکھیں۔ جو دنیا اور آخرت دونوں میں باعث سرخروئی ہیں۔ اور ایسے ناپاک اور گندے اوصاف کے موصوف نہ بنیں۔ جو دارین میں موجب سیاہ روئی ہیں۔ منجملہ اون صفات زکیہ حمیدہ کے ایک صدق یعنے راست گوئی ہے فرمایا۔ علیکم بالصدق یعنے سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ اس صفت کا موصوف صادق یعنے راستگو سچا کہلاتا ہے۔ حق سبحانہ تعالےٰ اپنی نسبت فرماتا ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ و من اصدق من اللہ قیلا۔ یعنے بات میں اللہ تعالےٰ سے بڑھکر کون سچا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی نہیں۔ حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ صدق ایسی پاک اور ستھری صفت ہے۔ کہ حق تعالےٰ جلشانہ اپنے اندر سب سے زیادہ ہونا ثابت اور پسند فرماتا ہے اور منجملہ اون صفات ذمیمہ خبیثہ کے کذب ہے۔ یعنے دروغگوئی جھوٹ بولنا۔ یہ ایسی ناپاک اور ناشدنی صفت ہے۔ کہ اس کے موصوف پر خدائے کریم کی لعنت برستی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین چونکہ کذب کا مرتکب خدائے کریم کی لعنت کا مستحق ہے۔ اس سے آدمی ڈرکر بچ سکتا ہے۔ مگر شیطان کے اغوا یا نفس امارہ کی پیروی سے بدگمانی کی صفت بایں توجیہ حاصل کرنے لگتا ہے۔ کہ مستحق لعنت تو وہی فعل ہے۔ جو جارحہ سے صادر ہو۔ اور یہ ظن یعنے بدگمانی اوس سے بالکل الگ ہے۔ کیونکہ فعل قلب ہے اس کے ارتکاب سے لعنتی نہیں ہوسکتا۔ لہذا آدمی اپنے زعم میں جھوٹ چھوڑکر بدگمانی پر کمر باندھ لیتا ہے۔ اور اپنی اس قوت اجتہادیہ کے بل پر گاؤں گاؤں بلکہ گھر گھر گھوم کر ہر شخص کے جاہ و جلال مال ومنال پر بدگمانی کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں شخص کی یہ عزت ذاتی نہیں۔ بلکہ اسوجہ سے ہے۔ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کے پاس مال و دولت بکسب حلال نہیں ہے۔ بلکہ اسوجہ سے ہے۔ میرا گمان ہے۔ کہ فلاں کی شہرت کمال ذاتی سے نہیں ہے بلکہ فلاں کی طفیل سے ہے۔ غرضیکہ ؎

حسد است و ہزار بدگمانی

اور ساتھ اس کے وہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے اور نہ خدا کے قانونی مجرم ہیں اور نہ لعنتی ہیں۔ بل یحسبون انھم یحسنون صنعا یعنے اپنے خیال میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ اسی وسوسہ یا خطار اجتہادی کے رفع کے لئے حکیم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حدیث فرماکر سمجھایا۔ کہ ؎

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

تم تو بدگمانی کرنے سے تو اور زیادہ دور بھاگنا چاہیے کیونکہ اگرچہ یہ فعل قلبی ہے۔ مگر آخر ظنی کذا۔ ظنی کذا میرا گمان یوں ہے میرا گمان اسطرح ہے۔ جارحہ زبان ہی سے تو نکالا پس اس جرم میں تمہارا دل اور تمہاری زبان دونوں شریک ہوگئے۔ لہذا اس کذب سے ڈرکر جتنے لعنت کے ڈر سے چھوڑا تھا) بڑھکر اکذب الحدیث کے مرتکب ہوکر کذبا نکا ذہن ہوگئے۔ اور پہلے سے دوگنا اور موٹی لعنت کے مستحق ہوگئے۔ فررت من المطر وقعت تحت المیزاب۔ پس تمکو چاہیے۔ کہ ہوش ہوکر سمجھو اور بدگمانی کرنے سے بچو۔ اور یہ نہ سمجھو۔ کہ وہ ظن تمہارا قلب ہی تک رہ گیا۔ بلکہ وہ دل سے نکلکر زبان پر آیا اور زبان سے نکلکر خلق میں گیا جس سے خلق تباہ و برباد ہورہی ہیں۔ نفاق و شقاق کشیدگی و کبیدگی۔ رنجیدگی حسد و بغض و کینہ سبھی کچھ پیدا ہوگئے۔ اسی لئے فرمایا۔

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث

ہمیں شک نہیں کہ آج کل عام طور پر بدگمانی کا ایسا برا اثر پڑ رہا ہے۔ کہ کوئی کام دین و دنیا کا بننے نہیں پاتا جہاں کسی شخص موفق نے کوئی کام خیر کی ابتدائی کہ بدگمانی پہنچی۔ اور اس کام میں رخنہ پڑا۔ اس کے پہلے باہم محبت تھی تو اب عداوت ہے۔ اس کے پہلے باہمی اتفاق تھا۔ تو اب اختلاف ہے۔ بیزاری ہے۔ دل آزاری ہے۔ اور آج اس کا ایسا عالمگیر دورہ ہے۔ کہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی گاؤں کوئی گھر بلکہ کوئی آدمی اس سے خالی نہیں۔ جہاں

ہم سنتو ابھی کا سودا ہے اور اس کی مثال ابھی گزرتے سے اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ کوئی [illegible] زیادہ [illegible] ہوتا ہے جب ہم گروہ عاملین بالحدیث
ہم کے اندر یہ ناپاک مرض پاتے ہیں۔ بلکہ اور گروہ سے زیادہ۔ حالانکہ ہمکو اس سے زیادہ نفرت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہم لوگ متبعین کتاب وسنت ہیں اور کتاب وسنت میں [illegible] اتفاق کی

فتاوے

س نمبر ۱۸ کیا حکم ہے شریعت کا۔ کہ مسماۃ ہندہ سے کوئی ایسا فعل صادر ہوا جس پر شوہر مسماۃ مسمی زید کو رنج گذرا۔ اور والد مسماۃ بلا اطلاع زید مسماۃ ہندہ کو اپنے گھر لایا۔ بعدازاں والد زید برائے طلاق دینے مکان پر مسماۃ کے آیا۔ مگر بوجہ کسی امر کے طلاق نہیں دیا پھر والد زید نے راجہ کے پاس درخواست کیا۔ کہ ہماری بہو مسماۃ ہندہ کو والد ہندہ رخصت نہیں کرتا۔ راجہ نے دونوں کو طلب کیا۔ اور والد مسماۃ سے کہا۔ کہ تم اپنی دختر کو کیوں نہیں رخصت کرتے ہو۔ والد مسماۃ نے کہا۔ کہ ہم رخصت دینے پر راضی ہیں جب چاہیں رخصت کرا لیویں۔ والد زوج نے کہا۔ کہ ہم ایسی بہو کو نہ لیں گے اور نہ رکھیں گے۔ والد مسماۃ نے کہا۔ اگر نہ رکھو گے تو مہر مسماۃ اور زیور اور دان جہیز جو ہم نے دیا ہے واپس کر دو۔ شوہر کے باپ نے کہا۔ کہ اگر زمیندار کے فیصلہ میں ہوگا۔ تو ہم واپس کر دیں گے۔ زمیندار نے کہا۔ کہ ہمارے فیصلہ میں کوئی چیز نہ ملے گی۔ کیونکہ مسماۃ مجرمہ ہے ہاں اپنی خوشی سے واپس کرے تو کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ تکرار جانے دو۔ جو کچھ باخود ہا لیا دیا گیا ہے وہ سب جو جہاں ہے۔ وہاں رہنے دو۔ ایک دوسرے کا مطالبہ کوئی نہ کرے۔ یا خود ہا اپنی شریعت (دستور) کے موافق چھٹکارا کرا لو۔ وہاں سے دونوں فریق مکان پہنچے۔ بعد اس کے والد مسماۃ مکان پر زوج کے آکر کہا۔ کہ ایک طلاق نامہ لکھ دو بعد اس کے شوہر نے ایک طلاق اس طرح پر لکھا۔ کہ تم نے ہم کو زوجیت سے خلاص دیا اور ہم نے تم کو تین طلاق دیا۔ اور عورت مہر کو چھوڑ دیا۔ اور بہ نسبت زیور اور دان جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایک روپیہ واپس کر دیا۔ بعد ازاں جب چودہ روز گذرا۔ تو مسماۃ مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا۔ اور کہا۔ کہ عدت ایک حیض کی ہوتی ہے اب بہ نسبت اس نکاح کے باخود ہا سخت نزاع ہے چند علماء قائل ہیں۔ کہ یہ خلع ہوا۔ عدت اوسکی ایک حیض ہے۔ وہ عدت جب گذر گئی تو نکاح ہوا۔ یہ نکاح درست ہے۔ اور چند علماء قائل ہیں کہ یہ نکاح درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ خلع نہیں بلکہ طلاق ہے۔ بلکہ وہ بھی رجعی ہے۔ درصورت طلاق بائن کے بھی عدت تین حیض ہے۔ یہ نکاح اندر عدت کے ہوا۔ یہ نکاح باطل ہے۔ کون فریق حق پر ہیں اور کون باطل پر مع دلائل اسکو دفتر میں تحریر فرماویں عبدالحکیم از میٹنہ (مالدہ۔ بنگال)

ج نمبر ۱۸۔ صورت مرقومہ خلع کی نہیں بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے۔ جو صورت مرقومہ میں نہیں۔ لہذا عدت تین طلاق ہوگی۔ اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں۔ ۲- مرد قابل غریب فنڈ

س نمبر ۱۹۔ قبر کو پختہ بنوانا منع ہے۔ اگر قبر پختہ نہ کی جائے۔ تو اوس قبر کے چاروں طرف چہار دیواری پختہ جائز ہے یا نہیں۔ یا مقبرہ (از وزیرآباد)

ج نمبر ۱۹۔ کچھ بھی ثابت نہیں۔ لہذا کچھ نہ کرنا چاہئے قبرستان چونکہ فنا کا مقام ہے۔ اسلئے شریعت کو منظور ہے۔ کہ وہاں کوئی امتیازی صورت نہ رہے

س نمبر ۲۰۔ مدینہ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پختہ ہے یا نہیں اور مقبرہ ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۰۔ کچھ نہیں۔ نہ قبر مبارک پختہ ہے۔ نہ مقبرہ ہے۔ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں دفن ہوئے تھے۔ وہی ہے۔ اور بس۔

س نمبر ۲۱۔ کچی قبر کے جلد مٹ جانے کا اندیشہ ہے کیا قبر کا نشان قائم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اور اگر جائز ہے تو کس طرح کرے۔ ہر سال مرمت کرائے یا پختہ کرائے

ج نمبر ۲۱۔ یہ اندیشہ کب تک چلے گا۔ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ زیادہ ہی خیال غالب آئے تو مٹی ڈلوا دی جائے اور بس

س نمبر ۲۲۔ نشان کے لئے پتھر پر نام لکھوا کر قبر کے سرہانے لگانا جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر صرف پتھر رکھا تھا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ سنت نام و نشان۔ فنا میں قیام کیا اور نام کیا۔

س نمبر ۲۳۔ اگر کوئی رشتہ دار مر جائے۔ تو حافظ کو مقرر کرنا کہ قبر پر آکر روز اتنے پارے پڑھ دیا کرو کہ میت کو ثواب ہو۔ جائز ہے اور کیا ضروری ہے۔

ج نمبر ۲۳۔ میت کی وکالت میں کرو تو جائز ہوگا انشاء اللہ

س نمبر ۲۴۔ آنحضرت یا ایک شخص کے اپنے اعمال کام آئیں گے۔ تو بعد مرنے کے جو بغرض ثواب رسانی کئے جاتے ہیں۔ اوسکو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اوسکو گناہوں کے عذاب سے بچا سکتے ہیں

ج نمبر ۲۴۔ ثواب رسانی کے دو طریق ہیں۔ ایک یہ کہ میں کام کروں اور نیت رکھوں کہ اس کا ثواب جو میرا حق ہے میں نے میت کو بخشا۔ دوسرا یہ کہ میں وہ کام میت کی وکالت میں کروں۔ پہلی صورت میں اختلاف ہے۔ دوسری کسی قدر واضح تر ہے۔ اس لئے ثواب کا کام میت کی وکالت کی نیت سے کرنا چاہئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قربانی اپنی امت کی طرف سے کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قربانی آنحضرتؐ کی طرف سے کرتے تھے

س نمبر ۲۵۔ ممالک اسلامیہ کے جتنے لونڈی غلام ہیں۔ تو وہ لونڈی غلام آج کل میسر ہیں یا نہیں اگر کوئی شخص کسی عورت کو خریدے۔ تو وہ لونڈی کا کام دے سکتی ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۵۔ آزاد کو خرید کر غلام بنانا سخت گناہ ہے۔ اور وہ لونڈی بھی نہ بنے گی۔

س نمبر ۲۶۔ قربانی کس پر فرض ہے۔ مردوں پر فرض ہے یا نہیں۔ اگر مردوں پر فرض نہیں ہے تو مردہ کے رشتہ داروں کی طرف سے کیوں قربانی کی جاتی ہے۔

ج نمبر ۲۶۔ اسکا جواب نمبر ۲۴ میں آچکا ہے۔ کہ بطور وکالت بغرض ثواب رسانی کے جائز ہے مردوں پر کوئی کام فرض واجب یا سنت نہیں۔ وہ احکام کے محل ہی نہیں (از وزیرآباد)

س نمبر ۲۷۔ میت کی قبر پر تل۔ چاول۔ یا کوئی اور اس قسم کی شے اس نیت سے ڈالنا۔ کہ جانور کھائیں گے۔ تو میت کو فائدہ پہنچے گا۔ درست ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۷۔ شرع میں ثابت نہیں۔ جانوروں کو فائدہ پہنچانے کی اور بہت سی صورتیں ہیں

متفرقات

سیاہ ہفتہ گذشتہ ہفتہ اسلامی ہند میں علمی لحاظ سے سیاہ گذرا ہے

اہلحدیث کے بہت پرانے بزرگ مولانا سید محمد عرفان صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ آپ حضرت سید احمد صاحب بریلوی مرحوم کے نواسے تھے۔ اس خاندانی عزت کے علاوہ آپ ذاتی طور پر بڑی علم اور خدایا دبزرگ تھے۔ جناب حافظ عبید اللہ صاحب ٹونکی نے آپکی تاریخ وفات کیا اچھی لکھی ہے۔

ادخلہ اللہ بجنات النعیم غفراللہ لہ وارحمہ

دوسرے صاحب ہندوستان کے مشہور مصنف **مولانا شبلی** ہیں۔ جو ۱۵ روز کی علالت اسہال کے بعد ۱۸۔ نومبر کو انتقال کر گئے۔ انا للہ

مرحوم کی نسبت گو اون کے اعتقادات کے لحاظ سے کسی کو اختلاف ہو۔ مگر اون کے علم و فضل خصوصاً تاریخ دانی کا غالباً سبکو اقرار ہے۔ میں بذات خود مرحوم کو جانتا ہوں اسلئے میری ذاتی رائے ہے۔ کہ وہ لابشرط شیئی مسلمان تھے بحیثیت علم تاریخ علماء میں ممتاز تھے۔ کتاب سیرت النعمان کے زمانہ سے اون کے خیالات بہت ترقی پر تھے گو اون کے مخالفوں سے سنا کہ وہ ملحد ہیں۔ مگر میں نے اونکو نماز پڑھتے ہی دیکھا۔

مرحوم پہلے شخص نہیں جنکی نسبت ایسا اختلاف ہوا ہو۔ بلکہ ان سے پہلے بھی بہت سے ایسے بزرگ گذرے ہیں۔ جن کی موت پر بعض لوگوں نے مات قطب اللہ کہا تھا۔ تو بعض نے مات فرعون ھذا الزمان

بہرحال اب وہ ایسے دربار میں جا پہنچے ہیں۔ جہاں پر کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی جن لوگوں کو مرحوم کے الحاد کا علم ہے وہ اپنے علم کے مکلف ہیں۔ ہمیں ان سے بحث نہیں ہم اپنے علم کے موافق کہتے ہیں ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم ایک بڑی ضروری تصنیف سیرت الرسول میں مشغول تھے سنا جاتا ہے کہ اوسکی دو جلدیں ختم

ہیں۔ خدا کرے یہ کام کسی ایسے ہی لائق آدمی کے سپرد ہو۔ جو اس کا پورا اہل ہو۔ حضور بیگم صاحبہ بھوپال دام عزہا اس کتاب کی متولی ہیں۔ حضور عالیہ کی علم پروری کی توقع ہے۔ کہ اسکا انتظام احسن طریق سے فرماوینگی۔

حافظ عبد المجید صاحب از اندور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میری بیٹی لبارضہ دق فوت ہو گئی۔ انا للہ ناظرین سے التماس ہے کہ ان سب کا جنازہ غائب پڑہیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم ولا تحرمنا اجرھم ولا تفتنا بعدھم واغفر لنا ولھم ولا خوانہ من اھلھم

لاہور کے آریہ اور اہلحدیث

لاہور میں آریوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ دونوں کے جلسے اخیر ماہ نومبر کے ہوتے ہیں۔ اور دونوں شاندار۔ ہمیں ان کے مقابلہ میں اہلحدیث کی جماعت ہے۔ کہ اونکو آپس کے فضول اختلافات سے اتنی بھی فرصت نہیں۔ کہ آریہ سماج جو اپنے جلسے پر مناظرہ کا اعلان کرتی ہے۔ اور سب مذاہب کو للکارتی ہے۔ اوس میں حصہ لینے کا کوئی انتظام کریں جو لوگ دستک امور میں ملتے میں کسی مذہبی اختلاف کیوجہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اونکی رائے خدا و رسول اور تمام دنیا کے نزدیک غلط ہے کسقدر ظلم اور مقام غضب ہے۔ کہ لاہور جیسے شہر میں آریہ سماج مباحثہ کو للکارے۔ اور اہلحدیث دہلی کے خاموش سنا کریں۔ کیوں؟ اسلئے کہ اونکو اپنے فضول جھگڑوں سے فرصت نہیں۔ میرے پاس آریہ سماج کے چار خط آئے میں نے ارادہ کیا تھا کہ نہ جاؤں کیونکہ لاہور میرا صدر مقام نہیں۔ نیز اون حامیان اسلام کی غیرت کا بھی اندازہ ہو سکے جو بات بات پر دوسروں کو کافر بنایا کرتے ہیں۔ کہ وہ کہانتک اسلام کی حمایت کرتے ہیں ۳۰ نومبر تک ایسی ہوئی۔ تو میں نے باوجود مانع کے منظوری سے آریہ سماج کو اطلاع دیدی چنانچہ یکم دسمبر کی شب کو لاہور وچھووالی سماج میں مباحثہ ہوگا۔ مفصل مباحثہ آیندہ

عورت کا درجہ کیا ہے؟

عجیب قتل میں از عبد الرحمن خانصاحب ملکن ضلع بریلی ۲۔ از ابراہیم از دارو بانگ بریلی ۵۔ از تونسہ شریف ۱۰۔ بنام باب لاہ ۲۔ از محمد حسن سرہندی رسالہ عمر سید سردار علی موضع آچھ

ضلع گجرات رسالہ عصر کل ۳صہ ۔ دونوں سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ باقی ۴ ۔ (محاسب)

مفت مفت میرے پاس دو اڑہائی سو نسخہ کتاب حکم الکتاب بفضل الاصحاب مع ضمیمہ اردو اور ایک رسالہ رد تقلید میں ہے۔ پس آپ مہربانی کر کے اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیں۔ کہ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر ۱۸۔ ۱۹ جزو کا رسالہ مفت منگالیں پتہ یہ ہے حافظ قادر بخش چاہ خلیل والا موضع شاہ پور ڈاکخانہ شجاع آباد ضلع ملتان

طبی استفسار مجھکو بچپن سے مرض دمہ تھا جو کہ زمانہ طفلی میں دور کیا رہا مگر جب میری عمر ۱۵۔ ۱۶ برس کی ہوئی تو دمہ کا اثر جاتا رہا مگر اب جبکہ میری عمر ۲۳ برس کی ہے دمہ پھر عود کرنے لگا ہے میری شادی بھی ۱۸ برس میں ہوگئی تھی اب حال یہ ہے کہ موسم گرما یعنے چیت سے لیکر بھادوں تک دمہ کا اثر کوئی نہیں ہوتا جب اسوج کا مہینہ چڑھتا ہے۔ تو پھر دمہ شروع ہونے لگتا ہے۔ رات کو دورہ ہو جاتا ہے صبح چند دفعہ کھانسی آجاتی ہے بلغم دفع ہوکر پھر آرام آجاتا ہے۔ چند دوائیں استعمال کیں۔ آرام تو آجاتا ہے مگر دمہ بالکل جڑ سے نہیں جاتا۔ اگر کوئی صاحب عمدہ نسخہ جانتے ہوں تو اطلاع دیں نسخہ سہل ہو تاکہ کرنے یا ڈھونڈنے میں تکلیف نہ ہو۔ آرام کلی ہونے پر ایک سال کے لئے اخبار جاری کرا دونگا۔ راقم خریدار اہلحدیث از چک نمبر ۵ والا شاہپور

چاند کی روشنی

چاند گھر گھر روشنی دیگا

تازہ بیانات۔ لطیف خیالات پاکیزہ حالات اسلام کی جھلکتی ہوئی شان الیسے اور نرالے مضامین دیکھنے ہوں تو صحیفۂ القمر منگائیے۔ جس کے مطالعہ سے جسم کی آنکھ روشن اور روح کی آنکھ کھلتی ہے۔ ہر بار نئی ادا نیا لباس ملاحظہ فرمائیے۔

سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ عہ

نمونہ کا پرچہ ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں

ہمدم صحیفۃ القمر

انتخاب الاخبار

ناظرین کو سال نو مبارک ہو

اس ہفتہ کی خبروں کا اجمال یہ ہے کہ لڑائی ہر طرف ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں لڑائی کی جو خبریں بذریعہ تار پہنچی ہیں۔ ان کا خلاصہ ذیل میں درج ہو اللہ اعلم

سنگٹاؤ کو جاپانیوں کے حوالہ کرنے سے پیشتر جرمنوں نے اپنی جنگی کشتیوں اور بحری سرنگیں لگانے والے جہاز اور آسٹری جہاز قیصرین الزبتھ کو غرق کر دیا تھا

دو جرمن آبدوز کشتیاں ابنائے ڈوور میں غرق کر دی گئیں۔

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ ان کے جنگی بیڑہ نے بحیرہ اسود میں ترکی جہاز گوبن اور بھسلا پر حملہ کیا جس سے گوبن کو نقصان پہنچا اور وہ کہر میں غائب ہو گیا۔ روسیوں کے ۲۴ آدمی اور ایک لفٹننٹ زخمی ہوئے۔

اخبار ایکسپریس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ چونکہ جرمن نہر کے بائیں کنارے پر قابض نہیں ہو سکے اس لئے دکسموڈ کا قبضہ اُن کے لئے بے سود ہے۔

لارڈ رابرٹس جو پہلے کسی زمانہ میں ہندوستانی افواج کے سپہ سالار تھے فرانس میں ہندوستانی سپاہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔ جہاں وہ نمونیہ سے انتقال کر گئے۔

مارسیلز (فرانس) میں نئی ہندوستانی سپاہ کا نہایت پرجوش استقبال ہوا۔

انگلستان کے دیوان عام میں مصارف جنگ کے لئے ۲۲۵ کروڑ کی منظوری دی گئی اور دس لاکھ مزید رنگروٹ کی تجویز پاس ہوئی ۲۲ کروڑ پونڈ ماہ اپریل تک کافی ہو سکیں گے

روسیوں نے مشرقی جرمنی کے جن مقامات پر قبضہ کیا ہے ان میں اسی طرح اور اسی نسبت سے تاوان جنگ کا مطالبہ کیا ہے جس طرح جرمنوں نے روس، بلجیم اور فرانس کے بعض مفتوحہ مقامات سے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔

اخبار ڈیلی نیوز رقمطراز ہے کہ مصارف جنگ کے لئے پچاس کروڑ پاؤنڈ بہ اقساط قرضہ لیا جائیگا۔

پاپائے روم نے ایک گشتی چٹھی میں متخاصمین سے درخواست کی ہے کہ وہ صلح کر لیں۔

پرنس آف ویلز (ولی عہد سلطنت انگریزی) میدان جنگ میں ہیں چنانچہ فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے عملہ مشاف میں شامل ہو گئے ہیں

جرمن فوجیں مقام ریمز کے کئی قلعوں پر قابض ہیں اور بلا ناغہ فرانسیسیوں پر شبخون مارتی رہتی ہیں۔

سٹیٹسمین کلکتہ کا نامہ نگار ولایت سے تار دیتا ہے کہ ایک سرکاری شخص تازہ اطلاعات کے عینی مشاہدہ کی بنا پر ظاہر کرتا ہے کہ گو جرمنوں نے کچھ جگہ حاصل کر لی ہے تاہم وہ ایپرس کو تسخیر نہیں کر سکے۔ گو ہمارا سخت نقصان ہوا۔ مگر دشمن اپنے ارادہ میں ناکام رہنے کے علاوہ ہم سے بھی زیادہ نقصان اٹھا چکا ہے۔ جرمن کارڈ کا استقلال قابل تعریف ہے۔

فرانس میں لڑائی بڑے زور شور سے ہو رہی ہے جس میں متحدہ افواج (فرانسیسی اور انگریزی) افواج کی حالت قابل اطمینان ہے اور وہ بتدریج آگے بڑھ رہی ہیں

لندن کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وارسا کے قریب دو جرمن شکست کھا کر پورے طور پر پسپا ہو گئے۔ اور اپنے علاقہ میں پہنچ جانے میں کامیاب ہونے کے لئے تمام ریلوے لائنوں کو تباہ کر دیا۔

روسی بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے فوجوں کا نیا اجتماع شروع کر دیا ہے جن کے ساتھ رسالہ کی بہت بڑی جمعیت ہے جو مغربی میدان (بلجیم و فرانس) سے لائی گئی ہے

آسٹریا کی نئی فوج جو سروی افواج سے بہت زیادہ ہے سرویہ میں داخل ہو گئی ہے۔

روسی سپاہ بہت دور تک جرمن علاقہ میں گھس آئی ہے

جرمن بیڑہ نے بحیرہ بالٹک میں روسی بندرگاہ لیبو پر گولہ باری کی ہے۔

جرمن نقصان جان کی سرکاری فہرست سے منکشف ہوتا ہے کہ ۵ لاکھ ۹۱ ہزار ۲ سو ۷۴ آدمی مجروح و مقتول ہوئے

روسی اور جرمن دریائے وسچولا اور ورٹہ پر ایک بہت بڑی لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں

روسیوں کا بیان ہے کہ ترک قیدیوں نے اُن سے کہا ہے کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ترکی جرمنی کی طرف سے کیوں لڑ رہا ہے۔

ترکی فوج بہ ماتحتی جرمن افسروں کے شہر ارض روم واقعہ آرمینیا کو قلعہ بند کر رہی ہے

ترکوں نے جرمنی سے کئی سو افسر مانگے تھے مگر جرمنی نے جواب دیا کہ مطلوبہ تعداد میں جرمن افسر نہیں مل سکتے کچھ آسٹروی افسر بھی روانہ کئے جائیں گے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ جرمن قلعہ ارض روم اور طرابزون سے ترکوں کی زبردست کمکی فوج کے پہنچنے کی وجہ سے ہمیں پسپا ہونا پڑا۔

ترکی فوج کمک صوبہ باطوم کی سرحد پر نمودار ہوئی ہے۔

روسیوں نے طرابزند پر گولہ باری کر کے قلعہ کو نقصان پہنچایا۔

روسیوں نے وادی فرات میں حملہ کر کے دتہ کے مقام کو فتح کر لیا۔

انگریزی جنگی جہاز ڈیوک آف ایڈنبرا نے شیخ سعید گولہ باری کر کے قلعہ طربہ کو بیکار کر دیا۔ اس کے بعد ہندوستانی سپاہ کی تین رجمنٹیں خشکی پر اتریں۔ اور قلعوں کے گولہ بارود اور توپوں کو بیکار کر کے واپس آ گئیں

(شیخ سعید آبنائے باب المندب پر واقع ہے)

روما کے برقی پیغامات سے معلوم ہوا۔ کہ قسطنطنیہ کا جاپانی سفیر قسطنطنیہ سے روانہ ہو گیا ہے

روسیوں کا بیان ہے۔ کہ روسی دستہ اول ارض روم میں پہنچ گیا ہے جہاں اس نے ترکی فوج کو شکست دی۔

پیرس کی خبر ہے کہ محاذ کے شمال میں نہایت سخت اور مسلسل گولہ باری ہوتی رہی۔ جرمنوں نے علاقہ سینٹ ہیل میں شمارت کوٹ کے مذہبی معبد کو سرنگ لگا کر اڑا دیا۔

الہلال کی ضمانت ضبط افسوس ہے کہ الہلال کلکتہ کی دو ہزار کی ضمانت سخت سرکار ضبط ہو گئی۔ اور دو پرچے بھی ضبط ہوتے جن کی نسبت انگریزی اخبار پانیر نے بہت نکتہ چینی کی تھی۔ انا للہ

پنجاب میں غرہ محرم جمعہ کا ہوا۔

مومیائی ۱۱/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوگی۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آنہ۔ دو چھٹانک ۱ روپیہ ۴ آنہ۔ پانچ تولہ ۶ روپیہ مع محصول ڈاک وغیرہ
ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام کھدوک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ ۳۔ چھٹانک مومیائی بذریعہ ویلو پارسل کے بپتہ ذیل سے روانہ کریں۔ آپکی مومیائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء)

جناب منشی محمد علی صاحب۔ گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا مومیائی استعمال کرنے سے فائدہ ہوا۔ اب از رہ مہربانی ایک چھٹانک مومیائی جلدی روانہ کریں (۷ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء)

جناب ابو النعمان صاحب از منوناتھ بھنجن (اعظم گڈھ) لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک مومیائی بپتہ ذیل۔۔۔ ویلو کر دیجئے۔ آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے۔ (۱۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام انبوہ ضلع برہم بنگال سے لکھتے ہیں۔ کہ جناب کی مومیائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی۔ الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک اور دوست نے مجھکو کہا۔ کہ میں دمہ کھانسی میں حیران رہتا ہوں مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے۔ سو مہربانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید ضروری۔ اور کارآمد کتابیں ۲۵/۵۲

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ جو اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لاٹ صاحب پنجاب کی منظور و مقبول شدہ ہے اسمیں لڑکیوں کے یوم پیدائش سے لیکر کنوارپن۔ بلوغ۔ شادی۔ حیض۔ حمل۔ وضع حمل اسقاط۔ وغیرہ جملہ عوارضات۔ تغیرات۔ شکایات اور امراض اور بچے کی لڑکوں کے متعلق جملہ تکلیفات۔ نشوونما۔ پرورش۔ تربیت کے نقائص۔ وغیرہ کے اسباب و علامات بتا کر ان کے علاج و تجربات نسخہ جات۔ مفید ہدایات۔ ضروری نقشہ جات مع تراکیب درج ہیں۔ اس کتاب کا ہر گھر میں اور خصوصاً دائیوں کے پاس ہونا نہایت ضروری و مفید۔ اور کارآمد ہے۔ عہ

لیکچرار واعظوں۔ مقرروں۔ ایڈیٹروں کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تقریر یا وعظ میں رکاوٹ کیوں ہوتی ہے۔ مقرر کرنیوالے کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان کے مفصل اسباب بیان کرنیکے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر مقبول عام بنانے کے ذرائع واضح طور پر بتائے گئے ہیں مبتدی کے لئے نہایت تحفہ ہے اخیر میں ملک کے سربرآوردہ اصحاب کے مفید لیکچر بھی درج ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۲ ر

تجربات فن اس میں قریباً تمام مشہور اشتہاری ادویہ مثلاً بال اڑانے کا عرق۔ تیل۔ صابون۔ ہر قسم کے خضاب۔ سیر کل حسن افزا کے علاوہ ملک کی مختلف صنعتوں۔ بٹن بنانا۔ لاکھ۔ موم بتی بنانا۔ دیا سلائی۔ منجن وغیرہ وغیرہ بہت سے نسخے مع تراکیب دیئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت عہ رعایتی ۱۰ ر

کریم اللغات جدید نئی طرز۔ سرکاری تقطیع۔ بہت سے ضروری الفاظ کا اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں۔ الفاظ کا عام فہم ترجمہ اور صحیح۔ اردو جاننے والے اور طلبہ کے لئے نہایت مفید و کارآمد ۴ ر

چشمۂ حیات جلق۔ جریان۔ سرعت۔ احتلام۔ نامردی۔ اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اسباب و علامات کی قدیم و جدید طرز پر تحقیقات اور علاج۔ تجربات اور مفید ہدایات۔ رعایتی ۶ ر

دنیائے اسلام اور عیسائیت اسلام نے کسطرح ایکہزار سال تک سیاسیات اور علوم و فنون میں دنیا کی رہنمائی کی ہے۔ اور وہ چند صدیوں سے کن وجوہ سے پرآشوب مصائب میں مبتلا ہے۔ ان کا ذکر اور علاج۔ ہر مسلمان کیلئے جسکے پہلو میں دل اور دل میں درد قومی ہو اسکا مطالعہ از بس مفید ہے ۶ ر

سیر دیہات اس میں سرکاری اہلکاروں کے مظالم۔ انکی لوٹ کھسوٹ یا زمینداروں کی ذلت و ادبار کی خلاف قانون کارروائیاں۔ دہقان کی جاہلانہ بے بسی سود خوار بنیوں کے ہتھکنڈے۔ سرکاری ٹیکس فیس بمعہ مشرکانہ رسوم کے سبب کے تباہی کے درد انگیز حالات اور اسباب بیان کرکے انکا علاج بتایا گیا ہے رعایتی مع محصول ۹ ر

ہندوستان اور سلف گورنمنٹ سلف گورنمنٹ (خود مختاری) کے کیا فوائد ہیں۔ اور ہندوستان کو اپنی حکومت کب اور کیونکر ملے گی اور بعد میں اپنی حکومت حاصل کر سکنے کیلئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ انکا مفصل ذکر قیمت ۶ ر

سلطنت برطانیہ اور اسکا مستقبل جاپان کے ایک فاضل مورخ و پروفیسر نے سلطنت برطانیہ کے موجودہ حالات پر نظر کرکے آنیوالے پرآشوب زمانے پر تبصرہ کیا ہے۔ ۸ ر

داستان مریخ سیارہ مریخ کی جدید تحقیقات۔ تالیف جدید ۱ ر

فاتح قادیان تالیف جدید رسالہ۔ مرزائیوں کی شکست۔ اور حق کی فتح قیمت ۱ ر

اسلام اور علمائے فرنگ اسلام کی عظمت۔ صداقت۔ فضیلت پر یورپین مؤرخوں۔ فاضلوں کی آراء کا مجموعہ ۴ ر

ملنے کا پتہ: منشی مولا بخش کشتہ امرتسر۔ دہاب ۔۔۔

سفر حرمین الشریفین

احوال حرم محترم

دلشاق کو جس کی تمنا مدت سے تھی

مع نقشہ جات مقامات شام و بیت المقدس و مصر

حضرات جس کتاب کے دیدار کے لئے مدت سے دل ترستا تھا آپ مشتاق تھیں۔ اب بافضال حضرت ذوالجلال تیار ہو چکا ہے کہ میں اشتہار میں طول طویل تمہید سے کام لینا منظور نہیں اور نہ اونچی دوکان پھیکی پکوان کے مصداق بننا مطلوب ہے۔ جو تحریر ہے اسی کو پیش کیا جاویگا۔

اب سنئے وہ کیا چیز ہے جس کی تمنا ہر دل میں تھی۔ اور ہزارہا مشتاق جس کیلئے چشم براہ تھے۔ درحقیقت یہ جناب مستغنی عن الالقاب حاجی الحرمین الشریفین زائر قبلتین المحترمین خان بہادر محمد عبدالرحیم صاحب نقشبندی ادام اللہ اقبالہم اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا کا سفرنامہ ہے سفرنامہ بھی کیسا جس کے دیکھنے سے مسلمانوں کی قدیم صناعی اور اہل شیلک کے انتہا کمالات کا مرقع ہے۔ خاص کر اہل عرب کی موجودہ معاشرت صنعت و حرفت۔ تجارت و تمدن کا نقشہ کھینچ کر آئینہ بنا دیا ہے۔ یہ سفرنامہ مذکور جنوبی ہند سے شروع ہو کر عرب حجاز۔ شام۔ فلسطین۔ مصر۔ عراق۔ و نیز وسط عرب۔ و تمام عرب کے حالات و یورپین سیاحوں کے سفرناموں کے اقتباسات نہایت شرح و بسط کے ساتھ مع نقشہ جات جغرافیائی اور عکسی تصاویر عمارات مقدسہ کے تکمیل پایا ہے

مقامات مندرجہ بالا کو خان بہادر محمد فتح الصمد صاحب نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ اور بسط و مستند عربی۔ فارسی و انگریزی کتب تواریخ سے اسکی بعد تحقیق کی انتہائی کیفیتوں کو قلم انداز کر کے تحقیقی حالات و چشمدید واقعات کو قلمبند فرمایا ہے۔ تصاویر و نقشہ جات عکسی نایاب دلائل دیہیں۔ خوش قسمتی سے جناب خان بہادر محمد فتح الصمد صاحب کو ترکی امیر المسمی بہ رفعت [redacted] سے ہیں مبارک سفر میں ہمراہی نصیب ہوئی۔ جنکو ملک شام میں بارہا سفر کرنے اور عہدہ خلیفہ پر منجانب سلطنت [illegible] الفاق ہو چکا تھا۔ عالیجناب [illegible] ٹیسے معلومات کے نہ رگ ہیں جن کی ہمراہی سے خان بہادر موصوف الصدر کو بہت کچھ معلومات حاصل ہوئے جنکا معلوم کرنا اور ہاں کرنا دشوار تھا۔ آخر میں جلالتمآب شہنشاہ اعظم خلق مجسم سلطان صلاح الدین ایوب رحمۃ اللہ علیہ فاتح بیت المقدس [illegible] کے نقشہ کے ساتھ آپکی سوانح مع مختصر حالات کے شامل ہے۔ جو قابل دید ہے باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار

حضرت ابن نباتہ لاثانی اور مکمل اصلی عربی مجموعہ خطب جو حرمین الشریفین میں پڑھے جاتے ہیں مع ترجمہ نظم اردو

حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو گیا ہے

عالم باعمل فاضل بے بدل رئیس العارفین حضرت مولانا مولوی سید شاہ فقیر محی الدین صاحب قادری چشتی المتخلص بہ مقبل

سفر ناظرین۔ یہ وہ مقبول و مشہور خاص و عام خطبہ معتبر کتب ہے جس میں اکثر مؤلفین و مترجمین خطب نے بعض خطبوں کا انتخاب کر کے اردو نظم فرمایا ہے۔ ترجمہ کیسا کہ فصیح و بلیغ زبان اردو میں تمام و کمال خطبوں کو مترجم و منظوم کرنے اور عمدہ اسلوب سے چھاپنے کا خیال نہ تھا۔ البتہ ہندوستان کے چند اہل مطابع نے نثر میں ترجمہ کر کے چھپایا۔ مگر شرح سے خطیب و سامعین کو حظ نہیں کیونکہ عوام الناس زبان عربی سے بالکل بے بہرہ ہیں

حالانکہ شارع کا مقصود صرف اصلاح نفوس ہے ہفتہ بھر جنکو امور دنیاوی سے فرصت ملے۔ ایک وقت اس طریق سے ضروری ہدایتیں ان کے گوشگذار کی جائیں۔ تاکہ فوائد دینی حاصل ہوں۔ خالص زبان عربی سے مقصود شارع بالکل مفقود ہو جاتا ہے۔ اس امر کا خیال عرصہ دراز تک خاکسار کے قلب پریشان میں متمکن رہا لیکن قادر متعال ہر کام کے لئے اوقات مقرر فرما چکا ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ توفیق سبحانی و تائید ربانی سے مجموعہ خطب موصوفہ تمام و کمال طبع ہو گیا۔ نیز صحاح ستہ و مشکوۃ شریف وغیرہ سے ضروری احادیث نبویہ کے مضامین منظوم کر کے خطبہا متفرقہ کے نام سے آخر میں شامل کر دئیے گئے۔

خطبوں کی پوری فہرست مع بیانات چار صفحوں میں صحیح ہے۔ جو خالی از افادات نہیں۔ لکھائی اور چھپائی اور صحت عمدہ دو قسم کا کاغذ چکنا ولایتی) دیسی معمولی پر چھپا ہے۔ تعداد صفحات ۴۴۰ قیمت صرف معمولی کاغذ ۱۲/ مجلد ۱/ چکنا ولایتی عمر مجلد ایک روپیہ

نیز خطبوں کا ٹائیٹل پیج سبز رنگ سنہرا ہونے کے باعث دلکش اور بہت ہی خوشنما ہے۔ ملنے کا پتہ

حاجی محمد محی الدین تاجر کتب و سوداگر متصل مسجد ابراہیم نمبر ۳۹۹ لشکر بنگلور

اہلحدیث پرنٹنگ پریس امرتسر میں منشی گوپال سنگھ پرنٹر نے چھپایا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث

امرتسر

[illegible] حدیث کیا ہے [illegible]

نمبر ۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲
روسا و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” ۳
” ششماہی ۱؍۸
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
” ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب دہلوی فاضل، مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر - مورخہ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۱۲ء یوم جمعہ

عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر

کسی مذہب کے اختیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ اوس مذہب میں رہکر ہماری نجات ہو۔ اور ہم دوسری زندگی میں ان دکھوں اور مصیبتوں سے چھوٹ جائیں۔ جو گمراہوں مجرموں۔ اور بدکاروں کیلئے ہونگی۔ اسی لئے خدا نے دنیا میں سلسلہ رسالت پیدا کیا۔ کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں۔ اور اون کے بعد اون کے تابعین اس کام کو کریں۔

نجات جو مذہب کی اصل غرض یا بنیادی پتھر ہے۔ کسطرح حاصل ہوتی ہے؟ اس کے جواب میں مذاہب مختلف ہیں۔ موجودہ عیسائی مذہب یہ جواب دیتا ہے۔ کہ خدا نے دیکھا۔ کہ دنیا سب گنہگار ہے۔ اگر اونکو چھوڑتا ہوں۔ تو میرے عدل کی صفت قائم نہیں رہتی۔ اگر اونکو عذاب کرتا ہوں تو رحم کا ظہور نہیں ہوتا۔ اسلئے خداوند عادل اور رحیم نے ایک ایسی صورت پیدا کی جس سے اوس کے یہہ دونوں وصف قائم رہے۔ اور مذہب کی غرض (نجات) بھی حاصل ہوگئی۔ خداوند قدوس جو جسم اور جسمانیات سے پاک ہے۔ سبحانہ وتعالےٰ عما یقول الظالمون۔ (بقول نصاریٰ) اوس نے خود جسم اختیار کیا۔ اور بشکل مسیح مجسم ہوکر لوگوں کے گناہوں کے بدلہ میں پھانسی پر مرا۔

پس دنیا کی نجات کا ذریعہ اب عیسائی مذہب یہی پیش کرتا ہے۔ کہ مسیح مجسم خدا پھانسی پر مرا۔ تاکہ لوگوں کو نجات دلوے یا دلاسے

یہہ عقیدہ عیسائیوں کا بہت پرانا سمجھا جاتا ہے بلکہ حال میں بھی اسی کی اشاعت کرتے ہیں چنانچہ عیسائی اخبار نور افشاں لودہیانہ کی تازہ اشاعت میں حسب ذیل بیان شایع ہوا ہے۔

”خداوند مسیح یا کلام خدا یا کلمۃ اللہ کے مجسم ہونے کا دوسرا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ دنیا کے گناہ اٹھالے جاوے۔ وہ اس لئے ظاہر ہوا تہا۔ کہ گناہوں کو اٹھالے جاوے۔ اور اس کی ذات میں گناہ نہیں۔“ (۱ یوحنا ۳: ۵) اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں کسی دقیق تحقیق یا فلسفانہ بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں جیسے اس آیت کے الفاظ صاف اور سادہ ہیں۔ ویسے ہی مطلب بھی صاف ہے اس حقیقت کو زیادہ صاف طور پر اور زیادہ تیز روشنی میں سمجھنے کے لئے ایک دم کے واسطے اس چلادینے کے بکرے پر غور کرنا چاہئے۔ جس کا ذکر احبار ۱۶: ۸ سے ۲۶ تک میں مفصل ہے۔ وہاں حکم ہے۔ کہ ”ہارون اپنے دونوں ہاتھ اس جیتے حلوان کے سر پر رکھے اور بنی اسرائیل کی ساری بدکاریوں۔ اور ان کے سارے گناہوں۔ اور خطاؤں کا اقرار کر کے ان کو اس حلوان کے سر پر دھرے۔ اور کسی

شخص کے ہاتھ جو اس کے لئے معین ہو۔ بیابان کو بھجوا دے۔ کہ وہ حلوان اس کی ساری بدکاریاں اپنے اوپر اٹھا کے ویرانے میں لے جائیگا۔ (آیات ۲۱-و۲۲) اس سارے مقام سے روشن ہے۔ کہ گناہ ایک بوجھ ہے جو ایک کے سر پر سے اٹھا کے جا کر دوسرے کے سر پر رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ شخص بلا تجربہ اور بلا امتیاز اوسکو اٹھا کر دور لے جا سکتا ہے۔ یہی سادہ مطلب اس کہنے کا ہے کہ "وہ اس لئے ظاہر ہوا۔ کہ پہلے ساری باتوں میں ہم سا بنے مگر بغیر گناہ کے۔ اور انسانی گناہ کے بوجھ کے نیچے ہو کر اس کو بنی آدم پر سے اٹھا لے۔ اور دور لے جائے لیکن تاکہ ہم تجسیم الٰہی کے اس مقصد کو اور زیادہ واضح طور سے سمجھ سکیں۔ ذرا اس بات پر غور کریں۔ کہ گناہ اٹھانے والا جو ظاہر ہوا۔ وہ تھا کون ؟ یوحنا کی انجیل سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ کہ جس پر اسوقت یوحنا رسول کی نظر تھی۔ وہ یسوع ناصری شخص مجسم اور جو اس حس سے محسوس ہوتا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی مثبت ہے۔ کہ یسوع ناصری کی شخصیت میں وہ کسی اور کو دیکھتا تھا۔ جو اس جسم میں مجسم تھا۔ یعنے خدا پر اس کی نظر تھی۔ یہی معنے یہاں لفظ "ظاہر ہوا" کے ہیں۔ وہ کلمہ تھا جو مجسم ہوا۔ وہ جسم تو ہے۔ مگر ہے کلمہ۔ اس بات پر بھی غور کرو۔ کہ یوحنا ساتھ ہی اس کے کہتا ہے۔ کہ اس کی ذات میں گناہ نہیں۔ یعنے یہ وہ شخص ہے جس کی ذات میں مقابل میں انسانی ذات کے گناہ نہیں ہے وہی شخص "ظاہر ہوا" تاکہ وہ دوسروں کی خطاؤں کو ان پر سے اٹھا لے۔ اپنے پر اٹھا کے لے جائے۔ دور پھینک دے۔ برباد کر ڈالے تاکہ پھر کبھی گناہ کا وجود ہی نہ رہے الفاظ گناہ اور ظاہر ہوا پر تعلق کر کے مسیح کے مجسم ہونے کے عین وقت پر وعدہ کیا

گیا تھا کہ "وہ بیٹا جنے گی۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔" اور جب وہ پیدا ہو گیا۔ تو فرشتوں نے گڈریوں کے روبرو یہ گیت گایا تھا۔ کہ "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنے مسیح خداوند۔"

پس تجسم کا یہ وعدہ تھا۔ کہ ایک شخص مجسم ہوگا۔ جو گناہ اٹھا لے جاویگا۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے اس کام کی حقیقت کو اور اپنے طرز عمل اور سلوکات اور کلام سے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ واقعی کلمۃ اللہ اور گناہ سے مبرا ہے۔ اور کہ میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں۔ اور بچاؤں یہ کیسی لاثانی اور مبارک فیض رسان خدمت ہے۔ جو کسی اور سے نہ ہو سکی۔ بلکہ صرف اس کلمۃ اللہ یا پرجاپتی نے کی۔ جو اس برہم میں سے نکلا۔ اور مجسم ہوا۔ اور اپنے آپکو بھی کر دیا۔ تاکہ انسان بے گناہ ہو کر عرفانی ہو جاویں۔ پرجاپتی کی یہ قربانی ایک کشتی ہے پائل۔ جس کے ذریعہ سے منشیہ کیا اور دیوتا کیا۔ سب کے سب پاک ہو کر اس بات لوک سے گذر کر برہم لوک کو پراپت ہوں جہاں سے واپس نہیں آنا ہے۔ اور نہ دکھ پاپ ہے اور نہ موت۔" (نور افشاں ۱۲ نومبر)

اسی کی تائید میں رسالہ **الکفارہ** کے مصنف پادری ڈبلیو گولڈسیک صاحب لکھتے ہیں :-

"یسوع مسیح نے پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں آکر صلیبی موت کے ذریعہ سے تمام بنی آدم کے گناہوں کا کامل کفارہ دیا۔ چنانچہ انجیل مختلف میں وہ خود بار بار اسی بھاری کام کو اپنی آمد کا سبب بیان کرتا ہے مثلاً لکھا ہے کہ "جسطرح موسےٰ نے سانپ کو اونچے پر چڑھایا۔ اسی طرح ضرور ہے۔ کہ ابن آدم (مسیح) بھی اونچے پر چڑھایا جاوے

تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے۔ اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پاوے" (یوحنا ۳: ۱۴-۱۵) "ابن آدم اس لئے نہیں آیا۔ کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے" (متی ۲۰: ۲۸) پھر انجیل شریف میں ایک اور مقام پر مسیح کے حق میں یوں مرقوم ہے: "اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا۔ بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" (۱ یوحنا ۲: ۲) اور پھر مرقوم ہے۔ کہ "اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے" (۱ یوحنا ۱: ۷) ایک مرتبہ یوحنا اصطباغی نے یسوع کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ "دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہوں کو اٹھا لے جاتا ہے" (یوحنا ۱: ۲۹)

پس توریت اور انجیل دونوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے مجسم ہونے کا خاص مطلب و مقصد یہ تھا۔ کہ صلیب پر جان دیکر گناہوں کا کفارہ دینے سے عدل کا تقاضا پورا کرے۔ تاکہ خدا تائب گنہگاروں کو معاف کر سکے۔ اس طرح سے مسیح نے ہمارے عوض میں سزا اٹھا کر ناراستوں کے بدلے اس راستباز پر سیاست ہوئی۔ تاکہ وہ ہمکو خدا سے ملا دے۔ کفارہ کے اس بھاری کام کے وسیلہ سے جو مسیح نے کیا۔ انسان کے دل کی خدا سے ملنے کی زبردست خواہش اور حقیقی آرزو پوری ہوئی۔"

(الکفارہ صفحہ ۱۱-۱۲)

ان سارے اقتباسات کا مطلب صرف اتنا ہے کہ مسیح جو مجسم خدا تھا۔ دنیا بھر کے لوگوں کے گناہوں کو اٹھا کر خود سزایاب ہوا۔ اور لوگوں کو سزا سے بچایا۔

قرآن مجید نے اس خیال کا جواب دو لفظوں میں نہایت ہی سنجیدگی اور معقولیت سے دیا ہے فرمایا ہے۔

"لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی" کہ کوئی نفس کسی دوسرے

کا گناہ نہیں اٹھاتا" ممکن ہے عیسائی اس بیان کو مجا لفانہ سمجھیں۔ اس لئے ہم صرف ایک دو سوال کر کے باقی کو ناظرین کے فہم پر چھوڑ دیتے ہیں۔

(الف) مسیح کا کفارہ کن لوگوں کے لئے ہے تمام دنیا کے لوگوں کے لئے جن میں عیسائی غیر عیسائی سب شامل ہیں۔ یا خاص عیسائیوں کے لئے۔ رسالہ الکفارہ کے مندرجہ بالا اقتباس میں جو اول نوجنا کی عبارت نقل ہے "نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا" اس سے صاف ثابت ہے کہ کفارہ مسیح تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور حق بھی یہی ہے کیونکہ خدائی صفات عدل اور رحم سب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے اس کفارہ میں بھی سب کا حق ہے۔

(ب) گناہ کی سزا کیا ہے۔ جس کے ہٹانے میں یہ کفارہ مدد دے سکتا ہے۔ اسکا جواب بھی ہم کو انجیل ہی سے ملتا ہے۔ کہ گناہ کی سزا موت ہے (رومیوں کا ۶ باب فقرہ ۲۳)

اس موت سے کونسی موت مراد ہے۔ اسکا جواب پادری راؤس صاحب کے الفاظ میں ملتا ہے۔ جو لکھتے ہیں۔

"اسکے دیگر انبیاء مر گئے۔ لیکن وہ گناہ گاروں کی طرح اپنے ہی گناہوں کے لئے مرے۔ پر یسوع مسیح چونکہ خود بیگناہ تھا گناہگاروں کے لئے اس کا عوض ہو کر مرا"

(رسالہ یسوع مسیح کی موت صفحہ ۱۲)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ یہی موت ہے جو جاندار پر آتی ہے۔ جس سے حضرت انبیاء اور غیر انبیاء سب مرے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی نہیں حضرت مسیح کا قول ہے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" پس ہم بھی کفارہ کے درخت کو پھل سے پہچانتے ہیں۔ تو کفارہ ایک معدوم چیز سے بھی بڑھ کر نظر آتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ دنیا سے معدوم نہیں ہوئی بلکہ ہر انسان بلکہ ہر جاندار پر آتی ہے۔ اس موت میں نہ عیسائی کی تمیز ہے۔ نہ موسائی کی۔ اور نہ محمدی کی نہ احمدی کی۔ پھر ہم کیونکر باور کریں کہ کفارہ مسیح نے دنیا کو کوئی فائدہ دیا۔ بجائے کہ ان کے گناہوں کی سزا جو موت ہے۔ وہ انکو برابر بھگتنی پڑتی ہے۔ یہی معنے ہیں "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"

اخباری کالموں میں اسی قدر گنجائش ہے ورنہ اس مسئلہ پر متعدد بحثیں ہیں۔ جو ہمارے رسالہ "رسالہ نجات" میں مفصل مذکور ہیں۔ جو بقیمت ۲ر دفتر اہلحدیث سے ملسکتا ہے

قادیانی مشن

مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح ۱۸- نومبر میں بعنوان مذاکرہ مذاکرہ علمیہ ایک مراسلہ مولوی نذر علی صاحب کا چھپا ہے۔ جس میں بہت سی آیات متعلقہ اور غیر متعلقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جانوروں کی زندگی کے متعلق پیش کر کے اونکی موت اور دوبارہ زندگی سے انکار کیا ہے۔ یہ مسئلہ تو ہماری متعدد تصانیف تفسیر القرآن عربی۔ ترک اسلام اور تغلیب الاسلام وغیرہ میں مفصل مذکور ہے۔ یہاں ہمیں اونکی پیش کردہ آیات میں سے صرف ایک آیت کی بابت کچھ پوچھنا ہے جسکو مرزا صاحب نے بارہا کئی ایک مقامات پر اسی مدعا کے لئے لکھا ہے۔ کہ مردے دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے۔ وہ آیت یہ ہے

وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

اس آیت کا ترجمہ وہ اور مرزا صاحب یوں کرتے ہیں جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اسپر حرام ہو گیا کہ وہ اس دنیا کی طرف پھر لوٹیں۔

اس ترجمہ کو دیکھکر ہر اہل علم کو تعجب ہوگا۔ کہ مرزا صاحب اور انکی جماعت میں کوئی اہل علم نہیں۔ جو اسکی ترکیب سمجھ سکے ؟ میرا گمان یہ نہیں۔ کہ نہیں۔ بلکہ اونکا خیال ہے کہ ان کے سوا دنیا میں کوئی نہیں جو ہماری غلطی کو سمجھ سکے۔ مگر واقع یہ ہے کہ قادیانی مشن اپنے پیر و (ہادی) کی رہنمائی میں مطالب بیان کرنے میں علوم عربیہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ مثال کے لئے یہ آیت اور وہ حدیث جو حضرت مسیح کے نزول کے متعلق آئی ہے۔ کافی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

جسکا ترجمہ ترکیبی یہ ہے۔

تم کیسے ہو گے جب مسیح ابن مریم تم میں اتریگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت مسلمانوں کا حاکم مسلمانوں میں سے ہوگا چونکہ اسوقت مسلمانوں میں سے کوئی حاکم نہیں۔ ثابت ہوا۔ کہ مسیح کے نزول کا وقت ابھی نہیں آیا مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا۔ کہ مسیح تم میں آئے گا۔ اور وہ تمہارا امام ہوگا کون پوچھے کہ یہ ترجمہ عربی قاعدہ کے موافق ہے یا مخالف؟ اسی قسم کی یہ آیت ہے۔ آیت موصوفہ کی ترکیب یوں ہے۔ حرام مبتدا انہم خبر مگر قابل غور یہ ہے کہ انہم لا یرجعون مثبت ہے یا منفی۔ چونکہ اس میں لا ہے۔ اسلئے تقدیر عبارت یہ ہے

حرام علی قریۃ ھالکۃ عدم الرجوع - یعنے جو مر گئے اونپر عدم رجوع حرام ہے۔ ظاہر ہے کہ عدم رجوع کی نقیض رجوع ہے۔ اور حرام کی نقیض واجب- یا بطریق منطق کم از کم جائز تو لازم آیا۔ کہ جن لوگوں پر عدم رجوع حرام ہے۔ اون کا رجوع جائز ہے نتیجہ صاف ہے۔ کہ مردوں کا دنیا میں واپس آنا جائز ہے

غالباً میتے اس مذاکرہ میں کسی قسم کی مغالطہ دہی سے کام نہیں لیا۔ نہ کوئی بات علوم عربیہ کے قواعد کے خلاف کی ہے۔ امید ہے پیغام صلح اپنے مضمون نگار تک یہ مذاکرہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

میری غرض اس مذاکرہ علمیہ سے صرف یہ ہے کہ اس آیت کی تفسیر صحیح ہو جائے جو مدت سے قادیانی لٹریچر میں غلط در غلط داخل ہے

تہذیب - مہذبوں کے فرائض قیمت - ۱ر

خلافت علی اور آیت انفسنا

۲۰-شوال ۱۱/ ستمبر کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جو کسی شیعہ کے جواب میں تھا جس نے دعوے کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالٰے نے جناب مرتضٰے کو آنحضرت کا نفس کہا ہے۔ اس لئے مرتضٰے خلیفہ بلا فصل تھے۔ جس کے جواب میں لکھا تھا کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ جیسے اس آیت میں ہے۔

تُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ

بنی اسرائیل کو حکم ہوتا ہے۔ کہ گوسالہ پرستی کے بدلہ میں اپنے نفسوں کو قتل کرو۔ یہ بھی فرمایا۔ تمکو حکم دیا تھا۔ کہ اپنے نفسوں کو اپنے گھروں سے مت نکالا کرو۔ پھر تم ایسا ہی کرتے ہو۔ کہ اپنے نفسوں کو قتل کرتے ہو۔ وغیرہ۔ یعنے اپنے دینی بھائیوں کو۔

ان آیات کی شہادت پر نیز تفسیر معالم التنزیل کی روایت پر ہم نے یہ نقض کیا تھا۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس سے مراد قومی اور مذہبی بھائی ہیں۔ عین بعین نفس رسول نہیں۔ شیعہ رسالہ اصلاح میں کسی اہل علم شیعہ کی طرف سے اسکا جواب نکلا۔ جس میں زور علمی مفقود، زور لسانی اور دل آزاری بہت ہے اہل سنت خصوصاً اہلحدیث کی نسبت لکھتا ہے۔

"رسول اللہ نے تو آپ لوگوں کو اعدار کتاب اللہ کا خطاب دیا ہے۔ (اصلاح ذی الحجہ صـ۲۲)

پھر لطف یہ کہ اسی فقرہ کے ساتھ ہی سوال کرتے ہیں۔

"پھر کیوں کتاب خدا کو آپ غارت کرتے ہیں؟"

(صفحہ مذکور)

کوئی ان صاحب سے پوچھے کہ جو لوگ (بقول آپکے) زبان الہام ترجمان رسول علیہ السلام سے اعدار کتاب اللہ ہوسکے تو لازمی نتیجہ ہے۔ کہ وہ کتاب اللہ کو غارت کرینگے۔ پھر آپ کا یہ سوال "حافظ نباشد" نہیں تو کیا ہے۔

اے جناب آپکا ارشاد ان معنے میں ہوا۔ جو کوئی عقل کا دشمن کسی کو کہے۔ اے صاحب آپ مسلمان ہوکر بت پرستی کی تردید کیوں کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو یہی معنے ہیں ؎

لطف پر لطف ہے اطوار میں مری یار کے یار
جائے حلی سے گرچ لکھتا ہے ہوز سے ھماد

باوجود یکہ ہمنے آیات قرآنی پیش کیں۔ تاہم مجیب صاحب لکھتے ہیں۔

"محض مولوی فاضل کی برائے نام ڈگری حاصل کرلینے سے انسان ادیب نہیں ہوجاتا۔ آپکو نفس کا استعمال و اطلاق بھائیوں پر کہاں سے معلوم ہوا۔ اہل زبان میں سے کسی کو تو سنداً پیش کیا ہوتا جس سے آپ سمجھے جاتے۔ قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں۔ عرب کے لغات اور اون کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شایع ہیں۔ مہربانی فرماکر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا کہ جس سے معلوم ہوتا۔ کہ عرب انفس کے لفظ کو بھائیوں کے معنے میں استعمال کرتے ہیں"

(اصلاح صـ۲۲)

اہلحدیث آپ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی شہادت آپ کے نزدیک کافی نہیں۔ تفسیر معالم سے جو قول نقل کیا تھا۔ اوس کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ صاحب معالم نے ہکو قیل سے بیان کرکے ضعیف کیا ہے۔ حالانکہ صاحب معالم نے دونوں کو قیل سے بیان کیا ہے جسکو مجیب صاحب نے خود نقل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو اصلاح مذکور صـ۲۲)

ہم نے جو سوال کیا تھا۔ کہ حضرت علی بعینہ نفس رسول ہوتے۔ تو نبوت میں شریک ہوتے۔ اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ فاسد عقیدہ ہمارا ہرگز نہیں (کون کہتا ہے۔ کہ آپکا یہ عقیدہ ہے۔ یہ تو الزام ہے نہ اظہار واقع) لکھتے ہیں ہم حضرت علی کو اوسی طرح نفس رسول کہتے ہیں جسطرح قرآن مجید حضرت مسیح کو روح اللہ کہتا ہے۔ اے جناب قرآن مجید میں روح اللہ کی اضافت تو از قسم اضافت مخلوق الی الخالق یا مصنوع الی الصانع ہے جیسے لاذبس کا جاقو وغیرہ۔ جو محض اظہار شرافت کے لئے نیز اون لوگوں کے رد کرنے کے لئے ہے۔ جو جناب مسیح کو عین اللہ کہتے تھے۔ چنانچہ اسی پرچہ اہلحدیث کے مضمون اول میں اونہی لوگوں کا ذکر ہے۔ حضرت علی نفس رسول ان معنے سے کیسے ہوتے؟ اور کیوں ہوتے؟ اس کا مطلب کیا ہوا؟

غرض آخر میں آپکو ماننا پڑا۔ کہ ہم حقیقی معنے سے آنحضرت میں اور حضرت علی میں اتحاد کے قائل نہیں۔ (صـ۲۹)

اچھا تو پھر نتیجہ کیا؟ یہی کہ حضرت علی مثل دیگر برادران دینی کے بھائی تھے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں بہت سی جگہ انبیاء علیہم السلام کو اونکی قوم کا بھائی کہا جاتا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ وغیرہ اور حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اخواننا الذین لم یاتوا بعد } میری امت کے جو لوگ
مشکوۃ کتاب الطہارت } میرے پیچھے آویں گے
وہ میرے بھائی ہونگے۔

ایک حدیث میں ذکر ہے۔ صحابہ نے پوچھا۔ کیا ہم آپکو سجدہ کریں۔ فرمایا۔

اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم } عبادت (سجدہ) اپنے
مشکوۃ باب عشرۃ النساء } رب کی کرو۔ اور اپنے
بھائی کی (میری) تعظیم کرو۔

ان معنے سے ہم کو بھی انکار نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت نسل سب امت کے بھائی ہیں۔ اور بحیثیت رسالت سب کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

مگر اس سے خلافت خصوصاً خلافت بلافصل کیونکر ثابت ہوئی۔ یہی ایک سوال ہے جسکو شیعہ مجیب نے باوجود بہت سی طول طویل تحریر و تقریر کے حل نہیں کیا بلکہ چھوا بھی نہیں ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

اسلام ومہرلٹش لارکے یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھاکر بدلائل ثابت کیا ہے۔ کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۲؎

سیرت البخاری - حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی زندگی کے مقدس حالات ۲؎

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

جنگ یورپ

اسوقت جنگ مختلف مواقع پر ہو رہی ہے۔ دنیا بھر کی عظیم الشان طاقتیں بر سر پیکار ہیں۔ ترکی جو پہلے الگ تھی۔ اور جس نے اپنے تحفظ و بچاؤ کے خیال سے دردانیال میں سرنگیں بچھانے کے علاوہ روسی سرحد پر اپنی فوج جمع کی ہوئی تھی وہ بھی جرمنی کی ترغیب و تحریص سے میدان میں آگئی۔ اور ایشیا کے دو میدانوں میں ترکی فوجیں انگریزی افواج سے برسر جنگ ہوئیں۔ ایک تو آبنائے باب المندب کے مقام شیخ سعید کے مشرقی قلعہ طربہ پر اور دوسرے شط العرب کے آگے دریائے فاؤں کے ساحل صیحان کے قریب خبر آئی کہ ۱۱۔ نومبر کو ترکوں نے انگریزی بیرونی چوکیوں پر حملہ کیا۔ مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے

ارض روم میں ترکوں کی روس سے مٹھ بھیڑ ہوئی ارض روم ترکی ارمینیا کا صدر مقام ہے جو آرمینیا کے وسط میں واقع ہے اور دریائے فرات جو دو رود اور اراس کے منبعے انہیں پہاڑوں سے نکلے ہیں وادی فرات میں ترکوں کا ایک مقام ڈوا ہے اسپر روسی فوج قابض ہو گئی ادہر ترکوں نے باطوم پر حملہ کر دیا۔ جسکا مقابلہ روسیوں نے کیا لیکن بعد میں مزید فوجیں ترکوں کی باطوم پر جمع ہو گئیں اور اس ہفتہ کی آخری خبر ہے کہ ترک مقام باکو تک پہنچ گئے۔ جو روسی ایرانی سرحد کا اتصالی مقام ہے باکو کوہ قاف میں ترکی سرحد سے بہت آگے سرحد ایران اور روس پر مشہور شہر ہے۔

بحیرۂ اسود میں ترکی جہازوں اور روسی جنگی جہازوں کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں روسیوں کا بیان ہے کہ ایک لفٹنٹ اور ۱۲ آدمی زخمی ہوئے۔ ترکی کے ایک جنگی جہاز گوبین کو نقصان پہنچا جو تھوڑی دیر لڑنے کے بعد کہیں غائب ہو گیا۔ اور اسی طرح دوسرا ترکی جہاز بھی روسیوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا ایک دوسرے مقام طرابیسی پر ترکی جہاز حمیدیہ نے روسیوں پر سوا سو (۱۲۵) گولے مارے۔ روسی کہتے ہیں کہ ہمارے صرف ۴ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ہمارے توپ خانہ نے موثر جواب دیا۔

ادہر انگریزی فوج نے بصرہ پر فوجی قبضہ کر لیا جسے ترک خالی کر کے چلے گئے تھے۔

انگریزی اخبارات لکھتے ہیں کہ ترکوں نے عربوں کے درمیان اعلان جہاد کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو ناکام ہوئی۔ مصر کے تازہ اخبار سے معلوم ہوا کہ وہاں تاحال امن ہے۔ مصری سرحد کی بعض چوکیوں پر ترک اور بدوعربوں نے حملہ کر دیا ہے

جرمنی نے روسی علاقہ وسچولا اور ورٹہ دریاؤں کے درمیان شدومد سے جنگ کی۔ جرمن کہتے ہیں کہ انہیں روسیوں کے مقابلہ میں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی ہے۔ لیکن روسی بیان ہے کہ زنشتو اور کراکو کے محاذ میں کوئی فرق نہیں آیا روسی بندرگاہ لباؤ میں جرمنوں نے روس کے ڈاک لے جانے والے کشتی دخانی جہاز غرق کر دئے اور خود جرمنی کا ایک تباہ کن جہاز بحری سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ علاوہ ازیں بحیرہ بالٹک میں جرمنی کے جنگی جہازوں کا جو بیڑہ تھا۔ اس کے ایک حصہ نے لباؤ روسی بندرگاہ کے دہانہ کا جہازوں کو غرق کر کے محاصرہ کر لیا۔

روسی علاقہ پولینڈ میں پہلے جرمن پیشقدمی کی خبریں آتی تھیں۔ لیکن اب روسی کہتے ہیں کہ ہمکو پولینڈ میں تشفی آمیز کامیابی ہو رہی ہے۔ اور جرمن پیشقدمی رک گئی ہے۔ روسی دوسرے ایک مقام گلیشیہ میں جرمنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں

آسٹریوں کے مقابلہ میں روسی بیان کے مطابق روسیوں کو نمایاں فتح ہوئی۔ روسی بیان ہے کہ کار پیتھین کے پرے ہماری فوج آسٹریوں کے بہت بڑے لشکر کو نواح میزو اور یوزن میں گھیر لینے کو ہے۔ ہم نے ایک جنرل۔ ۱۰۰ افسر ساڑھے تین ہزار آسٹری سپاہی کچھ کل کی اتواب اور مشین ٹرینیں گرفتار کیں۔ اور درہ ہائے کوہ کارپیتھین کے سرے پر ایک ایسے مقام پر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے ہنگری کو راستہ جاتا ہے۔

آسٹریا کو سرویہ کے مقابلہ میں بہت بڑی فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ آسٹریا کی فوجیں سرویہ میں دور تک گھس گئیں۔ سرویہ نے اپنا پایہ تخت اسکوپ میں بدل دیا۔ جو سرویہ کی سرحد کے آخری سرے پر واقع ہے۔

ادہر فرانس کے میدان میں جرمنی کی جنگ جاری ہے۔ جرمنوں نے یپرس پر گولہ باری کر کے ٹاؤن ہال اور ایک دوسرے مقام پر آگ لگا دی لیکن کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

فرنچ بلجین محاذ پر جرمنوں کے حملوں کے متعلق فرنچ (فرانسیسی) سرکاری مراسلت ہے کہ عام طور پر حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور توقف سے دشمن (جرمنی) کی گولہ باری روز گذشتہ سے بھی کمزور ہے

فرانس کے میدانوں میں ہندوستانی سپاہ نے جو جرأت و پامردی دکھائی ہے۔ اس نے یورپ سے خوب خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دست بدست لڑائی میں دشمن کے حوصلے پست کر دئے ہیں

انگریزی امارت بحریہ کی رپورٹ ہے۔ کہ زیبرگ کے جنگی و فوجی مقامات پر دو انگریزی جنگی جہازوں نے سخت گولہ باری کی۔ اور جرمن دودھ مکھن کے کارخانوں پر قبضہ کر لیا۔

غرض اسوقت جرمنی۔ روس۔ انگلینڈ۔ ترکی آسٹریا۔ سرویہ۔ جاپان۔ فرانس سب نبرد آزما ہیں۔ جرمنی فرانس کے علاقہ میں لڑ رہا ہے۔ اور ادہر روس سے بھی برسر جنگ ہے۔ روسی آسٹریوں کو گرفتار کر رہے ہیں۔ آسٹری سرویہ میں گھس گئے ہیں۔ کہیں ہندوستانی فوج کے جانباز بہادر جرمنوں کے حواس باختہ کر رہے ہیں۔ کہیں ترک فوج کشی کر رہے ہیں۔ اور کہیں انگریزی فوج قابض ہو رہی ہے۔ جنگ ابھی کوئی فیصلہ کن نہیں ہے۔ اور نہ کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا۔ جرمنی کی ریشہ دوانیاں دھنس رہی ہیں اور انگلینڈ کو اپنی صداقت اور متحدہ سلطنتوں کے اتحاد پر کامل بھروسہ ہے کہ اگرچہ دوران جنگ میں انہیں کسی طرح کی

[illegible]

اگر ایسا واقعہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو جاتا؟

۔۔۔ دسمبر کو میں نے مولانا ابوالوفا صاحب کی توجہ اس بات کی طرف دلائی جس میں مرزا صاحب نے مولانا ابوالکلام ایڈیٹر الہلال کی نسبت حیرت انگیز لہجہ میں کہا تھا کہ وہ کلکتہ سے غیر حاضر ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ وہ کسی کام کو گئے ہونگے۔ البتہ ہم نے آج خواب میں دیکھا کہ ایڈیٹر صاحب الہلال سے ملاقات ہوئی۔ رسالہ الہلال کی ضبطی ضمانت اور پرچہ کی روانگی کا ذکر آیا۔ تو ایڈیٹر الہلال نے کہا۔ کہ ہنوز ایک ہزار باقی ہے جمع ہونے پر پرچہ روانہ کیا جاویگا۔ وہیں دن کے بعد الہلال آیا۔ میں نے اتفاقاً جو اس پر نظر کی۔ تو اس میں ایک فرسٹ کاپی، لیڈر میں چھاپا گیا ساتھ چسپاں کیا ہوا تھا جس میں ضبطی ضمانت کا ذکر اور ایسے اجراء کے متعلق خبر تھی۔

اس فقرہ کو دیکھکر مجھے یہ خیال آیا۔ کہ اگر ایسا خواب مرزا جی کو زندگی بھر میں ایک ہی آجاتا۔ تو آج اُن کے مرید اسکو دنیا میں شایع کر کے اپنی صداقت کے خوب راگ گاتے۔ لیکن یہاں معمولی بات ہے۔ جو کسی گنتی شمار میں نہیں (رفاقسا مولا بخش)

سٹہ کی تباہی خیز داستان امرتسر
کا باب توجہ کو ہمت کے نیکدل

سٹی انسپکٹر بابو ابوالفتح خان صاحب کی کوشش سے قمار بازی کی خوب روک ہوئی۔ تو اس کے ساتھ دیگر ہر قسم کی خرابیاں بھی جو عوام میں دہشت و بے چینی پھیلانے کا باعث ہوئی تھیں رک گئیں۔ اور ان دنوں جو جو رسی ڈاک ڈبی کا بازار گرم رہتا تھا۔ سرد پڑ گیا لیکن یہ افسوسناک امر ہے۔ کہ دیسی جوا کے بدلے یہ انگریزی جوا (سٹہ) زیادہ تیزی سے ظہور میں آ رہا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا انسداد انسپکٹر صاحب کی کوشش سے بالاتر ہے۔ کیونکہ پچھلے دنوں جب آپ نے اسکی بندش کی تھی۔ تو سٹے والے حکام بالا سے اجازت لے آئے تھے کہ سٹہ کیا ہے؟ اور اس کے نقصانات کیا ہیں؟ سنئے۔ سٹہ ایک مہذب جوا ہے جسے ایک شخص دوکان پر صندوقچی رکھکر بیٹھ جاتا ہے۔ لوگ آتے ہیں۔ اور حسب استطاعت رقم جمع کراتے جاتے ہیں۔ اور ایک پرچی جس پر کوئی نمبر مثلاً ۳۲ یا ۹۹ لکھا ہوتا ہے۔ اس سے سٹے لگا دیا جاتا ہے وقت مقررہ تک ایک معقول رقم اکٹھی ہو جاتی ہے پھر وہ لاٹری کی طرح سے چٹیاں نکالی جاتی ہیں جس کے نام کے ساتھ وہ نمبر والی پرچی نکلے۔ اس کو اسکی رقم سے دسیوں گنا زیادہ ملجاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی نے ایک صد روپیہ ڈالا تو وہ ایک ہزار لے گا۔ اور باقی سب کا مال ہضم۔

سٹے کے نقصانات

شام کے بعد مختلف دکانوں پر لوگ جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے نمبر کے نکلنے کے انتظار میں بیتاب و بیچین نظر آتے ہیں۔ اور کسی ایک کا نام نکلنے سے جو دوسروں کی حالت ہوتی ہے۔ بیان کے قابل نہیں گویا ابھی کر لوٹے جاتی ہے۔ دن بھر کی کمائی حرف غلط کیطرح صاف کر کے ہماری انگلوں پر پانی پھیر دیتی ہے۔

اس سٹے نے بہت سے آدمیوں کو حیران و سرگردان کر رکھا ہے۔ اپنا اندوختہ برباد کر رہے ہیں۔ اور دن بھر کی کمائی سٹے کی نذر کر کے کف افسوس ملتے ہوئے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ یہ سٹہ صرف مجھوں۔ اور بدمعاشوں کے لیے ہی نہیں۔ بلکہ اس میں کثرت سے لڑکے شریک ہوتے ہیں۔ جنکو جو پیسے کاغذ قلم وغیرہ کے لیے ملتے ہیں۔ وہ یہاں دے جاتے ہیں بلکہ ہم نے اس امر کو زیادہ افسوس سے سنا کہ اس نامراد تجارت میں عورتیں اور لڑکیاں بھی شریک ہو کر قسمت آزمائی کرنے لگ گئی ہیں۔

اس تجارت کے شاخسانہ کو پیسے کی طلب جائز و ناجائز افعال کا ارتکاب کرانے میں پس و پیش نہیں کرتی۔ ٹمپرنس سوسائٹی کے پرچارک جو ایک مقررہ عمر تک سگرٹ نوشی کا سدباب کرانے کے درپے ہیں۔ اور میلوں پر شراب نوشی کو بند کرانے کی فکر میں ہیں۔ وہ اس بات کو افسوس سے سنیں گے کہ سٹے کی بدولت چھوٹے چھوٹے بچے شراب پینے لگ گئے ہیں۔ افسوس!

اگر کچھ یہی حالت رہی۔ اور ملک کے مستقل نظم و نسق نے کچھ عرصہ اور توجہ نہ کی۔ تو گلستان [illegible] کی [illegible] وغیرہ مہلک امراض ہیں۔ [illegible] درخت ہو جائیں [illegible] ہونگے۔ [illegible]

[illegible]

چہ خوش شد [illegible] گفتن [illegible]

آریہ سماج کا پالٹیکس سے تعلق

پچھلے دنوں جب اخبارات میں یہ بحث چھڑی تھی۔ کہ آریہ سماج پولیٹکل پارٹی ملکی جماعت ہے۔ تو آریہ سماجی اخبارات نے کان پر ہاتھ دھرے تھے۔ اور لیڈر کونفرنس درجواب میں آریہ سماج کو صرف مذہبی جماعت بیان کیا تھا۔

لیکن سچائی کی آگ خیالی تنکوں میں زیادہ دیر تک پنہاں نہیں رہ سکتی۔ یہ خود اپنا جلوہ دکھاتی ہے چنانچہ اس نے اپنا رنگ دکھایا۔ اور آریہ سماج کے چوٹی کے اخبار ستیہ دھرم پرچارک کو ماننا پڑا کہ بیشک آریہ سماج پالٹیکس سے جدا نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"سرکاری افسروں کے شبہ کی ایک وجہ یہ ہے کہ آریہ سماج ویدک دھرم کا پرچار کرتا ہے۔ ویدک دھرم ایک مکمل مذہب ہے۔ یہ محض پوجا پاٹھ سکھانے والا دھرم نہیں۔ وہ ہمیں راج نیتی یعنی امور سلطنت کی نسبت بھی تعلیم دیتا ہے۔ پالٹیکس اور سوسائٹی کا انتظام سب ہمارے دھرم کے اندر آ جاتے ہیں آریہ سماج جیسے روزانہ فرائض تعلیم مشغول اصلاح اور استریوں کی تعلیم کو اپنا دھرم سمجھتا ہے۔ ویسے ہی اسکا پالیٹکل دھرم بھی ہے۔ جیسے وہ اپنے بہت سے رواجوں کا پرچار ڈنکے کی چوٹ کرتا ہے۔ ویسے ہی پولیٹکل مسائل کو بھی صاف طور پر عام لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے" (دیش ۲۶ ستمبر)

ہم اس نوٹ کے لکھے جانے کے بعد خبر آئی ہے کہ نیکدل انسپکٹر پولیس کی توجہ سے سٹے پر حکام کی نظر پڑ گئی ہے۔

ہم اپنے دوستوں کو اس تبدیلی خیالات پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ اگرچہ انہوں نے ہاتھ کو بہت ادہر ادہر پھرا کر منہ تک پہنچایا۔ لیکن اپنے مرکز پر تو آ گئے۔ ایں ہم غنیمت است

مصری علماء کا اعلان بابت جنگ یورپ

گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں محکمہ احتساب سے پاس ہو کر اخبار الاہرام مصری پہنچا۔ تو اس میں علماء مصر کا وہ اعلان جسکی خبر اخباروں میں گشت کر رہی ہے۔ اصلی الفاظ میں درج پایا۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہے۔ جس سے علماء مصر کی دور اندیشی اور کمال حزم و احتیاط کا ثبوت ملتا ہے۔ ناظرین اوسے بغور پڑھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم — حمد و صلوٰۃ کے

الحمد لله الذي حذر عباده من — بعد اے مسلمانو!

الدخول في الفتن وأمرهم باجتناب — تم جانتے ہو۔

المفاسد ما ظهر منها وما بطن والصلاة — کہ جنگ اپنی

والسلام على سيدنا محمد الذي حض — پوری طاقت

الناس على مكارم الاخلاق وحثهم — سے جاری ہے

على ملازمة السكينة وترك الشقاق — اور اسکی آگ کے

وعلى صحبه وآله الذين اتبعوه ونسجوا — انگارے اڑ رہے

على منواله — ہیں۔ اور اسکی

اما بعد فيا معشر المسلمين انتم — تکلیفات اور

تعلمون ان الحرب القائمة الآن — مصائب سب

على ساق وقدم قد تطاير الى سائر — لوگوں پر حاوی

الاقطار شررها وعم جميع البلاد — ہو چکی ہیں۔ خدا

ضررها وقد دهم الناس ما دهمهم — نے تمہارے

من رزاياها وعمهم ما عمهم من بلاياها — لئے مقدر کیا ہے

وقد قيض الله لكم يا معشر المصريين — کہ تم لوگ اوس

ان تكونوا في امن من خوض غمراتها — سے امن[×] میں

وهيأ لكم ان تجتنبوا البلاد شرها — رہوگے اور

ويلتها بدون ان يكلفكم ذلك — تمہارے لیے

نفسا ولا نفيسا فالواجب عليكم ازاء — ایسے سامان مہیا

هذه الحال ان تلازموا السكون — کر دیئے ہیں۔ کہ

والسكينة وان تخلدوا الى الراحة — تم ایک کو

والطمانينة وان ينصح كل واحد منكم — دوسرے نفس کو تکلیف

الاخر بذلك وان لا تخوضوا في شيء — دیئے جنگ کے

مما لا شان لكم فيه وان يشتغل كل — شر سے علیحدہ رکھکر

واحد منكم بشؤونه فقد قال تعالى — اس کا مقابلہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ — میں واجب ہے

لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ — کہ تم لوگ آرام

واياكم ان تتعرضوا لما يجلب عليكم — سکون راحت

المضرة ولا تامنوا عواقبه وشره — اور تسلی سے گذر

فتلقوا بايديكم الى التهلكة بل الزموا — اوقات کرو۔ چاہئے

في جميع الاحوال الاحسان في الاقوال — کہ تم میں ہر ایک

والافعال فقد قال تعالى — دوسرے کو یہی

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ — نصیحت کرے

وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ — اور جس کام میں

واحذروا ان تجلسوا مجالس اهل الفتن — تمہارا مطلب نہو

والشرور واجتنبوا المجامع التي — اوس میں دخل نہ دو

يكثر فيها القيل والقال ولا تسمعوا — اپنے کاموں میں

الى ما يشوش به عليكم ذوو الغايات — لگے رہو۔ اللہ تعالے

والجهال فلا خير في سر هذه الاعمال — نے فرمایا ہے۔ تم

لا نحواهم كما قال تعالى في امثالهم — اپنے نفس کی حفاظت

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا — کرو۔ گمراہ ہونے

مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ — والے تمکو ضرر نہ

أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن — دے سکیں گے۔

يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ — اور تم ایسے کاموں

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا — سے بچتے رہو۔

وليحذر كل واحد منكم ان يتعرض — جنکا ضرر تم عاید

لما يصيبه ضره ولا يقتصر عليه — ہو۔ اور تم اوسکے

شره فقد حذركم الله من ذلك — ضرر سے محفوظ

فقال تعالى — نہ رہ سکو۔ ورنہ

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ — تم اپنے آپکو ہلاکت

الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً — میں ڈالوگے۔ بلکہ

وفي صحيح البخاري عن ابي هريرة — ہر حال میں قول

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم — و فعل اچھے کیا

قال — کرو۔ اللہ تعالے

ستكون فتنة القاعد فيها خير — نے فرمایا۔ تم اپنی

من القائم والقائم — جانوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

فيها خير من الماشي — اور نیکی کیا کرو۔ تحقیق اللہ تعالے

والماشي فيها خير — نیکی کرنیوالوں کو محبت کرتا ہے۔

من الساعي من — اور فتنہ اور شرانگیزوں کی مجالس

استشرف لها — سے ڈرتے رہا کرو۔ اور ایسی مجلسوں سے

تستشرفه فمن — بھی بچتے رہا کرو۔ جن میں فضول ادہر

وجد منها ملجأ — ادہر کی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ جو خود

او معاذا فليعذ — غرض اور جاہل لوگ تمکو پریشان

به — کن باتیں سناتیں۔ اونکی طرف کان

ومعنى هذا الحديث — نہ لگایا کرو۔ اونکی اس قسم کی باتوں میں

ان كل من كان — کوئی خیر نہیں۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے

ابعد عن الفتنة — اونکی بہت سی کانا پھوسیوں میں خیر

كان خيرا ممن — نہیں۔ ہاں جو صدقہ کرنے یا نیک کام

قرب منها وان — کرنے یا لوگوں میں اصلاح کر دینے کا نا

من تعرض لها — پھوسی کرے۔ تو وہ اچھا ہے۔ جو کوئی

تهلكه فيها فحث — اللہ کی رضا جوئی کے لئے یہ کام کریگا

معاشر العلماء — اوسکو ہم بڑا بدلہ دینگے۔ اور ہر ایک

قد رأينا من واجبنا — تم میں سے دوسرے کو ایسے کام

في هذه الظروف — کرنے سے ڈرائے جسکا ضرر صرف

الحاضرة ان نبذل — اوسی کو نہیں بلکہ اس سے گذر کر دوسروں پر

لكم النصح ايها — بھی پہنچے۔ اللہ تعالے نے تمکو ایسا کرنے

المسلمون امتثالا — سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے۔ اس

لقوله صلى الله — فتنہ سے بچو۔ جو تم میں سے صرف ظالموں

عليه وسلم — کو نہیں پہنچیگا۔ بلکہ دوسروں کو بھی پہنچ جاویگا

"الدين النصيحة" — صحیح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت

وفي الحديث الصحيح — ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

من حسن اسلام — فرمایا ہے۔ دنیا میں فتنے ہونگے۔ جو

المرء تركه ما لا — اون میں بیٹھ رہے گا وہ کھڑے سے

يعنيه وكفى بهذا — اچھا ہوگا۔ جو کھڑا ہوگا وہ چلنے پھرنے

نصيحة۔ والله — سے اچھا ہوگا۔ جو چلتا پھرتا ہوگا وہ

الموفق" — سعی کرنے والے سے اچھا ہوگا۔ جو

اوس میں ذرا جھانک کر دیکھے گا۔ وہ اوسکو دبوچ لیگا

اون فتنوں کے دنوں میں جو کوئی جہاں پناہ کی جگہ

پاوے۔ وہ اوس میں پناہ لے لے۔ اس حدیث کے

معنے ہیں کہ جو کوئی فتنہ سے جتنا دور ہوگا۔ اوسی قدر

× معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعلان مصری جنگ چھڑنے سے پہلے کا ہے۔

وہ اچھا ہوگا۔

ہم علماء نے اس وقت میں اپنا فرض سمجھا۔ کہ تم لوگوں کو نصیحت کریں۔ کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دین میں خیرخواہی ضروری ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کی اچھی نشانی یہ ہے کہ مسلمان ایسے کاموں کو چھوڑ دے۔ جو اس کے حق میں مفید نہ ہوں۔ یعنی لغو ہوں۔"

اس اعلان پر ۳۴۔ علماء کے دستخط ہیں۔ جو مصر میں باوقعت علماء ہیں۔ اڈیٹر الاہرام نے اس مجلس کی کیفیت لکھی ہے کہ اس مجلس علماء کا ممبر وہ عالم ہو سکتا ہے جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو۔ اور وہ دس سال تک درس تدریس کرچکا ہو۔ اور کسی مسئلہ خاص میں اوسکی کوئی تصنیف بھی ہو۔ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب سے یہ مجلس بنی ہے۔ اسکا اجلاس ہوتا ہم نے نہیں سنا۔ صرف یہی اعلان دیکھا ہے۔ لکھا ہے کہ یہ التوی(؟) اجلاس خاص اس لئے ہوا ہے کہ ایسا کوئی کام جو عام ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ ملک میں کبھی پیدا ہی نہیں ہوا۔ واللہ اعلم

اتفاق کسے کہتے ہیں؟

ہندوستان کے جب کبھی گوشے پر کوئی تکلیف آتی ہے۔ تو بعض مسلمان ہمدردان ملک اتفاق و آشتی کے دست دراز کر دیتے ہیں۔ اور اپنی بے آہنگ آواز پر غور نہیں کرتے۔ اور اتنا بھی نہیں دیکھتے۔ کہ جس کی طرف ہم جھک رہے ہیں وہ بھی استحسان و پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے یا نہیں۔

اتفاق کے فوائد سے انکار کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ علم کی خوبیوں یا آفتاب کی روشنی سے۔

اتفاق حقیقی ایک بہت بڑی نعمت و برکت ہے۔ اور جس کی اسلام نے پرزور الفاظ میں تبلیغ کی ہے۔ ہم قائل ہیں کہ ہر جگہ جلوہ گر ہو۔ اور لوگ اس سے متمتع و مستفید ہوں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اتحاد و اتفاق ہو کیونکر سکتا ہے۔ اور وہ بھی ایسے ملک میں جہاں متضاد خیالات رکھنے والی مختلف قومیں آباد ہوں۔ اور پھر ہر ایک قوم اپنے اندر جداگانہ حالت رکھتی ہو۔ مثلاً ہندو قوم ہی جو ہندوستان میں سب سے زیادہ آباد ہے۔ کئی حصوں پر منقسم ہے۔ آریہ۔ سکھ۔ اور سناتن دھرمی جو اس قوم کے ممتاز فرقے ہیں۔ بعض ایسے اصولوں کی بنا پر مخالفت رکھتے ہیں۔ کہ کسی مفید کام میں بھی ان کا مجتمع ہونا ایک دشوار امر ہو رہا ہے۔

اور پھر ہندو مسلمان کا اتحاد اس سے بھی زیادہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ جن کے نفاق و شقاق کے لئے ذرا ذرا سی باتیں مؤثر و کارگر ہو جاتی ہیں۔ اور مدت بھر کی جد و جہد ایک آن کی آن میں معدوم و نابود ہو جاتی ہے۔ اور بجائے کسی خوش آئند منظر دیکھنے کے حسرتناک انجام کا نظارہ دیکھنا پڑتا ہے

مثال کے طور پر ہم اس امر کا ذکر کر دینا نامناسب نہیں سمجھتے۔ کہ جب آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند پر ہندوؤں کی طرف سے دروازہ بند تھا۔ اور ان کی تبلیغ میں لحہ بہ لحہ رکاوٹ پیدا کر کے انکو متحیر و مشوش کیا جاتا تھا۔ تو اسوقت صرف ایک مسلمان قوم ہی ایسی تھی۔ جو یہ دیکھکر۔ کہ یہ پنڈت خدا کی توحید بیان کرنا چاہتا ہے۔ اور ہماری اس ایک غرض کہ خدا کی وحدت کا ڈنکا دنیا میں بجے۔ میں شریک ہے خوشی سے اپنے پلیٹ فارم کھول کر فراخدلی کا اظہار کیا تھا۔ سوامی دیانند نے اگر قرآن مجید پر کچھ اعتراضات کئے۔ تو اپنے احسانات جتا کر انہیں احسان فراموشی کا مجرم نہیں بنایا گیا۔ بلکہ نہایت خندہ پیشانی سے ان کے جوابات دئے گئے۔ جو ایک متین سنجیدہ اور مقدس اسلام کے سچے پیرو کی شان کے شایاں ہے۔

یہ تو دور کی بات ہے۔ حال ہی کی سنئے۔ کہ لاہور کے سکھ اخبار لائل گزٹ نے بابا نانک صاحب کے روز ولادت کی تقریب پر ایک نمبر شائع کیا جس میں کثرت سے مسلمانوں نے مضامین لکھے۔ جن میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ منشی فاضل اور مولوی فاضل کے القاب وابستہ ہیں۔ اور یہ امر صرف مسلمانوں کی فراخدلی اور وسیع الخیالی کا ثبوت ہے

اس کے چند دن بعد سکھوں کے ایک دوسرے اخبار پنتھ سیوک میں ایک کارٹون نظر سے گذرا۔ جو بھائی تارو سنگھ کی شہیدی (شہادت) کے عنوان سے مندرج تھا۔ اس میں یہ دکھایا گیا کہ ایک قاضی صاحب سامنے کتاب کھولے کھڑے ہیں۔ جو شاید قتل کا فتوےٰ دے رہے ہیں۔ ایک مسلمان بھائی جی کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ اور دوسرا کلہاڑا مار کر جھٹکا کرنا چاہتا ہے۔ وغیرہ

ہمیں اس کارٹون (نقشہ) کو دیکھکر سکھوں کے تعصب پر غصہ نہیں آیا۔ بلکہ انکی حالت پر رحم آیا کہ اگر بفرض محال یہ معاملہ سچا بھی ہو۔ تو اسکو اسلام اور پیروان اسلام سے کیا تعلق؟ اور ان لوگوں پر کیا گلہ جنکو باوجود نئی روشنی اور جدید فلسفہ و تعلیم سے فیضیاب ہونیکے اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ ملکی اور مذہبی معاملات دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ اور ان میں بہت بڑا امتیاز و فرق ہے۔ لیکن اس کارٹون سے کم از کم اتنا مقصد تو انکو ضرور حاصل ہو جاویگا کہ وہ سکھوں کو مسلمانوں کی طرف سے متنفر کر سکیں گے اور اتحاد کی اس بڑی دیوار کو جو ابنائے ملک نے بڑی بڑی امنگوں سے بلند کرنے کی کوشش کی تھی۔ آن واحد میں زمین کے ہموار کر دینگے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی فرضی واقعہ کو اہمیت دینا فضول بات کو غلط پیرایہ میں دکھانے کی بجائے وہ اس دلخراش واقعہ کا نقشہ کارٹون میں دکھاتے جس میں مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی پنجاب کے جانشین شیر سنگھ کو جسوقت کہ وہ پہلوانوں کا دنگل دیکھ رہا تھا۔ ایک سکھ سردار نے دھوکے سے ریوالور کا فیر کر کے اسکا کام تمام کر دیا تھا۔ اور وہ چھوٹے چھوٹے شہزادے بیگناہ جو ترازو پر سونے کے باٹوں سے تل رہے تھے۔ نہایت بیدردی و سفاکی سے قتل کر ڈالے گئے تھے۔ اس ہی قسم کے ہزارہا سکھوں میں ایسے مظالم و خونریزی کے واقعات ظہور میں آتے رہے ہیں۔ جن کے بیان سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر "عیب مردم (؟) فاش مکن" کے موافق ہم دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ہماری اس تحریر سے کوئی جلد باز یہ نتیجہ نہ نکال لے کہ ہم اتحاد کے مخالف ہیں۔ یا اتفاق ہو نہیں سکتا۔ یا ہونا ہی نہیں چاہئے۔ بلکہ ہم تو بارہا اسکی تشریح و توضیح کرتے ہیں کہ ... وسلطنت میں کوئی دوسرا کرتا۔ تو وہ اسکا انتظام کیا کرتے تھے۔ اور نہ سمجھتے کہ ملکی انتظام اور مذہبی احکام مخلوط نہیں ہیں۔ الگ الگ ہیں۔ دانستہ نقصان رسانی سے احتراز کریں۔ اور ملک کے ایسے امور میں جن میں ابنائے ملک کے فوائد یکساں مضمر ہوں۔ ملا کریں۔ اور شیخ سعدی کا یہ قول کبھی نہ بھولیں ع ہر چہ خود مپسندی بر دیگران مپسند

[illegible]

منصب اہل ایمان

باری تعالےٰ جل ذکرہٗ نے اپنی کمال رحمت سے تعلیم انسان کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اور اون کے ہاتھوں میں اپنا حکمنامہ دیکر تبلیغ کا حکمدیا۔ چنانچہ رب العالمین نے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکمدیا۔ یَآ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ یعنے اے (میرے) رسول لوگوں کو وہ احکام پہنچا دے جو تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئے۔ اور اگر تو ایسا نہ کریگا۔ پس تو نے منصب رسالت انجام ہی نہیں دیا۔ اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو یہی صرف حکم ربانی پہنچانے کا ارشاد رہا۔ اوسی کی تعلیم و تبلیغ بلا کم و کاست کرتے رہے۔ جس سے یہ گنجائش اور موقع امت کے لئے نہیں رکھا گیا۔ کہ اپنی خواہش و رائے سے مسئلہ شرعیہ میں حلت وحرمت کی ترمیم یا فرضیت و اباحت کی تردید کرے۔ مگر طبائع مختلفہ اور حرکات نفسانیہ اسپر مقتضی ہیں۔ کہ حکم شاہی کا خلاف سرزد ہو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جامع دستور العمل اصل الاصول نازل فرمایا۔ کہ اہل ایمان کو ہمیشہ اسپر کاربند ہو کر اپنی رفتار درست کر لینے کے لئے کوئی ذریعہ اوس سے بڑھکر میسر نہیں ہوسکتا۔ اور نہ قوت ایمانیہ اوس سے انحراف کر سکتی ہے۔ مثلاً زید کہتا ہے۔ کہ شراب حرام ہے۔ اوسکا استعمال اہل ایمان کسی حالت میں نہیں کر سکتے۔ بکر کہتا ہے۔ حرمت مسلم ہے۔ مگر قوت اور علاج کے لئے جائز ہے۔ اسکو ایمان والے پی سکتے ہیں ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ایک حرام مطلق بیان کرتا ہے۔ دوسرا مقید کرتا ہے دونوں اہل اسلام و ایمان ہیں۔ طبیعتوں کا اختلاف رائے و قیاس کا مخالف زمین و آسمان کا فرق رکھتا ہے۔ فیصلہ کے لئے اصول زرین جس کے مقابلہ میں تمام اصول ماند و سرنگوں ہیں۔ پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الایۃ یعنے تم اگر آپس میں جھگڑ پڑو کسی بات میں تو اوسکو اللہ تعالےٰ اور پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم پر پیش کر دو۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی (عظمت و جلال) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

ثابت ہو گیا۔ منصب اہل ایمان یہی ہے۔ کہ ہر معاملہ متنازعہ فیہا کو اللہ اور رسول کے حکم کے موافق کر لیا کرے۔ خواہ اپنی جیت ہو یا ہار۔ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کو اپنی فلاح اور جیت سمجھے بنا بریں زید اور بکر کے اختلاف و نزاع کو اللہ اور رسول کے حکم پر پیش کر کے فیصلہ کر لیا جائے فرمایا رب العالمین احکم الحاکمین نے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

یعنے اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور پانسے سے فال نکالنا ناپاک شغل شیطانی ہے۔ اس سے بچو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔ صریح حرمت مطلقہ شراب کی موجود ہے۔ نص قرآنی ناطق ہے۔ جسکو اپنی نجات اور فلاح مطلوب ہو وہ ان حرام اشیاء سے بچے۔ اور جو اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اسپر کاربند ہو اور حدیث میں وارد ہوا۔ کل شراب اسکر فہو حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پینے کی شئے نشہ لاوے۔ حرام ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے۔ قال ما اسکر کثیرہٗ فقلیلہٗ حرام یعنے فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شئے بہت پینے سے نشہ لاوے اوسکا تھوڑا حصہ بھی (جو نشہ نہ لاوے) حرام ہے۔ اور احادیث بھی بہت وارد ہیں۔ جس میں شراب پینے والے کیلئے سخت وعید و عذاب کا ذکر ہے۔ اعاذنا اللہ منہا اور اگر کوئی اس کے مقابلے میں کتب فقہ کی عبارت پیش کرے اذا قصد بہ استمراء الطعام والتداوی و التقوی علی طاعۃ اللہ یعنے کوئی شرابخوری معدہ کی درستی کھانے ہضم ہونے کے لئے یا کسی علاج کی غرض سے اور تقویت کے لئے تاکہ خدا کی اطاعت خوب ہو۔ کرے تو جائز ہے۔ اس فرابیوستی کے بہت حکمت عملی سے جائز کرنے کا زور لگایا جانے کا شبہ ہے۔ مگر جواب میں التماس ہے۔ اگر کوئی صاحب ان امراض و علتوں کی غرض سے شراب نوشی پر آمادہ ہوا ہے یا استعمال کرتا ہے۔ تو میں اپنے مطب سے اس سے بدرجہا زائد مقوی دوا مفت بلا قیمت دیتا ہوں۔ بشرطیکہ شراب نوشی اور اس فتوے سے توبہ کا اظہار بھی کریں۔ اس سے کئی فائدے ہونگے۔ اوّل تو حرام سے توبہ نصیب ہوگی۔ دوم یہ بھی علم ہوگا۔ کہ شراب کوئی دوا نہیں ہے۔ بلکہ دوائیں اور ہیں جن سے بالنشہ و خمار قوت اعلےٰ درجہ کی حاصل ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ مفتی جواز شراب پر بدگمانی نہ ہوگی۔ بلکہ لاعلمی پر محمول ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ جسکو اللہ تعالےٰ نے اور اس کے سچے پیغمبر نے حرام کر دیا ہو۔ اوس کے جواز استعمال پر جرأت کرنا مومنوں مسلمانوں کا منصب نہیں لہذا یہ عبارت متروک رہے

حدیث شریف میں وارد ہوا۔ طارق بن سوید نے بعد ممانعت و حرمت شراب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ انما اصنعہا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنے میں شراب دوا کے لئے بناتا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ یہ شراب دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوا۔ کہ اس کے ساتھ دوا کرنا یا اور کسی غرض سے کھانا پینا شرعاً ممنوع ہے۔ پھر اس کا جواب عقلاً نقلاً معدوم ہے۔ جو صاحب اس کے مرض اور دوا ہونے کے خلاف خامہ فرسائی کریں گے ہم اونکو قواعد عقلیہ حکمیہ سے جواب دینے کو تیار ہیں مگر بحیثیت مسلم ہمارے اور فریق مقابل کے درمیان حدیث و قرآن کریم کی تعظیم حائل ہے جو مقدم ہے اسکے حرمت کے اسباب و مصالح بیان کر سکتے ہیں جس سے احکام شرعیہ کا واجب التعمیل ہونا ثابت ہو۔ لہذا مختصراً گذارش ہے۔ کہ نشے مسکر قوائے باطنیہ اور حواس خمسہ پر ایک جمود و

سکون کا عالم طاری کر کے جس سے بے بہرہ کر دیا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے مرض میں ادا دل کو افاقہ اور راحت میں ترقی معلوم ہوا کرتی ہے وہ در اصل حس کا بطلان ہے۔ جس سے بیماری کی ایذا کم معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت پر فرحت اور قوت کے آثار نمایاں ہوتے۔ مگر تابکے۔ انجام خراب ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

والسلام عبید الرحمن کفاہ الملتان

عورتوں کو تاگے سے موباف

مکرمی جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل، شیر اسلام دام فضلکم) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد براہ کرم مضمون مندرجہ ذیل اپنے اخبار اہلحدیث میں درج فرما کے ممنون فرما دیں۔ اخبار اہلحدیث ۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۹ میں ایک سوال مع جواب بہ سرخی (عورتوں کا چوٹیوں میں موباف لگانا) مندرج ہے۔ اس پر مجیب صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بالوں میں کچھ ملا کر سوتی یا ریشمی یا اونی وغیرہ سے ہو گوندھنا سخت ممنوع۔ ناجائز اور حرام ہے۔ باعث استحقاق لعنت ہے۔ اس پر خادم عرض کرتا ہے کہ بلاشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ تعالے نے اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بالوں میں بال جوڑے۔ اور اوس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑا دے الخ روایت کی بخاری ومسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

تو اب جسقدر احادیث جوڑنے کی بابت صحاح میں پائی جاتی ہیں۔ وہ سب کا ماخذ بال کا جوڑنا اور جوڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ لانبے بال کرنے سے زینت مقصود ہے۔ اور خالق کی خالقیت کو تبدیل کرنا پایا جاتا ہے۔ بس یہی باعث لعنت کا ہے۔ اور چوٹی میں چار انگشت سے بالوں میں دھجی کپڑے کسی قسم کی ہو۔ واسطے باندھنے کے زینت مقصود نہیں۔ بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے کہ چوٹی کھل کر بال پراگندہ نہ ہوں۔ اس سے ایک آدمی کا دل اپنی زوجہ سے نفرت کی نظر سے دیکھتا پایا جاتا ہے۔ اور بال بکھرے ہوؤں سے کام کاج میں دقت۔ پریشانی ہوتی ہے۔ اور بال کھلے ہوئے اکثر گر کے کھانے وغیرہ میں نکلتے ہیں۔ تو ایک قسم کی سبکی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی دھاگا یا کپڑے کی چیز یعنے دھجی لپیٹ کر باندھا جاتا ہے چوٹی کو تو سب وجوہات بالا سے امن رہتا ہے بالوں سے یا کپڑے کے چوٹی گوندھکر باندھنا امر مشکل گذرتا ہے۔ بال کی گرہ آخر ہی کی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔ میرے خیال میں احادیث کی طرف غور کیا جاتا ہے۔ تو لعنت کا باعث نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ بال میں بال ملانا اور گوندھنا موجب لعنت ضروری ہے۔ جیساکہ ظاہر ہے

اپنے محترم دوست مجیب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی ناقص سمجھ کے موافق کچھ عرض زیادہ نہیں کر سکتا ہوں۔ مگر ہاں تمام علماء محدثین سے التجا کرتا ہوں۔ اور امید قوی رکھتا ہوں۔ کہ میرے دل کو ضرور خلاصہ حال مع دلائل منصوصہ کے تحریر فرما کر تسکین دلویں گے۔ ورنہ خادم تو اسی کا قایل ہے۔ کہ جسقدر احادیث اس باب میں آئی ہیں۔ اون کا مطلب بال جوڑنا اور بال جوڑوانا ہی پایا جاتا ہے۔ کپڑا جسکو دھجی یا ڈورا آخر ختم بالوں پر چار انگشت واسطے مضبوطی کے گرہ دینے کے واسطے جائز سمجھتا ہوں۔ والعلم عند اللہ اس قدر عرض اور بھی کرتا ہوں۔ کہ ہمارے علماء نے لباس مسنونہ کو اوڑا کر کے یہود وغیرہ وکفار ہند کے لباس کو ترجیح دیکر عوام الناس کو اوکھایا ہے کہ دھوتی مثل ہنود وکوٹ پتلون وغیرہ کچھ ممنوع نہیں۔ سب جائز ہے۔ حالانکہ اس کی وعید شدید احادیث رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہر من الشمس کی طرح سے واضح کھلا ہوا موجود ہے۔ اور ہمارے کچھ منشا علماء موجودہ بالکل اسکی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ اللھم احفظنا من لباس الکفار والفساق۔ مگر ایسے امور کے طرف قلم میں زور دیتے ہیں۔ باقی والسلام خیر الختام

(محمد عفی عنہ دلکاوی)

اسی مضمون پر

اخبار مورخہ ۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون بسرخی (عورتوں کا موباف لگانا) بصورت استفتا منجانب مولوی محمد ابو طاہر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ شایع ہوا تھا جسکا جواب بھی ذیل میں مرقوم تھا۔ ہمکو سخت حیرت ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب موصوف باوجود ایک ذی علم ہونے کے ایسے موقع میں تسامح کر گئے اور آپنے بلا تامل ونظر بصیرت ملے آیۃ اللہ واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بعض صنف (عورتوں) کو اسقسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔ حالانکہ خداوند تعالے نے ایسے لوگوں کے شان میں جو کہ خدا کی حلال کی ہوئی زینت کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور لوگوں کو روکتے ہیں۔ یہ عتاب فرمایا ہے۔

مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ
کس نے حرام کیا۔ زینت کی چیزوں کو جنکو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے حلال کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے جناب سید المرسلین رحمۃ للعالمین علیہ الصلواۃ والسلام نے بھی عورتوں کی زینت کو اسقدر ملحوظ رکھا۔ کہ اون کے حالت غسل میں باوجود تشدد فی الغسل وفرمان تحت کل شعرۃ جنابۃ کے اونکو صرف یہ حکم فرمایا۔ یکفیک ثلاث حثیات یعنے جسوقت تمہارے سر زینت سے آراستہ ہوں صرف تین لب پانی ڈالدینا کافی ہے۔ ہاں اوس قسم کی زینت جس سے تغیرات خلق اللہ کی جاتے جیساکہ بال ملانا اور گودنا گدانا وغیرہما ہے جس کے فاعلہ کو واصلہ اور واشمہ کہتے ہیں۔ بیشک اسکو آپنے حرام اور باعث لعنت فرمایا ہے۔ اور یہی مراد ہے آپ کی اون احادیث سے جسکو مجیب نے

حرمت موباف کی دلیل میں پیش کی ہے۔ جیسا کہ حدیث اوس کی تفسیر کرتی ہے۔ عن اسماء بنت ابی بکر قالت جاءت امرءة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی ابنة عریسا اصابتها حصبة فتمرق شعرها افاصله ۔ افاصله میں جو ضمیر مفعول ہے وہ راجع ہے طرف شعر کے۔ یعنے ایک عورت آئی۔ اور اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک لڑکی ہے۔ اور بیماری کی وجہ سے اوس کے بال گر گئے ہیں۔ اور اوس کی شادی ہو رہی ہے کیا میں اوس کے بال میں دوسرا بال ملا کر لانبا کر دوں۔ آپنے فرمایا لعن اللہ الواصلة والمستوصلة ۔ ونجران تصل المرءة براسها شیئا ای شیئا من الشعر کما تشهد علیه حدیث عائشة وهو اظهر واعجب منها عن عائشة رضی اللہ عنها قالت لیست الواصلة التی تعنون ولا باس ان تعری المرءة فتصل قرنا من قرونها بصوف اسود انما الواصلة من کانت فی شبیبتها

ان احادیث سے معلوم ہوا۔ کہ بال ملانا تغیرات خلق اللہ حرام و باعث لعنت ہے۔ اس قسم کا ریشمی و اونی کپڑا وغیرہا کا موباف لگانا حرام و ممنوع نہیں اور یہی مفہوم ہوتا ہے عبارت سے امام نووی شارح صحیح مسلم کے وہ کہتے ہیں

الواصلة هی التی تصل شعر المرءة بشعر اخر والمستوصلة التی تطلب من یفعل بها ذالک وههنا مذاهب کثیرة ولکن اصحها هذا ان وصال الشعر بشعر اخر حرام ولا باس فی وصال الحریر وغیرها حالیه اشارة من قول القاضی عیاض رحمة اللہ علیه ۔ اما ربط خیوط الحریر الملونة ونحوها مما لایشبه الشعر فلیس بمنهی عنه لانه لیس بوصل ولا هو فی معنی مقصود الوصل وانما هو للتجمل والتحسین ۔ وقال بعض کل ذالک ای وصال الشعر والحریر والخرق جائز ولکن لیس بصحیح ۔ ان جملہ اقوال سے بھی معلوم ہوا کہ اس قسم کا موباف لگانا ریشمی و اونی کپڑا وغیرہا کا جیسا کہ تمام دنیا میں مروج ہے حرام و ممنوع نہیں۔ کما لا یخفی علی ماهر الفن

لہذا تنقیحاً و تنقیباً چند جمل معروض ہیں۔ اسکو اپنے اخبار گہربار میں شائع فرماکر اس ناچیز کو ممنون و مشکور فرماوینگے۔

کتبہ ابو العرفان محمد عثمان برادر زادہ محمد اسمعیل

خریدار ۔ ۱۲۲

مذاکرہ علمیہ در بارہ بنک فی بنڈارہ

السلام علیکم مضمون ہذا اخبار اہلحدیث میں درج فرماکر ممنون و مشکور فرماویں

بنک مروجہ جو بنظر رفاہ عام اور بفائدہ زمینداران کے سرکار کی طرف سے برضاء و رغبت عوام دیہات میں کھولے گئے ہیں۔ جن کی کیفیت اسطرح پر ہے کہ ممبران انجمن سے حسب حیثیت سالانہ یا ششماہی چندہ جمع کرکے حاجتمندوں کو بحساب ۲ پائی یا ۱½ پائی فی روپیہ ماہواری سود پر دیا جاتا ہے۔ اور سرکاری امداد اس طرح پر ہے۔ کہ جب روپیہ ضرورت سے کم ہو۔ تو سرکاری بنکوں سے بحساب ایک پائی فی روپیہ سود پر لیکر صرف کیا جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کل روپیہ جمع شدہ بعد گذرنے دس سال کے مع منافع حصہ داران ممبروں کو تقسیم کیا جاویگا۔ گو کہ صورت مرقومۃ الصدر میں عام زمینداروں کو بہ نسبت قرض لینے کے ساہوکاروں سے بہت فائدہ ہے۔ ایک تو ساہوکار سود بہت سخت لیتے ہیں۔ یہانتک کہ سوائے۔ ڈیوڑھے۔ بلکہ بعض اوقات اصل رقم سے کئی حصہ سود زیادہ کرکے وصول کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قرضدار کی ساہوکاروں سے رہائی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتی ہے۔ بنک ہائے مذکور بلحاظ افادہ و استفادہ دنیاوی تو مفید معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بلحاظ قانون اسلام مسلمانوں کا اس میں اختلاف ہے بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔ بعض اسکو ناجائز بلکہ حرام کہتے ہیں۔

لہذا علماء کرام سے درخواست ہے کہ قرآن اور حدیث کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے علم سے اس میں بخیال التنقیح کل مسئلہ بذریعہ تحریر جواز و عدم جواز کے متعلق اپنے خیالات سے مستفید فرماویں

رفائب بگو علی از موضع سیاہ ضلع امرتسر

نعتیہ مطلع

کسی گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں تحریک ہوئی تھی کہ بطور لطف سخن کے طور پر نعتیہ اشعار بھی درج اہلحدیث ہوا کریں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے شعراء ادھر توجہ کریں گے تو اونکا کلام بڑی عزت سے درج ہوا کریگا سب سے پہلے مرزا محمد خلیل صاحب مرزاپوری نے اپنا کلام بھیجا ہے۔ اس کلام میں گو شاعرانہ تخیلات نہیں۔ بلکہ بالکل سادہ ہے۔ مگر مرزا صاحب کے اخلاص پر نظر کرکے درج کیا جاتا ہے امید ہے اور صاحبان ارباب سخن بھی ادھر توجہ کرینگے

اڈیٹر

جو کوئی رکھتا ہے دل میں الفت خیر الوریٰ
صادق و کامل وہی ہے امت خیر الوریٰ
مظہر لطف خدا ہے رحمت پروردگار
ذات ذی درجات اقدس حضرت خیر الوریٰ
حق میں اپنے سو کرامت سے کہیں بہتر سمجھ
گر میسر ہو تجھے یک رؤیت خیر الوریٰ
آپکا دنیا میں آنا تھا کہ سب اصنام دیر
گر گئے سجدہ میں کھا کر ہیبت خیر الوریٰ
خصلت خوئے نبی کیونکر نہ ہو دلکو پسند
ہے پسندیدہ خدا کو عادت خیر الوریٰ
ہے جہاں قرآن میں کلمہ اطیعوا اللہ کا
ساتھ ہے وابستہ اوس کے طاعت خیر الوریٰ
ورد افضل ہے وظیفوں میں کلام اللہ کا
بعد اوس کے ہے درود و رحمت خیر الوریٰ
وصف ہر شاعر کیا کرتا ہے اپنے یار کا
تو بھی اے مسلم کیا کر مدحت خیر الوریٰ

فتاوے

س نمبر ۲۸ - ایک شخص قوم چمار جسکا نام رام لال تھا۔ اب اپنی خوشی اور صرف محبت دینی سے بلاکسی لالچ دنیاوی وغیرہ اوس نے اسلام قبول کر لیا اور سب طرح سے احکام اسلام کی پابندی کرتا ہے۔ اور ابتک اسلام کے برخلاف اوس سے کوئی بات صادر نہیں ہوئی۔ اور اب نام اوسکا رمضان رکھا گیا ہے۔ اسوقت کہ چند اشخاص کہ جن کے نام ظاہر کرنیکی حاجت نہیں اوس نومسلم سے مذہبی طور پر کسی طرح کا برتاو نہیں رکھتے جیسا کہ کھانا پینا وغیرہ سب چیزوں سے دور رہتے ہیں۔ بلکہ اوسکو سراسر پہلی حالت پر سمجھتے ہیں۔ اونکو شرعاً کیا حکم ہونا چاہئے۔ چونکہ چند علماء نے اون کے گاؤں میں آکر اونکو سمجھایا لیکن ہرگز باز نہیں آتے۔ نومسلم مذکور نے بروز عید اضحیٰ قربانی کی۔ تو بہت اشخاص نے گوشت قربانی بھی نہیں لیا۔ اوسکو بحیثیت قوم چمار جاننے کے سبب نفرت کرتے ہیں۔ (صاحب لال الٰہی بخش وحافظ کالا از کوٹ دھرمل)

ج نمبر ۲۸ - نومسلم جو اپنے سابق مذہب کو چھوڑتا ہے وہ پہلے سب گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے اس لئے وہ عزت کے قابل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سب نومسلم تھے۔ اور حضرت بلال اور صہیب رضی اللہ عنہما پہلے غلام تھے۔ غلام چماروں سے بھی زیادہ ذلیل ہوتے ہیں۔ مگر اسلام لانے کے بعد وہ اس قابل ہوئے کہ اون کے نام پر رضی اللہ عنہم کہا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے چمار نومسلموں سے دلی ہمدردی اور عزت کرنی چاہئے۔ جو لوگ اون سے نفرت کرتے ہیں وہ بہت برا کرتے ہیں۔ اسطرح اسلام کی اشاعت میں سخت رکاوٹ آ ئے گی۔ اور فحش خوب فرمایا۔

س نمبر ۲۹ - میرا شوہر پابند صوم وصلوٰۃ ہے۔ اسی لئے وہ مجھکو بھی اسی پابندی کی ہدایت کرتا ہے۔ مگر مجھے یہ دقت پیش آتی ہے کہ (۱) چونکہ میرا شوہر اپنی خواہش کو روک نہیں سکتا۔ میرے ایک شیر خوار بچہ میری گود میں ہے جس کے مضرت رنقصان اور نیز اپنی اس تکلیف کے اندیشہ کو ملحوظ رکھکر کہ کہیں ہمارا ہاتھ پیر نہ رہ جائیں یا شیر خوار کو ٹھنڈ کا مرض نہ ہو جائے میں غسل نہیں کرتی۔ اور یہی سبب ہے کہ میں نماز ادا کرنے سے معذور ہوں۔ شوہر ادائے صلوٰۃ کی سخت تاکید کرتا ہے۔ علاوہ بریں وقت پر لکڑی وغیرہ کا پانی گرم کرنے کے لئے مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ ٹھنڈا پانی خصوصاً آجکل سردی کے زمانہ میں مجھ مرضعہ کو باعث خطر ہے۔ پس ایسی صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے کہ میں نماز کسطرح ادا کرسکوں۔ (مدن کانپوری)

ج نمبر ۲۹ - قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ خدا کسی نفس کو طاقت سے بڑھکر حکم نہیں دیتا۔ صبح کے وقت غسل سے تکلیف کا خطرہ ہے۔ تو صبح کی نماز وضو سے پڑھ لیں۔ دوپہر کو غسل کرنے میں تکلیف نہ ہو۔ تو غسل کر لیں غرض غسل کریں تکلیف کا خیال رہے۔ مگر واقعی تکلیف ہو۔ محض بناوٹی نہ ہو

س نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت کیا ہے؟

ج نمبر ۳۰ - حیض اور نفاس کی اقل مدت میں اختلاف ہے۔ خاکسار کی ناقص تحقیق یہ ہے۔ کہ حیض و نفاس کی اقل مدت مقرر نہیں۔ حنفیہ نفاس کی بابت تو یہی کہتے ہیں۔ مگر حیض کی اقل مدت تین یوم رکھتے ہیں کیونکہ ایک حدیث آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ حیض کی کم مدت تین یوم ہے۔ مگر وہ حدیث صحیح قابل حجت نہیں۔ اور حیض کی اکثر مدت حنفیہ کے نزدیک دس یوم اور شافعیہ کے نزدیک ۱۵ - یوم ہے۔ اصلی بات یہ ہے کہ حقیقی عادت ہو۔ نفاس کی اکثر مدت چالیس یوم ہے بعض کے نزدیک ۶۰ - یوم واللّٰہ اعلم۔

س نمبر ۳۱ - بعض عورتیں مہینہ بھر یا کم میں اور بعض سوا مہینہ میں وضع حمل کے بعد غسل کر کے نماز پڑھ لیتی ہیں۔ کیا اونکا یہ فعل موافق شرع ہے (ر ر)

ج نمبر ۳۱ - جب خون بند ہو جائے پڑھ لیں دنوں کا حساب ٹھیک نہیں

س نمبر ۳۲ - بعض کا قول ہے کہ اقل مدت حیض کی ۴۰ دن اور چار راتیں ہیں۔ پس جو تھے دن عورت سے مقاربت کرنا کیسا ہے۔ (ر ر)

ج نمبر ۳۲ - اقل مدت سے مراد یہ ہے کہ اتنے دن آسکتا ہو یہ نہیں کہ اتنے دن گزار کر مقاربت کرنی جائز ہے خواہ خون جاری ہی ہو

س نمبر ۳۳ - حیض و نفاس میں قرآن وحدیث کا مس کرنا اور اوسکی تلاوت کیسی ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۳۳ - حدیث میں منع ہے

س نمبر ۳۴ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ہاتھ کا چھوا ہوا کھانا پینا کیسا ہے

ج نمبر ۳۴ - جائز ہے

س نمبر ۳۵ - حائضہ اور نفاس والی عورت کے ساتھ صاحب فراش ہونا کیسا ہے (مدن کانپوری)

ج نمبر ۳۵ - صاحب فراش ہونا جائز ہے جماع منع ہے۔

س نمبر ۳۶ - اس ملک دکن میں دستور ہے۔ کہ نکاح کے موقعوں پر عقد خوانی سے پہلے ہی اہل برادری کی دعوتیں اور ضیافتیں کی جاتی ہیں۔ طعام ولیمہ شاذ ونادر دیا جاتا ہے۔ اور ولیمہ کے کھانے میں غربا ومساکین کو نہیں بلایا جاتا۔ ذی مقدرت اور خوشحال لوگوں کو ہی دعوت دیجاتی ہے۔ پس بدون ولیمہ کئے نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں۔ اور جس ولیمہ میں غربا ومساکین کو بلاکر کھانا نہ کھلایا جاوے۔ وہ ولیمہ درست ہوگا یا نہیں۔ (سائل از امراؤتی)

ج نمبر ۳۶ - نکاح درست ہے۔ ترک ولیمہ اور دیگر خلاف سنت دعوتوں کا گناہ لازم۔ ولیمہ مذکور درست نہیں

س نمبر ۳۷ - شادی اور غمی کی وہ تقریبات جن میں لہو ولعب اور شرکیہ وبدعیہ امورات ہوا کرتے ہیں۔ اور اہل برادری اور نیز دیگر اہل اسلام کو دعوتیں دی جاتی ہیں۔ مثل چلہ؟ چوتھی رسم بسم اللہ اور چہلم وغیرہ کی۔ تو ایسی دعوتیں قبول کرنی اور ان دعوتوں میں شریک ہوکر محفلوں کی رونق بڑھانی اور کھانا کھانا شرعاً کیسا ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۳۷ - ایسی دعوتوں کو قبول نہ کرنا چاہئے حدیث شریف میں ہے۔ اتقوا مواضع التہم تہمت کے مواقع سے بچتے رہو

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے ۱۸ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا کچھ مہلت چاہتے ہوں۔ تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق نقصان نہ ہو۔

۱۰۵ - ۱۵۳ - ۳۰۸ - ۴۱۳ - ۴۲۶ - ۴۳۴ - ۴۳۹
۶۹۸ - ۷۱۲ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۸۳۰ - ۹۲۹ - ۱۰۱۵
۱۰۱۴ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۷ - ۱۰۶۵ - ۱۳۰۲ - ۱۳۱۱
۱۴۴۳ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۳ - ۱۶۲۰ - ۱۷۰۱ - ۱۸۰۸
۱۸۱۵ - ۱۸۲۹ - ۲۱۱۲ - ۲۱۴۲ - ۲۱۶۲ - ۲۳۸۴
۱۴۹۳ - ۲۵۲۴ - ۲۵۶۷ - ۲۵۶۸ - ۲۵۷۴ -
۲۵۷۸ - ۲۵۹۳ - ۲۶۰۱ - ۲۶۰۸ - ۲۶۲۳
۲۶۳۵ - ۲۸۴۷ - ۲۹۹۰ - ۳۰۲۳ - ۳۰۲۷
۳۰۳۱ - ۳۰۴۳ - ۳۰۴۴ - ۳۰۴۸ - ۳۰۵۰
۳۰۵۵ - ۳۰۶۱ - ۳۰۶۳ - ۳۰۶۴ - ۳۰۶۸
۳۲۵۴ - ۳۲۶۸ - ۳۳۵۷ - ۳۴۰۰ - ۳۴۰۳
۳۴۰۴ - ۳۴۰۵ - ۳۴۰۶ - ۳۴۰۷ - ۳۴۱۰ -
۳۴۱۱ - ۳۴۱۳ - ۳۴۱۵ - ۳۴۱۶ - ۳۴۱۷
۳۴۱۸ - ۳۴۱۹ - ۳۵۱۴ - ۳۵۲۱ - ۳۵۲۲
۳۵۴۲ - ۳۵۴۴ - ۳۷۰۷

محمدیہ کمیٹی کی بابت جو اعلان ہوا کہ جتنی رقم سردست موجود ہے۔ اوسکی تقسیم بحساب فی روپیہ ۱۳ آنے ہے۔ اس کے مطابق جو صاحب چاہیں۔ منگالیں۔ اعلان کے بعد جن جن صاحبوں کو رقم بھیجی گئی۔ اون کے نام ۱۴ نومبر تک اہلحدیث مورخہ ۲۰ نومبر میں درج ہو چکے ہیں۔ ۱۵ سے ۲۸ تک جن کو رقوم بھیجی گئیں۔ وہ درج ذیل ہیں مولوی گل محمد بستی گرونہ۔ عیسے خاں بستی گرونہ شیخ کبیر الدین۔ مسعود علی۔ قیام الدین۔ گمانی میاں دلو مستری محمد سلیم۔ داسو خہ۔ رمضان میاں ایلدرایت عمر شت سندر میاں۔ مسعود علی منیرالدین سنوبانڈیلور

بابو محمد الدین سورہ لنی۔ بابو عبدالرحمن پانڈہ۔ میر محمد اود ہو منگل۔ عبدالرحمن ہوشیوال۔ منشی محمد حفیظ الدین اکھڑہ۔ حافظ فضل الدین حافظ احمد جھنگ۔ مولوی سید ابوالحسن دہلی۔ منشی عبدالحی کوہاٹ۔ مولوی عبدالغفور داجاپور۔ میاں الہ بخش چک ۱۹۳ محمد اسمعیل خاں۔ احمد حسین۔ حامد حسین۔ نورالاسلام ٹانڈہ۔ مولوی عبدالرحمن۔ شیخ عبدالتواب۔ مولوی عبدالستار حسن مع متعلقین دہلی۔ حافظ کریم بخش بریلی۔ منشی غلام احمد رنگریز امرتسر شیخ عبدالعزیز امرتسر۔ حافظ عبداللطیف دیوبند۔ شیخ محمد عبدالرزاق کنو۔ مولوی عبدالرحیم وحاجی عبداللہ انبوہا۔

بعض اصحاب ایسے بھی ہیں۔ کہ اونکی نگاہ سے اہلحدیث ۳ جنوری نہیں گذرتا۔ اون کے کسی دوست کی نظر سے گذرتا ہو۔ تو اونکو اطلاع کر دیں

انجمن اہلحدیث بریلی اہلحدیث کانفرنس اس تجویز پر بہت زور دیتی ہے۔ کہ ہر مقام انجمن اہلحدیث قائم ہو۔ تاکہ حامیان توحید وسنت اپنے اپنے علاقہ میں خود کام کریں اور بڑے کام میں اپنی کانفرنس سے مدد لیں۔ الحمدللہ کانفرنس کی یہ آواز قبول ہوئی۔ آج ہم ایک ایسے مقام پر انجمن اہلحدیث قائم ہونیکی خبر سناتے ہیں۔ جو مذہبی اہمیت میں پشاور سے کم نہیں۔ ناظرین مراسلہ ذیل پڑھیں۔

الحمدللہ کہ بریلی میں انجمن اہلحدیث بکم محرم ۱۳۳۳ھ یوم الجمعہ قائم ہوگئی۔ یہاں کے اہلحدیث نہایت قلیل ہیں اسمار عہدہ داران جناب مولوی حافظ حکیم احسان آفندی صاحب صدر انجمن وامین جناب حافظ فیروز شاہ صاحب نائب صدر زیادہ شہر۔ جناب بہادر خانصاحب صوبہ دار نائب صدر (چھاونی بریلی) منشی عبدالقادر خانصاحب سکرٹری انجمن (چھاونی) منشی محمد نور خاں صاحب نائب سکرٹری زنیا شہر۔ عبدالرحمن خانصاحب محصل سب عہدہ دار آنریری ہیں۔ سب مسلمان اللہ پاک سے دعا کریں۔ کہ اللہ اوسکو ترقی عطا فرمادے

(از عبدالستار حسن سفیر کانفرنس)

تلاش عزیز حافظ عبدالغفار ساکن اکبرپور ضلع فیض آباد عرصہ سے مفقود الخبر ہیں کسی صاحب کو پتہ ہو تو براہ کرم اطلاع دیں۔ ان اجری الا علی اللہ

(خاکسار فخر الحسن از ٹانڈہ ضلع فیض آباد مدرسہ عین العلوم)

ایضاً میرے دوست مولوی صلاح الدین ویناجپوری عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ کسی صاحب کو علم ہو۔ تو براہ مہربانی کرکے اطلاع دیں۔ (احسان اللہ مدرس مدرسہ مفیدالعام سالک کوٹھی ڈاکخانہ بہول ضلع ویناجپور)

علاج خارش مولانا! آپنے اہلحدیث میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کی علالت خارش کا ذکر کیا۔ اگر یہ صاحب مولانا شیالکوٹی ہیں تو خاکسار کے پاس نہایت مفید دوا ہے۔ مفت حاضر کر سکتا ہوں۔

میاں عبداللہ صاحب و بہنگوی جو لیارضہ بخار کہنہ مبتلا ہیں کسی مقامی طبیب سے تشخیص کرا کر دوا مجھسے منگا سکتے ہیں (خاکسار حکیم نورالدین لاہور موچی دروازہ)

تلاش کتاب کتاب اوامة السکر والصبر والشکر مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع بخشیں (خاکسار غلام محمد دار متصل گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

حاجیان کی واپسی الحمدللہ علی احسانہ ترکی اور انگریزی جنگ کیوجہ سے حاجیوں کی واپسی میں جو خطرہ پیدا ہوا تھا۔ وہ رفع ہو گیا۔ حاجیوں کے کئی ایک جہاز آگئے جن میں خواجہ کمال الدین بھی حج کرکے آگئے ہیں۔ انشاءاللہ اور بھی آنے والے ہیں

جملہ ناظرین اہلحدیث کیخدمت میں التماس خاکسار کو سوانح عمری حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی مرحوم ومغفور کی ازحد ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو کتاب ہذا کا پتہ ہو۔ تو بذریعہ اخبار ہذا یا براہ راست خاکسار کو پتہ ذیل سے مطلع فرماویں۔ اور نیز قیمت جس جگہ و جس صاحب سے دستیاب ہو سکے۔ مفصل پتہ تحریر فرمادیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا

(عزیز نور محمد خریدار ۲۹۰۶ از موضع ...ب ڈاکخانہ چکری ضلع جہلم)

انتخاب الاخبار

امرتسر کے سکھوں کے خالصہ کالج میں ۲۷-نومبر کی شب کو ایک سکھ نے جو سانگلہ ضلع لائلپور کا سکول ماسٹر ہے۔ پرنسپل خالصہ کالج کے خیال سے ایک انگریز پروفیسر پر چھوری (آلہ قتل) سے فیر کئے۔ پروفیسر مذکور زخمی تو ہوا لیکن بچ گیا۔ اور حملہ آور گرفتار ہوا۔

تصادم ۲۰-۲۱ نومبر کی درمیانی رات کے ایک دو بجے کے قریب انبالہ اور راجپورہ کے درمیان ... سٹیشن پر ہولناک ٹکر ہوئی جس سے کئی گاڑیاں اور انجن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ۸ مسافر ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوئے۔

فیصلہ پیا برج لعل سنگھ بیدی نے سکھوں کی طرف سے ایک مقدمہ جو پنڈت دینا ناتھ آریہ پرچارک کی تصنیف "نانک چکر" کے دل آزار ہونے کی بنا پر دائر کیا ہوا تھا۔ وہ پنڈت مذکور کے اظہار افسوس کر دینے پر واپس لے لیا۔

خالصہ پنتھ کی حقیقت جس کے مصنف لالہ دولت رام اور لشمیردت ساکنان پٹیالہ میں ماخوذ ہیں۔ اس کے متعلق ۴ سے ۹ دسمبر تک گواہان استغاثہ پر جرح ہو گی اور ۱۰ سے ۱۲ تک ملزم صفائی پیش کریں گے

جنوبی افریقہ میں ڈاکہ ... پیلاٹی کے ایک جرمن قصاب پر پڑا۔ جرمن قصاب نے بلوائیوں کا اجتماع دیکھ کر دکان بند کر دی۔ بلوائیوں نے شیشے اور دروازے توڑ پھوڑ ڈالے اسی طرح بہت سے بلوائی جمع ہو گئے۔ جنہوں نے کئی دکانیں لوٹیں۔ اور کئی جگہ آگ لگائی۔ ان بلوائیوں میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ جو تعاقب کرنے والوں پر پتھر پھینکتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۳۰ بلوائی اور ۴۰ مشتبہ گرفتار ہوئے

کلکتہ میں بم کلکتہ کے مسلمان پاپا بازار میں ۲۵-نومبر کی شام کو بم کی ہیبت ناک واردات وقوع میں آئی کہا جاتا ہے کہ بابو بسنت کمار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس بنگال اور خفیہ پولیس کے پانچ افسروں نے آج بازار کی ایک بیٹھک میں کانفرنس کی۔ وہ ۹ بجے کانفرنس ختم کر کے گھر جانے والے تھے۔ کہ دروازے کے پاس دھماکا ہوا جو افسر بیٹھک کے اندر تھے۔ بھاگ کے واپس گئے۔ ایک سپاہی نے بم والے پر پستول چلایا چاہا۔ لیکن اس نے دوسرا بم پھینک کر اسکا کام تمام کر دیا۔ ایک پنجابی پولیسمین اور دو سپاہی سخت زخمی ہو گئے جن میں ایک بابو صاحب کا قریبی رشتہ دار تھا

میڈیکل کالج لاہور کے متعلق جو پچھلے دنوں افواہ اڑی تھی۔ کہ کالج بوجہ جنگ کے بند ہو جاویگا۔ اسکی متعلق پنجاب گورنمنٹ نے پریس کے نام ایک مراسلت بھیجکر اطمینان دلایا ہے۔ کہ اگرچہ اس کے دو پروفیسروں کو فوجی ڈیوٹی پر عود کرنا پڑا۔ اور ممکن ہے کہ دو اور پروفیسروں کی خدمات بھی عنقریب جنگ کیلئے طلب کیجائیں جس سے بقیہ پروفیسروں پر کام کا بوجھ زیادہ بڑھ جاویگا۔ مگر تاوقتیکہ کوئی ناگہانی افتاد نہ پڑے۔ کالج بدستور ان حالات میں برابر کھلا رہیگا۔ ملک اسے اپریل گذشتہ کی کمیٹی تحقیقات کی سفارش کے مطابق اور بھی تقویت دیگئی ہے

گورنمنٹ ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ... فوج بھی عنقریب میدان جنگ کو جانے والے ہیں

ارض روم صدر مقام ترکی آرمینیا۔ روسی اور ترکی جنگ کا مرکز بن رہا ہے

روس کی خبر ہے کہ وسچولا اور وارٹا کے مابین جرمنوں کو کامل شکست ہوئی۔

لڑائی کی تفصیل اسطرح بیان کی جاتی ہے کہ جرمن روسی فوج کو چیر کر آگے بڑھ گئے۔ اور ایک مقام پر قبضہ کر لیا۔

اس طرح لڑنے سے جرمنوں کا مقصد یہ تھا کہ شمال کی روسی افواج کو جنوب کی روسی افواج سے الگ کر دیں۔

لیکن روسیوں نے جوابی حملہ میں انہیں گھیر لیا۔ نیز پیچھے سے جرمنوں کو کمک بھی نہ پہنچ سکی محصور ہو جانے کے سبب جرمنوں کا سخت نقصان ہوا۔ اور انہیں ہتھیار ڈالدینے پڑے۔

بقول روسی اخبار۔ پولن گزٹ ۴۸ ٹرینیں جرمن اسیروں کو لانے کیلئے روانہ کی گئی ہیں۔

روسی بیان ہے کہ سرویہ کے مقام لازریزمین لڑائی جاری ہے جہاں آسٹریا اپنی پانچ آرمی کور سے سرویہ سے ایک فیصلہ کن لڑائی کرنا چاہتا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ سرویہ۔ رومانیہ اور یونان سے مشورہ کر کے بلغاریہ کو مقدونیہ میں کچھ علاقہ دیدیگا۔

بلغاریہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر رادو سلاف نے بیان کیا کہ بلغاریہ کو غیر جانبداری قائم رکھنی چاہئے۔

انگریزی جنگی جہاز بلوارک بمقام شیرنس بھک سے اڑ کر غرق ہو گیا۔ سات ۷ سو آدمیوں میں سے صرف ۱۲ بچائے گئے۔

روسی بیان ہے۔ کہ انہوں نے آسٹروی علاقہ میں بھی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور ۸ ہزار قیدی گرفتار کئے ہیں۔

چار انگریزی جنگی جہازوں نے بمقام زیبروگ گولہ باری کر کے جرمن تدابیر کو درہم برہم کر دیا۔

زیبروگ بلجیم میں ایک بندرگاہ ہے۔ جس پر جرمنوں نے قبضہ کر کے اسے اپنا بحری جنگی اسٹیشن بنا لیا تھا اور وہاں زیر آب چلنے والی کشتیاں بنا رہے تھے۔ تاکہ انگریزی بیڑے پر حملہ کرنے میں سہولت ہو

یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ زیبروگ میں جو زیر آب چلنے والی کشتیاں تھیں۔ ان کا کیا حشر ہوا۔

میدان جنگ واقعہ فرانس میں انگریزی اور فرانسیسی سپاہیوں نے قدرے ترقی کی

فرانس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں نے التوائے جنگ کے لئے درخواست کی جو نامنظور کی گئی۔

ہندوستانی سپاہیوں نے بعض خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور تین جرمن افسر سو سپاہی ایک موٹر اور تین مشین سے چلنے والی توپیں گرفتار کی ہیں

جرمن نقصان کی سرکاری فہرست ۳۷ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مقتولین و مجروحین کی مجموعی تعداد ۶ لاکھ ۱ ہزار ۴ سو ۳۶ تک جا پہنچی ہے۔ اس میں سیکسنی کی ۵۰ بویریا کی ۵۶ اور ورٹمبرگ کی فہرستیں شامل نہیں۔

بقول ایک فرانسیسی فوجی اخبار جرمنوں کا نقصان بارہ لاکھ سے بھی زیادہ ہوا ہے

جرمن کیلے تک پہنچنے کی آخری جد و جہد کے لئے تیار ہو رہے ہیں

جرمن ایزنیل کو مورچوں کو مستحکم کر رہے ہیں۔ اور اسٹیلوگ ...

موميائی

یہہ موميائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کو یکسان مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاسکتی ہے۔ سردیوں میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوسکتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ عہ دو چھٹانک ۲ے باز بخت سے عہ مع محصول ڈاک وغیرہ

ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب شیخ نجیب اللہ صاحب مقام بھدوک ضلع بالیسر سے لکھتے ہیں:۔ کہ ۲ چھٹانک موميائی بذریعہ ویلیو پارسل کے پتہ ذیل سے روانہ کریں۔ آپکی موميائی سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ جلدی ارسال کریں۔ بہت لوگ خواہشمند ہیں (۵۔ اکتوبر سنہ ۱۴ء)

جناب منشی محمد علی صاحب گھوڑا گھاٹ ضلع دیناجپور تحریر کرتے ہیں۔ کہ آپکا موميائی استعمال کرکے فائدہ ہوا اب از راہ مہربانی ایک چھٹانک موميائی جلدی روانہ کریں پتا جناب ابوالامتحان صاحب از مئو ناتھ بھنجن اعظمگڈھ لکھتے ہیں۔ ایک چھٹانک موميائی بپتہ ذیل ۔ ۔ ۔ ویلیو کر دیجئے۔ آپکی یہ دوا واقعی نافع ہے (۱۵ اکتوبر سنہ ۱۴ء)

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب مقام اسنو ہا ضلع بیربھوم رقمطراز ہیں۔ کہ جناب کی موميائی جو میرے ایک دوست کے واسطے منگوائی گئی تھی الحمد للہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس باعث میرے ایک دوست نے مجھکو کہا۔ کہ میں دمہ۔ کھانسی میں حیران ہوں۔ مجھکو ایک چھٹانک منگوا دیجئے۔ سو مہربانی کرکے جلدی بھیجئے۔ (۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید کتابیں

رسائل شبلی شمس العلماء علامہ شبلی نعمانی کے نہایت مفید وکارآمد علمی و تاریخی دس رسائل کا مجموعہ جسمیں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں

(۱) اسلامی شفاخانے۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنوائے

(۲) اسلامی کتبخانے۔ اسلام میں کتبخانہ کی ابتدا و ترقی کے حالات۔

(۳) حقوق الذمیین۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے

(۴) الجزیہ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا۔

(۵) المخطبہ قدیم ادبی وعلمی تالیفات کا تذکرہ۔ (۶) النظر یورپ کے مورخ مستشرقین اور ینٹل کانفرنس کے سفرنامے پر ریویو (۷) کتبخانہ اسکندریہ۔ اس مشہور کتبخانہ کے واقعات اور اس کا تاریخی ثبوت۔ کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے

(۸) اسلامی مدارس اور قدیم تعلیم۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں اور کیسی کیسی درسگاہیں قائم کی تھیں اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا (۹) تراجم۔ علمی دنیا کی کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا کتابیں ترجمہ کی تھیں۔ (۱۰) میکانکس اور مسلمان مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تھیں۔ ۱۲

تقلید اور عمل بالحدیث اس مضمون میں سات تذکرے ہیں۔ ۱۳

(۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانے کا حال

(۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب

(۳) ان چاروں مذاہب کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی

(۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب

(۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے

مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم ۸

الایمان اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج۔ قابل عمل ومطالعہ ۹

تربیت اولاد تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ اور روحانی خوبیوں پر دانست کی سہل اور کارآمد ترکیبیں ۴

الدین یسر یہ محققانہ رسالہ درحقیقت حدیث نبوی ان الدین یسر (دین تو آسان چیز ہے) کی ایک بے مثل حکیمانہ تفسیر ہے جس میں نصوص صحیحہ سے ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ ہمارے مذہب کے اصول نہایت آسان ہیں۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لئے اسلام کی پابندی آسان ہے۔ مصنفہ شمس العلماء مولانا ۳

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کتب فروش امرتسر بازار کٹرہ صاحب کھیر کال

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کی عظمت۔ صداقت اور فضیلت پر یورپین عالموں۔ مدبروں اور مورخوں کی آرا کا مجموعہ ۳

تاریخ قادیان یعنی اس مناظرہ کی کیفیت جو مولانا ابو الوفا اور مرزائیوں کے درمیان ہوا جس میں مولانا کی فتح صدر روپیہ انعام ملا۔ اور حق کی فتح ہوئی ۱

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تفسیر ثنائی اردو - پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کا چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں تیار ہیں

جلد اول - سورہ فاتحہ بقرہ	قیمت	عہ
ر دوم - سورہ آل عمران و نساء	ر	عہ
ر سوم - سورہ مائدہ - انعام و اعراف		عہ
ر چہارم - تا سورہ نحل ۱۴ پارہ	ر	عہ
ر پنجم - تا سورہ فرقان	ر	عہ
ر ششم - تا سورہ لیس	ر	عہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول ۱۶ روپے

الانصاف فی حق احناف - کے جواب میں قیمت ۲/

الفاروق - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ علامہ شبلی مرحوم عہ

البرہان العجاب - فاتحہ خلف کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۲/

اے گائڈ ٹو ہر شین عربک اینڈ پرشین ورڈز اس کتاب میں لاتینی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے طلبا کے لئے بہت مفید ہے ۱/

علامات نبوی اور تقلید شخصی ۱/

مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت صرف ۱/

ترک وید - غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونیکا ثبوت دیا ہے قیمت ۶/

تغلیب السلام - بجواب تہذیب السلام دھرمپال جلد اول ۳/ جلد دوم ۳/ جلد سوم ۳/ جلد چہارم ۳/ چاروں کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲/

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۳/

السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام قیمت ۱/

سرکوب بدعت - بدعات کا رد ۱/

میل و ملاپ - اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ قیمت ۲/

اسلامی تاریخ - آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارکہ بچوں کے لئے بہت مفید ۱/

اسلام اور برٹش لا - یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح ہے ۱/

ہدایت زوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان قیمت ۱/

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۲/

شادی بیوگان اور نیوگ قیمت ۱/

رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ کی تردید ۱/

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید قیمت ۱/

حدوث دنیا - آریوں کا رد ۱/

عزت کی زندگی قابل دید رسالہ ہے قیمت ۱/

شریعت و طریقت ہر دو کا بیان ۱/

کلمہ طیبہ الحمد ... کلمہ شریف لا الہ الا اللہ اور محمد ر...

الہامات ...

کی مفصل تردید معہ جواب آریہ حق نما مقابلہ وید ہے ۵/

حدوث وید - قدامت وید کا ابطال وید سے ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل - ۱/

نماز اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ اور اسلامی عبادت کی فضیلت کا ثبوت ۲/

ترک تناسخ معہ فتوح البرہان مصنفہ دھرمپال تازہ تصنیف جس میں تناسخ کی تردید کی ہے قیمت ۱/

ترک نیوگ نیوگ کی تاریخ اور اس کے نقائص پر زبردست کتاب مصنفہ دھرمپال ۱/

ثمرات تناسخ - تناسخ کے نتائج ۳/

ملنے کا پتہ

مینیجر اہلحدیث امرتسر

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد یعنی حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و کیفیات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو بہ اتباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئے ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہوا جنکے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا۔ جنکی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر رافض سے تائب ہوا۔ جنکی دعا سے دیوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ حج پر گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جنکی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے جنکے ہاتھ پر مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کیلئے پونے تین سو صفحے کی کتاب منگا ملاحظہ فرماویں

مطبع ... پرنٹنگ پریس لاہور میں ... گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلّم داشتن

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۶ جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
روساء وجاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” ۔۔۔
” ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
” ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام
مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب
(مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اہلحدیث
امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

عورت کا درجہ

یہ وہ مضمون ہے۔ جو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ (مذہبی کانفرنس) پر بتاریخ یکم دسمبر میں نے پڑھا۔ اور تھوڑی دیر اسپر مباحثہ بھی ہوا۔ ابوالوفا

مسلم نے حرم میں راگ گایا تیرا
ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے ہو نہ پایا تیرا

کچھ شک نہیں کہ مذہب نوع انسانی کی بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ قدرت کی صنعت میں کسی قسم کا نقص نہیں بلکہ کمال ہے سچا مذہب اس کمال کو ملحوظ رکھتا اور اس کی تکمیل کرتا ہے۔ اس بیان کی ہم ایک مثال دیتے ہیں۔

گیہوں اور دیگر نباتات پیدا ہوتی ہیں۔ اون میں سب قسم کے کمالات ہوتے ہیں۔ انسان اون کمالات میں کوئی کمال اضافہ نہیں کرسکتا۔ تاہم انکی صفائی کرکے آٹا بناتا ہے۔ آٹے ہی پر بس نہیں۔ اسے گوندہتا اور گوندہکر روٹی بھی پکاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح انسان میں ہر ایک کمال ہے۔ دیانت ہے۔ امانت ہے۔ ادائے حقوق ہے۔ سخاوت ہے۔ احسان ہے۔ غرض سب کچھ ہے۔ تاہم مذہب آکر ان سب میں جلا کرتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ان کمالات کی تکمیل کرتا ہے۔

جو مذہب فطرت انسانی کے خلاف ہدایت کرے اوسکو غلط ہونے کی یہی ایک کافی علامت بلکہ دلیل ہے کہ وہ چٹان سے ٹکراتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں اصل مضمون پر آتا ہوں اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں عورت کا درجہ وہی ہے جو قانون قدرت میں ہے۔ اس کی تفصیل منظور ہو تو توجہ سے سنیں۔

فلسفہ الٰہیات ہمکو بتلاتا ہے۔ کہ قدرت نے جتنی چیزیں بنائی ہیں۔ اون میں ہم ایک نسبت یعنے تعلق پاتے ہیں۔ وہ کیا؟ وہ تعلق استعمال کی نسبت ہے یعنے دنیا کی چیزوں میں بعض مستعمل ہیں تو بعض مستعمَل۔ مطلب یہ کہ بعض چیزیں بعض کو استعمال کرتی ہیں مثلاً بے جان چیزیں جتنی ہیں۔ سونا۔ چاندی تانبا پیتل نباتات وغیرہ ان سب کو جاندار استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح جانداروں میں بھی یہ نسبت پائی جاتی ہے جملہ حیوانات کو انسان استعمال کرتا ہے۔ یعنے یہی حضرت انسان ان سب کا مستعمل ہے۔ اور وہ سب اس کے مستعمَل۔ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ۔ ہاتھی ہمیشہ انسان کو سواری دیتے ہیں۔ گائے۔ بکری بھینس وغیرہ دودھ دیتی ہیں۔

کبھی کسی ملک میں یہ نہ دیکھا نہ سنا گیا ہوگا۔ کہ یہ حیوانات انسان سے وہی کام لیتے ہیں۔ جو انسان ان سے لیتا ہے۔

غرض یہ نسبت جیسی جانداروں اور بے جانوں میں پائی جاتی ہے۔ ویسی ہی انسانوں اور حیوانوں میں بھی ہے اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ انسان کی نوع کی جو دو صنف (مرد اور عورت) ہیں۔ ان میں بھی قدرت نے کوئی نسبت رکھی ہے۔ یا نہیں۔ بغور دیکھا جائے۔ تو رکھی ہے۔ اس دعوے پر میں تین قسم کی دلائل پیش کر سکتا ہوں۔ اول قدرتی (نیچرل) دوم عرفی۔ جو عام طور پر بلا لحاظ مذہب وملت مروج ہیں۔ سوم۔ مذہبی۔ جو ہر مذہب میں بپابندی مذہب مروج ہیں۔

قدرت نے مرد۔ عورت کو جوڑا بنایا ہے۔ اس سے غرض نسل انسانی کی پیدائش ہے۔ مگر اس پیدائش کا طریق جو رکھا ہے۔ وہی بتلا رہا ہے۔ کہ مرد مستعمل ہے اور عورت مستعملہ۔

کون نہیں جانتا۔ کہ انسانی پیدائش بھی مثل نباتات کے ہے۔ اس موقع پر مجھے دیانند کا حکیمانہ قول یاد آیا جو انسانی پیدائش کو اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ اوس سے اونکی نسبت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ زنا کاری کرتے ہیں۔ اونکو نصیحت کے طور پر لکھتے ہیں کہ بے عقل دہقان اپنا بیج اپنے کھیت کے سوا دوسرے کے کھیت میں نہیں ڈالتا۔ زناکار۔ اپنا بیج کیوں دوسرے کے کھیت میں ڈالکر ضائع کرتے ہیں۔ (ستیارتھ [illegible])

یہی مثال قرآن شریف نے دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے نِسَاۤؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ تمہاری عورتیں تمہارے کھیت ہیں۔ حسب منشار اپنے کھیتوں کو آباد کرو۔

اس معقول مثال سے ثابت ہوا۔ کہ انسان کی پیدائش مثل نباتات کے ہے۔ بہت خوب۔ اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اس کھیتی کا آلہ حرث دونوں میں سے کس کو ملا ہے۔ سوامی دیانند نے اس سوال کو کھلے لفظوں میں حل کر دیا ہے۔ کہ نہ صرف آلہ حرث بلکہ بیج بھی مرد ہی کو ملا ہے۔ عورت کی حیثیت صرف زمین کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسطرح مزارع جب چاہے زمین کو جوت سکتا ہے مگر زمین جب چاہے۔ جتوا نہیں سکتی۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ یہی نسبت انسان کی دونوں صنفوں میں ہے۔ کہ مرد مستعمل ہے۔ اور عورت مستعملہ۔ جس کی تشریح کی حاجت نہیں

قدرتی دلائل میں سے ایک یہ بڑی وزنی دلیل ہے کہ بلوغت کو پہنچتے ہی یعنے جس وقت دونوں قدرتی طور پر اوس امتیازی حد پر پہنچتے ہیں جسپر آن کی ابتدائی زندگی کی لائنیں جدا جدا ہوتی ہیں۔ تو اوس سرحد پر پہنچکر جیسی اونکی آئندہ زندگی کی خدمات جدا جدا ہیں۔ قدرت اپنے قانون سے ان دونوں کی صورتوں میں بھی تمیز کر دیتی ہے۔ یعنے مرد کے منہ پر ایک سیاہ گول دیوار بالوں کی بن جاتی ہے۔ اور عورت کا منہ بالکل سادہ۔ اور صفا رہتا ہے۔ جو اوس کی مرغوبیت اور محبوبیت کی علامت ہے

نوٹ:۔ اسی لئے اسلام نے مردوں کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ یہ قدرتی امتیاز قائم رہے اوٹ آف پوائنٹ (مضمون سے علیحدگی) کا خطرہ نہ ہوتا۔ تو میں اسپر کچھ زیادہ کہتا

اس دلیل سے بھی صاف ثابت ہے۔ کہ انسان کی دونوں صنفوں میں سے مرد کو قدرت نے مستعمل اور عورت کو مستعملہ بنایا ہے۔

میں نہیں چاہتا۔ کہ قدرتی دلائل کو زیادہ طوالت دوں۔ ورنہ بنظر فلسفہ الہیات تمام چیزوں سے اس دعوے کی دلیل مل سکتی ہے۔

اب میں عرفی دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ عرف عام سے میری مراد وہ دستور ہے۔ جو ہر ایک ملک میں بلا لحاظ مذہب ودھرم جاری ہے۔

ہر ایک قوم میں دستور ہے۔ کہ شادی کے وقت دولھا کی طرف سے دولھن کو کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے۔ سوامی دیانند نے تو عورت کی داد ودہش کا نام پوجا رکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ عورت کی پوجا کرنی چاہیے۔ (ستیارتھ [illegible])

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر دونوں مرد اور عورت کا رتبہ عرف عام میں مساوی ہوتا۔ تو خرچ کا تمام بوجھ مرد ہی پر کیوں ڈالا جاتا۔

قرآن شریف نے جو فلسفہ الہیات اور طبعیات کی بناء پر احکام دیتا ہے۔ اس مضمون کو دو لفظوں میں ادا کر دیا۔ اور ایسا خوب ادا کیا۔ کہ اوس سے اچھا تو کیا اوس کے برابر بھی نہ ہو سکے۔ فرمایا

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا۔ یعنے مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ کیوں؟ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو وہی قدرتی کہ خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ دوسری عرفی اور کسبی۔ کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں

غرض اس دلیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرد عورت میں وہی نسبت ہے۔ جو دیگر اشیاء میں اور انسان میں ہے۔

اب میں تیسری قسم کے دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں

کچھ شک نہیں۔ کہ بچے کی پیدائش میں دونوں کو دخل ہے باپ کا نطفہ ہے تو ماں نے اوٹھایا ہے۔ مگر بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو ہر ایک مذہب اور دھرم یہی ہدایت کرتا ہے۔ کہ وہ باپ کی قوم سے ہوگا۔ سید اور شیخ زادی کا بچہ سید ہوگا۔ براہمن اور کھتر انی کا بچہ براہمن کہلائیگا۔ حالانکہ ماں کی محنت زیادہ ہے۔ ایام حمل کی مدت کے علاوہ تولد کی تکلیف اوس کے بعد دودھ پلانے کی تکلیف۔ سرد راتوں میں سلانے کی تکلیف۔ مگر مذہب اور دھرم ان باتوں پر لحاظ کر کے مرد کو اون قدرتی عرفی اور کسبی حقوق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہے ہیں

ہاتھی پھرے گراں گراں جسکا ہاتھی اسی کا نام

(دیتے ہاتھی گاؤں گاؤں میں پڑا پھرے جسکا ہاتھی ہے اسی کا نام ہے)

شادی کے وقت جو الفاظ کہے جاتے ہیں وہ بھی قابل غور ہیں۔

ہر ایک مذہب میں یہی طریق ہے۔ کہ مرد کو نکاح کے الفاظ سنا کر ذمہ وار قرار دیا جاتا ہے۔

ان سب دلائل قدرتی عرفی اور مذہبی کا نتیجہ یہی ہے کہ عورت۔ مرد کے لئے ایک مستعملہ چیز ہے۔ اور مرد کے لئے مستعمل۔

آریوں میں جو ایک مسئلہ ہے جسپر مخالف بہت کچھ ہنسی اڑایا کرتے ہیں۔ گو میں اوسکا قابل نہیں مگر میں کہتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسی فلسفہ کی فرع ہے۔ وہ مسئلہ کیا ہے

میرے خیال میں اوس کے بتلانے سے پہلے ہی حاضرین سمجھ گئے ہونگے۔ کہ وہ نیوگ کا حکیمانہ اصول ہے۔ جس کی تحت میں آریہ سماج پر بہت کچھ گورباری ہوتی ہوتی ہے اور ہوگی۔

چونکہ یہ ایک مسئلہ فلسفہ تمدن یا پولیٹیکل ایکانمی پر مبنی ہے۔ اس لئے آریہ سماج کی طرف سے اس کے جواب میں مخالف کو کہا جاوے۔ کہ ؎

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

تو شاید سچا اور درست ہے۔

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ میں اس مسئلہ کا قائل نہیں۔ ورنہ اس موقع پر میں اس کے دلایل دیتا۔ غالباً میرا اشارہ اتنا ہی آریہ سماج کو بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں صرف یہ کہکر آگے چلتا ہوں ؎ کہ

یاد آئیگی تمہیں میری وفا میرے بعد

ابھی تک میں اپنے اصلی مدعا پر نہیں آیا۔ بلکہ صرف تمہید ہی تمہید میں ہوں۔

مدعا یہ ہے۔ کہ اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے؟ گذشتہ دلائل سے ثابت ہوا۔ کہ مرد اور عورت میں ایک نسبت ہے جس کو میں اپنے لفظوں میں نسبت استعمال کہتا ہوں یعنے مرد عورت کا مستعمل ہے اور عورت مرد کی مستعمل چیز۔ مگر چونکہ یہ مستعمل چیز بھی اپنے اندر جان رکھتی ہے۔ جان بھی ایسی۔ جیسی مرد رکھتا ہے بلکہ اس سے بھی عزیز تر۔

اس لئے اسلام نے عورت کو محض مستعمل بے جان چیز کی طرح قرار نہیں دیا۔ بلکہ حکم فرمایا ہے۔ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ {عورتوں کے ساتھ نیک طریقہ سے برتاؤ کیا کرو۔

مرد عورت کے بگاڑ کی وجہ عموماً عورت کی بدصورتی یا بداخلاقی ہوتی ہے۔ اس بگاڑ کے روکنے کو فرمایا فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا {ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو۔ اور خدا اوس میں تمہارے لئے بہتری پیدا کر دے۔ یعنی اسی بیوی سے اولاد صالح پیدا ہو جاوے۔

مرد جو یہ سنتے ہیں۔ کہ ہم عورتوں پر حاکم ہیں۔ عورت ہمارے لئے ایک قابل استعمال چیز بنی ہے۔ تو اون میں ایک شان اور غرور اس مضمون کا پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہمارے حقوق سب طرح عورتوں پر فائق ہیں۔ اور عورتوں کے حقوق ہمارے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ اس لئے قرآن شریف کہتا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ {جسقدر تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں۔ اوسی قدر اوسی قسم کے حقوق اون کے تم پر بھی ہیں۔ تم چاہتے ہو۔ کہ تمہاری عورت باوفا رہے۔ تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم بھی اس کے ساتھ باوفا رہو۔ تم چاہتے ہو۔ تمہاری عورت تمہارے حقوق اور عزت کی محافظ رہے۔ تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم اوس کے محافظ رہو۔ عورتوں کی خوبیاں اور فضائل کے بیان میں فرمایا۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ {نیک عورتیں وہ ہیں جو تابعدار اور غائبانہ خاوند کی سب چیزوں کی بحکم خدا حفاظت کرنے والیاں ہیں

طبابت پیشہ اور ڈاکٹر شہادت دے سکتے ہیں کہ کسی مرض کا نسخہ تجویز کرنے میں مریض کی ہر ایک حیثیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ دوا گرم ضرورت سے زیادہ گرم ہے۔ تو اوس کے اعتدال کے لئے بارد اجزا ملائے جاتے ہیں۔ غرض حکیم حاذق کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک پہلو پر نظر رکھے۔

اسلام ہی جو ایک حکیمانہ مذہب ہے۔ اس نے عورت کی ہر حیثیت کا لحاظ رکھا۔ بحیثیت اس کے کہ قدرت نے اوسکو مرد کے لئے ایک مستعمل چیز بنایا ہے۔ مرد کو حسب ضرورت تعدد ازدواج کی اجازت دی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ انسان کی حاجات مختلف ہیں کسی کی بھوک ایک کوٹ سے دور ہو سکتی ہے۔ کسی کو دو کی حاجت ہوتی ہے۔

اسی طرح جس مرد میں طاقت زیادہ ہو۔ جس سے وہ ایک عورت کو کافی نہ پاتے۔ اوسکو اجازت دی کہ وہ متعدد نکاح کرے۔ کیوں؟ اسکا جواب وہی قدرتی نسبت ہے جو خالق کائنات نے ان دونوں میں پیدا کی ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ ہم اپنی کسی مستعمل چیز کو ننگا رکھنے میں اوسکی خرابی کا اندیشہ کرتے ہیں تو اوسکو ڈھانپ کر رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات بہت سے پردوں میں رکھتے ہیں۔ اسی اصول سے اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ کسی کی نظر اوس پر اثر نہ کر سکے

سمجھئے۔ ہم اوس وقت اپنے دلوں کی کیفیت معلوم کریں۔ جس وقت ہم بازار میں زیورات اور خوش لباس سے سجی ہوئی عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہیں تو ہماری نگاہیں ہمارے دلوں پر کیا اثر کرتی ہیں بازار کے لوگ اسکا جواب اچھا دے سکتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں ؎

آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہمکو کیا خراب
دل یوں کہے کہ آنکھوں نے ہمکو لٹا دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے ذوق عشق میں
دونوں کی اس نزاع نے ہمکو مٹا دیا

تمام انسانوں میں اگر ایک ہی فطرت کام کر رہی ہے۔ تو جو اثر اون بازاری لوگوں پر دوسروں کی عورتیں دیکھنے سے ہوتا ہے وہی دوسرے لوگوں پر ہوتا ہوگا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ یا نکلنا ممکن ہے ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اوہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ہاں اسلام نے عورت کو انسانی نوع کا ایک ایک حصہ سمجھکر ایک معنے سے مرد کے برابر حقوق دیتے ہیں عورت کو جو کچھ اوس کے ماں باپ کی طرف سے یا خاوند کی طرف سے ملے اوس کو اوس کی ملکیت قرار دیا ہے۔ چاہے وہ لاکھ دو لاکھ کا ہو۔ بعد موت مرد کو عورت کے مال کا وارث بنایا ہے۔ تو عورت کو بھی حصہ دار قرار دیا ہے۔ مگر کیا مجال کہ وہ نسبت جو قدرت نے ان میں رکھی ہے ہٹ جاوے۔ مرد کو عورت سے دوگنا حصہ دلایا ہے۔ مثال سنئے۔

ایک عورت مر گئی۔ اوس کے وارث رہے۔ خاوند ایک بیٹا۔ ایک بیٹی۔ اوس کے مال میں سے خاوند کا چوتھا حصہ۔ باقی لڑکے اور لڑکی کا۔ مگر اسطرح کہ لڑکی کو ایک پیسہ تو لڑکے کو دو پیسے

اسی طرح مرد مر گیا۔ اوس کے وارث رہے ایک بیوی ایک لڑکا۔ ایک لڑکی۔ بیوی کا آٹھواں حصہ۔ باقی

اوس عورت کی اولاد کا۔ مگر اوسی طرح۔ بیٹیہ اور دو بیٹیہ کی نسبت سے۔ ماں باپ کی جائداد میں بھی لڑکی کو بھائی کے ساتھ وارث بنایا ہے۔ یہ سب احکام قرآن مجید کھلے لفظوں میں دیتا ہے۔

اس کے علاوہ بڑی بات یہ ہے۔ کہ اسلام اوس قدرتی ضرورت کو ہر وقت ملحوظ رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے مرد۔ مرد ہے۔ اور عورت۔ عورت۔ اسی لئے اسلام ہال۔ آئی مذہب اسلام جہاں رنڈوے مرد کو دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے۔ عام طور پر عورتوں کے حق میں بھی فرماتا ہے۔ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ اپنی بیوہ لڑکیوں کی شادی کر دیا کرو۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ عورت خود نہ چاہے۔ یا اوس کے برابر کا کفو نہ ملسکے۔

جملہ حقوق کے بتانے کے لئے ایک حدیث نقل کرتا ہوں۔ جو مجملاً اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے۔

ایک صحابی نے ہمارے حضور پرنور حضرت سید الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور میری بیوی کا مجھپر کیا حق ہے۔ حضور نے فرمایا۔

قال ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تھجر الا فی البیت مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء

جب تو خود کھائے اسے کھلایا کر جب خود پہنے اسے پہنایا کر خفگی کے وقت اس کے مونھ پر نہ مارا کر۔ اور اسکو برا نہ کہا کر۔ بڑی بات یہ کہ ناراضگی کا موقع پیش آجائے تو گھر ہی میں اوس سے جدائی کیا کر۔ یہ نہیں کہ بستر اٹھایا۔ اور دکان ہی یا بیٹھک پر جا سوئے۔ ورنہ ایسی خرابیاں بہت ہونگی۔

مختصر یہ ہے۔ کہ اسلام عورت کو وہی حقوق اور درجہ دیتا ہے۔ جو قدرت نے اوسکو دیا ہے۔ عربی میں ایک مثال ہے۔ تعرف الاشیاء باضدادھا چیزوں کی پہچان مقابلہ میں ٹھیک ہوتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ہم غیر اسلام مذاہب کی بھی جانچ کریں۔

سب سے پہلے ہمارے سامنے ہندو دہرم اور اوسکی شاخ آریہ دہرم ہے۔ ان دونوں نے عورت کو اوسکے قدرتی حقوق سے محروم کیا ہے۔ جو اوسکو ملنے چاہئیں خاوند کے مال سے وراثت کا ثبوت تو کیا ہی ہوتا۔ ماں باپ کے مال سے بھی بے نصیب ہے۔

خاوند کے مرنے کے بعد نکاح ثانی سے روکا جاتا ہے چاہے اوسکی عمر ۱۴-۱۵ سال کی ہو۔ اور پہلے نکاح کے ابھی تک کپڑے اور زیورات بھی میلے نہ ہوسکے ہوں اور جس حاجت اور قدرتی ضرورت کے لئے اوس کی پہلی شادی ہوئی تھی۔ وہ بکمال طاقت اور زوروں پر ہو۔ مگر ہندو دھرم اور آریہ سماج دونوں اوسکو صبر و شکیب ہی کی نصیحت کرتے ہیں۔ اور وہ بیچاری غمزدہ جواب دیتی ہے ؎

نہ کریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا دے گی

ہندو دہرم میں جو بیوگان کے ساتھ سلوک ہوتا رہا ہے اوس کے خیال سے انجمن حمایت بیوگان منتظر تھی کہ ہندو دہرم کا کوئی ریفارمر پیدا ہوگا۔ تو ہم اوسکو ان مصائب کی طرف توجہ دلا دینگے۔ اتنے میں خبر آئی کہ سوامی دیانند نے لاہور میں آکر ڈاکٹر رحیم خاں مرحوم کے باغ میں اصلاحی اپدیش دینا شروع کیا انجمن بیوگان نے سوامی جی کو اپنے مصائب پر توجہ دلائی کہ سوامی جی ہمکو پرماتما نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہم دنیا میں نسل انسانی کو بڑھا دیں۔ یہ کیا غضب ہے کہ مردوں کو تو نکاح ثانی کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم بیوگان کو روکا جاتا ہے ہماری قدرتی خواہشات کا خیال نہ بھی نسل انسانی کی ترقی کا خیال تو کیا ہوتا سوامی جی نے اس کا یہ فیصلہ کیا۔ دیکھو ہم تم دونوں مرد عورت کو برابر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے حکم دیتے ہیں۔ کہ نہ رانڈ عورت دوسری شادی کرے۔ نہ رنڈوا مرد کرے۔ جاؤ تم دونوں برابر (ستیارتھ پرکاش)

انجمن بیوگان نے یہ فیصلہ سنکر ایک رزولیوشن پاس کیا۔ جس کا مضمون یہ تھا ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد
وہ بھی اف سوس ترا چاہنے والا نکلا

جہانتک ہمیں علم ہے۔ آریہ سماج نے سوامی جی کے اس حکم پر یہ عمل کیا۔ کہ رنڈوے مرد کو تو شادی کرنے کی اجازت دی مگر رانڈ عورت کو نہیں۔ رنڈوے مرد کو اگر اپنے دیس میں نہ ملے۔ تو دوسرے دیس میں دوسرے دیس میں نہ ملے۔ تو تیسرے دیس تک بھی چھلانگ مارے۔ مگر رانڈ عورت بر صبور کے سپرد حضرات! کیا یہی ادا حقوق ہے۔ جو قدرتی مذہب کا کام ہے۔

سوامی دیانند نے منوجی کا قول نقل کیا ہے کہ مرد کو اپنی آنکھیں بزور بند رکھنی چاہئیں کیونکہ اندریاں (آنکھیں) مان اور ضابطہ سے بھی نہیں رکتیں۔ (اپدیش منجری)

مگر یہ ہمت نہ ہوئی۔ کہ اس آئینی قانون کے مطابق دونوں (مرد و عورت) میں پردہ حائل کر دیتے۔ جس صورت میں عورت کو بر ہنہ پھرنے کا حکم ہے۔ اوس میں مرد کو کہا جاتا ہے۔ کہ نگاہ بند رکھو۔ تو علاوہ اس کے کہ دنیاوی کاروبار اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ خطرہ ہے۔ کوئی منچلا جواب میں کہدے ؎

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھیں تو
پاس ہو سامنے دیکھے نہ ادھر دیکھیں تو

یہی حال عیسائی مذہب کا ہے۔ نہ عورت کو وراثت میں شریک کیا گیا ہے۔ نہ اوسکو پردہ ہے ہے تو صرف یہ ہے کہ مرد و عورت ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سب کے سامنے بازاروں میں پھریں

مجھے ابھی ایک ضروری مسئلہ بھی بیان کرنا ہے جسپر اسلام تو فخر کرتا ہے۔ کہ اوس نے اسکی اجازت دینے میں بھی قدرتی قانون کو ملحوظ رکھا ہے۔ مگر اوس کے مخالف اوسکو غلط کہا کرتے ہیں۔

کون نہیں جانتا۔ کہ نکاح قدرتی ضرورت کی وجہ سے مصنوعی عقد ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرد۔ عورت کو ایک دوسرے سے ایک ضرورت ہے۔ جس کے باعث دونوں باہمی عقد اور معاہدہ کرتے ہیں۔ اوس ضرورت کے بیان کرنے کی حاجت

دلیل القرآن کا جواب اہل قرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ مسئلہ نماز کا کافی جواب قیمت

نہیں ہر ایک شخص اوسکو اسی طرح سمجھ سکتا ہے جس طرح بھوک پیاس کو جانتا ہے پس عقد نکاح اور شادی اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہے۔ نہ کسی اور مطلب کے لئے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ کسی موقع پر باوجود سب مساعات محمود طے ہو جانے کے دونوں کی یا دونوں میں سے ایک کی ضرورت پوری نہ ہو۔ کیوں نہ ہو؟ اس کا جواب وہی دے سکتے ہیں جن کو ایسا موقع پیش آ سکے۔ ہم دیکھتے ہیں لڑکا نوجوان خوبصورت ہے۔ لڑکی بھی ماہ جبین ہے مگر دونوں میں سخت بدمزگی رہتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس غرض کی تکمیل میں کسی طرح کا نقصان ہے جس کو وہ کسی پر ظاہر نہیں کر سکتے۔

غرض کسی قسم کی بدمزگی کی صورت میں اس مصنوعی عقد کو وہ توڑ بھی سکتے ہیں یا نہیں۔

اس بدمزگی کی تصویر منو جی کے الفاظ میں سناتا ہوں

"شراب پینے والی اور سادہوؤں کی خدمت نہ کرنے والی اور دشمنی کرنے والی اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنے والی اور ہمیشہ دولت کو نیست و نابود کرنے والی عورت ہو۔ تو دوسرا دواہ کرنا چاہئے"

(باب ۹۔ فقرہ ۸۰)

اس فقرہ (شلوک ۸۰) میں منو جی نے اون خرابیوں کا ظاہری الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جن کی وجہ سے مرد و عورت میں بدمزگی رہتی ہے۔ مگر میں اپنے تجربہ سے لکھتا ہوں کہ مرد و عورت میں بسا اوقات ایسے امر کی بابت بھی بدمزگی رہتی ہے۔ جسکو ان دونوں کے سوا تیسرا کوئی آدمی جان نہیں سکتا۔

خیر کوئی وجہ بھی ہو جو میاں بیوی میں بدمزگی کا باعث ہو۔ تو ان دونوں کی بدمزگی رفع کرنے کی کیا صورت۔ منو جی نے اتنا کہدیا کہ ایسی صورت میں دوسری شادی کرے۔ مگر اس پہلی شادی کا سر انجام نہ بتلایا۔ قرآن شریف چونکہ حکیمانہ کتاب ہے۔ اس لئے وہ جو حکم دیتا ہے۔ فلسفہ الٰہیات پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ ایسی صورت میں عورت اور مرد دونوں کو اس عذاب الیم سے جس کی بابت

ایشیا کے فخر شیخ سعدی مرحوم نے فرمایا ہے ؎

تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ
بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ

نجات دلانے کو فرماتا ہے۔ اِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِہٖ (اگر دونوں میاں بیوی بذریعہ طلاق جدا ہو جاویں۔ تو خدا ان دونوں کے لئے اور کوئی اچھی صورت بنا دے گا یعنے ہر ایک کو اوس کا جوڑ ملا دیگا جس سے دونوں آرام پاویں گے۔ سوامی دیانند نے بھی عورت خاوند میں بدمزگی کے اسباب پر غور کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھیرے۔ اولاد ہو کر مر جاتے۔ تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارہویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اوس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے۔" (ستیارتھ پرکاش ص۱۵۵)

اس اقتباس میں عورت کو چھوڑنے کا حکم کیا مطلب رکھتا ہے۔ اسکی شرح کرنا ہمارا کام نہیں۔ اگر یہ چھوڑنا اونہی معنے میں ہے۔ جسکو اسلامی محاورے میں **طلاق** کہتے ہیں۔ تو میں اسپر کہونگا ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

اور اگر اس کا مطلب کچھ اور ہے۔ تو وہ مطلب بتلانا آریہ سماج کا فرض ہے۔ اس سوال کا جواب دینا بھی آریہ سماج کا فرض ہے۔ جو اس قسم کی بدمزگی پر وارد ہوتا ہے۔ کہ عورت مرد کی رہائی کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

جی چاہتا ہے کہ چلتے چلتے ایک سوال اور پیش کر دوں۔ شاید آریہ سماج اسپر بھی غور کرے۔ سوامی دیانند نے ستیارتھ میں جو ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست ان عورتوں کی دی ہے جن سے نکاح کرنا منع کیا ہے۔ مثلاً لمبے بالوں والی بھورے بالوں والی۔ مرد سے لمبے قد والی۔ گنگا جمنا ندیوں کے ناموں والی۔ پہاڑوں اور سانپوں کے ناموں والی۔ وغیرہ (ستیارتھ ص۱۰۰)

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیخبری میں یا دہوکہ میں ایسی عورت سے نکاح کرلے۔ تو کیا کرے نباہے تو کیونکر۔ فلسفہ کا فتویٰ ہے۔ کہ غلطی کرنا ایک گناہ ہے۔ تو اوسکو قائم رکھنا سراسر اور ہر گھڑی کا گناہ ہے۔ پھر یہ شخص کرے تو کیا کرے۔ جب تک طلاق کے مسئلہ کو جاری نہ کیا جاوے شادی کا مسئلہ بسا اوقات اس سے کم نہیں ہوتا کہ اوس کی بابت کہا جائے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا

مختصر یہ کہ اسلام نے عورت کو کیا اپنے خاوند کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے ماں باپ کی ماتحتی میں پورے حقوق دلائے ہیں اس لئے میں اس شعر پر کلام ختم کرتا ہوں ؎

بس تنگ نہ کر ناصح ناداں اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

اس کے بعد

آریوں کی طرف سے اسی عنوان پر ایک مضمون پڑھا گیا۔ اوس کے بعد سوال و جواب ہوتے۔ مگر افسوس سوال و جواب کا رخ محققانہ نہ ہوا۔ میں نے ہر چند کوشش کی۔ کہ بحث مرکز پر آ جائے۔ مگر آریہ مناظر مرکز پر نہ آیا۔ پر نہ آیا۔ میں نے کہا۔ کہ دونوں مضمونوں کے بیانات سے بطریق عدالت امر تنقیح جو نکلتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے یا مساوی میں اسکو ماتحت جانتا ہوں۔ ثبوت بذمہ مدعی۔ اسپر میں نے منو اور سوامی دیانند کے اقوال سنائے جن سب کا مطلب یہی تھا۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے مساوی نہیں۔ مگر آریہ مناظر نے انکو قبول نہ کیا۔ بلکہ وہ معمولی طور پر ادھر ادھر جاتا رہا۔

منو کا ایک قول یہاں بھی ناظرین کی دلچسپی کے لئے نقل کرتا ہوں۔ سنئے۔

"عورت لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں رہے

اخبار [illegible] ۔ کتاب میں [illegible]

رہے۔ اور جوانی میں اپنے شوہر کے اختیار میں اور بعد وفات شوہر کے اپنے بیٹوں کے اختیار میں رہے۔ خود مختار ہو کر کبھی نہ رہے

(منو باب ۵ - فقرہ ۱۴۸)

کیسا صاف اور صریح حکم ہے جس سے ادنے درجہ کا آدمی بھی بغیر ذراسی دماغ سوزی کے سمجھ سکتا ہے۔ کہ منوجی صاف فرما رہے ہیں۔ کہ عورت مرد کے ماتحت اور تابعدار ہے۔ مساوی نہیں۔ کجا یہ کہ افضل اور برتر ہو۔

حیرت! آریوں سے جو مباحثات سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ہوتے ہیں۔ اون میں یہ دستور ہے۔ کہ مخالف اون پر سوال کرتے ہیں اور وہ جواب دیتے ہیں۔ اور بحیثیت مجیب آریوں کا وقت اخیر ہوتا ہے۔ مگر آریہ سماج کی دوربین نگاہ اور باریک بین عقل ایسی نہیں۔ کہ چوک جاتے۔ اس دفعہ جو مباحثہ ہوا۔ اس میں اعتراض بھی آریہ سماج ہی کی طرف سے رہے۔ اور مجیب مسلمان۔ مگر آخر وقت بھی آریہ مقرر کو دیا گیا۔ حالانکہ کہا گیا۔ کہ بحیثیت مجیب ہونے کے آخری وقت ہمارا ہے۔ اور مقررہ وقت دو بجے تک تھا۔ ٹھیک میری آخری تقریر پر ختم ہوا۔ مگر آریہ سماج اور اوس کے قابل صدر پنڈت رام بھجدت جی نے وہی کیا۔ جو ان کے خیال میں سماج کے حق میں بہتر تھا۔

باوجود آریہ مقرر کی سخت ... کے جسکا اقرار خود صاحب صدر جلسہ نے کیا۔ اور باوجود حق تلفی کے مسلمانوں نے شائستگی سے مباحثہ کو انجام دیا۔ اس لئے مجبوراً صدر جلسہ کی طرف سے پنڈت ٹھاکر دت شرما موجد امرت دھارا نے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں سے جب کبھی مباحثہ ہوتا ہے۔ بہ نسبت اور لوگوں کے متانت اور شائستگی سے ہوتا ہے۔ کیوں ؟ ہے

جتنا جی چاہے ستالیں ستم ایجاد ہمیں
مثل تصویر ہمیں آتی نہیں فریاد ہمیں

گورنمنٹ کا جدید قانون

متعلق غلہ

اور

حدیث احتکار

مسلمانوں کا بہت پرانا دعوے ہے۔ کہ جو احکام اسلامی شریعت نے کیا از قسم عبادت اور کیا از قسم سیاست بتائے۔ ہمکو سب کچھ سکھا دیا۔

عرصہ ہوا۔ میں نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ جس کا نام ہے اسلام اور برٹش لا۔ سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ اوس رسالہ میں اسی موضوع پر بحث ہے۔ جو قابلدید ہے۔

آج ہم جس مضمون پر یہ نوٹ لکھنا چاہتے ہیں وہ گورنمنٹ ہند کا جدید قانون ہے۔ متعلقہ غلہ۔ جو حضور وائسرائے کی رحمدلی اور رعایا پروری کا کافی ثبوت ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ موجودہ جنگ کی تکالیف میں سب سے بڑی تکلیف گرانی غلہ کی ہے۔ گرانی غلہ کیوں ہے۔ اس لئے نہیں کہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے نہیں کہ باہر جاتا ہے۔ اس لئے نہیں۔ ہندوستان میں غلہ کم ہے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ غلہ کے سوداگر جیسا کہ امرتسر میں عموماً دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ غلہ کو بند کر رکھتے ہیں۔ جسکو عربی یا حدیث نبوی میں احتکار کہا جاتا ہے اس کی بابت گورنمنٹ ہند کے گزٹ کا غیر معمولی پرچہ شائع ہوا ہے۔ جس میں تجارت کے متعلق حضور وائسرائے کا ہنگامی قانون (آرڈیننس) نمبر ۹ مشتہر کیا گیا ہے۔ اس قانون کے رو سے گورنمنٹ ہند کو تمام تجارتی اشیاء کی مقدار ہائے موجودہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور ایسے گوداموں کو جو بلا معقول وجہ کے فروخت کئے جانے سے روک رکھے گئے ہوں اپنے قبضہ میں لینے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اپنے قبضہ میں لینے کے اختیارات دیئے گئے ہیں یہ قانون کل ہندوستان کے لئے ہے۔ ہر گماشتہ بھی جو مالک کی طرف سے کسی تجارتی جنس کی فروخت کر سکتا ہے۔ مالک متصور ہو گا۔ ہر لوکل گورنمنٹ کو بھی اس ضابطہ کی رو سے یہی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ہر مالک جنس کو حکم دیا جا سکیگا کہ وہ وقت مقررہ کے اندر اپنے گودام کی مقدار وغیرہ سے مطلع کرے۔ یہ اطلاع مخفی رکھی جائے گی۔ اور صرف اس صورت میں ظاہر کیجائے گی۔ جبکہ مالک کی طرف سے غلط اطلاع ملنے کی صورت میں مقدمہ فوجداری چلانے کا فیصلہ کیا جاوے۔ غلط اطلاع ملنے کا شبہ پیدا ہونے پر یا یوں ہی اطلاع کی تصدیق کے لئے افسر مجاز گودام میں خود داخل ہو کر اس کی پڑتال کر سکے گا۔ جو شخص اطلاع تحریری بہم پہنچانے سے انکار کرے یا جان بوجھ کر غلط اطلاع تحریر کرے۔ یا افسر مجاز کو پڑتال نہ کرنے دے یا اس کے کام میں مزاحم ہو۔ یا اس کے سوالات کا جواب نہ دے۔ یا غلط جواب دے۔ تو ہر قسم کی سزائے قید کا جو چھ ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کا جس کی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ اس امر کی بھی مجاز کی گئی ہے۔ کہ اگر کسی رقبہ میں کوئی تجارتی جنس فروخت سے بلا وجہ معقول روک لی گئی ہے۔ تو وہ اعلان عام شائع کر کے اس جنس کو اپنے قبضہ میں لے سکے گی۔ مالک جنس کو وہ قیمت دی جاویگی۔ جو افسر مجاز اور مالک میں باہمی رضامندی سے طے ہو یا اگر سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو جو قیمت افسر مجاز مناسب تصور کرے۔ اس کی ادائیگی یا ... جانے پر جنس مذکور لے جاویگی۔ اگر مالک کو ادا شدہ یا پیش شدہ قیمت سے اختلاف ہو تو خواہ وہ قیمت لے چکا ہو۔ چودہ دن کے اندر یا کسی طویل تر میعاد میں جو مقرر ہو محکمہ مجازہ میں اپیل کر سکے گا۔ محکمہ مجازہ میں ادائکم

تین شخص ہونگے جن میں سے ایک لازمی طور پر تجارت پیشہ ہوگا۔ محکمہ مذکور تمام حالات کو مدنظر رکھکر قیمت کو بڑھا دینے یا گھٹا دینے کا مجاز ہوگا۔ بڑھوتی کی صورت میں زائد رقم مالک کو ادا کردی جاویگی۔ بصورت تخفیف فاضلہ ادا شدہ رقم مالک جنس سے بقایا مالگذاری کی طرح قابل وصول ہوگی۔ کوئی عدالت اس ضابطے کے مطابق صادر شدہ کسی حکم یا فیصلے کے متعلق کوئی کارروائی نہ کر سکے گی۔ اور نہ اس ضابطے کے مطابق نیک نیتی سے کوئی کارروائی کرنے والے افسر کے برخلاف کسی قسم کی دیوانی یا فوجداری نالش یا اور کوئی قانونی دائر کی جا سکے گی۔

(دیش ہر دیپ)

اس قسم کے لوگ ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں۔ اسلئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ من احتکر فھو خاطئ (مسلم) یعنے جو کوئی غلہ کو بند رکھے۔ اور ضرورت کے وقت فروخت نہ کرے۔ وہ مجرم ہے ایک حدیث میں فرمایا۔ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون (ابن ماجہ) جو کوئی باہر جاکر غلہ لاوے اور منڈی میں فروخت کرے۔ اسے خدا رزق دے اور جو غلہ کو بند کرے۔ خدا اسپر لعنت کرے۔

اس حدیث کو اس جدید قانون سے ملاکر مسلمان غور کریں۔ کہ خدا نے اپنے نبی کو کیسی پاکیزہ تعلیم دی تھی۔ آج جو حکم سلطنت کی طرف سے بہت سے غور و خوض اور ممبران کے مشورہ سے جاری کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی ہمکو فرمایا ہوا ہے۔ سچ ہے سے کہ

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسلام اور برٹش لا۔ یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا دلچسپ مقابلہ قیمت ۲ / مینجر

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

(۱)

حضرات! اس مضمون کا سلسلہ قریباً دو سال سے جاری ہے۔ مگر سوائے اس عاجز کے کسی صاحب کو ہمت نہ ہوئی۔ کہ اس میدان میں بھی خامہ فرسائی فرماتے۔ کچھ صلاحیں بتاتے۔ میرے معروضات کی تردید یا تائید کرتے۔ تدابیر پر عمل کرنے کی سکیم بتاتے۔ عمل کرنے پر طیاری ظاہر کرتے۔ مگر بحمد اللہ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں کچھ ہوتا جاتا ہے۔

سابق میں میں نے ہر طبقہ کے لوگوں کا نقشہ دکھایا تھا اور انکی حالت پر اظہار تاسف کیا تھا۔ مگر میرے اس تاسف کا حاصل بجز تاسف ابتک کچھ نہ ہوا۔

ہائے قوم نہ سمجھی سے

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

علماء کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ جسقدر افسوس کیا جاوے کم ہے۔ تنازع باہمی و حسد کا یہ حال کہ اگر کوئی یہ آیت پڑھدے۔ تو شرمندہ ہونا پڑے۔ معاذ اللہ ہمارے دشمنوں پر یہ صادق آتا ہے۔ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ جسکا لازمی نتیجہ ہے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ۔ اختلاف باہمی جو نیک نیتی پر مبنی ہو۔ برا نہیں۔ مگر وہ اختلاف جو بَغْيًا بَيْنَهُمْ کا منشا ہے۔ قابل غرار لفرین ہے

یہی اختلاف کی فرع ہے۔ اپنے کو حنفی اہلحدیث کہنا۔ اور اخبار اہلحدیث کو جنگلی کھانے کی دھمکی دینا کہ ہم شکایت کریں گے جب ہارے تو بہانگے نا بیارے نیز اسی اختلاف و عناد کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب ایسے کریم النفس اور متقی کو معاذ اللہ ملحد ٹھیرانا۔ وغیرہ۔

علماء کی اس خود پسندی سے عوام نے خود سری کا فائدہ اٹھایا۔ جو لازم و ملزوم تھا۔ اب گذارش ہے کہ اہل علم اپنے علم و فضل سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جن میں نفاق و شقاق کی ہوائیں چل رہی ہیں وہ تو کسی کام کے نہیں۔ نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ ان سے سردست کچھ امید رکھنا چاہئے۔

ہاں جو حسد اور خود پسندی کے شر خیز نگولوں سے محفوظ رہیں۔ وہ اگر اٹھ کھڑے ہوں۔ تو کام بن جائے سب سے پہلا کام تو یہ کریں کہ کانفرنس کی ممبری قبول فرما دیں۔ اور اس کے ماتحت اپنے مقام پر ایک ایک انجمن کھولدیں۔ اسوقت تک جتنی انجمنیں قائم ہوئی ہیں۔ بہت کم ہیں۔ اور کانفرنس کی وسعت و اہمیت پر نظر کرتے ہوئے گویا کچھ بھی نہیں۔ اور اس کے تعلق کے لحاظ تو جو ہیں بھی وہ بھی کچھ نہیں۔

ہمارے علامہ ایڈیٹر صاحب و سکرٹری کانفرنس براہ کرم کانفرنس کے ماتحت انجمنوں کی ایک فہرست شایع کردیں۔ تاکہ ہمیں یہ اندازہ کرنے کا موقع ملسکے کہ ابھی کہاں کہاں زیادہ ضرورت ہے۔ کتنے اضلاع ایسے ہیں۔ کہ ان میں اہلحدیث ہیں۔ اور انجمن نہیں ہے وہاں کے علماء توجہ فرمادیں۔ تو کام بن جائے۔

دوسرا کام یہ ہوگا۔ کہ سب علماء کرام انجمنہا ماتحت

۱؎ فہرست کوئی اتنی طویل نہیں جہانتک مجھے علم ہوا ہے۔ کم و بیش مقامات ذیل میں انجمنہا اہلحدیث کھلی ہیں۔ جن میں بعض کچھ کام کرتی ہیں۔ بعض سست ہیں کلکتہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ سلہٹ۔ پشاور۔ فیروزپور۔ مراد آباد میرٹھ۔ جبلپور۔ بریلی۔ ناگپور۔ بنارس۔ ملتان وغیرہ کسی مقام کو میں بھولا ہوں تو اس مقام والے یاد دلادیں۔

افسوس تو یہ ہے۔ کہ فیض آباد اور سیالکوٹ میں ابھی تک انجمن اہلحدیث قایم نہیں ہوئی (ایڈیٹر)

۲؎ اہل علم جانتے ہیں بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ خیال کا تعلق کانفرنس اور دوسری انجمنوں سے اس قسم بدیہی ہے جس کے جواب کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم اپنی ذاتی رائے سے جواب دیتا ہوں۔ کہ اخبار کانفرنس اور انجمنوں کا آرگن یا بالفاظ دیگر سچا خادم اور ان کے مقاصد کی مفت اشاعت کرنیوالا ہے لیکن اس کے معنے یہ نہیں کہ خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث کا مقتدی ہے کہ مشرق کی ایک انجمن سے اسکو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے۔ تو وہاں پہنچتے ہی مغرب سے پہنچے۔ تو وہاں بھی اسکی حاضری فرض ہے۔

سکے اغراض ومقاصد کو طے فرما دیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ ماتحت انجمنوں کے مقاصد وہی ہوں۔ جو کانفرنس کے ہیں۔ اور ان کا کل انتظام کانفرنس سے ایسا وابستہ رہے۔ جیسے کہ بجلی بازیگر کے قبضہ اختیار میں رہتی ہے۔

ان سب انجمنوں اور خود کانفرنس کو حامی سنت ماحی بدعت اخبار اہلحدیث سے کیا تعلق ہوگا۔ اسے میں آگے چلکر تفصیل بیان کرونگا۔ انشاء اللہ اور خدا کرے میرے بیان کرنے سے پہلے ہی کانفرنس کی مجلس شوریٰ خصوصاً مولانا فاضل امرتسری اور سیر جنرل السلام صاحبان اور عموماً تمام انجمنہا ماتحت کے اراکین بیان کردیں

ایسا میں اس مضمون کو ختم کرکے اتنا اور کہدیتا ہوں۔ کہ انجمنہا ماتحت کا تعلق کانفرنس سے قابل غور ہے۔ اور خصوصاً یہ بات کہ ماتحت انجمنوں کی آمدنی میں سے کانفرنس کے خزانہ میں کیا پہنچنا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ کم سے کم پانچواں حصہ امید کہ دیگر حضرات اپنی آراء مبارکہ سے شاد فرماوینگے

محمد یوسف شمس محمدی

گذشتہ تین سو سال کی تاریخ جنگ

گذشتہ تین صدیوں میں یعنے ۱۶۱۸ء سے ۱۹۱۲ء تک

دنیا بھر میں ایک ہزار سات سو دو جنگیں وقوع پذیر ہوئیں۔ ان سب میں سے دراز ترین معرکہ ترکی اور ونڈیک (وینس) کے مابین واقع ہوا تھا جو ۱۶۴۴ء سے ۱۶۶۹ء تک جاری رہا اور جس کے شعلے پورے پچیس سال تک مشتعل رہے۔ اس کے مقابلے میں کوتاہ ترین جنگ شاہ ارل البرٹ نے آسٹریا کے خلاف بپا کی تھی جس کی مدت قیام صرف چھ روز تھی۔ ان تین صدیوں کے عرصہ میں جس حکومت کو سب سے زیادہ محاربات کا سامنا رہا ہے۔ وہ جمہوریہ فرانس ہے۔ اس نے اس عرصہ میں ایک ہزار ستر بار جنگ کی ہے۔ جس میں سے پانچ سو ستر دفعہ اسے فتح حاصل ہوئی تھی۔ اور چار سو نوے دفعہ مغلوب ہونا پڑا زمانہ مذکورہ کے جملہ محاربات میں سے معرکہ ہائے فرانس کو ۲۴ فی صدی معرکہ ہائے آسٹریا کو ۲۴ فی صدی۔ محاربات انگلستان کو ۲۰ فی صدی محاربات روس کو ۱۹ فی صدی جنگہائے جرمنی کو ۱۰ فی صدی۔ جنگہائے ہسپانیہ کو ۱۲ فی صدی اور معرکہ ہائے دولت عثمانیہ کو ۱۲ فی صدی کی نسبت حاصل ہے۔ جرمنی و انگلستان سو میں سے ۵۶ دفعہ مظفر ومنصور اور ۴۵ دفعہ مغلوب ہوئے ہیں فرانس کو ۱۷۶۱ء سے آج تک مختلف اوقات میں پندرہ سلطنتوں سے جنگ کرنی پڑی ہے۔ اور تنہا آسٹریا کے برخلاف وہ دو سو بارہ دفعہ معرکہ آرا ہوئی ہے۔ انگلستان فرانس کے خلاف لڑنے میں ایک سو بیس مرتبہ ناکام رہا ہے۔ اور ایک سو پچپن دفعہ اس پر غالب آیا ہے۔ فرانس نے ہسپانیہ سے جو معرکے کئے ہیں ان میں اسے ایکسو نوے دفعہ فتح اور ۴۵ دفعہ شکست ہوئی ہے۔ ڈھائی سو سال سے قطع نظر اگر صرف گذشتہ پچاس سال کی تاریخ پر نظر کی جائے۔ تو چودہ محاربات ایسے دکھائی دیتے ہیں جن میں یوروپین افواج کو سینہ سپر ہونا پڑا ہے۔ ان میں سے پہلا معرکہ ۱۸۷۷ء میں ترکی و روس کے درمیان واقع ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۸۸۱ء میں فرانس نے تونس پر ۱۸۸۵ء میں چین پر اور ۱۸۹۵ء میں مڈغاسکر پر حملہ کیا۔ ۱۸۹۶ء میں ترکی اور یونان کی جنگ ہوئی۔ ۱۸۹۵ء میں اٹلی و ابی سینیا (حبش) کے مابین لڑائی ہوئی۔ ۱۸۹۸ء میں امریکہ و ہسپانیہ کے مابین معرکہ ہوا۔ ۱۸۹۹ء میں انگلستان کو ٹرانسوال سے لڑنا پڑا۔ ۱۹۰۰ء میں چین میں بوکسروں کی سرکوبی کے لئے دول یوروپ نے اپنے لشکر بھیجے۔ ۱۹۰۴ء میں روس و جاپان کا مشہور معرکہ ہوا۔ ۱۹۰۸ء میں فرانس نے فاس (مراکو) پر چڑھائی کی۔ ۱۹۰۹ء میں ہسپانوی افواج فاس پر چڑھ دوڑیں۔ ۱۹۱۱ء میں ترکی و اٹلی کی جنگ ہوئی۔ ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان چھڑ گئی اور اب یعنے ۱۹۱۲ء میں قریباً تمام دول یوروپ کے درمیان ایسی خوفناک جنگ کا آغاز ہوا ہے جس کا انجام یقیناً سخت انقلاب انگیز ہوگا (وکیل)

ملک اودھ کی دینی حالت

پیارے ناظرین! السلام علیکم۔ ضلع رائے بریلی سے تو غالباً آپ لوگ واقف ہونگے۔ اس ضلع میں ایک بہت پرانا قصبہ جائس کے نام سے مشہور ہے اس میں ہر قوم آباد ہیں۔ خاصکر مسلمان زیادہ۔ سادات تو علی العموم اہل تشیع کا مذہب رکھتے ہیں باقی سنی حنفی المذہب۔ ان میں بھی دو گروہ چند افراد تو دیوبندی علماء کے معتقد باقی رضائیہ پارٹی کے ہم خیال ہیں۔ یہاں درس تدریس کا بھی اکثر شغل رہتا ہے۔ علاوہ اور تعلیم کے بچوں کو پہلے قرآن شریف حفظ کرایا جاتا ہے۔ حافظ قرآن یہاں کثرت سے ہیں۔ ہر گلی کوچے میں میلاد شریف کا چرچا رہتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بھی بڑے ساز وسامان سے محفل میلاد کرتی ہیں۔ سال میں ایکمرتبہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کو ایک جلسہ رجبی شریف کا بھی بڑے دھوم دھام سے منعقد کیا جاتا ہے۔ بیرونجات سے بڑے بڑے شاہ صاحبان جبہ پوش۔ صوفی مشرب تشریف لاکر شرکت کرتے ہیں۔ اس جلسہ میں وہابیوں کی خوب ہی درگت کی جاتی ہے۔ یہ جلسہ ایک جوان العمر بزرگ شاہ صاحب کے اہتمام سے ہوتا ہے۔ جو اکثر یہاں تشریف لایا کرتے ہیں۔ تین ثلث سے زیادہ قصبہ کے لوگ آپ کے مرید ہیں۔ آپ کا تصرف نہایت بڑھا چڑھا ہوا ہے۔ اکثر بوڑھی وجوان عورتیں بھی آپ سے فیض حاصل کرتی ہیں ایک صفت آپ میں یہ بھی ہے۔ کہ آپ وہابیوں کی خوب ہی شناخت کرتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی وہابی شامت اعمال سے آپ کی مجلس مبارک میں کہیں شریک ہوگیا۔ تو فوراً سے پیشتر بدبو سے پہچان لیتے ہیں۔ آپ جناب شاہ حاجی وارث علی صاحب دیوا شریف ضلع بارہ بنکی کے خادموں سے ہیں۔ آپ کا نام نامی واسم گرامی جناب مولانا شاہ محمد شفیع صاحب ہے۔ آپ کے کمالات کے تمام اہل قصبہ معترف ہیں۔ ادنےٰ درجہ کا کمال یہ ہے۔ کہ آپ کو بزرگوں کے مزاروں سے بشارت ہوا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ قصبہ کے لوگوں سے

ملک حاشیہ نمبر ہذا بر صفحہ کالم ۲ - درج ہے ۔

رخصت ہو کر وطن کی جانب مراجعت فرمانے لگے۔ تمام مریدین مشایعت کی غرض سے آپ کے ہمراہ تھے۔ قصبہ کے باہر آپ ایک مزار شریف پر فاتحہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ فاتحہ خوانی کی حالت میں آپ کو مزار شریف سے وطن جانے کی ممانعت ہو گئی لہذا مجبوراً آپ واپس آ گئے۔ اوس کے دوسرے روز آپ کے خدا موں سے ایک خادم کو خواب میں الہام ہوا۔ کہ کوئی بزرگ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جناب شاہ صاحب کے ذریعہ سے قصبہ کے لوگوں کو خوب ہی ہدایت ہو گی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں آپ نے خواب کو سچا کر دکھایا۔ مدتوں سے ایک قبر بالکل زمین دوز ہو گئی تھی جسکا نشان تک نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اور اہل قصبہ کو بھی اوس قبر کا پورا علم نہ تھا۔ آپکو کشف کے زور سے معلوم ہو گیا کہ یہ فلاں بزرگ کا مزار ہے۔ لہذا آپ کی ہدایت کی وجہ سے اب اوس پر بھی چادریں چڑھنے لگیں قصبہ ہذا میں جناب کی ہدایت کا ایسا سلسلہ جاری ہے اور ہر خورد و کلاں آپ پر ایسا گرویدہ ہو رہا ہے کہ کیا مجال۔ کہ آپ کے خلاف دوسرے مولویوں کی تقریر رسنیں۔ آپ دو چار مہینے مسلسل یہاں قیام فرما کر مریدوں کے عقائد کی اصلاح کرتے ہیں۔ آپ کی اصلاح زیادہ تر وہابیوں سے نفرت دلانے کی رہتی ہے۔ غرضیکہ آپ میں بڑے بڑے اوصاف اور کمالات ہیں۔ جس کے بیان سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے۔ ناظرین گھبرائے نہیں۔ آگے چلکر کچھ اس سے بھی لطف کی باتیں سناتا ہوں۔ قصبہ ہذا کے اردگرد بزرگوں کے بڑے بڑے مزارات ہیں۔ تین قبریں نو گز کی لمبی رو اندرون قصبہ اور ایک قصبے کے باہر برلب سڑک واقع ہے۔ اس سے آگے پورب جانب کچھ دور کے فاصلے پر متصل عیدگاہ ایک پختہ خانقاہ جس کی چار دیواری بھی پختہ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے۔ اوس کے اندر ایک قبہ ہے جس کے دروازے پر ایک پنجہ بنا ہوا ہے۔ اور خانقاہ کے اندر چند درختان بہت پرانے املی و نیب کے واقع ہیں یہ خانقاہ جناب حضرت مخدوم صاحب کچھوچھوی کی درگاہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس درگاہ کے مجاور بڑے ہوشیار لوگ ہیں۔ اور ایک پرانے علاجی روضہ کے خادم ہیں۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک یہاں برابر میلہ رہتا ہے۔ خانقاہ کے اندر دونوں وقت برابر عدالت لگتی ہے۔ آسیب زدہ عورتیں اکثر عدالت میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور نہایت ادب اور خشوع کے ساتھ قبہ کی طرف ہاتھ باندھکر دوزانو ہو بیٹھتی ہیں جس کے سر پر جن بھوت ہوتا ہے۔ قبہ کی برکت سے خود بخود چل جاتا ہے۔ اگر شاید کسی عورت نے انکار کیا کہ میں نہ جاؤنگی۔ تو مجاور لوگ طمانچوں سے اس کا مونہہ لال کر دیتے ہیں۔ اور ملاجی تو کمال بیدٹ کے سونٹے سے خوب ہی مرمت کرتے ہیں۔ خانقاہ کے اندر ایک چھوٹا سا حوض بنا ہوا ہے آٹھویں یا نویں تاریخ کو خود بخود اوس میں پانی ابل آتا ہے۔ اوسکا پانی زائرین کو تبرکاً تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مگر خاص خاص لوگوں کو۔ عام کو نہیں۔ لوگ اوس پانی کو آب زمزم سے بھی زیادہ متبرک سمجھ کر سر اور آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ کچھوچھے شریف کے روضہ میں ایک نیب کے جا درخت ہے بہرہ وہاں کپتا ہے۔ اور یہاں نیب کے درخت سے ٹپکتا ہے ؎

کچھوچھے میں بہرہ بر ملا ہے
وہاں بھولا میاں آ کر پلا ہے

تعزیہ داری میں بھی یہ قصبہ شہرۂ آفاق ہے۔ اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ دور دور کے لوگ محرم میں تعزیہ یہاں تعزیہ دیکھنے کو آیا کرتے ہیں۔ شیعہ سنی دونوں فریق یہاں تعزیہ دار ہیں۔ جیٹھ کے مہینے میں ایک اور بھی میلہ غازی میاں کے تخت کا لگتا ہے۔ یہ وہ میلہ ہے۔ جس روز غازی میاں شادی کے بعد خلوت فرماتے ہیں۔ نعوذ باللہ من سوء الفہم۔

ناظرین یہ حالت تو قصبہ کے مسلمانوں کی ہے۔ اور قرب وجوار کے مسلمانوں کا خدا ہی نگہبان ہے۔ وہ بیچارے تو غازی میاں کی کندوری اور شیخ سدو کا بکرا اور مچھلے کے مرشے کی سواری۔ دوسری عبادت جانتے ہی نہیں۔ غرضیکہ اودھ کے مسلمانوں کی نہایت ناگفتہ بہ حالت ہو رہی ہے۔ اور ہوتی جاتی ہے۔

اب میں نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ اپنے ناظرین باتمکین کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔ کہ کیا ہمارے علماء کرام خصوصاً کانفرنس کے واعظین کا فرض نہیں ہے کہ وہ ایک مرتبہ اس ظلمت نگر کی طرف بھی دورہ کر کے توحید و سنت کی چمکتی ہوئی تلوار آبدار کی دھار سے ایک سرے سے شرک وضلالت کے پودے کو مسمار کر بھولے بھالے مسلمانوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکالیں قبل اس کے خاکسار نے کئی مرتبہ ذریعہ اخبار اہلحدیث جناب مولانا اڈیٹر صاحب فاضل امرتسری مدظلہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں اپنی فریاد کو پہنچایا تھا۔ لیکن کچھ توجہ نہ ہوئی اس مرتبہ بھی اپنی فریاد کو پہنچاتا ہوں۔ کیا ہمارے مولانا شیر اسلام قاطع شرک و بدعات کچھ توجہ فرماوینگے۔ دیدہ باید۔ خاکسار احقر العباد عبد الغفار خان میرانپوری ضلع سلطانپور

× یہ شاہ صاحب اگر وہی ہیں جو گیرو سے کپڑے پہنتے اور سر ننگا رکھتے ہیں۔ تو ان شاہ صاحب کو میں جانتا ہوں۔ آپ خوش شکل خوش لباس رہتے ہیں۔ اور اصلی اٹاوہ کے باشندے ہیں۔ میرے سامنے کو ہمیشہ توحید و سنت کی تائید اور اس قسم کی بدعتی اور شرکی رسوم کی تردید کیا کرتے ہیں۔ دہلی میں ہمارے مکرم دوست مولوی محمد حسین صاحب سوداگر کوئلہ کے ہاں ہفتہ وار وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ اوس میں بھی آپ کا وقت ہوتا ہے۔ اور خوب توحید و سنت بیان کیا کرتے ہیں غرض اچھے اچھے مشہور اہلحدیثوں سے خصوصاً اس خاکسار سے شاہ صاحب کو بہت محبت ہے اس لئے تردد ہے کہ یہ واقعات جو آپنے لکھے ہیں ان شاہ صاحب کے متعلق نہ ہونگے۔ شاہ محمد شفیع صاحب کی نظر سے یہ اہلحدیث کہیں گذرے۔ تو مناسب ہے شاہ صاحب اس کے متعلق خود ہی جواب باصواب

تکفیر کے فتوے

ہمارے علماء وفضلاء اہل فقہ ومحدثین کو قرآن مجید پر تدبر کی بڑی ضرورت ہے۔ خدا تعالےٰ نے تمام انسانی اقوال کو خواہ وہ انبیاء کے ہوں خواہ اولیاء کے اور تمام اجتہادات کو بمقابلہ وحی کے رد فرما دیا ہے۔ اور صرف عمل بالوحی کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور ارشاد ہے۔ ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ترجمہ۔ یہ ہماری کتاب صداقت کے ساتھ بولتی ہے (جو کچھ پوچھنا ہو۔ اسی سے پوچھو) اور ہم ان اقوال انسانی کو رد کرتے ہیں۔ جن پر تم عمل کرتے ہو۔ سبحان اللہ۔ خدا نے اپنی پاک کتاب کو ناطق قرار دیا ہے۔ یعنے یہ (ہر وقت قیامت تک) تمہاری ہر بات ہر مسئلہ کا کافی وشافی جواب دینے کے لئے تیار ہے۔ بس قرآن سے بڑھکر کون مفتی اور مجیب ہو سکتا ہے۔

صاحبو۔ غور کرو۔ اس وقت کوئی رسول ہم میں زندہ موجود نہیں۔ اور ارشاد ہے انک لا تسمع الموتیٰ الآیہ۔ اے رسول سلام علیہ تو مردوں کو کچھ نہیں سنا سکتا۔ اور ارشاد ہے ما انت بمسمع من فی القبور الآیہ یعنے تو مردوں کو قبروں میں سنانے والا نہیں۔ مگر کتاب (قرآن) ازلی ابدی حی وقائم۔ رسولوں کا رہنما اور مرشد۔ قیامت تک زندہ اور ناطق ہے بس اسکو چھوڑ کر مردوں سے اپنے ضروری دین و دنیا کے مسائل پوچھنا یا ان کے اقوال پر جن میں اختلافات بھرے ہیں۔ اور انکو کوئی مانتا ہے کوئی نہیں مانتا۔ اور اکثر انسانی اقوال میں کفر واسلام تک کا خود مختلف فرقوں کے نزدیک فرق ہے انکو واجب العمل قرار دینا بد قسمتی۔ بوالہوسی اور ہوائے نفسی ہے۔ اگر مسلمان صرف اس زندہ رسول کو پیشوا مانیں۔ تو آج ہی جنگ ہفتاد و دو ملت کا دنیا سے مونہہ کالا ہو جائے۔ اور سب متحد ومتفق ہو کر یکجان کروڑ قالب بن جائیں

کیونکہ اختلافات انسانی اقوال نے ڈالا ہے۔ شکر ہے اللہ قرآن کریم سے قرآن میں تو یہ حکم ہے۔ وَلٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ (اللہ والے بن جاؤ)

کیا واقعی ہمارے ملاؤں میں یہ طاقت ہے کہ حجروں میں بیٹھکر اپنی لال کتاب سے مسلمانوں کی تکفیر کر سکتے ہیں۔ یعنے جسے چاہیں۔ کافر بنا سکتے ہیں۔ یا مومن۔ یہ تو خدائی طاقت ہے۔ پڑھو ومن یھد اللہ فما لہ من مضل ومن یضلل فما لہ من ھاد (یعنے جسکو خدا ہدایت کرے۔ اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسکو گمراہ کرے اسکا کوئی ہادی نہیں) ایسی قدرت وطاقت کے استعمال پر ہم اپنے متبرک یا متکبر علماء کو مبارکباد دیتے اور تحسین کرتے ہیں۔

مسلمانوں کو کافر بنانے والے پہلے خود کو تو کفر کے دائرے سے نکال کر مومن بنائیں۔ اگر تکفیر کے مفتی مقلدین سے ہیں۔ تو علماء غیر مقلدین (اہلحدیث) سے اپنی نسبت فتوے لیں۔ کہ وہ مقلدین کو کیا سمجھتے ہیں۔ اہلحدیث کی کتابیں۔ رسالے اور فتوے دیکھیں۔ جن میں تقلید کو نہ صرف بدعت بلکہ کفر قرار دیا ہے۔ اور قرآن مجید سے اس کے ثبوت میں یہ آیہ پیش کرتے ہیں اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ترجمہ۔ بنا لیا انہوں نے (کافروں نے) اپنے بزرگوں اور راہبوں کو خدائے واحد کے مقابلے میں خدا۔ اور اگر تکفیر کے مفتی اہلحدیث ہیں۔ تو وہ غور کریں۔ کہ اہلقرآن انکو کیا سمجھتے ہیں۔ وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ۔ یعنے جو لوگ ما انزل اللہ (قرآن) کے سوا کسی انسانی کتاب یا اقوال کے موافق حکم لگاتے ہیں۔ کافر ہیں (جب مبتدا اور خبر معرفہ ہوتے ہیں۔ اور بیچ ضمیر فصل ہوتی ہے۔ تو حصر در حصر مستفاد ہوتا ہے۔ یعنے بڑے کافر یہی لوگ ہیں۔ جو دو جرموں کے مرتکب ہوتے ہیں اول تو قرآن کو رد کرتے ہیں۔ پھر اس کی جگہ انسانی کتابوں پر عمل کرتے ہیں۔ ان سے بڑھکر کون کافر ہوگا۔ پڑھو۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ترجمہ۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ (عمل نہ کرنا جھٹلانا بلکہ رد کر دینا ہے) یہی لوگ ناری ہیں ہمیشہ نار میں رہیں گے

یہی حالت باہم شیعہ سنی۔ احمدی غیر احمدی۔ (مرزائی غیر مرزائی) کی ہے۔ کہ ہر فریق دوسرے فریق کو کافر مطلق سمجھتا ہے۔ الغرض جدہر دیکھو اسلام میں کافر ہی کافر نظر آئیں گے

ہیں کعبہ میں سب اپنے ہی یاران رو شناس
وہ کون ہے جو راندۂ دیر مغاں نہیں

قرآن میں تو کسی کو کافر بنانے کا حکم کیوں ہوتے لگا۔ اس میں تو یہ حکم ہے۔ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنے جو شخص تمہیں سلام کرے۔ اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔

حدیث میں بھی تکفیر کی سخت ممانعت ہے۔ پڑھو من استقبل قبلتنا وصلے صلوتنا واکل ذبیحتنا فلا تکفروہ بذنب الحدیث ترجمہ جس نے ہمارے قبلہ کی طرف مونہہ کیا جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی جس نے ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا۔ اسکو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ بناؤ۔ گناہ کی قید ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ کسی بے گناہ کو کافر بنانا تو بڑا ہی ظلم اور قرآن وحدیث کی نافرمانی بلکہ خود کو کافر بنانا ہے۔

نیز حدیث میں ہے۔ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ جس نے (صدق دل سے) ایک بار کلمہ توحید پڑھا۔ جنت میں داخل ہو گیا۔ اسلام میں تو یہاں تک رفاہ اور آسانی اور علماء اسلام کا یہ تشدد کہ تکفیر کی کھاجی بیٹے رہی ہے متعصب علماء نے اسلام کو اس قابل نہ رکھا۔ کہ کوئی غیر مذہب والا اس کے احاطے میں داخل ہو سکے جب ایک گروہ دوسرے گروہ کو کافر بنا رہا ہے تو اجنبی آدمی حیران ہوگا کہ میں کس گروہ کا

قبول کروں۔ یہاں تو کافرہی کافر بھرے ہیں
اور ایک اسلام کے ۷۲ اسلام ہیں
فاعتبروا یا اولی الابصار
ملخص از خارق بجاوری۔

خیر الامور اوسطہا

ناظرین باتمکین۔ اسوقت دنیا میں تین ہی قسم کے مذہب پائے جاتے ہیں۔ ایک مذہب کے پیرو تارک الدنیا کہلایا جانا پسند کرتے ہیں۔ وہ اپنی نظر میں دنیا کی ہر ایک چیز کو حقارت سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ ترک اللذات اپنا معیار اخلاق سمجھتے ہیں۔ دوسرے مذہب کے فدائی مقولہ کھاؤ۔ پیو۔ اور چین اڑاؤ کی تقلید کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ آخرت کو بالکل خیرباد کہہ بیٹھے ہیں۔ بلکہ اپنے افعال سے عملاً انکار خدا کرتے ہیں۔ اہل نظر تو ان لوگوں کا ذکر زمرۂ حیوانات میں کرنا پسند کرتے ہیں۔ اور یہ ہے بھی درست کیونکہ یہ لوگ عقل کو جو کہ خداوند کریم نے انسان کی رہنمائی کے واسطے عطا کی ہے معطل اور بیکار کر دیتے ہیں۔ صرف یہی وجہ ہے کہ ان کے اعمال میں روحانیت کی بو تک نہیں آتی۔ ہم کو ان دونوں سے کچھ بحث نہیں۔ بلکہ صرف یہ دکھانا مدنظر ہے کہ انسان جامۂ تہذیب و انسانیت میں رہ کر دنیا میں کسطرح آرام سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ جب ہم تیسری طرف نظر دوڑاتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب کا معیار اخلاق کھاؤ۔ پیو۔ لیکن حد سے مت گذرو (کلوا واشربوا ولا تسرفوا) ہے ناظرین۔ یہ سنہرا اصول ہے۔ جس کی تعلیم تمام اہل فہم اور مسلمانوں پر عقلاً و مذہباً فرض کی گئی ہے رسول اکرم (فداہ ارواحنا) نے ان دونوں تعلیمات کے اصول کا نہایت عمدہ فیصلہ زبان وحی ترجمان سے فرما کر دنیا کو سبق اعتدال سکھا دیا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) ناظرین وہ کیا مبارک زمانہ تھا جبکہ ہم اپنے ہر ایک کام کو خیر الامور اوسطہا کے پاک ارشاد کے ماتحت انجام دیا کرتے تھے۔ افسوس۔ صد افسوس۔ جب سے ہم نے میانہ روی کو چھوڑ دیا ہے بے اعتدالیوں کے خوفناک پنجے میں پھنسکر ذلت و ادبار کا شکار ہو رہے ہیں۔

جب ہم افعال قبیح اور مراسم مذمومہ کا رواج دار تکاب مسلمانوں میں دیکھتے ہیں۔ تو بعد غور کرنے کے ایک سرد آہ کے ساتھ یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ بدنام کنندہ شریعت غرا اور مخالف دین متین ہم خود ہی ہیں۔ آہ! اسلام۔ ہاں خدا کا پسندیدہ اور برگزیدہ دین اسلام تو ہم کو اعتدال کے ساتھ کام کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن وائے بر حال ما۔ کہ ہم کھلم کھلا مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ اور اس کا خمیازہ افلاس اور ذلت کی صورت میں اٹھا رہے ہیں

مسلمانو! خدارا غور کرو۔ اور شرماؤ۔ کیا اسلام کی تعمیل پر عمل کرنا اسی کا نام ہے۔ ورنہ یاد رکھو کہ یستبدل قوماً غیرکم کی وعید آپ کے اوپر چسپاں ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ

(خادم المسلمین محمد بخش الدین اسلام نگری)

قادیانی مشن

الفضل قادیان کے چند پرچے ہماری نظر سے گذرے جن میں اس معزز معاصر نے موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ترکوں کے افعال و اعمال پر صاحبزادہ بشیر الدین محمود اور ان کے پدر عالی مقدار کی الہامی زبان سے نکتہ چینی کی ہے۔ ہم معاصر مذکور کا جو دعوے اسلامی ہمدردی کا ہے۔ اس سے بیگانہ واقف نہیں ہے۔ قادیانی فرقوں کے جو مقصود، عقائد ظاہر کو رہتے ہیں۔ انکی نسبت اعتراض کرنے کا نہ موقع ہے۔ اور نہ ہمارے دائرہ بحث میں یہ بات داخل ہے لیکن ایک اسلامی انگریز باوجود اپنے مخصوص خیالات رکھنے کے یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ طریقہ بیان تہذیب سے دور نہ ہو۔ اور اس کا طرز تحریر کہیں قلوب کو تکلیف دینے والا نہ ہو وہ صاحبان (خواہ جو اپنے آپکو کلمہ شہادتین کا قائل کہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک اسلامی سلطنت کے فنا ہونے کے خیال پر خوشی کے نقارے بجاتے ہیں ہمارے نزدیک کسی طرح معافی کے مستحق نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اخبار (الفضل) یا ان کے دوسرے برادر جو اخبار پانیر وغیرہ میں خط لکھکر مقامات مقدسہ سے اسلامی حکومت اٹھ جانے پر اظہار طمانیت کرتے ہیں۔ بجائے ہمارے دل میں ناراضی کے جذبات پیدا کرنے کے ایک حقارت آمیز سکوت کے مستحق ہیں۔ بدقسمتی سے اسلام کی تاریخ ایسے انسان صورت حیوانوں اور دین فروش مسلمانوں سے خالی نہیں ہی ہے۔ خصوصاً ان ایام محرم میں اس کیلئے توضیح و مثال کی ضرورت نہیں ہے ؎

یکے چنیں نسبت تا گرد و شہید
ورنہ بسیار نزود عالم یزید

ہماری وفاداری اور اعتدال پسندی کسی شہرت کی محتاج نہیں ہے جس زمانہ میں لوگ بیکار شور و شغب کرتے تھے۔ اسوقت بھی ہم نے انکو روکا ہے۔ اور ہم نے چند روزہ مرد لعزیزی کی کبھی پرواہ نہیں کی باوجودیکہ بعض لوگ سلیمہ فرہی اور رکیک خوشامدی آوازیں بلند کر رہے ہیں۔ ہمکو پورا یقین ہے کہ برطانیہ عظمٰی ان کے دھوکے میں نہیں آسکتی۔ لیکن ہم کو اندیشہ ہے۔ کہ کہیں ان تقریروں سے عام مسلمانوں پر الٹا اثر نہ ہو۔ اور گورنمنٹ اپنی مہربانی سے مسلمانوں کی تسکین و تشفی کی جو کوشش کر رہی ہے۔ ایسے چند خود نما اور ضمیر فروش لوگوں کی تحریر و تقریر سے اسکا اثر باطل نہ ہو جائے۔ جذبات کا ایک خاص فلسفہ ہوتا ہے۔ کہ ایک حد تک وہ قابو میں رکھے جا سکتے ہیں لیکن اگر ان کو زیادہ دبایا جاوے تو وہ الٹے برانگیختہ ہو جاتے ہیں

۱۷۔ نومبر کے الفضل میں ترکی حکومت کے خاتمہ کے عنوان سے معاصر الفضل نے جو کچھ اطمینان ظاہر کیا ہے۔ ہم اسکو قادیانی فرقہ کے جذبات کا آئینہ سمجھتے ہیں لیکن ان معاملات میں محض آرزو و عمل کے قائمقام نہیں ہو جاتی۔ اگر یہ بات صحیح ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے تین لاکھ معتقد ہیں۔ تو ان میں سے بچوں اور عورتوں کو نکال کر ایک لاکھ بالغ اور عاقل مرد رہ جائیں گے۔ اگر ان میں سے پچاس ہزار بوجہ بیماری یا پیری یا زیادہ عبادت و ریاضت کے جنگ پر جانے کے قابل نہ ہوں۔ تب بھی پچاس ہزار قابل جنگ والنٹیر نکل سکتے ہیں پھر اگر قادیانی ضروریات کے سبب پچیس ہزار آدمی اور روک دیں [illegible] تب بھی اسی قدر

فتاوے

تصحیح - ۴ - ذی الحجہ کے پرچہ میں بجواب ۱۵۱ والدہ کا جھٹا حصہ ہے۔

س نمبر ۳۸ - ہنود و لنصاری - و مجوس - و ہنود وغیرہم کفرہ کی وہ دعوتیں مسلمان کو قبول کرنی جن کا انکے مذہب سے کچھ تعلق نہ ہو۔ صرف اتحادی اور شوقیہ معاملہ ہو۔ تو شرعًا روا ہے یا نہیں؟ اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا کھانا اور پانی پینا اہل اسلام کو مباح ہے یا حرام؟ (سایل انامرلوٹی)

ج نمبر ۳۸ - جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

س نمبر ۳۹ - جو مسلمان کہ پارچہ بافی خشت پزی روغن فروشی - چونہ سازی - معماری - نان پزی اور سبزی فروشی - وغیرہ پیشے کرکے قوت بسری کرتے ہیں - انکو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے - اور ان کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا جاتا ہے - پس یہ معاملہ از روئے شرع شریف کیسا سمجھا جاویگا؟ (رر)

ج نمبر ۳۹ - یہ جہالت اور رسم کفری ہے مسلمان کو ایسے خیالات کو پاس بھی نہ آنے دینا چاہئے۔

س نمبر ۴۰ - مسلمان کو مثل نصاریٰ کے میز کرسی لگا کر بیٹھنا اور میز کرسی کے ذریعہ سے کھانا کھانا اور لکھنا پڑھنا روا ہے یا ممنوع؟ - اور نیز اہل اسلام کو گوشت خوری فرض ہے یا واجب ہے یا طبیعت کی رغبت پر منحصر ہے۔ (رر)

ج نمبر ۴۰ - میز کرسی پر بیٹھنا - اور لکھنا تو بلا خلاف جائز ہے - کرسی پر بیٹھکر کھانا بھی جائز ہے - گو سنت یہ ہے کہ زمین پر بیٹھکر کھائے - مسلمانوں کو گوشت خوری فرض واجب نہیں - ہاں جائز ہے - طبیعت نہ چاہے تو نہ کھائے۔

س نمبر ۴۱ - ایک محلہ میں ایک ہی مسجد تھی - اور محلہ کے جمیع موحدین اسی مسجد میں نماز پڑھتے تھے - اتفاق سے انہی موحدوں کا ایک بیٹا سود کا کاروبار کرنے لگا - اور ایک بدعتی کے ساتھ کاروبار شروع کردیا - لہذا اس کے وہاں کے سردار نے روکا - کہ یہ کاروبار اچھا نہیں - چھوڑ دو - تب ان لوگوں نے کہا کہ اچھا ہم توبہ کرتے ہیں یہ کام نہیں کرینگے - اور بہت منت کی - مگر مولوی صاحب نے جو وہاں کے پیر اور سردار تھے - توبہ نہ کرائی - بلکہ جھڑک کر کہا - کہ مسجد سے چلا جا - لہذا اس کے سردار مذکور نے ان لوگوں کا کھانا پینا شادی بیاہ بند کردیا پھر وہ لوگ چند آدمی اور ملکر ایک مسجد علاحدہ قائم کی اور اس میں پنج وقتی نماز اور جمعہ پڑھتے رہے - ایک مدت تک - اب جو سردار وہاں کا ہے - کہتا ہے - کہ تم لوگ توبہ کرکے ایک ہی مسجد میں یعنے مسجد قدیمی میں نماز پڑھو - تو وہ لوگ کہتے ہیں - کہ اچھا نماز جمعہ قدیمی مسجد میں پڑھیں گے - اور اس مسجد جدید میں وقتیہ پڑھیں گے - مگر سردار کہتا ہے - کہ نہیں اس مسجد کو ایکدم توڑ دو تو اس مسجد جدید میں وقتیہ نماز ہوگی یا نہیں - اور دونوں مسجدوں کے درمیان بہت کم فاصلہ ہے یعنے تخمینًا دو سو ہاتھ کا۔

اور سردار صاحب کا توبہ نکرانا خطا ہے یا نہیں

(حاجی عبدالرؤف گوراباڑ مرشدآباد)

س نمبر ۴۲ - ایک محلہ میں ایک ہی مسجد موحدوں کی تھی - اور سب لوگ اُسی میں نماز وقتیہ اور جمعہ پڑھتے تھے - اتفاق سے کسی دنیاوی امور میں فتنہ فساد کرکے ایک مسجد اور قائم کیا - اور چند لوگ اس میں نماز وقتیہ اور جمعہ قائم کیا - اور کھانا پینا شادی بیاہ سب باہم بند رہا - عرصہ تک - پھر طرفین میں اتفاق ہوا - شادی بیاہ سب طرفین میں ہونے لگا - مگر جمعہ دونوں مسجد میں پڑھتے ہیں اور فرق دونوں مسجدوں میں چالیس ہاتھ کے اندازہ کا ہوگا تو سوال یہ ہے - کہ دونوں مسجد میں نماز جمعہ ہوسکتی ہے یا نہیں - درصورت نہ ہونے کے کس میں ہوگی کس میں نہ - (رر)

س نمبر ۴۳ - جماعت موحدین کی اگر کسی فعل غیر شرعی کی وجہ سے فعل حقہ نوشی چرٹ نوشی یا دھوتی پہننے میں پیچھے کو دھوتی لگانا اور تہہ بند نہ پہننا - اسی طرح سے کسی مسئلہ فروعی کے اختلاف کی وجہ سے باہم اختلاف کرکے جمعہ اور نماز علیحدہ علیحدہ ایک ہی محلہ میں قائم کرنا کیسا ہے؟

ج نمبر ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - تینوں سوالوں کا مطلب ایک ہی ہے - اور بنگالہ کے دیہات میں ایسے واقعات بکثرت ہوتے ہیں - جواب سب کا یہ ہے کہ مسجد سب کی جگہ ہے آپس کی رنجش کی وجہ سے نہ اسکو چھوڑنا جائز ہے - نہ کوئی الگ مسجد بنانا درست ہے - اگر بنادیں گے - تو وہ شرعی مسجد نہ ہوگی - سرداروں کو چاہئے کہ عدل و انصاف کریں - اور ماتحتوں کو چاہئے کہ تابعداری کریں - ا - مرداخل غریب فنڈ

س نمبر ۴۴ - حدیث شریف میں وارد ہے کہ لا یزنی الزانی وھو مومن - اور ایک مولوی صاحب نے وعظ میں فرمایا - کہ زانی کی دعا چالیس روز تک خدا قبول نہیں کرتا - اب سوال یہ ہے - کہ مذکورہ حدیث صحیح ہے - تو مطلب کیا ہے - اور مولوی صاحب کے فرمان کے مطابق معلوم ہوا - کہ جب چالیس روز تک دعا قبول نہیں ہوتی - تو اگر (خدانخواستہ) کوئی لغزش کر بیٹھے - تو دعا نہ مانگے کیونکہ جب معلوم ہے - کہ چالیس دن تک دعا قبول نہیں ہوتی - تو دعا ہی کیوں مانگی جاوے (ایک سائل)

ج نمبر ۴۴ - یہ حدیث (چالیس دن تک دعا قبول نہ ہونے والی) مجھے معلوم نہیں - والعلم عند اللہ - ۳ - پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۴۵ - پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۲ء کے صـ۱۳ پر سوال ۱۵۶ و جواب ۱۵۶ کا یہ کس کتاب میں ہے - صاف حوالہ کتاب - صفحہ مع نام کے دیجئے تو آپکی عین مہربانی ہوگی - (محمد یونس خریدار ۳۵۶۳)

ج نمبر ۴۵ - نیل الاوطار جلد اول صـ۱۹۵

س نمبر ۴۶ - کیا وجہ ہے - کہ سور کا گوشت حرام ہوا - جواب تسلی بخش ہو - (رر)

ج نمبر ۴۶ - قرآن میں تو صرف اتنا آیا ہے فَاِنَّهٗ رِجْسٌ وہ ناپاک ہے - حکماء اسلام نے کہا ہے - کہ اسکی تاثیر سے انسان بداخلاق ہوجاتا ہے -

س نمبر ۴۷ - دونوں جہان کو پیدا نہ کرنے سے پہلے خدا نے نور محمدی معلق اپنے نور سے رکھا تھا - تو وہ نور کہاں کا پیدا ہوا تھا؟ (رر)

ج نمبر ۴۷ - نور محمدی کی پیدائش والی روایات

متفرقات

کاغذ کی گرانی } اس عنوان سے ایک نوٹ اہلحدیث مورخہ ۳۰ - نومبر میں لکھا تھا جس میں احباب کو توجہ دلائی تھی - کہ جنگ کی وجہ سے مصالح پریس خصوصاً کاغذ گراں ہوگیا ہے ۔ بلکہ نایابی کا خطرہ ہے - اسی لئے کسی اخبار نے ضخامت کم کر دی ہے کسی نے قیمت بڑھا دی ہے - مگر اہلحدیث کیا کرے اڈیٹر اپنے آپکو خاص معنے سے اخبار کا مالک نہیں سمجھتا بلکہ اصل مالک اس کے ناظرین اور بہی خواہان اہلحدیث ہیں - اس لئے وہ بتلادیں - کہ قیمت بڑھائی جاوے یا ضخامت کم کی جاوے - یہ بھی لکھا تھا - کہ میری رائے یہ ہے - کہ بہی خواہان اس کی اشاعت پر توجہ کریں - تاکہ مہنگی گرانی کی کسر نکلجاوے - اس نوٹ کے جواب میں صرف دو تین خط آئے ہیں - جو بالاتفاق یہ لکھتے ہیں - کہ قیمت بڑھا دیجائے ۔ امید ہے دیگر اصحاب بھی اپنی اپنی رائے سے اطلاع دینگے ۔ میں ابھی تک اپنی رائے پر ہوں - کہ بجائے قیمت بڑھانے کے احباب اس کی اشاعت پر توجہ کریں - تو بہت مفید ہے

جنازہ غائب } پنجاب کے ایک بہت پرانے بزرگ مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن قصبہ کرم ضلع لودہانہ کے انتقال کی خبر آئی ہے - مرحوم بڑے عابد - زاہد - متقی - پارسا - زمانہ کا سرد گرم آزمودہ تھے۔

جناب حافظ عبدالہادی صاحب ایک پرانے عالم راولپنڈی میں مقیم تھے - مرحوم کے انتقال کی بھی خبر آئی ہے - ناظرین سے التماس ہے - کہ دونوں بزرگوں کے حق میں دعاء مغفرت کریں - اور جنازہ غائب پڑھیں - اللھم اغفر لہم وارحمہم

محمدیہ کمپنی کا سرمایہ فی روپیہ ۱۴ر تقسیم ہوا ہے - ۲۸ - نومبر کے بعد جنکو روپیہ دیا گیا - ان کی فہرست درج ذیل ہے

حاجی محمد علی محمد فضل الرحمن مئو ناتھ بھنجن - بابو عبدالرحمن کرم روت - ڈاکٹر غلام مصطفےٰ دیپالپور - جان محمد جبلپور - حکیم علی محمد - حافظ قادر بخش منشی عبداللہ جنگیاں غلام فرید - حافظ عبدالمعبود مع متعلقین آرہ - مولوی عبدالتواب علیگڑھ -

اور بھی جو صاحب چاہیں منگالیں - بقایا کے وصول کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

تلاش دوا | مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی کا براصاحبزادہ مولوی حکیم عبدالجبار سلمہٗ عرصہ سے کھانسی و بخار میں مبتلا ہے حال میں دمسکو قریباً آٹھ سیر خون آیا ہے - حافظ صاحب ممدوح اطبا و ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتے ہیں - کہ عزیز موصوف کے لیے کوئی دوا تجویز کریں۔

مخلص احباب خلوص سے دعا کریں - کہ خداوند تعالےٰ جناب حافظ صاحب کو اس ضعیفی میں ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے - امین

دوا دینے کو طیار ہوں } اہلحدیث مجریہ ۸ - محرم میں ایک صاحب خریدار اخبار اہلحدیث چک مزار ضلع شاہپور سے تحریر فرماتے ہیں - کہ مجھے ناظرین اہلحدیث میرے مرض کا (جسمیں وہ عرصہ دراز سے مبتلا ہیں) مجرب و سہل نسخہ بتادیں - تو میں شکریہ میں ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث کسی کے نام جاری کرادونگا - آپ اون کو اطلاع دیں - کہ وہ کسی سخت بدعتی کے نام اخبار جاری کرادیں - تو میں نسخہ بھی اور تیار شدہ دوائی دینے کو تیار ہوں - میں امید کرتا ہوں کہ سائل کو دوائی سے یقیناً فایدہ ہوگا - انشاء اللہ تعالےٰ

افسوس ہے کہ ایسی مزمن اور خطرناک مرض (جسکو لاعلاج کہا جاتا ہے) کے عوض میں صرف ایک پرچہ جاری کرانے کا وعدہ فرماتے ہیں - جس کی قیمت صرف دستے سالانہ ہے - اگر وہ چار ایسے اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرادیں جنکو اہلحدیث سے سخت نفرت ہو - تو میں انکا شرطیہ علاج بلا کسی معاوضہ کے کرنے کو طیار ہوں - اگر وہ ایسا نہ کریں - تو خیر ایک ہی شخص کے نام حسب وعدہ جاری کرادیں - اور مجھے اطلاع دیں - میں نسخہ اور دوائی روانہ کردونگا خاکسار

(لونڈا الدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور)

سوال طبی } سونڈھے پر درد شروع ہے - لینے دونوں شانوں کے بیچ میں (کثرت احتلام صبح کے نہانے کا باعث سمجھا گیا) - و عرصہ ایک ہفتہ کے اندر کمر پر آگیا - استعمال روغن و سینکنے سے بائیں جانب کھسکتے کھسکتے رگوں میں درد سوزش رہتے ہوتے ہوگئی ہے - اور اوس جگہ دبانے و مکا وغیرہ مارنے سے درد نہیں معلوم ہوتا ہے - چلنے و سیدھا کھڑا رہنے و دیر تک قیام میں رہنے سے درد زیادہ ہوتا ہے - یہ حالت عرصہ آٹھ مہینہ سے ہے - اس لئے ناظرین اخبار اہلحدیث کو اطلاعاً عرض کرتا ہوں - کہ اگر اس مرض کا کوئی نسخہ معلوم ہو - اور وہ کم قیمت کا ہو - تو براہ مہربانی صاف طور سے ذیل کے پتہ سے عنایت فرمادیں - یا بذریعہ اخبار کے - دوسرے یہ کہ تلاش مشین کپڑا کے تانا بنانے کا اگر کسی صاحب کو پتہ و قیمت معلوم ہو - تو بذریعہ اخبار کے مطلع فرمادیں (حسینی میاں محلہ گولکپور ڈاکخانہ مہندسو ضلع بانکی پور)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام } ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں - قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

طلاء - اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں - اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے اسکے استعمال سے فربہی - درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہوجاتی ہے - قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

تپ لرزہ } اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو - دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہوجاتا ہے قیمت ۱۲ر علاوہ محصول

شربت دافع بواسیر خونی } بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے قیمت عہ فی بوتل

مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں ایک آنہ از منشی عبدالرؤف صاحب امرتسری ۔ از فنڈ ہذا ۲۴ ۔ سابقہ ۴ کل ۲۸ ۔ از رضا علی لشکر گوالیار (سائل) ۲۸ میزان کل ۲۸ ۔ ایک اخبار بنام سائل مذکور جاری کیا گیا ۔ باقی ۱۵ رہے (محاسب)

جرمن جنگی جہاز ایمڈن کا کپتان اور قیصر جرمن کا بھتیجا انگریزی جنگی جہاز ملبورن میں سوار کر کے انگلستان بھیجد ئے گئے ہیں ۔ جہاں وہ بطور جنگی قیدیوں کے رکھے جائیں گے

ولیعہد جرمنی کی نسبت تین قسم کی افواہیں سنی جاتی ہیں ۔ بلجی افسر جو پیرس پہنچے ہیں ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مارا گیا ہے ۔ اخبار ڈیلی کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ وہ سخت زخمی ہو کر سٹراسبرگ میں زیر علاج ہے ۔ لیکن حال کی بعض پولینڈ کی خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ پولینڈ میں فوج کے ہمراہ دیکھا گیا ہے ۔

جرمن کے ایک اخبار نے جو قانون پیشہ لوگوں کا اخبار ہے لکھا ہے کہ جرمنی کے ۵۲۱ وکیل میدان جنگ میں کام آ چکے ہیں ۔ جن میں بڑے بڑے قانونی پروفیسر پریوی کونسلر اور جج وغیرہ بھی شامل ہیں

شاہ معظم (جارج پنجم) میدان جنگ میں تشریف لے گئے جہاں انہوں نے زخمیوں کو دیکھا ۔ اور افواج کے افسروں اور پریسیڈنٹ فرانس سے ملاقات کی

گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں روسیوں کی جرمنوں پر جس شاندار فتح کا ذکر کیا گیا تھا ۔ وہ خبر غلط نکلی صحیح خبر صرف اتنی تھی کہ جرمن فوج محصور ہو گئی تھی لیکن اسکی کمک پہنچ گئی اور وہ صاف بچ نکلی

روسیوں کو یقین ہے کہ اگرچہ جرمن فوج بچکر نکل گئی ہے لیکن عنقریب انہیں کامل فتح حاصل ہو گی کیونکہ روسی فوج کو بھی زبردست کمک پہنچ گئی ہے

آسٹروی فوجوں نے بلغراد دار الخلافہ سرویا پر قبضہ کر لیا ہے ۔

سرویہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹرویا کی ایک عظیم فوج سرویہ کے دو اہم مقامات پر قابض ہو گئی ہے ۔

سرویہ کی سرکاری رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی بمقام لیزارو یز آسٹرویوں کو شکست دیکر ان کے دو ہزار سے زیادہ سپاہی گرفتار کر لئے ہیں ۔

روسیوں کا سرکاری بیان مظہر ہے ۔ کہ جنوب پولینڈ کے جنوب مغرب میں جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے ۔ کیونکہ انہیں زبردست کمک پہنچ گئی ہے ۔

جرمن اس جنگ میں ایک قسم کی بے آواز توپ استعمال کر رہے ہیں ۔ اس کے گولے سے نہ تو چلتے وقت آواز سنائی دیتی ہے ۔ اور نہ ہی گذرتے وقت البتہ جب گولہ پھٹتا ہے ۔ تو اسکی آواز سنائی دیتی ہے

جرمن نے بحری حملہ کے خوف سے بلجیم کے ساحل کو مستحکم کر لیا ہے

ٹائمز کا جنگی نامہ نگار اندازہ لگاتا ہے ۔ فلینڈرز (بلجیم) کی لڑائیوں میں ۳ لاکھ سپاہی کام آ چکے ہیں ۔ ان میں سے ۲ لاکھ جرمن ۔ ۵۰ ہزار انگریز ۔ ۵ ہزار ہندوستانی ہیں ۔ اور باقی فرانسیسی بلجی ۔

جرمنی کے مشہور کارخانہ اسلحہ سازی کرپ میں ایک غبارہ باز نے کئی بم پھینکے ۔ اور خود بچکر نکل آیا ۔ نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا ۔

فرانس میں متحدہ (انگریزی ۔ فرانسیسی ۔ بلجی اور ہندوستانی) سپاہ نے اس ہفتہ معقول پیش قدمی کی ۔ کئی قصبوں پر قبضہ کر لیا ۔

ترکوں کی افواج چار حصوں پر منقسم ہیں ۔ جن میں سے پہلے لشکر کا مرکز اڈریانوپل ہے ۔ اس لشکر کا سپہ سالار جنرل سانڈرس جرمنی ہے ۔ اس لشکر کا کام بلغاریوں کے رویہ کی جانچ پڑتال ہے

دوسرا لشکر قسطنطنیہ میں ہے ۔ اس کا سپہ سالار جمال پاشا وزیر بحری ہے ۔

تیسرا لشکر سرحد روس پر ہے ۔ اس کا سپہ سالار عزت پاشا ہے ۔ جو جنگ بلقان میں ترکی افواج کا سپہ سالار تھا ۔

چوتھا لشکر زیر نگرانی شام میں ہے ۔ اور اس کا سپہ سالار غالب پاشا ہے ۔

ان افواج کی تعداد کئی لاکھ ہے ۔ جن میں ترک شامی عرب ۔ اور بدوی عرب سب قسم کے لوگ شامل ہیں ۔

بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ روسیوں نے آسٹریا کے مقام ولشکو پر قبضہ کر کے آسٹریوں کے مشہور قلعہ بند مقام کراکو پر گولہ باری شروع کر دی ہے

پرزمسل (آسٹروی مشہور قلعہ بند شہر) کا روسیوں نے محاصرہ کر رکھا ہے اور وہاں کے لاٹ پادری نے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا ۔ کہ پرزمسل میں ذخائر خوراک ختم ہو گئے ہیں ۔ زخمیوں کی کثرت سے شہر میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ۔ اور اب شہر فتح ہو جانے کو ہے ۔

لارڈ کچنر وزیر جنگ انگلستان نے امریکہ کے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا ۔ کہ جنگ کم از کم تین سال تک جاری رہے گی ۔ اور اس کا خاتمہ صرف اسی وقت ہو گا ۔ جب جرمنوں کو پورے طور پر شکست ہو جائے گی ۔ (خدا جلد اس جنگ کا خاتمہ کرے)

پیرس کی سرکاری رپورٹ میں لکھا ہے ۔ کہ یہ ایک ایسی جنگ ہے ۔ جس میں فریقین آخری وقت تک لڑیں گے ۔

جب باقاعدہ فوجیں اپنا کام کر چکیں گی ۔ تو پھر لڑنے والے ممالک کے وہ لوگ جنگ کے لئے تیار ہوں گے ۔ جو قواعد نہیں جانتے ۔ انہیں لوگوں پر آخری کامیابی کا انحصار ہو گا ۔

جرمن پارلیمنٹ نے ۲ ارب ۵۰ کروڑ پونڈ قرضہ جنگ کی منظوری دی ہے ۔

جرمن وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے انگلستان کو جنگ کا ذمہ وار قرار دیا ۔ اور کہا ۔ کہ اسے معلوم تھا کہ جرمنی کے خلاف ایک بڑی سازش کی جا رہی ہے ۔ لیکن اس نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا ۔

ہند میں بہت سے پریسوں اور اخباروں کی ضمانتیں ضبط ہو رہی ہیں ۔ اور نئی طلب ہو رہی ہیں (خدا حافظ)

قرآن مجید جو خط صحیح جلی قلم مترجم ترجمہ بہ عبارت سلیس اردو مع

تفسیر وحیدی کامل بحاشیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بنواب وقار نواز جنگ بہادر ساکن حیدرآباد دکن

بجملہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو بھی کلام نہیں کہ فلاح و صلاح دارین کا کفیل کلام جلیل ہے قرآن پاک ہی ایسی کتاب ہے جسکے ساتھ تمسک کرنیوالا کبھی گمراہ نہیں ہوتا اور اس کے غیر سے ہدایت طلب کرنیوالا کبھی راہ راست پر نہیں آ سکتا۔ اور اس حبل المتین کا اعتصام اسی طرح ہو سکتا ہے کہ نظم قرآنی کی صحیح تجوید و تصحیح الفاظ حاصل کریں اور اسکے معانی کو حسب مراد ربانی فہم کریں

… اور تفسیر وحیدی … نوٹ اس قرآن مجید کے ہر صفحہ میں نو سطریں ہیں … مطالب کے لیے جسقدر تفسیر کی ضرورت معلوم ہوتی ہے وہ فوائد کی صورت میں حاشیہ پر درج ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

… لؤلؤا منثورا ⑲ واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا ⑳ علیھم

… بکھرے ہوئے موتی اور (اے پیغمبر) جب تو بہشت کو دیکھے تو وہاں (ہر طرح کی) نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سامان) دیکھے گا ف۲ بہشت والوں کے اوپر کی

ف۱ ابو عمرو نے کہا بہشت میں ادنٰی درجہ والے پاس ہزار خادم ہونگے ہر خادم کو وہ کام ہوگا جو دوسرے کو نہ ہوگا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ ف۲ کیونکہ اس شہنشاہ کا گھر ہے جس کے سب بادشاہ غلام ہیں۔ کہتے ہیں ہر بہشتی کے سر پر بادشاہی تاج ہوگا اور ان میں اعلٰی درجہ والا وہ ہوگا جسکو ہر روز اپنے مالک کا دیدار نصیب ہوگا۔ اللھم اجعلنا منھم۔

… جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی متعلقہ قرآن مجید

تقریظ جناب مولانا مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم غزنوی

مندرجہ بالا اشتہار سے ہوا ہوں قرآن مجید و دیگر ہر قسم کی دینی کتابیں ملنے کا پتہ شیخ احمد اللہ شیخ محی الدین تاجران کتب مالک مطبع احمدی کشمیری بازار لاہور

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

نادر حالات ۔ واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض اُمّی تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلعم کی حسبی یا نسبتی نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے ۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دست میں آگیا ۔ اور جنگ سے تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تھے ۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے غلام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا ۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رافضی سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں ۔ جو حج سے گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی ۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے ۔ جن کے ہاتھ پر ایک مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا ۔ اسی ضمن میں مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا عبدالحی کے حالات بھی مذکور ہیں ۔ جو نہایت دلچسپ ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں ۔ اصلی قیمت دو روپیہ رعایتی ۔ عہ

رسائل شبلی یعنی علامہ شبلی نعمانی مرحوم کے علمی تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے اہم رسالے شامل ہیں ۔ (۱) اسلامی شفاخانے ۔ مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے شفاخانے بنوائے (۲) اسلامی کتبخانے ۔ اسلام میں کتبخانوں کی ابتدا و ترقی کے حالات ۔ (۳) حقوق الذمیین ۔ اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے ۔ (۴) الجزیہ ۔ جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا ۔ اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا (۵) الخطبہ ۔ قدیم دلی و علمی تالیفات کا تذکرہ (۶) النظر یورپ کے اورینٹل کانفرنس کے سفرنامے پر (۷) کتبخانہ اسکندریہ ۔ اس مشہور کتبخانہ کے واقعات اور اس امر کا تاریخی ثبوت کہ اس کے جلانے والے مسلمان نہ تھے (۸) تراجم ۔ علمی دنیا میں کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا ترجمے کیں ۔ (۹) اسلامی مدارس ۔ ان قدیم تعلیم ۔ مسلمانوں نے کہاں کہاں درسگاہیں قائم کی تھیں ۔ اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا ۔ (۱۰) مینکنس اور مسلمان ۔ مسلمانوں نے کیا کیا علمی ایجادیں کی تھیں ۔ ۱۲

تقلید اور عمل بالحدیث اس میں بیانات مذکور ہیں (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۳) ان چار مذاہب کی پابندی کامل طور سے کب ہوئی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید و عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بابت تقلید و عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر ۸

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

موميائی

یہ موميائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ۔ ان کیلئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرتب ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت بوڑھے بچے جوان کو مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ ؎ ۔ دو چھٹانک ۱۰ ؎ ہے پاؤ بھر ہے محصول ڈاک ہمالک غیر سے محصول علیحدہ

تازہ شہادات

جناب سید علی حسین سوداگر محلہ دیر ہا سے رقمطراز ہیں ۔ ایک ڈبیہ میاں میں نے آپکے کارخانہ سے منگایا ۔ اور استعمال کرنا شروع کر دیا ۔ شکر خدا کا جیسی تعریف سنی اور اخبار میں پڑھا ۔ واقعی ویسا ہی پایا صرف چار پانچ یوم میں مجکو فائدہ معلوم ہو گیا براہ مہربانی ایک ڈبیہ یا دو ڈبیہ بذریعہ وی پی روانہ کریں (۱۹ نومبر ۱۹۱۲ء)

جناب سیٹھ ابراہیم صاحب قلعہ والے کورلا ضلع تہانہ سے تحریر کرتے ہیں ۔ پیشتر کئی مرتبہ موميائی منگوائی گئی بفضلہ تعالیٰ فائدہ مند ثابت ہوئی ۔ لہذا آدھ پاؤ دو ڈبیہ بعینہ ڈاک وی پی ارسال فرما دیں (۶ نومبر ۱۹۱۲ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن الحسینی کٹرہ قلعہ امرتسر

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔۔
روسا و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” ۔۔۔۔
” ششماہی ۱۰ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ہہنس
” ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

یہی ہے بس کلام اللہ معظم وارثین | اپس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم | ... | اصول کو مستحکم حدیث کیا ہے | ور وانہ ور ج | مصطفیٰ

نمبر ۷ — جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجلد واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور نا پسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے۔

امرتسر - مورخہ ۲۹ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

آریہ لیڈر کا مصالحانہ لیکچر

پنجابی آریوں کی دونوں پارٹیوں میں دو بزرگ ایسے ہیں جن کی بابت ہمارا نیک گمان ہے کہ وہ دل کے نیک ہیں۔ مذہب کو راہ نجات جانکر پیرو بنے ہوتے ہیں گو ان کے مخالف ان پر بہت کچھ اظہار خفگی کرتے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ وہ لوگ ہمارے ایسا کہنے سے ہم پر بھی خفا ہونگے مگر ہم اپنے دل کی بات کو چھپانا نہیں چاہتے۔ یہ دونوں بزرگ کون ہیں۔ ایک لالہ منشی رام جی دوسرے لالہ ہنسراج صاحب۔ ان دونوں صاحبوں سے ہمارا تقریری مناظرہ بھی ہوچکا ہے۔ اسلئے ہم شہادت دے سکتے ہیں کہ بلحاظ متانت اور بلحاظ وجاہت یہ دو صاحب آریہ سماج میں نمونہ ہیں۔

لاہور کی دونوں سماجوں کے سالانہ جلسے گذشتہ نومبر میں ہوئے تھے۔ ان دونوں صاحبوں نے اپنی اپنی سماج میں لیکچر دئے جن میں اسلام اور اہل اسلام کا خصوصیت سے ذکر تھا۔ اس لئے وہ لیکچر ہمارے ریویو کے ذیل میں آسکتے ہیں۔

لالہ منشی رام جی کا لیکچر مصالحت بین الاقوام پر تھا۔ مگر جن دلائل اور واقعات سے آپنے اس ضروری مسئلہ کو حل کیا۔ افسوس ہے کہ وہ دلایل اور واقعات آپکی تائید کی بجائے تردید کرتے ہیں۔ (بقول پرکاش) آپ نے کہا کہ مذہبی اختلافات کے باوجود بھی ہم سب بھائی بند ہیں۔ اس لئے ہمیں آپس میں بھائی بندوں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے۔ جیسے سوامی دیانند کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ سوامی دیانند کی تحریرات ملک میں شایع ہیں۔ ان میں جس قسم کا برتاؤ دیگر مذاہب کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس کا نمونہ کئی ایک دفعہ بذریعہ اہلحدیث ہم دکھا چکے ہیں۔ کہ کسی مذہب کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا گیا۔ یہاں تک کہ استاد غالب کا شعر تھوڑے سے تصرف کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے ؎

غالب برا نہ مان جو پنڈت برا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ بھلا کہے جسے

سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش موجود ہے جسکو ہندوستان کے کل آریہ مستند اور صحیح مانتے ہیں اس میں ایک ایک قوم کی تردید کا ایک ایک باب ہے۔ تردید کی تو کوئی شکایت نہیں۔ شکایت ہے تو ان وزن دار گالیوں کی ہے۔ جو سوامی جی کے بے شگاف قلم سے نکلی ہوئی شگاف ڈالتی ہونگی۔

چونکہ ہم ان گالیوں اور دل آزاریوں کی مکمل فہرست مکرر سہ کرر شایع کرچکے ہیں۔ اس لئے اس ساری کو نقل کرنا نہیں چاہتے۔ صرف ایک

دو مثالیں دکھاتے ہیں۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ ہماری کتاب تغلیب الاسلام اور سوامی کا علم دیکھے۔

(مثال ۱) کیسے موذی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کے لئے دگنا عذاب دینے کی دعا مانگتے ہیں۔

(ستیارتھ اردو طبع اول ص ۲۳)

(۲) محمد صاحب سب پر غالب ہوتے۔ تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے (ص ۲۱)

یہ دو مثالیں درحقیقت دریا کو سوئی کے ناکے میں دکھانے کی مثال ہیں۔ ورنہ سوامی دیانند نے تو کسی قوم کے بزرگوں کو نہیں چھوڑا۔ بالکل سچ ہے ؎

کسے نہ ماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی و خلق را دباز کشی

پھر ہم نہیں سمجھتے۔ کہ لالہ منشی رام جی نے آریوں کو دل آزاری چھوڑ کر مصالحت کرنے کی ہدایت کی ہے یا درپردہ اتباع سنت سوامی کی تاکید فرما کر آگ بڑھانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس کا جواب واقعات صحیح دے سکتے ہیں۔

لالہ صاحب نے آریہ دہرم کو آشتی کا مذہب ظاہر کرنے کے لئے موجودہ جنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جسوقت دنیا میں خیالی دہرم کی بجائے عملی دہرم تھا۔ اُسوقت ایک رشی بہتر سنیاسی لڑنے والوں سے کہتا ہے۔ کہ جنگ بند کر دو۔ ایک بھی کشتری آگے نہیں بڑھتا۔ تلواریں میانوں میں چلی جاتی ہیں۔

یہ ہدایت جیسی معقول ہے ہمارے خیال میں بغرض ہدایت فرضی ہے۔ ورنہ ویدوں میں تو ہم کو یہ ہدایت ملتی ہے جسکو سوامی دیانند نے خود پیش کیا۔

"اے دشمنوں کے مارنے والے اصول جنگ میں ماہر بے خوف و ہراس۔ پُر جاہ و جلال عزیزو اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو اور بد فرجام دشمن کو شکست دینے کے لڑائی کا سرانجام کرو۔ تم نے پہلے میدان میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔"

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا ص ۲۴۹)

وید بھگوان کی اس ہدایت کو مدنظر رکھکر کوئی آریہ کہہ سکتا ہے؟ کہ آریہ دہرم میں جنگ کی ہدایت نہیں۔ پھر اس قسم کی لفظی مصالحت سے کیا فائدہ؟

لالہ صاحب نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو لوگ گورو نانک جی اور دیگر سکھ گوروں کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ آریہ سماج کی کوئی خدمت نہیں کرتے ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ ایسا کرنے کی بنیاد کس نے رکھی۔ سوامی جی کی ستیارتھ موجود ہے جنہوں نے گرونانک جی کا ذکر بڑے شاندار الفاظ میں کیا ہے جس کو ہم نقل کرنا نہیں چاہتے۔ ہاں صرف اتنا سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج نے جو کچھ برتاؤ دیگر مذاہب سے کیا ہے۔ یا کرتی ہے۔ یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں بلکہ بحکم ؎

مامریداں رو بسوئے صلح چوں آریم چون
رو بسوئے فتنہ و پیکار دارد پیر ما

درحقیقت سوامی دیانند جی کی پوری پیروی ہے۔

ہاں لالہ صاحب نے یہ خوب فرمایا۔ "میں مانتا ہوں۔ کہ آریہ لوگ بہت کچھ صبر کرتے ہیں"

اس فقرے نے جس قدر ہم کو متعجب کیا کسی نے نہیں کیا۔ آریہ اور صبر؟ آج تک دنیا بھر کی کسی تحریر یا تقریر میں یہ دو لفظ جمع نہ ہوئے ہونگے ؎

ضدان مفترقان ای تفرق

لالہ صاحب نے لاہور کے مسلمانوں کا جنہوں نے آریہ سماج کے جلسے کے نگر کیرتن دشہرہ گردی میں رکاوٹ پیدا نہ کی۔ بلکہ امداد دی۔ بہت مسرت سے شکریہ ادا کیا۔ ہم بھی اس میں لالہ صاحب کا ساتھ دیتے ہیں۔

لالہ صاحب نے ان مسلمانوں کے حق میں جو تعزیہ کے ماتم میں مشغول تھے۔ کہا۔ کہ وہ اپنے دینی فرائض میں تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ صاحب کو اسلامی لٹریچر سے کچھ معقول واقفی نہیں۔ ورنہ وہ ایسے مخالف اسلام کاموں کو اسلامی فرائض نہ فرماتے۔

ہم دیکھتے اور سنتے ہیں۔ کہ لالہ منشی رام جی اور لالہ ہنسراج جی کچھ دنوں سے اسلام اور اہل اسلام کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس پیشقدمی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ اڑائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

قادیانی مشن
الحق کی غلط بیانی

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست منشی قاسم علی صدی اڈیٹر الحق کو جانتے ہونگے۔ جنہوں نے لودہانہ میں بطور انعام کے ہمکو سو صد روپیہ مرحمت فرمایا تھا جب سے اوس فیصلہ حقہ کے مطابق آپ پر ڈگری ہوئی تھی۔ آپنے اہلحدیث کے کسی مضمون کا جواب نہ دیا تھا۔ مگر اخبار الحق مورخہ ۲۷ نومبر میں آپنے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ ہم اہلحدیث کا جواب دیتے رہے۔ اور کس خوبی اور کس نیت سے دیتے رہے ہیں۔ اوسکا ذکر انہی کے الفاظ میں نقل ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

"ہم نے ابتک جس طریق پر الحق کو چلایا اس

تغلیب الاسلام ۔ ۔ ۔

سے ناظرین نے اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ اب تک ہم نے ایک دفعہ سے زیادہ تغیر اپنی پالیسی میں کیا ہے۔ اور یہ تغیر جب کبھی کیا گیا خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کو مد نظر رکھ کر کیا گیا۔

ایک وہ وقت تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے برخلاف ہم نے اس پرچہ کو وقف کر رکھا تھا۔ اور تمام کوشش یا اکثر حصہ ہماری کوششوں کا اس امر میں صرف ہوتا تھا۔ کہ ان کے اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا جاوے۔ سو خدا کے فضل سے وہ کام پورا ہو گیا۔ مگر صرف ایک قسم کے مضامین لکھنے اور ایک ہی شخص کے گلے کا ہار ہونے سے اخبار کی ہردلعزیزی اور اس کے وسیع فائدے کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب ہم کو حضرت خلیفۃ المسیح اول کا یہ حکم ملا۔ کہ بجائے ایک فرد واحد کے ساتھ جنگ کرنے کے الحق کے مضامین کا دائرہ اور وسیع کیا جاوے۔ اور بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نشانہ بنانے کے عام مخالفین اسلام کے جواب اور خود اسلام اور احمدیت کی خوبیاں اپنے پرچہ میں لکھا کریں۔ تو فی الفور ہم نے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھا۔ اور وہ پرچہ جو ایک ہفتہ میں ایک خاص رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ دوسرے ہفتہ میں وہی دوسری آن بان کے ساتھ شایع ہوا۔ ایسا ہی معاملہ اس وقت پیش آیا ہے۔ اخبار پیغام صلح اور ہمارے لاہور کے معزز مخالفین کی طرف سے جو جو باتیں ہمارے مقابل میں معترضانہ رنگ میں پیش کی جاتی تھیں ان کا ترکی بترکی جواب شایع کرنا ہم نے اپنا فرض سمجھ کر اخبار کے کل کے کل صفحات انہی تنازعات کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ اور ابھی ہمارے پاس اس سلسلہ کو لمبا کرنے کا بہت

بڑا ذخیرہ تھا۔ کہ اتنے میں حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے ہمارے نام ایک ہدایت نامہ صادر ہوا۔ کہ ان کے نزدیک کسی قسم کی سختی مناسب نہیں۔ اور آئندہ ان تنازعات کے بارہ میں خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے پس اس اطاعت کے بموجب جو ہم پر اولوالامر کی فرض ہے ہم آج سے اپنے نفس کی خواہشات کو ترک اور اپنی محنت کو بالکل تلف کر کے ایک نئی زندگی کا پہلو اپنے اخبار کے لئے اختیار کرتے ہیں۔" (الحق ۱۳ نومبر)

اہلحدیث۔ اس بیان میں اگر کوئی صداقت ہے تو اڈیٹر الحق مہربانی کر کے ان مضامین کی فہرست شایع کرے۔ جو بعد مباحثہ اہلحدیث میں نکلے۔ اور انکا جواب الحق نے دیا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ الحق نے ہمارے مضامین کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ یہ محض لفاظی ہے جیسی کہ مرزا صاحب قادیانی کہا کرتے تھے۔ کہ ہم نے سب مخالفوں کے جوابات دیکر منہ بند کر دیئے۔ اب آئندہ کو ضرورت نہیں۔ اب ہم کفار کی طرف متوجہ ہونگے۔ وغیرہ۔ مگر واقعات بتلا سکتے ہیں۔ کہ اس دعوے کا ثبوت بجز الفاظ کے اور کچھ نہیں

اظہار مسرت کہ لودہانہ کے مباحثہ میں شکست کھا کر منشی قاسم علی اور اون کے احباب نے یہ مشہور کرنا شروع کیا تھا۔ کہ یہ مباحثہ منشی صاحب کی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا اثر تمام قوم پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں ہمارے امیر (حکیم نورالدین صاحب) کی اجازت شامل نہیں مگر الحق کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ثابت ہے۔ کہ منشی قاسم علی صاحب کبھی کوئی کام جو مذہب کی حمایت کے متعلق ہو۔ بلا مرضی اور بغیر حکم خلیفہ کے نہیں کیا۔ نہ اب کرتے ہیں۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ لودہانہ کا مباحثہ اور اوس کی شکست کا اثر مرزا صاحب کے تمام مریدوں پر ہونا چاہیئے چالیس ہی مرزائی جماعت کی تسکین کی خاطر ہم ایک موقع اور بھی دے سکتے ہیں۔ چونکہ وہ بقول الحق خانگی جنگ سے فارغ ہو چکے ہیں اس لئے اوسی مسئلہ پر پھر ایک دفعہ طبع آزمائی کریں ہم طیار ہیں۔ انعام وغیرہ د شرائط کی بابت پہلے طے کر لیں

جنگِ یورپ میں السَّلَامُ عَلَیکُم

اسلام نے جیسا دعوےٰ کیا ہے۔ کہ دنیا کے سب لوگ خدا کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں۔ تعلیم بھی ایسی دی ہے۔ جس سے ان کا باہمی رابطہ معلوم ہو۔ دو آدمیوں میں ملاقات کے وقت سب سے پہلے جو لفظ بولا جاتا ہے وہ اون کے مذہب پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام نے بوقت ملاقات جو لفظ مقرر کیا ہے وہ السلام علیکم ہے۔ جب دو مسلمان ملکر ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ تو اس لفظ کا حظ اور لطف وہی جانتے ہیں۔ جن کو کبھی دشت غربت میں اس کے سننے کا موقع ملا ہوگا۔

ولایت کا مشہور اخبار "مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں فرانس کی فوج میں مراکو کے "مور" اور ہندوستان کے **پٹھان** جب ایک دوسرے سے ملاقی ہوئے۔ تو ایک دوسرے کی زبان سے بالکل ناواقف تھا۔ مگر جونہی ایک طرف سے "السلام علیکم" کی آواز اور دوسری طرف سے "وعلیکم السلام" سے جواب سنا تو دونوں جماعتیں بہت خوش ہوئیں۔ لطف یہ کہ سوائے اس لفظ السلام علیکم کے کوئی بھی کسی کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ اس ایک لفظ میں کیا تاثیر تھی۔ کہ دونوں فوجوں کو اس نے زنجیر کی طرح باندھ دیا۔

آہ اسلام! تیری ہر ایک بات میں ملاپ کے اصول مدنظر ہیں۔ سلام ایک ہے۔ کلمہ ایک ہے نماز ایک ہے۔ کعبہ ایک ہے۔ قرآن ایک ہے

روزہ ایک ہے۔ ان سب یکجہتیوں پر حکم ہے

المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضا

مسلمان ایک دیوار کی طرح ہیں جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامتی ہے

ہم نے ان سب یکتائیوں اور یکجہتیوں پر کہاں تک عمل کیا۔ اس کا جواب وہ علماء کرام اچھا دے سکتے ہیں۔ جن کا اصول ہے ؎

ہم اور غیر دونوں یکجا ہم نہ ہونگے
ہم ہو نگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

حدیث شریف میں ہے۔ المسلمون کرجل واحد تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ کیا معنے؟ ان اشتکی راسہ اشتکی کلہ ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ

ایک انسان کا اگر سر دکھے تو سارا انسان دکھتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ دکھے۔ تو سارا دکھتا ہے مطلب یہ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے سارے دکھ درد میں شریک ہونا چاہئے۔ یہی معنے ہیں ؎

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اخباری احتساب

گورنمنٹ پنجاب کا خیال ہے۔ کہ لاہور میں ایک محکمہ احتساب دستی قایم کیا جاوے۔ جو اخباروں کے مضامین دیکھکر چھپنے کی اجازت دے۔ پیسہ اخبار نے پہلے مخالفت کی تھی مگر بعد میں بحکم ؎

بباید گفت اینک ماہ و پروین

تائید بھی کر دی۔ اور اخبارات ابھی تک کشمکش و پیچ میں ہیں۔

اہلحدیث ایک مذہبی اخبار ہے۔ اس قسم کے معاملات میں رائے دینے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اس احتساب میں ایک فائدہ بھی نظر آتا ہے۔ اس لئے اہلحدیث بھی بڑے شد و مد سے اس محکمہ احتساب کی تائید کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ فائدہ حاصل ہو سکے

فائدہ یہ ہے۔ کہ جب گورنمنٹ کا احتساب اخبار کے مضامین کو پاس کریگا۔ تو آئے دن کی ضمانتوں سے نجات حاصل ہوگی۔ کیونکہ جس اخبار کے مضامین یہ محکمہ پاس کر دیگا۔ اوس اخبار کو کسی قسم کا قانونی خطرہ نہ رہیگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

لیکن اگر یہ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ تو کہا جائیگا ؎

پڑھی نماز جنازہ کسی کی میری غیروں نے
مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

ایسے مسلمانوں کی ضرورت نہیں

حدیث شریف میں آیا ہے۔ الناس کالمائتہ الابل لاتجد براحلتہ۔ جسکا مطلب کسی بزرگ نے فارسی شعر میں ادا کیا ہے۔ جو کسی قدر ترمیم کے ساتھ یہ ہے ؎

آنچہ پر جستیم و کم دیدیم و بسیارست و نیست
نیست جز مسلم درین عالم کہ بسیارست و نیست

یعنے باوجود کروڑوں کی تعداد کے مسلمانوں کا شمار بہت کم ہے۔

آج کل کسی خان بہادر قاضی عزیز الدین نے ایک رسالہ لکھا ہے جسکا نام ہے "ترکی حماقت" اس رسالہ میں ترکوں کی حماقت ثابت کرتے ہوئے قاضی صاحب نے یہ بھی لکھدیا ہے:

"گورنمنٹ کا مقامات مقدسہ واقع عرب پر قبضہ کر لینا مناسب ہوگا"

اتنے ہی بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ قاضی صاحب بھی جونپوری قاضی کے بھائی بندوں میں ہیں۔ جن کو پولیٹیکل معاملات میں بہانتک دسترس ہے جسکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ

"کہ بازی بازی با ریش بابا بازی"

گورنمنٹ خود تو یہ اعلان کرے۔ کہ ہم اتحادی دول نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر جنگی کارروائی نہ کی جائیگی۔ مگر قاضی صاحب یہ رائے دیں۔ جس کو ایک واقف حال اون مشکلات کے لحاظ سے جو ایسے وہم میں پیش آنے والی ہیں۔ تصور کرکے بھی کانپ جائے خدا بھلا کرے۔ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کا جنہوں نے صوبہ متحدہ (اودھ و الہ آباد) کی کونسل میں اس کتاب کی ضبطی کے متعلق سوال بھیجے ہیں۔ تاکہ ملک میں بدامنی نہ پیدا ہو۔

تاریخی واقعہ ہے۔ کہ خلیفہ مہدی (والد ہارون الرشید) کو کبوتر بازی کا شوق تھا۔ ایک خوشامدی مولوی نے حدیث بنائی۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کبوتر بازی میں گناہ نہیں۔ مہدی چونکہ خود عالم تھا۔ اوس کے دل میں خیال آیا۔ کہ میری وجہ سے جھوٹی حدیث بنائی گئی ہے۔ اس ڈر میں فوراً حکمدیا۔ کہ سب کبوتر ذبح کر دئے جائیں

اسی طرح گورنمنٹ سے بھی توقع ہے۔ کہ ایسے دلشکن اور فتنہ پرداز رسالہ کو نہ صرف ضبط فرماویگی بلکہ مصنف صاحب کو فہمائش ہوگی۔ کہ ایسے نازک زمانہ میں آپ اپنے قلم کو تکلیف نہ دیا کریں۔ کیونکہ آپکی ہمدردی اس سے کم نہیں۔ کہ شیخ سعدی مرحوم کا شعر اوس پر چسپاں کیا جائے ؎

ترا اژدہا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

مجلس مباحثہ

کی ۱۹۱۰ء سے میرا محض لیکچروں پر زور تھا۔ اب ستمبر ۱۹۱۲ء میں مجھسے بابو بجے کار دت صاحب شاستری کی معرفت پنڈت موہن کشن و پنڈت شنکر ناتھ صاحبان سناتن دھرم نے مذہبی بحث کا زبانی چیلنج دیا ہے چونکہ میں بوڑھا ہوں کمزور ہوں اور حضور کے مسلمان صلح پسند ہیں بحث کی طرف متوجہ نہیں اسواسطے میں خود دہلی میں مباحثہ کرنے پر مجبور ہوں آپ شیر اسلام ہیں اگر پنجاب میں کوئی صاحب کوئی جگہ تجویز کر دیں تو مباحثہ ہو جاوے اور دلوں کے بخارات نکل جاویں

آپ میرے اس خط کو بلا کم و کاست چھاپدیں شاید ناظرین سے کوئی صاحب جگہ تجویز کر دے خط و کتابت کا پتہ

المسائل والوسائل

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

ناظرین اہلحدیث - السلام علیکم -

گرچہ دیر آمدم شیر آمدم شیر

جن دنوں خاکسار رنگون کو گیا تھا۔ مسودہ مضمون المسائل والوسائل بالتمام لکھا گیا تھا۔ اور خیال میں یہی تھا کہ سارا مسودہ دفتر اہلحدیث میں بھیج چکا ہوں۔ جب یورپ میں جنگ عام چھڑ گئی اور اخباروں کا رُخ اسی طرف ہو گیا۔ اور اپنا مضمون المسائل والوسائل نظر نہ پڑا[1]۔ تو خیال گذرا۔ کہ شاید ہوا کے زمانہ سے وہ مضمون معرض التوا میں رکھا گیا ہے۔ آخر جب اخبار کے متعدد نمبر اس مضمون کے بغیر نکلے۔ تو حیران ہوا۔ کہ شاید مولانا مولوی صاحب سے مضمون گم ہو گیا ہوگا۔ کئی ایک دوست جو اس مضمون کے دیکھنے کے شائق تھے۔ سوال کرتے لیکن خاکسار یہی جواب دیتا۔ کہ میں تو سارا مضمون تیار کرکے اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجکر گھر سے روانہ ہوا تھا۔ معلوم نہیں کیوں نہیں چھپتا لیکن سبحان من لا یضل ولا ینسی۔ کہ اگلے روز کاغذات کی پڑتال کرتے کرتے اتفاقاً بقیہ مضمون کا کاغذ نظر پڑ گیا۔ شکر بھی کیا اور تاسف بھی کیا۔ کہ میں تو یہی سمجھ رہا تھا۔ کہ مضمون مولوی صاحب سے گم ہو گیا ہوگا۔ لیکن وہ اپنے پاس سے نکلا۔ سو اب بقیہ مضمون دفتر اہلحدیث میں آپ صاحبوں کے دیکھنے کے لئے بھیجتا ہوں۔ واللہ الہادی

کچھ اپنی بابت

میں خود جب رنگون سے آیا ہوں۔ مولوی صاحب کی دعا[2] کی برکت سے نقل و حرکت سے ناچار رہا ہوں۔ اب خدا کے احسان سے اچھا ہوں۔ چنانچہ اس مضمون کا بھیجنا پہلا کام ہے۔ انشاء اللہ اس کے بعد اور مضامین بھی بھیجتا رہوں گا۔ امید ہے۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ ہم نے اپنی دعا واپس لے لی ہے۔ شاید اسی سبب سے اچھا بھی ہو گیا ہوں

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

یہ ایک اجمالی کلام ہے۔ جس کی شرح یا شان نزول جب تک نہ ہو۔ سمجھا نہیں جا سکتا۔ خطرہ ہے کوئی صاحب یہ سمجھیں کہ میں نے مولوی ابراہیم صاحب (مصنف تاریخ اہلحدیث) کے حق میں بد دعا کی ہوگی اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ جب رنگون گئے۔ تو وہاں کی آب و ہوا سے یا وہاں کے کسی خارشی دوست کی صحبت سے اُن کو خارش کا عارضہ ہوا۔ اور اسی خارش نے تنگ کیا۔ تو ادھر کا رُخ کیا۔ چونکہ احباب اہلحدیث تاریخ اہلحدیث کی تکمیل کے لئے بے حد بیتاب ہیں۔ اب کی دفعہ شعبان میں جب مولوی صاحب رنگون جاتے ہوئے امرتسر کے اسٹیشن پر ملے۔ تو میں نے پوچھا کب آؤ گے۔ آپ نے کہا۔ دیکھیں۔ یہ سنکر بیساختہ میرے مونہہ سے نکلا۔ خدا کرے آپکو خارش ہو۔ تو جلدی آئیں دل میں تھا کہ آکر کار مفوضہ کو انجام دیں۔

امید ہے ناظرین اہلحدیث اس وقت میری یہ دعا سنتے۔ تو بلحاظ اس اہم کام کے سب آمین کہتے۔ لیکن یہ خیال نہ تھا کہ دعا کا ایسا اثر ہوگا۔ کہ مہینوں تک تکلیف رہیگی جب یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی۔ تو میں مع اپنے مکرم دوست منشی برکت علی صاحب معروف اعلیحضرت لودہانوی آپکی عیادت کو سیالکوٹ پہنچا۔ دیکھا تو کسی قدر تکلیف تھی۔ اس کے بعد پھر کئی دنوں تک اطلاع نہ آئی۔ تو میں نے لکھا۔ کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی نے ہوشیارپور کے ایک مرحوم رئیس کو لکھا تھا۔ کہ میں نے جو آپ کے حق میں نیک دعا کی تھی جس کے اثر سے آپ فلاں تکلیف سے بچ گئے تھے اس کی تصدیق لکھ بھیجو۔ ورنہ میں اس دعا کو واپس لے لوں گا۔

میں بھی اپنی دعا خارش کو واپس لیتا ہوں اور دعا خیر کرتا ہوں۔ کہ خدا آپ کو صحت بخشے (بشرطیکہ تکمیل تاریخ سے پہلے پھر رنگون نہ جائیں)

ناظرین! آپ بھی میری اس دعا اور شرط میں مجھ سے متفق ہیں؟ ضرور ہونگے

یہ ہے اس اجمال کی تفصیل جس کی طرف مولوی صاحب نے اجمالی اشارہ کیا ہے اب اصل مضمون سنئے۔ (اڈیٹر)

سوال نمبر ۸۔ کلام اللہ میں جو معجزے نبیوں سے صادر ہوئے ہیں۔ ان کو آپ حقیقت مانتے ہیں یا مجاز پر حمل کرتے ہیں۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام سے جانوروں کا بلانا۔ اور داؤد علیہ السلام سے لوہے کا موم ہونا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام سے مردوں کا زندہ ہونا۔

الجواب۔ معجزات کیا قرآنیہ اور کیا حدیثیہ سب حقیقی ہوتے ہیں جب تک حقیقتاً قلب ماہیت نہ ہو معجزہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ ہاں کسی خاص امر کے معجزہ ہونے یا معجزہ نہ ہونے میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ سو اس کی بنا اس بات پر نہیں ہے۔ کہ فریق ثانی مطلقاً امر معجزہ سے منکر ہے۔ بلکہ اس خاص امر کی صورت اعجازی کے ثبوت میں اختلاف ہوتا ہے۔ سو اس کا کوئی حرج نہیں ہے۔

طیور ابراہیم علیہ السلام کی نسبت خاکسار کی تحقیق یہی ہے۔ کہ وہ حقیقتاً زندہ کرکے دکھائے گئے تھے۔ لیکن قرآن شریف کے الفاظ میں اس کا فیصلہ قطعی نہیں۔ فہم و استنباط و استدلال کے دخل سے خالی نہیں۔ اس لئے فریق ثانی اگر یہ کہے۔ کہ زندہ جانوروں کو بلا کر سمجھایا گیا تھا۔ کہ جس طرح یہ جانور تم سے مانوس ہو کر تمہارے بلانے سے دوڑے چلے آتے ہیں۔ اسی طرح مردے ہمارے حکم سے جی اٹھیں گے۔ تو یہ بعید نہیں۔ کیونکہ محسوسات سے معقولات کی تفہیم قرآن و حدیث میں بکثرت وارد ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف میں آنحضرت

[1] دفتر سے دریافت نہ کر لیا۔ اسی لئے تو فہم راوی حجت نہیں (اہلحدیث)

[2] حاشیہ بصفحہ کالم اول دیکھو

[illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سوال کیف یاتیک الوحی کے جواب میں فرمایا تھا۔ کہ احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس۔ تو یہ گھنگرو کی آواز سے تشبیہ محض تفہیم کے لیے تھی کہ سائل اس سے آشنا تھا۔ ورنہ وحی کی حقیقت دیگر ہے۔

اسی طرح ہوسکتا ہے۔ کہ سوال کیف تحیی الموتیٰ کے جواب میں ایسی معروف صورت بتلائی جاوے جس سے سائل معتاد ہے کیونکہ انتقال ذہن کا فائدہ اس سے ہی ہوسکتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کیلئے صرف فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ وارد ہے۔ جس کی دو قرأتیں ہیں اول بضم صاد جو معروف و متواتر ہے۔ اور اس کے معنے مائل کرنے اور سدھانے کے ہیں۔ دوسری بکسر صاد جس کے معنے قطع کرنے کے ہیں (تفسیر معالم) ہیں جس نے صرف سدھانا مراد لیا۔ اس نے قرأت متواترہ کی بنا پر کہا۔ اور جس نے قطع کرنا وغیرہ مراد لیا اس نے دوسری قرأت کی بنا پر کہا۔ لہذا کسی فریق پر الزام نہیں۔ تفسیر جلالین میں بھی اس کے معنے املھن لکھے ہیں۔ اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی یہ ترجمہ کیا ہے۔ "پس ہلا اپنے ساتھ" قرأت متواترہ کے رو سے استدلالی طور پر سمجھایا گیا اور دوسری قرأت کے رو سے عیانی طور پر دکھایا گیا۔ واللہ علی کل شئی قدیر۔

ہاں اگر یہ امر حدیث میں علی التعیین وارد ہوجاتا تو کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔ لیکن کوئی حدیث مرفوع اس باب میں ثابت نہیں ہوئی۔ اور جو امور قرآن و حدیث میں منطوق نہ ہوں۔ اور علماءً کے فہم و استنباط وغیرہ کے نتائج ہوں۔ یا اُن کی بنا غیر مرفوع روایات پر ہو۔ اُن میں علماء مختلف ہوجائیں۔ تو ایک دوسرے پر الزام نہیں سکتا جیسا کہ حجۃ اللہ کی عبارت میں سوال نمبر ۷ کے جواب میں گزر چکا۔ فتدبّر۔

اسی طرح داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا موم ہوجانا۔ قرآن مجید میں مذکور نہیں۔ صرف اَلَنَّا کا لفظ ہے۔ جس کے معنے نرم کرنے کے ہیں اور نہ حدیث مرفوع میں مذکور ہے۔ لہذا فریق ثانی کا صورت اعجازی سے انکار اس وجہ سے نہیں کہ وہ ایک پیغمبر برحق کے ہاتھ میں معجزہ سے لوہے کا موم ہونا ممکن نہیں جانتا بلکہ اس وجہ سے ہے۔ کہ اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں پایا گیا اگرچہ خاکسار کی تحقیق میں اس لوہے کا نرم ہونا بھی اعجازی صورت میں تھا۔ لیکن چونکہ اس کی بنا بھی استدلال و رعایت قواعد و صول پر ہے۔ لہذا منطوق نہ ہونے کے سبب دوسرے فریق کو الزام نہیں دے سکتا۔

باقی رہے معجزات عیسویہ وہ تو سب کے سب حقیقی ہیں۔ ان میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ نہ لغۃً نہ عقلاً۔ کیونکہ وہ سب ثبوت رسالت میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور ثبوت رسالت میں بعد از دعوے رسالت وہ امر پیش ہوسکتا ہے جس سے دوسرے پر حجت پوری ہوسکے۔ اور ماسوا رسول کے دوسرے میں موجود نہ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سب امر مجازی صورت میں انبیاء وغیر انبیاء میں برابر پائے جاتے ہیں۔ پس انکی سوائے حقیقت کے اور کوئی صورت جائز نہیں۔

سوال نمبر ۹

(ا) نقل مطابق عقل ہے یا عقل موافق نقل یا کہیں خلاف اور کہیں موافق۔

الجواب۔ نقل صحیح (منطوق آیت قرآنی و حدیث مرفوع) اور عقل سلیم میں تعارض نہیں ہوسکتا جیسا کہ سابقاً سوال نمبر ۴ کے جواب میں امام ابن تیمیہ رحمہ کی کتاب منہاج السنۃ۔ کے حوالہ سے گذر چکا ہاں شرعیات میں کسی امر دینیہ بحث کا شارع علیہ السلام سے ثبوت ضروری ہے۔ جب ثابت ہوگیا تو بس وہ بالکل موافق و مطابق معقول ہے اگر کسی کی سمجھ میں نہ آسکے۔ تو اس کی سمجھ کا قصور ہے۔ لیکن اگر نقل اور عقل میں تعارض ایسے امر میں ہے۔ کہ ایک طرف دلیل ظنی ہے۔ یا نقل صحیح نہیں۔ یا عقل سلیم نادر ہے۔ تو بہر حال فیصلہ یقینی کی طرف ہوگا۔ خواہ وہ نقلی ہو خواہ عقلی۔ امام ابن قیم رحمہ نے بھی اس امر کو اعلام الموقعین میں بالبسط تمام ذکر کیا ہے۔ کہ شریعت میں ایسا کوئی امر نہیں۔ جو خلاف عقل یا قیاس ہو۔ اگر کسی کو مخالفت نظر آسکے۔ تو ضرور ہے کہ یا تو وہ روایت ثابت نہیں۔ یا وہ امر شریعت میں منطوق نہیں۔ اور کسی آدمی نے خود سمجھ لیا ہے۔ یا اس شخص کی عقل ناقص ہے۔ اور قیاس فاسد ہے۔

آخری سوال نمبر ۱۰

استوی علی العرش میں اہلسنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ اور معتزلی کا کیا؟

الجواب۔ اس امر میں اہل سنت کے دو فریق ہیں مفوضین و ماولین ؎۔ خاکسار کا مسلک تفویض کا ہے۔ حضرت شاہ صاحب حجۃ اللہ میں غیر

ع کیونکہ جو لوگ امر معجزہ کے سرے سے منکر ہیں وہ کسی معجزہ کو بھی نہیں مانتے اور ان کے انکار کی بنا اس بات پر ہے کہ کوئی شے بغیر علت کے موجود نہیں ہوسکتی۔ اور علت تامہ بشرائطہا موجود ہو تو معلول کا تخلف نہیں ہوسکتا لیکن ہمارے نزدیک علت و معلول کا سلسلہ سب کچھ خدائے قادر کے ہاتھ میں ہے۔ وہی علت بناتا ہے وہی معلول کو موجود کرتا ہے۔ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ لا موثر الا اللہ الصمد

ہر چیز اس کے کلمہ کن کے ماتحت ہے

کسی موجود سے ایجاد کرنا نام رکھتا ہے

مگر لوح عدم پر نقش کرنا کام رکھتا ہے

منہ

ص جنکی تفصیل کتب عقائد میں موجود ہے ۱۲ منہ

× میرا اعتقاد بھی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالے ہی اپنی ذات اور صفات کو جانتا ہے۔ یہی معنے تفویض کے ہیں بگرمیدان مناظرہ میں جہاں پر مخالفوں کے ساتھ تفویض کافی نہیں ہوتی۔ اور دوسرا مسلک (تاویل) بھی اہل علم بلکہ بعض محدثین سے منقول ہو۔ اس لئے وہاں تاویل کیا کرتا ہوں۔ اس فرق کو جو لوگ نہیں جانتے۔ وہ مجھ پر ناراضگی کا اظہار۔

کی قسم میں فرماتے ہیں۔

واتفقوا علی اثبات الاستواء علی العرش والوجہ والضحک علی ظواہرہا ثم اختلفوا فقال قوم انما المراد معان مناسبۃ فالاستواء ھو الاستیلاء

علماء نے اثبات استواء علی العرش پر اور وجہ اور ضحک پر ظاہر پر اتفاق کیا ہے۔ لیکن (تفسیر میں) مختلف ہوئے بعض نے تو کہا کہ ان ظواہر کے سوا ان کے مناسب معانی مراد ہیں۔ پس استواء سے مراد استیلاء (غلبہ) ہے

والوجہ الذات وطواہا قوم علی غیرھا وقالوا لاندری ما نحن اریدبھذہ الکلمات وھذا القسم لست استطیع ترفع احدی الفرقتین علی صاحبتہا بانہا علی السنۃ

(صفحہ مطبوعہ مصر)

اور وجہ سے مراد ذات ہے۔ اور بعض نے انکو بحال خود (غیر متکیف) چھوڑ دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ان کلمات سے کیا مراد ہے اس قسم (غیر منطوق) کی نسبت میں کسی فریق کو دوسرے پر ٹھیک طور پر ترجیح نہیں دے سکتا کہ فلاں گروہ اس امر میں سنت پر ہے۔

اسی طرح کتاب الاسماء والصفات میں امام بیہقی استاد ابو منصور سے نقل کرتے ہیں

وفیما کتب الی الاستاذ ابو منصور بن ابی ایوب ان کثیرا من متاخری اصحابنا ذھبوا الی ان الاستواء ھو القہر والغلبۃ ومعناہ ان الرحمن غلب العرش

(قاہرہ صفحہ ۲۹۳)

کہ انہوں نے جو تحریر میری طرف لکھی۔ اس میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ہمارے متاخرین اصحاب میں سے بہت سے اس طرف گئے ہیں۔ کہ استواء سے مراد غلبہ ہے۔ اور اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ رحمن نے عرش پر تصرف کیا اور اس پر اپنا حکم چلایا۔

باقی رہا سائل صاحب کا یہ سوال کہ اس امر میں معتزلی کا کیا عقیدہ ہے۔ سو اس کی نسبت عرض ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدے کو خوب بیان کر سکتا ہے۔ دوسرے کی آپ کو کیا پڑی ہے۔ آپ کسی معتزلی سے دریافت کریں۔ ما اہل حدیثم دغا را نشناسیم

عالم کلام میں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا ہے کہ منطوق و غیر منطوق امور میں فرق نہ کرکے علماء کے فہم و استنباط کی بناء پر بھی مذاہب مدون ہو گئے۔ اور ہر ایک نے اپنے فہم کو سنت قرار دیا۔ اور دوسرے کے قیاس کو الحاد و زندقہ۔ حالانکہ اہل سنت ہونے کے یہ معنے تھے کہ امور منصوصہ میں سنت کے خلاف اعتقاد نہ رکھیں۔ اور غیر منصوصہ امور پر مذہبی تفریق کی بناء نہ رکھیں۔ کیونکہ جس امر کی تفصیل اور جیکو نگی صاحب شریعت سے ثابت نہیں۔ اس امر میں اگر علماء میں اختلاف پڑے ہوں ضرور ہے کہ پڑے تو وجہ اس کے کہ ایک کا فہم دوسرے پر حجت نہیں۔ کوئی فریق دوسرے کو الزام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح استواء علی العرش تو بیشک ثابت ہے لیکن اس کی کیفیت ماثور نہیں ہے۔ تو اب الزام کیسا۔ یہی امر حضرت شاہ صاحب سمجھا رہے ہیں۔ خدا کرے کہ لوگوں کی سمجھ میں آ جائے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے حضرت شاہ صاحب پر جنہوں نے اس امر پر تنبیہ کی۔ اب علماء کا کام ہے کہ اسے معقول پا کر قبول کریں یا اس سے بہتر لائیں۔ تمت والحمد للہ

خاکسار محمد ابراہیم سیالکوٹی

مذاکرہ علمیہ نمبر ۱

بابت حدیث

ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

مولانا المکرم دام فیضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج اقدس! اس حدیث شریف کے متعلق جو سوال ہوا ہے۔ اس کے جواب میں تحریریں شایع ہوئی ہیں ایسے موقع میں خاکسار قلیل البضاعۃ بھی بقول شیخ سعدی

بگفتا گرچہ من کا سد قماشم
کہ در سلک خریداریش باشم

اپنی ناقص تحریر ہدیہ خدمت عالی کرتا ہے اور جناب کی عنایات کریمانہ سے بذریعہ اخبار اہلحدیث اس کی اشاعت کا امیدوار ہے

حدیث شریف زیر بحث میں ظن سے ظن باطل مخالف شریعت و فطرت مقصود ہے۔ اور حدیث سے حدیث نفس (وسوسہ) مراد ہے۔ حدیث کا معنے حدیث نفس بھی ہوتا ہے۔ اس دعوے کے لئے یہ دونوں حدیثیں شاہدین عدلین ہیں

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز لامتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم یتکلموا او یعملوا بہ

(صحیح مسلم شریف)

(۲) صلی رکعتین لا یحدث فیہما نفسہ ای بشیئ من الدنیا کما فی الترمذی فلو لیض حدیث الآخرۃ او فی معانی القرآن

(مجمع البحار)

اور الکذب کا معنے خلاف واقع ہے اب حدیث شریف کا ترجمہ ہوا کہ ظن باطل سے بچو۔ باطل ظن بد ترین وسوسہ ہے۔ اب موضوع اور محمول دونوں فعل قلب ثابت ہوئے۔ اور دونوں میں اتحاد بالذات اور تغائر بالاعتبار ہونے سے حمل صحیح ہو گیا۔

بیشک یہ حدیث تمام اخلاق ذمیمہ کے لئے بیخ کن ہے۔ ظن جانب مرجح کو کہتے ہیں جب انسان کے دل میں وسوسہ نفسانی سے کسی بدی کی ترجیح پیدا ہوتی ہے۔ اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل بادشاہ ہے۔ اور تمام اعضاء و قویٰ اس کے محکوم و مامور ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ان فی الجسد لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔

یعنے جسم میں گوشت کا لوتھڑا ہے جب تک وہ درست رہتا ہے۔ تمام بدن ٹھیک رہتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے۔ تمام بدن خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔ آدمی جب تک اس ظن باطل سے اپنے کو بچاتا رہے گا کل برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ اور اس احتیاط میں غفلت کرنے سے انواع اقسام کے گناہوں میں گرفتار ہو جائیگا اور گناہ کے کاموں کو نیکیوں پر ترجیح دیگا۔ مثلاً اسی غفلت سے انسان کے دل میں سود خواری

کے منافع دنیاوی جو پیش نظر ہیں۔ اور آخرت کی مغفرتیں جو پردہ غیب میں ہیں مرجوح نظر آتی ہیں بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے

غفو با حسنت ایرضی تو ساغر نوش

اور ایمان کی صفت الایمان بین الخوف والرجاء اس کے دل سے چلی جاتی ہے۔ یہی نفس امارہ کا خاصہ ہے کہ انسان اپنے مخالف کے جائز اور خیر کاموں کو شر اور بدنیتی پر محمول کرتا ہے اور یہ ظن ممنوع کا ایک فرد ہے۔

علی ہذا القیاس انسان طرح طرح کے ظنون فاسدہ اور وساوس میں مبتلا ہو کر اخلاق ذمیمہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی تصانیف میں امراض قلب کے اسباب علامات و معالجات بالتفصیل لکھا ہے۔ من شاء فلینظر ھناک۔ والسلام احسن الختام

راقم محمد اید فضلی تعلیمیافتہ مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

اڈیٹر: اسی مذاکرہ کے متعلق چند مضمون اور ہیں۔ آئندہ پرچوں میں درج ہونگے ہر مذاکرہ کے لئے وقت کی تحدید ہونی چاہئے اس لئے آئندہ ہر مذاکرہ کے لئے دو مہینوں کی مدت مقرر ہوتی ہے۔ کیونکہ انتہائی مقام افریقہ ہیں جہاں اہلحدیث جاتا ہے اتنی دور ہیں کہ وہاں قریباً ایک مہینے میں ڈاک پہنچتی ہے وہاں کے اہل علم اگر ایسے مذاکرات میں شریک ہونا چاہیں۔ تو انکا جواب آنے کو بھی ایک مہینہ چاہئے۔

اس لئے دو مہینوں میں ہر مذاکرہ پر جتنی تحریریں آیا کرینگی۔ اس دن ہر مذاکرہ ختم کیا جایا کریگا

ضروری نوٹ

مضمون نگار صاحبان مہربانی کر کے ہر ایک غیر اردو عبارت کا اردو میں ترجمہ کر دیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے اور حتی الامکان مضمون صاف اور خوشخط لکھا کریں۔

تعاقب

بخدمت عالی جناب مولانا و بالفضل اولٰنا حامی دین متین ابوالوفا ثناء اللہ صاحب دامت فیوضہم۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کے عرض یہ ہے کہ پرچہ اہلحدیث جلد ۲۱ نمبر ۴ کے صفحہ ۱۱ پر جو عبدالحکیم نامی نے سوال ع ۱۵۰ کیا ہے۔ اس کے جواب میں جناب نے لکھا ہے کہ

"صورت مرقومہ خلع کی نہیں۔ بلکہ طلاق ہے خلع میں بحکم فیما افتدت بہ عورت کی طرف سے عوض دیا جاتا ہے۔ جو صورت مرقومہ میں نہیں۔ لہذا عدت تین طلاق ہوگی اور عدت کے اندر کا نکاح صحیح نہیں"

اب خاکسار اپنی ناقص تحقیق کے مطابق یہ عرض کرتا ہے کہ صورت مسئولہ عنہ خلع کی کیونکر نہ ہوئی۔ حالانکہ شرط فیما افتدت بہ تو سوال میں موجود ہے کیونکہ سائل نے تو سوال میں یہ لکھا ہے کہ

"بعد اس کے والد مسماۃ مکان پر زوج کے آکر کہا۔ کہ ایک طلاق نامہ لکھدو۔ بعد اس کے شوہر نے ایک طلاق نامہ اسطرح پر لکھا کہ تم نے ہمکو زوجیت سے خلاص دیا۔ اور ہم نے تمکو تین طلاق دیا۔ اور عورت نے مہر کو چھوڑ دیا۔ اور بہ نسبت زیور اور دان جہیز کے والد زوج نے زوج کی طرف سے ایک روپیہ واپس کر دیا۔ بعد ازاں جب چودہ روز گذرا تو مسماۃ مذکورہ سے بکر نے نکاح کر لیا"

اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ زید ناکح نے بوقت نکاح مہر ٹھہرایا تھا مگر ادا نہیں کیا تھا جسکو ہندہ نے زوجیت سے خلاصی دینے کے وقت چھوڑ دیا۔ (اور والد زوج نے جو ایک روپیہ واپس کر دیا۔ وہ تو ہندہ کے باپ نے جو اسکو دان جہیز دیا تھا اس کے عوض تھا جسکو مہر سے کوئی تعلق نہیں) پس اتردین علیہ حدیقتہ تو پایا گیا جو شرط خلع کا ہے جب اس بنا پر خلع ہوا۔ تو بعد گذرنے چودہ روز کے اگر اس عرصہ میں ہندہ حائضہ ہوئی تھی۔ تو بکر کا نکاح کرنا صحیح ہوا۔ ان کے نزدیک جو عدت خلع کی ایک حیض کہتے ہیں۔ اور اگر حیض نہیں آئی تھی۔ تو نکاح صحیح نہیں ہوا۔ ھذا ما ظھر لی اپنی ناقص تحقیق کے مطابق خاکسار نے عرض کیا اگر میری سمجھ میں غلطی ہو۔ تو مطلع فرماویں فقط

والسلام خیر الختام [illegible] محمد اسرائیل

اڈیٹر: والد زوج کے ایک پیسہ سے جہیز زیادہ تھا اور اس جہیز اور مہر وغیرہ کو عورت کی طرف سے فدیہ قرار دیا جاوے تو آپکی رائے صحیح ہے لولا علی لہلک ثنا

اولیاء اللہ اور تصوف

اس سلسلہ میں ابھی بہت سی باتیں لکھنی باقی ہیں۔ سردست ایک دلچسپ بات ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

ایک کتاب تصوف کی ابھی مجھے ملی جسکا نام ہے۔ خلاصہ تواریخ مشائخ چشتیہ جس میں حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی کے ملفوظات کا انتخاب بھی ہے۔ اور یہ بھی مشائخ چشتیہ میں سے ہیں

اگرچہ تذکرۃ الاولیاء و رسالہ قشیریہ وغیرہ کتب تصوف کے دیکھنے سے بہت سی دلچسپ باتیں لوگوں کو معلوم ہونگی۔ جیسے حضرت ابراہیم ادہم مکہ معظمہ پہنچے۔ تو بیت اللہ سے مکہ معظمہ کو خالی پایا۔ بہت حیرت ہی ہوئی۔ پھر بعد کو معلوم ہوا کہ رابعہ بصریہ حج کو آ رہی تھیں۔ بیت اللہ اپنی جگہ سے اٹھکر انہیں کے استقبال کو چلا گیا تھا۔ اس لئے مکہ بیت اللہ سے خالی ہو گیا تھا۔ اب پھر لوٹ کر آ گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

یا ایک بڑھیا کا حضرت سری سقطی کے حجرہ میں جھاڑو دیتے ہوئے دیکھکر ان کی بہن کا یہ اعتراض کرنا کہ مجھے جھاڑو نہیں دلواتے۔ اور ایک غیر محرم سے جھاڑو دلواتے ہو۔ جسکو سری سقطی کا جواب دینا کہ بہن دل فارغ رکھے اور مشغول ہستی ہو

اس لئے کہ یہ عورت دنیا ہے۔ ہمارے عشق میں جل رہی تھی۔ اور ہم سے محروم تھی۔ اب حق تعالیٰ سے اجازت چاہی۔ کہ ہمارے زمانہ سے اوسکو بھی کچھ حصہ ملے۔ اس لئے ہمارے عجزہ کی جاذبیت اد تو دی یا حکیم ترمذی صوفی کا اپنے تصنیف کردہ اجزا کو دریا میں پھینکوانا۔ اور دریا سے کھلے ہوئے صندوق کا نمودار ہوکر اجزا کو لے لینا۔ اسپر حکیم ترمذی کا یہ فرمانا کہ میں نے تھوڑا ساصوفیائے کرام کے علم میں لکھا تھا۔ لیکن وہ اس قسم کے مطالب تھے کہ تمامی عقلیں ان کی حقیقت کے دریافت سے عاجز و قاصر تھیں اور یہ میرے بھائی خضر علیہ السلام کی فرمائش تھی انہوں نے مجھسے مانگے تھے۔ اور وہ صندوق مچھلی انہیں کے حکم سے لائی تھی۔ اور حق تعالیٰ نے اس دریا کو حکم دیا ہے کہ یہ صندوق مع کتاب بھائی خضر کے پاس پہنچا دیجئے۔ (دیکھو تذکرۃ الاولیاء حال حضرت حکیم ترمذی صوفی)

یہاں مجھے بعض ان کی وہ خوش گپی دکھانی منظور ہے جس سے معلوم ہو کہ ان اقطاب اور ابدال کو جو خدارسیدہ اور خدائی کا رخانہ کے شریک سمجھا جاتا ہے۔ یا دنیا کے انتظام کی حکومت ان کے ہاتھ میں دی گئی ہے جناب رسول اللہ صلعم کی روایات اور احادیث میں انہیں کیا خیال کرنا چاہئے۔ اور اس میں ان کی کیا حالت ہے۔

کتاب خلاصہ تواریخ مشائخ چشتیہ کے صـ۱۹ میں ہے کہ اس موقع پر (یعنے اہل وصال کی تذمعین کے ذکر پر) ایک شخص نے علما میں سے (حضرت سلیمان تونسوی سے) سوال کیا کہ گیارہویں جو بڑے پیر صاحب کے نام سے مقرر ہے وہ کیو فکر ہے۔ حضور نے (یعنے حضرت سلیمان تونسوی نے) جواب میں فرمایا کہ کتاب سحاوۃ الاولیاء میں اس کا اجرا خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھا ہے۔ (یعنے بڑے پیر صاحب کی گیارہویں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ یا اس کا حکم دیا تھا۔ سبحان اللہ) آگے لکھتے ہیں صـ۵۱ اور نیز پیر صاحب ہر مہینے میں گیارہویں کرتے تھے

پس اس صورت میں گیارہویں جائز ہے۔ والحمد للہ علی ذالک انتہی صـ۱۵ مطبوعہ رضوی پریس دہلی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کرنا یا اس کا حکم دینا شاید اس سے زیادہ کوئی پریشان اور خبط بات ہو جسطرح شیعوں نے بہت سی باتیں محرم کے ماتم کرنے کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہیں۔ وہی حال ان صوفیوں کا ہے۔ ہم اسی پر قیاس کر کے موجودہ تصوف کیسا جامع اوہام ہے۔ اور صوفیوں نے کسقدر غلط بیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالجبر ہے۔ اور موجودہ تصوف کی کتابوں میں کسقدر اوہام بھرے ہیں۔ اس لئے ان تصوف کی کتابوں کو جو اخلاق کی درستی کرنے والی خیال کی جاتی ہیں۔ ان روایات کا ذبہ کی وجہ سے مخرب اخلاق ہی نہیں۔ بلکہ مخرب عقاید اسلامیہ کہنا چاہئے۔ اسی لئے علم حدیث کی اصول کی کتابوں میں عموماً اہل اصول نے اسپر مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے۔ اور محدثین نے ہمیشہ مسلمانوں کو اسطرف توجہ دلائی ہے۔ قال العراقی فی الالفیہ

والواضعین للحدیث اضرب
اضرهم قوم لزهد نسبوا
قد وضعوها حسبة فقبلت
منهم ركونا لهم ونقلت
فقيض الله لها نقادها
فبينوا بنقدهم فسادها

یعنے جھوٹی حدیثوں کے گھڑنے والوں کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سب سے ضرر رساں وہ جماعت ہے۔ جو زہد یعنے تصوف کی طرف منسوب ہوئی۔ اس لئے کہ انہوں نے یعنے صوفیوں نے جھوٹی روایتیں ثواب کی غرض سے بنائیں۔ اور چونکہ عام لوگ ان کی طرف مائل تھے۔ اس سے وہ صوفیوں کی گھڑی ہوئی جھوٹی روایتیں مقبول ہو گئیں۔ اور منقول ہوکر شایع ہو گئیں۔ لیکن اللہ سبحانہ نے ان پر ناقدین حدیث کو مسلط کیا۔ کہ انہوں نے ان صوفیوں کی روایات کاذبہ کو الگ کر دیا۔ اللہ سبحانہ ان محدثین کو جزائے خیر دیوے۔ تم اسما رجال و میزان الاعتدال وغیرہ کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھو۔ زیادہ تر بیشمار حدیث اور بہتیتن یعنی صوفی یا شیعہ رواۃ ملیں گے۔ جو عجیب و غریب روایتیں انکی یاد گئے ہیں۔ کبھی امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ خیال رکھنا کہ وہ ان صوفیوں کے معتقد تھے۔ یا اپنے صاحبزادہ کو ان کے پاس بھیجتے تھے۔ ایک لغو ہے کیونکہ ایسا شخص بلا شبہ انکا سخت مخالف ہوگا۔

(عبدالسلام از مبارکپور)

اڈیٹر۔ فن اور اہل فن الگ الگ ہیں کسی بے علم صوفی کا قرآن وحدیث کے خلاف کہنا اونکا ذاتی فعل ہے جیسا کہ علمائے ظاہر میں سے کسی کا یہ کہنا حنفی مذہب کی تقلید پر یہ دلیل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حنفی تھے تو اس سے علم ظاہری کی استدلالی قوت پر شبہ وارد نہیں ہوسکتا۔

تصوف جس کی تعلیم قرآن وحدیث کرتے ہیں وہ ایک اور ہی چیز ہے۔ چنانچہ آپنے بھی اپنے دوسر مضمون میں تسلیم کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

تصوف اور اسکی حقیقت

اخبار اہلحدیث ۱۶ ذی الحجہ نمبر ا جلد ۱۳ میں جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے رسالہ صوفی سے ایک مضمون نقل کرکے (جس میں تصوف کی تعریف مختلف صوفیوں سے اخذ کرکے لکھی گئی ہے) مابین منکرین تصوف اور مادحین تصوف کے صلح کرائی ہے۔ اور صلح کا طریقہ انہیں کی عبارت میں منقول ہے۔ اور اسپر جو عرض کرنا ہے۔ وہ آگے آتا ہے۔

کہ تصوف در اصل آیت وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا کی عملی تفسیر ہے گو نام اس کا جدید ہے مگر کام اس کا قدیم ہے۔ لیکن جو رسوم اور بدعات زمانہ حال کے صوفیوں میں مروج ہیں وہ اس قسم کے ہیں۔ جو علما ظاہری میں بھی رواج پذیر ہیں۔ آگے تحریر فرماتے ہیں۔ ہاں صوفیوں کے

اشغال وغیرہ اس تصوف کی ذات اور ماہیت میں داخل نہیں ۔ ان بہی طرق تعلیم کی طرح مختلف ہیں ۔ کوئی آسان سہل الوصول ہے کوئی مشکل اور عسیر الوصول ۔ پنجاب میں علم صرف و نحو کی تحصیل میں بہت وقت صرف ہوتا ہے ۔ کیونکہ بڑی محنت اور پختگی سے پڑھتے ہیں ہندوستان میں اتنی دیر نہیں لگتی ۔ کتابوں کا بہی اختلاف ہے ۔ مگر اصل مقصود تعلیم دینیات میں اختلاف نہیں اسی طرح علم تصوف کو بھی سمجھنا چاہیے" انتہی

اس پر ہماری یہ عرض ہے توجہ سے ملاحظہ ہو

کہ تصوف اگر در اصل آیہ کریمہ وتبتل الیہ تبتیلا کی تفسیر ہے جیسا کہ جناب نے فرمایا ۔ آیہ کریمہ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ کی تفسیر ہے ۔ جیسا کہ ایک دوسرے پرچے میں فرمایا ۔ یا محض اتباع سنت نبویہ کا نام ہے جیسا کہ اس مذکورہ نمبر کے پہلے کسی دوسرے نمبر میں رسالہ نظام المشائخ دہلی سے جناب نے نقل فرمایا تہا یا شیخ شبلی کا یہ فرمانا ۔ صوفی خلق سے دور مگر حق کے وصال سے مسرور ہوتا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ تو ہمیں کیا ۔ بلکہ کسی مسلمان کو اس کے عین شریعت ہونے میں انکار نہیں اور اس بات کا اظہار بارہا اسی اخبار اہلحدیث میں کیا جا چکا ہے ۔ لیکن یہ خیال فرمایئے کہ اس کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے بندوں ۔ دن دہاڑے جبل ابو قبیس پر چڑھکر آواز بلند تعلیم فرمائی اور آپ کے اصحاب نے "رضی اللہ عنہم" اسے تمام دنیا میں پھیلایا ۔ اور اسی سے امام بخاری رحمہ جیسے متبع سنت محدث ۔ یا امام ابو حنیفہ رحمہ جیسے فقیہ یا دیگر صحابہ و تابعین کا شمار صوفیوں میں بعض لوگوں نے کیا ہے ۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے جس کی تعلیم چپکے چپکے سینہ در سینہ آپ نے فرمائی جس کی بابت تقریبا ایک لاکھ صحابہ میں صرف شاہ مردان یا کچھ ابوبکر صدیق رضہ میں تہی ۔ اور بس ۔ اور جس کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضہ کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجہے دو باسن ملے ۔ ایک کو تو میں نے پھیلا دیا ۔ لیکن دوسرا اگر پھیلاؤں ۔ تو میرا گلا کاٹا جاوے ۔ جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے

علم حق در علم صوفی گم شود

یا فرمایا گیا ۔ فاقسم علیہ بی وغیرہ

وہ تصوف جس کے لئے مقامات مقرر کئے گئے ہیں جس کی تعلیم کے لئے خانقاہیں قائم ہوئیں ۔ اور اوس میں طالب کے لئے ہر مقام پر ایک حالت ہوا کرتی ہے ۔ جو بلا مرید ہوئے اور بیعت کرنے کے نہیں حاصل ہو سکتی جس کے سامنے یہ اسلام کے ارکان خمسہ کی پابندی بے حقیقت سی ہے ۔ جس کے بارے میں ذو النون مصری فرماتے ہیں سچا وہ مرید ہے جو اطاعت گذاری میں اپنے مرشد کو خود باری تعالے پر ترجیح دے (تذکرۃ الاولیاء) وہ تصوف جس کا جزو لاینفک مسئلہ ہمہ اوست یا مسئلہ فنا و بقا ہے ۔ وہ تصوف جس میں مراقبے کئے جاتے ہیں ۔ قلب پر ضرب لگائی جاتی ہے ۔ وہ تصوف جس کے بارے میں تصریح کی گئی ہے ۔ کہ شریعت اور شے ہے ۔ اور طریقت اور شے ۔ وہ تصوف جس کے بارے میں کہا گیا ۔ کہ پاس انفاس یا حبس دم کے ذریعہ سے قلب میں ایک خاص قوت آجاتی ہے ۔ یا اوس میں ایک خاص قوت مخفی کا ظہور ہوتا ہے ۔ جس سے قلب پر عجائبات کا ظہور ہونے لگتا ہے ۔ اور غائب چیزوں کا ادراک کرنے لگتا ہے ۔ یا اوس سے خرق عادات امور صادر ہونے لگتے ہیں ۔

لیکن اگر تصوف وہی تہا جس کے پابند امام مالک تھے ۔ یا حسن بصری تھے ۔ تو منکرین تصوف کو کوئی موقع تعرض نہیں ۔ اگر تصوف وہی تھا ۔ جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یا جابر بن عبد اللہ یا حضرت عمر رضہ میں یا عموما صحابہ میں تھا ۔ تو معترضین تصوف کو کوئی موقع سخن نہیں ۔ نام جدید ہوا کرے ۔ اسم کے بدلنے سے کبھی مسمے نہیں بدلتا ۔ لیکن ہمیں تو اس تصوف میں کلام ہے ۔ جو سری سقطی ۔ بایزید بسطامی ۔ ذو النون مصری ۔ ابو یزید طیفوری میں تھا ۔ جس کے پابند معروف کرخی تھے ۔ جس کا سلسلہ شاہ مردان تک پہنچایا جاتا ہے ۔ اور بیعت لی جاتی ہے ۔ اور سینہ در سینہ اسکا اجراء ہوا ۔ اور ہے ۔

بلاشبہ آیہ تبتل الیہ تبتیلا کے اصل مخاطب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ اور یہ حکم اگر خاص نہیں ہے ۔ تو آپکی امت بہ تبعیت آپ کے اس کی مخاطب ہے ۔ اور بلاشبہ آپ نے اس پر عمل کیا ۔ اور عمل کرکے دکھایا ۔ جس طرح اقیموا الصلوۃ یا اقیموا الصلوۃ ہے ۔ کہ آپ نے اقامۃ صلوۃ پر عمل کرکے لوگوں کو دکھایا ۔ پس ہمیں یہ عرض کرنی ہے ۔ کہ آپ نے جو طریقہ تبتل کا عملاً تعلیم فرمایا ہے ۔ یا اوس پر عمل کیا ۔ آیا یہ وہی طریقہ ہے جو ان صوفیوں میں پایا جاتا ہے ۔ اور جو بلا کم وکاست دفتر حدیث میں موجود ہے ۔ یا دونوں میں مغائرت ہے ۔ اگر وہی ہے تو تو ذکر کیسا؟ اور دونوں میں مغائرت کیسی ۔ اور یہ نقشبندی ۔ مجددی ۔ قادری ۔ چشتی ۔ شاذلی ۔ صابری کیا چیز ہے ۔ جن میں تمام تر مغائرت ہے ۔ کہ ایک کو دوسرے سے تعلق نہیں ہے ۔ لیکن جناب کا تمثیلاً یہ فرمانا کہ مقصود سب کا ایک ہے ۔ اگرچہ طریقے مختلف ہیں جسطرح تحصیل صرف و نحو کہ سب کا طریق مختلف ہے ۔ اور کتابیں بہی مختلف ہیں ۔ لیکن مقصود سب کا ایک ہے ۔ (تعلیم دین) یہ تمثیل نہیں ۔ ورنہ بلاشبہ لازم آئیگا ۔ کہ یہ رہبان لوگ جو اپنے طریقہ پر متبتل ہیں ۔ یا یہ جوگی لوگ یا برہمن لوگ ۔ یا سادہو لوگ یا ناگا لوگ ۔ جو بالکل تارک الدنیا ہوکر پہاڑوں پر اپنے ایجاد کردہ طریقہ کے مطابق متبتل ہو جاتے ہیں ۔ سب صوفی ہو جائیں ۔ اور ولی اللہ و مقبول بارگاہ ہوں ۔ اور انکا تصرف مقبول ہو ۔ حالانکہ اصحاب جہنم ہیں وہ انکے برابر ہیں ۔ بلاشبہ صوفیوں کے ایجاد کردہ اشغال جیسے تنفس ۳ دوائر معروفہ کی مشاقی (دائرہ امکان ۔ دائرہ ظلال ۔ دائرہ سیف قاطع دائرہ حقیقت کعبہ ۔ دائرہ لاتعین وغیرہ) یا سلطان الذکر کے خاص طریقہ کی مشاقی یا لطائف قلبیہ کی مشاقی ۔ کیا اسکی تعلیم آپنے اپنے اصحاب کو عملاً یا قولاً فرمائی تہی یا نہیں ۔ اگر فرمائی تہی ۔ تو علی الراس والعین ورنہ بلاشبہ یہ ایجاد کردہ اشغال اپنے کچھ اپنی تاثیر رکھتے ہوں ۔ اس سے انکار نہیں ۔ کسی طرح بارگاہ الہی کے مقرب نہیں بن سکتے ۔ کیونکہ آپ نے اسکی تعلیم نہیں فرمائی ۔ نہ عملاً نہ قولاً جسطرح یا حرمصر یا چین کے بودہوں یا ہندوستان کے برہمنوں یا سادہو کے طریقے یا حکما فلسفین کے ایجاد کردہ طریقے جو انہوں نے

اہلحدیث کانفرنس کا حساب

بابت ماہ ذیقعدہ و ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ

میں ہمیار تھا۔ اس کے علاوہ ماہ ذی قعدہ کی آمدنی بھی کم تھی۔ اس لئے اب ذی قعدہ و ذی الحجہ دونوں مہینوں کا حساب یکجائی شایع کرتا ہوں۔ اہلحدیث برادران کو چاہئے کہ وہ کانفرنس کے مصارف کے لئے توجہ کا سلسلہ قایم رکھیں۔ یہ اس جماعت کا قومی کام ہے۔ سب کی امداد کے بغیر کیونکر چل سکتا ہے۔ لہذا ہر ایک اہلحدیث کو اس کانفرنس کی مدد دینی اور دلانی چاہئے۔

فرد حساب ماہ ذیقعدہ ۳۲ھ

وصول چندہ بابت ماہ گذشتہ معرفت منشی صفدر علی محصل — للعہ

از حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر صدر بازار — عہ

از جناب ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ — عہ

از حاجی عبد الغفار صاحب منیجر کوٹھی حاجی علیجان صاحب — عہ

از حاجی محمد بشیر الدین صاحب و حافظ احسان اللہ صاحب — عہ

از محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر کلاہ — عہ

از شیخ مہر الٰہی صاحب سوداگر بوٹ — عہ

از حاجی فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر — عمہ

از خلیفہ عبد اللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب — صہ

از حاجی عبد اللہ ثناء اللہ صاحب — عہ

از شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب — عہ

از محمد صدیق صاحب چاندنا — عمہ

از میاں محمد علی صاحب از مقام بیر محمد ضلع پنجاب پور — عہ

۱۳ شوال ۵ ستمبر بذریعہ منی آرڈر معرفت مولوی عبید الرحمن صاحب جو کوٹھی پیر حاجی علیجان صاحب مرحوم صادر ہوا ہے اندور محلہ ہتال پورہ
آنہ فنڈ عہ — چندہ ممبری — کل ہے

فرد حساب بابت ماہ ذی الحجہ ۳۲ھ

چندہ شہر دہلی معرفت منشی صفدر علی محصل — للعہ

از حاجی کرم الٰہی محمد شفیع صاحب سوداگر — عہ

حاجی ضمیر الحق صاحب سوداگر کلاہ — عہ

حاجی محمد عبد الغفار صاحب منیجر کوٹھی حاجی علیجان صاحب مرحوم — صہ

جناب محمد اسمٰعیل صاحب کلاہ فروش — عمہ

حاجی محمد بشیر الدین صاحب و احسان اللہ صاحب — عہ

عبد الوہاب و احسان اللہ صاحب — عہ

حاجی کرم الٰہی صاحب سوداگر صدر بازار — للعہ

شیخ نور الحسن سعید الحسن صاحب سوداگر — عہ

شیخ نور الٰہی مقبول الٰہی صاحب سوداگر — عہ

فضل الٰہی محبوب الٰہی صاحب سوداگر — عمہ

خلیفہ عبد اللطیف و حافظ محمد اسحاق صاحب — صہ

حاجی محمد صدیق صاحب پارٹی رحیم اللہ صاحب سوداگر بوٹ — ہے

حاجی عبد اللہ و محمد ثناء اللہ صاحب — عہ

چندہ بموقع عید اضحی آنہ فنڈ معرفت حاجی شیخ حمید اللہ صاحب — عہ

ایک سندہ کھال معرفت حاجی محمد بشیر الدین صاحب بابت کھال قربانی آمدہ محمد صدیق صاحب بٹن والے

چندہ معرفت جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری — عہ

عبد الرزاق صاحب ۲ گاؤں — صہ

ابراہیم صاحب از کوٹہ راجپوتانہ آنہ فنڈ — عہ

از جناب محبوب الدین صاحب از دہلی — عہ

محمد سلیمان صاحب محمد بخش صاحب بھوالی — عہ

مولوی گل محمد صاحب از بستی کمہ ضلع مظفر گڈھ — ہے

جناب منشی محمد حفیظ الدین صاحب اسسٹنٹ ریونیو افسر اکلہرہ ریاست کوٹہ راجپوتانہ — عہ

از مقام بنداشہ آنہ فنڈ — ۴ر

از امرتسر آنہ فنڈ — عہ

از قادر بخش از بہر تیور آنہ فنڈ — ۲ر

چندہ معرفت مولوی محمود صاحب بنارسی واعظ کانفرنس از موضع سرسال ضلع بنارس — ۸ر

از موضع جمال پور وصول چندہ معرفت مولوی عبد الستار حسن صاحب واعظ کانفرنس — عہ

جناب مولوی ابن حسن صاحب جدید ممبر کانفرنس — عہ

سید محمد اکرام صاحب — عہ

سید عبد الرحمن صاحب — عمہ

متفرقات آنہ فنڈ — عمہ

از لیاقت علی صاحب ساکن سہسوان ضلع بدایوں — عہ

مولوی محمد اکرم صاحب از سہسوان — للعہ

حکیم محمد صاحب جنت فروش موضع او جبالی محلہ دروازہ — ۱۲ر

ملا فقیر اللہ صاحب قیمت پارچہ برائے قمیص — ۱۳ر
عبد اللہ صاحب خود نقد بعوض سالانہ پارچہ ۳ر کل — ۱۰ر

کفایت اللہ خاں — ۴ر

مکرر ۱ر — معوذ ۸ر

میزان آمد — ۱۰ عہ

خرچ ماہ حال — ۱۲ عہ

سید عبد السلام جائنٹ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی۔

مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفر پور

بارہ برس سے یہ مدرسہ قصبہ میں جاری ہے اس کی بنا چندہ پر ہی تھی لیکن اب قوم کی توجہ نہ ہونے کے باعث مدرسہ کی حیات و ممات کا معاملہ درپیش ہے۔ اس مدرسہ میں حفظ قرآن مجید کی تعلیم جاری ہے۔ بحمد اللہ اس وقت تک سینکڑوں طلبہ حافظ قرآن مجید ہو کر نکلے ہیں۔ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ جس ہمدرد اسلام سے جو کچھ ہو سکے امداد کرے تاکہ اس مدرسہ کے بقا کے لئے کوئی معقول انتظام کیا جاوے جس سے شعار اسلام قائم رہے۔ والسلام

المشتہر محمد عبد اللہ مہتمم مدرسہ احمدیہ سیتا مڑھی ضلع مظفر پور

فتاوے

س نمبر ۴۸۔ ایک عورت ہے۔ اوس کے پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہے جسکی عمر آٹھ سال کی ہے۔ شوہر کے مرنے کے بعد عورت سے ثانی عقد کرلیا ثانی شوہر کا نام نواب خاں ہے۔ اب اس لڑکی کا عقد شوہر ثانی نے یعنے نواب خاں نے ایک شخص سے کردیا باجازت اپنے اور اوسکی والدہ کے۔ اور ملا صاحب نے لڑکے سے اقرار کرایا۔ کہ نواب خاں کی لڑکی تمہاری زوجیت میں دیجاتی ہے۔ قبول ہے۔ اب چند آدمی اس امر میں اصرار کرتے ہیں۔ کہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ پہلے شوہر کا نام نہیں لیا گیا۔ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں علماء دین۔ جائز ہے یا نہیں (خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ۴۸۔ لڑکی کا نام صحیح لیا ہو۔ تو نواب خاں کی بیٹی کہنے سے نکاح میں خلل نہیں آسکتا۔ مجازاً اوس کی بیٹی کہی جاسکتی ہے۔ کیونکہ اوس کی ربیبہ ہے۔ اور داخل غریب فتدبر۔

س نمبر ۴۹۔ لڑکا و لڑکی کے عقیقہ کرنے سے ماں باپ کو کیا نفع ہوتا ہے۔ ہم نے افواہاً سنا ہے کہ جس لڑکے کا عقیقہ ہوتا ہے۔ اور وہ نابالغی میں فوت ہوجاتا ہے۔ تو وہ لڑکا قیامت میں اپنے ماں باپ کی سفارش کریگا۔ خدا سے یہ بات صحیح ہے۔ یا کہ غلط اور عقیقہ سنت ہے۔ یا کہ مستحب اور مرحوم کی طرف سے عقیقہ جائز ہو۔ تو جو مرتبہ زندگانی میں عقیقہ کرنے سے ہوتا ہے۔ وہ مرتبہ ہوگا یا نہیں اسکا جواب مدلل تحریر ہو (محمد عیسےٰ از رسولپور)

ج نمبر ۴۹ عقیقہ کرنا سنت ہے۔ حدیث میں اس کو بچوں کی قربانی کہا ہے۔ مرحوم سے مراد اگر وہ بچہ ہے۔ جو مرچکا ہے۔ اوسکا تو کوئی عقیقہ نہیں اگر مرحوم سے مراد کوئی ایسا شخص ہے جس کے گھر میں اوس کے مرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا ہے تو ایسے مرحوم کی طرف سے جائز ہے بچہ تو جو کوئی بھی چھوٹا مرے۔ اگر اوس کے ماں باپ نے صبر کیا ہوگا۔ تو سفارش کریگا۔

س نمبر ۵۰۔ جو لوگ سلائی کرتے ہیں۔ اون لوگ کی دو طرح کی خاصیت ہے۔ اول یہ کہ جو گاہک کپڑا واسطے سینے کے دے۔ اسمیں سے بلا اجازت گاہک کے چوری سے چرالیتے ہیں۔ اگر گاہک کو خبر بھی ہوجائے تو چرایا ہوا کپڑا نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ گاہک کا کام بناکر جو کپڑا بچتا ہے۔ وہ لے لیتے ہیں۔ یہ چوری نہیں ہوئی۔ ۳ یا خاصیت اول اور خاصیت ثانی دونوں ایک شان حرام ہے یا فرق ہے (محمد عیسےٰ از رسولپور)

ج نمبر ۵۰ بغیر اجازت اصل مالک کے کسی چیز کا رکھنا جائز نہیں اس لئے پہلے اور پچھلے دونوں چرا محزوبی ہیر ابار ہیں۔

س نمبر ۵۱ جب وقت چاول وغیرہ غلہ جات کا فی روپیہ چھ صاع نرخ ہو۔ اس وقت زید اپنے خریدار سے کہتا ہے کہ اگر نقد قیمت دوگے۔ تو وہی چھ صاع کے حساب سے دونگا۔ اور اگر دو ماہ کے بعد دوگے تب چار صاع فی روپیہ دونگا۔ دریافت طلب یہ ہے۔ کہ یہ بیع جائز ہے یا نہیں۔ اور حدیث ابی ھریرہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی صفقۃ واحدۃ۔ اور نیز حدیث اوسی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی ولا شرطان فی بیع (مشکوۃ المصابیح باب المنہی عنہا من البیوع) ان ہر دو حدیثوں کا کیا مطلب ہے۔ اور بیع مذکور الصدر کی نہی پہ دلالت کرسکتی ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۵۱ مشتری مبیع کو اٹھاتے ہوئے آواز دے کہ مجھے یہ صورت منظور ہے۔ تو بیع مذکور جائز ہے اور اگر آواز نہ دے۔ بلکہ گو مگو میں بات رہے تو حدیث مذکور میں داخل ہے۔ مزید تحقیق نیل الاوطار میں ملاحظہ ہو۔ ہر بائی داخل غریب فتدبر۔

س نمبر ۵۲[1] ایمان اور اسلام کس کو کہتے ہیں۔ چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں ان میں سے افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور سب سے کمتر کسی تکلیف دہندہ چیز کا رستہ سے ہٹا دینا ہے۔ مسلمان کو بھی شرعی احکام کے تعمیل کرنے کے طرق تین قسم سے ہیں۔ دل سے اعتقاد۔ زبان سے اقرار بدن سے عمل ہے۔ اب سوال زیر بحث سے صاف واضح ہورہا ہے کہ یہ تین اقسام بھی ایمان میں داخل ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں اسلام کس چیز کا نام ہے اور اسلام کیا کرنے کو کہیں گے۔ احاطہ وسیع ایمان سے کوئی امر شرعی خارج نہیں ہوسکتا۔ جو اسلام کہلا یا جائے۔ کیا ان جملہ باتوں میں سے ایک کے بھی تارک ہونے سے ایمان جاتا رہیگا۔

ج نمبر ۵۲ ایمان دل کا فعل ہے۔ اور اسلام ظاہری اعضاء کا۔ جن حدیثوں میں ستر سے زائد شاخوں کا ذکر آتا ہے۔ یہ ایمان وہی ایمان ہے۔ جو قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔ ایماندار وہ ہیں۔ اللہ کا ذکر سنکر جن کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کے حکم سنتے ہیں۔ تو اون کے ایمان زیادہ ہوتے ہیں اور وہ خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس آیت میں کامل الایمان لوگوں کا ذکر ہے۔ اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان حدیثوں کے ایک ایک کام پر باب باندھا ہے۔ یہاں تک کہ راستہ صاف کرنا بھی ایمان میں داخل کیا ہے۔ اگر یہ مراد ہو کہ یہ کام اصل ایمان کے اجزاء ہیں۔ تو انتفاء جزئیہ سے انتفاء کل ثابت ہوکر مطلق ایمان کی نفی ثابت ہوگی۔ تو کہا جائے گا کہ جو شخص راستے سے اینٹ پتھر نہ ہٹائے۔ وہ بے ایمان ہے۔ جیسا ایک مدتبع اور مدت کی بیوی پر طلاق ہے تو کیا اتنے سے چھوٹے کا ہٹنے پر طلاق ہوگی؟ کوئی نہیں کہتا۔ ہاں کمال ایمان میں نقصان ضرور آئیگا مگر اصل ایمان میں نہیں (مفصل فتح الباری ملاحظہ ہو)

س نمبر ۵۳[1] ماہ محرم میں علم یا پنجہ جو پیتل تانبہ وغیرہ کا ایسا وہ کرتے ہیں اوسکو ہر قسم کے نقش و نگار کئے ہوئے کپڑے باندھتے ہیں جسکو اس ملک دکن میں ڈھٹیاں کہتے ہیں وے ڈھٹیاں کو یہاں کے سوداگر لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں۔ انکی خرید و فروخت جائز ہے یا منع

ج نمبر ۵۳۔ ان کی خرید و فروخت کرنا مثل شرک کے۔

[1] سوال نمبر ۵۲-۵۳ بہت عرصہ کے ہیں۔ مگر کاغذ گم ہوگیا تھا اس لئے جواب دینے میں دیر ہوئی سائل صاحب معاف فرمادیں (اڈیٹر)

متفرقات

جنگ یورپ کے نقصان کا اندازہ ایک امریکن ماہر جنگ نے تخمینہ کیا ہے کہ اخیر اکتوبر تک فریقین جنگ کے ۲۰ لاکھ نفوس کام آئے ہیں۔ ابھی نومبر اور دسمبر کے مہینے علاوہ ہیں حالانکہ ان دو مہینوں میں لڑائی کی شدت رہی ہے۔ تاہم اگر رفتار جنگ برابر بھی سمجھی جائے۔ تو اوس حساب سے اس مدت میں بھی دس لاکھ سے تو کم کام آئے ہونگے۔ لڑائی کی ہولناکی کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ بندوقوں کے فیر کم ہوتے ہیں عموماً توپ کے گولے چلتے ہیں۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ دیکھتے ہوئے توپ کے ایک گولہ سے ۲۷ آدمیوں کا جسم ریزہ ریزہ ہوکر اڑ گیا۔ (العظمۃ للہ)

سیتا مڑہی کے مقدمہ کا خاتمہ ناظرین کو علم ہوگا۔ ہن مقدمہ میں مسلمانوں کی طرف سے قربانی البقرہ کے استحقاق کا دعوے تھا۔ وہ دعوے ہائیکورٹ کلکتہ میں بحق مسلمانان فیصل ہوا۔ تو فریق ثانی نے ولایت کی پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی درخواست کی۔ قاعدہ ہے کہ ولایت میں اپیل کی درخواست کو پہلے ہائیکورٹ کے جج دیکھتے ہیں بھیجنا از روئے قانون جائز جانتے ہیں۔ تو بھیجنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

خبر آئی ہے کہ ججان ہائیکورٹ کلکتہ نے اس درخواست کو نہ بھیجنے کا فیصلہ کرکے ہمیشہ کیلئے اس تنازعہ کا دروازہ بند کردیا۔ شکر ہے اوس لاح کے مسلمانوں کو چین ہوا۔ الحمد للہ

مولانا شبلی مرحوم کے انتقال کے متعلق مولوی ابو حامد محمد عثمان صاحب بنگلوری نے چند اشعار لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے ؎

شبلی از اسہال خونی فوت شد
موت شبہا موت شبلی بگمیاں*

کتاب سیرت نبوی جو مرحوم نے بیگم صاحبہ بھوپال کے زیر حفاظت تصنیف کرنی شروع کی تھی بحکم صاحبہ اوس کی تکمیل جناب مولوی حمید الدین صاحب

بی اے عمزاد برادر مرحوم اور مولوی سید سلیمان صاحب کے سپرد ہوئی ہے۔ امید ہے جلدی تکمیل ہوجائیگی۔

جنازہ غائب اور دعاء مغفرت میری ہمشیرہ فوت ہوگئی (ابراہیم از باٹکی پور)

میرا بھائی انتقال کرگیا۔ انا للہ۔ (اسمٰعیل ابو از رنگون)

مستری نور الدین کی اہلیہ محترمہ فوت ہوگئی انا للہ۔ (محمد نذیر از آسنسول)

ناظرین سے دعا ہے کہ ان مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس راولپنڈی

جو اصحاب کرام کانفرنس کے جلسہ راولپنڈی میں تشریف لانے والے ہیں۔ ان کی خدمت میں اس امر کے گذارش کرنیکی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ راولپنڈی میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہر ایک صاحب کو اپنے پہننے کے کپڑے اور بستر کافی گرم ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔ مسلمانان راولپنڈی کو اس امر کا پختہ یقین ہے۔ کہ یہ سردی کی زیادتی ان کے محترم و معزز برادران دین کو راولپنڈی کے جلسہ میں تمام اطراف ہندوستان سے کثرت کے ساتھ تشریف لانے اور جلسہ کو نہایت پررونق اور نتیجہ خیز بنانے اور مغربی ہندوستان کے اپنے مسلمان بھائیوں کو ملاقات کا موقع دینے سے مانع نہ ہوگی۔ اور راولپنڈی کا مسلمانان ہندوستان کی باہمی واقفیت اور مؤانست کے دائرہ کو بہت وسیع کرنے والا ثابت ہوگا۔ اور مسلمانان ہندوستان کو اسی امر کے معلوم کرنے کا موقع ملے گا۔ کہ گو راولپنڈی کوئی تاریخی یا تجارتی مقام نہیں ہے۔ لیکن وہ ایک ایسی آبادی کا مرکز ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد نوّے فی صدی سے بھی زیادہ ہے۔ اور وہ ایسی اقوام کی نسلیں ہیں۔ کہ اگر ان کی تعلیمی بہبودی پر توجہ سے کی جائے۔ تو ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسلمانوں میں ایک قابلقدر اور ذی لیس کا رآمد اضافہ ہوگا۔

انعقاد جلسہ کی تاریخیں ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر مقرر ہوئی ہیں لیکن باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال کا انتظام ۲۶ دسمبر کی صبح سے شروع کردیا جائے گا۔ اور اس وقت سے ان کے لئے کھانا تیار کرایا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب ۲۶ دسمبر سے پیشتر تشریف لانے والے ہونگے۔ اور اطلاع فرمائیں گے۔ تو استقبالیہ کمیٹی ان کی خدمت کا انتظام حسب اطلاع کردیگی

کھانے کا انتظام اس سے پیشتر جس ٹھیکہ دار کے ساتھ ریلیجی تجویز کی گئی تھی۔ اور اعلان کیا گیا تھا۔ اسمیں کامیابی نہیں ہوئی۔ اور اس امر کو ملحوظ رکھنے پر کہ کھانے کی جنس نہایت اعلیٰ قسم کی ہو اور کوئی شکایت کسی قسم کی پیدا نہ ہو۔ اب یہ معلوم ہوا ہے اور یہی قرار دیا گیا ہے۔ کہ درجہ اول کھانے کی قیمت بارہ آنے فی وقت ہوگی۔ اور درجہ دوم نیز نوکروں کے لئے پانچ آنے فی وقت۔ اور انگریزی کھانے کی قیمت تین روپے یومیہ ہوگی۔ استقبالیہ کمیٹی معزز مہمانوں کی آسائش کا انتظام کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھے گی۔ اور یہ امر انکی مشکوری کا باعث ہوگا۔ کہ تشریف لانیوالے حضرات راولپنڈی پہنچنے کے وقت سے استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری کو اطلاع فرمادیں گے

(خاکسار سراج الدین احمد بیرسٹرایٹ لا سکرٹری استقبالیہ کمیٹی راولپنڈی۔)

دوا دمہ ۲۰ نومبر کے پرچہ میں کسی نے دمہ کی دوا پوچھی ہے۔ یہ شایع کردیجئے مجرب ہے۔

بانس کی پتی دو تولہ شہد خالص ۴ تولہ۔ اول بانس کی پتی کو آدھ سیر پانی کے ساتھ پیس بعد اوس کے شہد خالص ۲ تولہ ملاکر خوب ملاکر وقت صبح پیا کریں انشاء اللہ دو ہفتہ میں مرض دور ہو جائیگا والسلام

(خاکسار عبد الرحمن خان سرور بنارس)

* من مات في البطن فهو شهيد (رواه مسلم) منہ

انتخاب الاخبار

افسوس ہے کہ بنگالی زبان کے اخبار محمدی کلکتہ سے ۵ ہزار کی ضمانت طلب ہوئی ہے (اخبار محمدی کا ذکر ہے)

افسوس ہے کہ امرتسر میں پھر طاعون نمودار ہے

گورنمنٹ ہند نے کماگاٹا مارو جہاز کے مسافروں کو جو ہنگامہ بج بج کے الزام میں گرفتار تھے۔ رہا کر دیا

امریکہ کے اخباروں میں جو یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ بقول لارڈ کچنر جنگ تین سال تک جاری رہے گی اسکی سرکاری طور پر تردید ہو گئی۔

۸ دسمبر کو جزائر فاک لینڈ (جنوبی امریکہ) کے قریب انگریزی جنگی جہازوں نے ۵ جرمن جنگی جہازوں کو مصروف پیکار کر کے ان میں سے چار کو غرق کر دیا اور ایک بھاگ گیا جسکا تعاقب کیا جا رہا ہے

لوڈز کو جہاں روسی اور جرمن فوجیں مصروف پیکار ہیں۔ روسیوں نے خالی کر دیا۔ اور جرمن اسپر قابض ہو گئے

روسی بیان ہے۔ کہ لوڈز کو خالی کر کے پیچھے ہٹتے وقت ہمارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا

جرمن کہتے ہیں۔ کہ لوڈز کو روسیوں نے سخت نقصان اٹھا کر خالی کیا ہے۔

جرمنی میں جو تازہ فہرست مقتولین اور مجروحین کی شایع ہوئی ہے۔ اس میں نقصان کی تعداد ۷ لاکھ ۵۸ ہزار ۴ سو ۸۲ ہے۔

ملک سویڈن کے تین تجارتی جہاز جرمنی لنگروں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔

جرمنی کے ایک مسلح تجارتی جہاز نے ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

سباستپول (واقع روس) کی خبر ہے کہ ترکی جنگی جہاز ایک بحری سرنگ سے ٹکرا گیا۔ جس سے اسے ایسا سخت نقصان پہنچا ہے۔ کہ وہ بصد مشکل قسطنطنیہ پہنچ سکا۔

صوفیہ (دارالخلافہ بلغاریہ) میں خیال ہے۔ کہ جہانتک ہو سکا۔ بلغاریہ غیر جانبدار رہے گا۔

جرمنی اور آسٹریا کی فہرستوں سے پایا جاتا ہے کہ گذشتہ چار ماہ میں ان کے نقصانات کی روزانہ اوسط بیس ہزار رہی ہے۔

سرویہ کی وزارت نے استعفا دیدیا ہے۔ ایم پے سکن بحیثیت وزیر اعظم نئی وزارت مرتب کر رہے ہیں

سرویوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آسٹریا کے دو جیش شکست کھا کر بدحواسی سے بھاگ گئے۔ اور ان کے دس ہزار قیدی۔ پچاس توپیں اور کثیر التعداد گولی بارود سرویوں کے ہاتھ آیا

آسٹریا نے اپنی سرکاری مراسلات میں اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ سرویہ کی زبردست فوجوں کے اندر گھسنے میں آسٹروی فوج کو ناکامی ہوئی۔ اور وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئی۔

آسٹریا کی سرکاری اطلاع میں اس بات کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ آسٹروی سپاہ نے روسیوں کو مقام ویلیزے سے بھگا دیا ہے

انگریزی ہوا بازوں نے انٹورپ پر اشتہار پھینکے۔ اشتہاروں میں لکھا تھا۔ کہ باشندگان شہر ۱۲ دسمبر کو انٹورپ میں اتحادی افواج کے داخلہ کے منتظر رہیں۔

انٹورپ میں جرمن ۲۵ ہزار تازہ دم فوج بھیجنے والے ہیں

بیرن کیاتو نے جاپانی پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ جرمنی کو الٹی میٹم بھیجنے کی یہ وجہ تھی۔ کہ کیاچو جرمنی سے واپس لیکر اسے پھر مشرق سے منسلک کیا جاوے۔

لارڈ ہالڈین نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم فرانس کی شاندار سپاہ کے پہلو بہ پہلو اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اور آخر دم تک لڑتے رہیں گے۔

قیصر جرمنی گو علیل ہے۔ مگر فوجی رپورٹیں برابر سنتا ہے۔

نیویارک (امریکہ) میں ممالک یورپ کے خاردار تاروں کی جو لڑائی میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس قدر مانگ آئی ہے۔ کہ اس تار کو تیار کرنے کے لئے جدید کارخانے قائم کئے گئے ہیں

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ فتحی بے نے شدید مقاومت کے بعد اطاعت قبول کر لی ہے۔

انگریزی فوج نے زخمیوں کے علاوہ ۱۱ سو سپاہی اور ۹ توپیں گرفتار کیں

رپورٹ کی گئی ہے۔ کہ جرمن اب دوز کشتیوں نے دو مرتبہ ڈوور کی بندرگاہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر انہیں پسپا کیا گیا۔ لیکن محکمہ بحری کو اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

روسی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ انہوں نے سرائے اور کرشکال پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکی فوج جانبازی سے مقابلہ کرنے کے بعد وان کی سمت بھاگ گئی

جرمنوں نے ییپرس کے گرجا گھر اور قدیم کلاتھ ہال کو اپنی بھاری توپوں کی مدد سے تباہ کر دیا۔

کیفٹ (روس) کے قلعہ میں اب تک ۱ لاکھ ۴۰ ہزار ۳ آسٹروی اور جرمن سپاہی ۲½ ہزار افسر قیدی اب تک پہنچ چکے ہیں۔

یونانی اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم یونان نے ترکی سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر ترکی میں سکونت رکھنے والے یونانیوں کو تکلیف پہنچی۔ تو اس سے ہر دو ممالک کے دوستانہ تعلقات کا رشتہ از سر نو قائم کرنے میں دقت پیش آئے گی۔

کہتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم رومانیہ نے انگلستان میں ایک شخص کو چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ رومانیہ اتفاق ثلاثہ کے ساتھ شامل جنگ ہوگا لیکن اس میں تاریخ شمولیت نہیں لکھی۔

ولیعہد انگلستان کو میدان جنگ کی فوج میں لفٹنٹ کا عہدہ عطا ہوا ہے

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ کونٹ تیزا وزیر اعظم ہنگری نے جرمنی میں قیصر سے ملاقات کے وقت کہا تھا۔ کہ اگر تین جرمن آرمی کور ہنگری کی مدد کو نہ پہنچے۔ تو میری وزارت مستعفی ہو جائے گی۔

بم کیس کلکتہ کے ملزم نگیندرا نے اب تک کوئی اظہار نہیں دیا۔ اور جس بیان کو اس سے منسوب کیا جاتا ہے وہ

ترکی جنگ کی خبر سینی آئی کو یقین ہے کہ وہ بھی مشغول پیکار ہے۔

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

محبوب دافع جریان و احتلام

ان محبوب کا علاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرتے ہیں علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عہ

طلا اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے۔ قیمت ہر عہ

تپ لرزہ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲/

شربت دافع بواسیر خونی بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے قیمت فی بوتل ۳/

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین

یہ کتاب بجا طور سے اہل اسلام کی آنکھوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی۔ واعظین کو بہت مفید خصوصاً مدارس اسلامیہ کے طلبہ کو جو بغرض مہارت وعظ ایسی کتب کی تلاش میں رہتے ہیں ۔ از حد سود مند ہے۔ اس میں دس بیان ہیں اور ہر بیان پہلے قرآن عظیم کی اس آیت کریمہ سے کہ جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و بزرگی عیاں ہوتی ہی شروع کیا گیا ہے اور اس کا مختصر شان نزول اور اس کے متعلق حکم و نکات لطائف و اشارات بیان کئے گئے ہیں اور اثناء بیان میں اسی آیت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف فضائل خصائل و شمائل در احادیث و روایات صحیحہ و مواعظ و اشعار رائقہ لائے گئے ہیں اور موقع بموقع برائے دلچسپی ناظرین و سامعین مثنوی مولانا روم ملا کی کچھ جس سے ہر بیان کا لطف دوبالا ہو گیا۔ حجم کتاب ۴۶۰ صفحہ قیمت فی جلد ۸/ علاوہ محصول۔ درخواست میں اخبار کا حوالہ دو

مولوی محمد حشمت علی پانس بریلی محلہ گندہ نالہ

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرورکائنات محض امی تھے لیکن جنکو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے ہاتھ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہوا جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہوگئیں جو حج کو گئے تو راستے میں انگریزوں نے انکو دعوت دی جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے جن کے ہاتھ پر مالدار ہندو سکھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات سننے کے لئے ہوں تو مصنف کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرماویں۔

قیمت علاوہ محصولڈاک صرف ۱۲/

ملنے کا پتہ مینیجر صوفی پنڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تفسیر ثنائی (اردو) پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ بیچ میں جا بجا مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں لیسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں چھ جلدیں طبع شدہ ہیں

جلد اول	سورۃ فاتحہ تا بقرہ	قیمت عار
" دوم	سورۃ آل عمران و نساء	" عار
" سوم	سورۃ مائدہ۔ انعام۔ اعراف	" عار
" چہارم	تا سورۃ نحل ۱۴ پارہ	" عار
" پنجم	تا سورۃ فرقان	" ۱/۸
" ششم	تا سورۃ یٰسین	" عہ

چھ جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے مع محصول للعہ

الانصاف فی حق الاحناف۔ احناف کے جواب میں۔ قیمت ۳/

سیرۃ البخاری۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ کی سوانح عمری۔ قیمت عہ

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مولفہ مولوی شبلی عہ

البرہان العجاب۔ فاتحہ خلف کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۴/

اے گائڈ ٹو پرشین ٹک رولس اینڈ یلپور لز

اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالج کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۱۰/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ مدلل بحث قیمت ۳/

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ قیمت ۴/

ترک وید۔ غازی محمود (دھرمپال) کی تازہ تصنیف جس میں ویدوں کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت ہے قیمت ۲/

ملنے کا پتہ

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۱۲/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑہاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ۔ ریزش و سرگرمی سینہ کو دفع کرتی ہے جریان یکی اور وجع سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو قوی اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد عورت ۔ بوڑھے بچے جوان کو مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ ؎ دو چھٹانک ۱؎ پاؤ بھر ۲ ؎ معہ محصول ڈاک

ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادت

جناب حکیم عبد الغفور صاحب امام باڑہ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں حضور سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے ۔ اس لئے میں آج ایک اپنے دوست کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک چھٹانک مومیائی ذیل کے پتہ سے بھیجدیں ۔ (۲۸ نومبر ۱۹۱۴ء)

جناب محمد اعظم احمد صاحب مؤذن جامع مسجد ٹانڈہ برہما سے تحریر فرماتے ہیں ۔ ایک دوست نے ایک مرتبہ مومیائی آپکے کارخانہ کی مجھکو دیا جسکا اسقدر اثر ہوا کہ وہ مومیائی بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ۔ براہ کرم پاؤ بھر بذریعہ ویلیو جلد بھیجیں ۔ انشاء اللہ اور بھی جلد طلب کروں گا ۔ (۲۱ ۔ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے

حضرت مولٰنا اسمٰعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

نادر حالات مفید واقعات و مکتوبات

جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات محض اُمّی تھے ۔ لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی ۔ جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے ۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے ۔ جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے ۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آگیا اور جنگ سے تائب ہوا ۔ جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تھے ۔ تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا ۔ جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے تصحیح پاکر رفض سے تائب ہوا ۔ جن کی دعا سے دلوانے ہوشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں ۔ جو حج پر گئے ۔ تو راستہ میں انگریزوں نے کشتی دی ۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے جن کے ہاتھ پر ایک سالار ہندو سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا ۔ اسی ضمن میں مولانا اسمٰعیل صاحب شہید اور مولانا عبد الحی کے حالات بھی مذکور ہیں ۔ جو نہایت دلچسپ ۔ مفید اور سراپا نصیحت ہیں ۔

ضخامت ۔ قیمت دو روپے ۔ خریداران اہلحدیث سے ۱؎ ۸؍

تقلید اور عمل بالحدیث

اس میں سات تذکرے ہیں (۱) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۲) ان چاروں مذاہب کی پابندی کا کس طرح سے کب ہوئی ۔ (۳) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ ۔ (۷) قول فیصل بہ نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر ۸؍

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈہاب کھٹیکاں

ناظم بیوٹ پرنٹنگ ورکس لاہور میں ٹھاکر لال گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاضل مالک نے شائع کیا ۔

یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۸ — جلد ۱۲

امرتسر - مورخہ ۷ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے - اور ناپسند مضامین بجز محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے -

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔
روسار وجاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔ ۔۔
ششماہی ۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے -

امرتسر میں میونسپل الیکشن

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

حکومت خود اختیاری کی پہلی منزل میونسپل کمیٹیاں ہیں جو عرصہ ہوا - لارڈ رپن کی فیاض گورنمنٹ نے دیسیوں کے شہری انتظامات کے لئے عطا کی تہیں - لارڈ موصوف نے اس تجویز میں جو دیسیوں پر احسان کیا تہا - علم سیاست کے جاننے والوں سے مخفی نہیں مگر آج تک ہم نے اس میں کہاں تک ترقی کی - اس کے ثبوت کے لئے ہماری میونسپل کمیٹیوں میں لائق ممبروں کا وجود کافی دلیل ہے - نہ اون ممبروں میں کافی تعداد علمدار ممبروں کی ہوتی ہے - نہ صاحب الرائے معاملہ فہم - بلکہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں - جن کو اور تو اور میونسپلٹی کے قواعد کا بہی پتہ نہیں ہوتا - اس لئے بسا اوقات رائے دہندے ہیں کچھ کا کچھ کہہ جاتے ہیں

گورنمنٹ نے لوکل سلف اس لئے دیا تہا - کہ رعایا کے لوگوں کو ممبران کے انتخاب کی قابلیت پیدا ہو مگر ان کی قابلیت کا حال یہ ہے - کہ سالہا سال سے امرتسر میں انتخاب ہی نہیں ہوتا - پھر کیا ہوتا ہے ؟ صرف یہ کہ ووٹروں کو پرچے تقسیم ہوتے ہیں - تو امیدواروں کی طرف سے اون پر مختلف قسم کے طریقوں سے دباؤ ڈالکر پرچے وصول کرلئے جاتے ہیں - جو مجلس میں ایک جگہ شمار کرکے باہمی حساب سے ممبران آپ ہی منتخب ہوکر رپورٹ کردیتے ہیں - جسکو حکام بہی اپنے آرام کی خاطر جائز جانکر منظوری دیدیتے ہیں - یہ ہے امرتسر کے سالہا سال کے الیکشن (انتخاب) کی صورت کیا لارڈ رپن کا منشا یہی تہا ؟ ہرگز نہیں

اسلئے سنا جاتا ہے - کہ امرتسر کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر مسٹر کنگ نے اس کی کچہہ اصلاح کی ہے یعنے یہ قانون بنایا ہے - کہ پرچے قبل از وقت نہ ملا کریں - بلکہ ہٹیکٹ اوسی روز ملا کریں - جو رائے دینے کا دن ہو - جس کی صورت یہ ہے - کہ ادہر لیں اور اندر ہی دوسری طرف دیکر باہر نکل جاویں - اس اصلاح سے وہ خرابی تو امید ہے رک جاویگی - مگر ابہی امرتسر کے الیکشن میں ایک بڑی بہاری خرابی ہے جس کی طرف ہم صاحب ڈپٹی کمشنر کو اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں -

پنجاب کے شہروں میں انتخاب کے طریقے مختلف ہیں امرتسر میں یہ طریقہ ہے - کہ ہندو ہندو کو اور مسلمان مسلمان کو ممبر منتخب کرے - بہت اچہا مگر یہ دستور قابل اصلاح ہے - کہ ایک ممبر کو سارے شہر کے لوگ رائے دے سکتے ہیں - اس میں امیدواروں اور رائے دہندہ لوگوں کو تکلیف ہے - سب سے پہلے ہم رائے دہندوں کی تکلیف کا ذکر کرتے ہیں ایک رائے دہندہ ہر سار سے امیدوار زور دیکر

سیرۃ الفاروق - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری مؤلفہ مولانا شبلی

اوسکو پریشان کردیتے ہیں۔ اوس کی مثال بالکل
اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

مجھ کس سے کہوں دل میں تو ہوتا ہے یہ آقاتل
کس کس کو چھری کو، بانک کو، خنجر کو، سنگال کو

انتخاب کے بعد رائے دہندگان کو کوئی کام ہو تو کسی خاص ممبر سے اپنا تعلق نہیں پاتے۔ کہ اوسکو اپنی تکلیف سنا سکیں ممبران کو یہ تکلیف ہوتی ہے۔ کہ سارے شہر کے رائے دہندگان سے ملنا اور کہنا پڑتا ہے۔ لہذا انتخاب جب ممبر بنتے ہیں۔ تو تمام شہر کے رائے دہندگان اُن پر اپنا استحقاق جتاتے ہیں۔ کسی کی طرف توجہ نہ کریں تو اونکی بدنامی ہوتی ہے۔ غرض وہی ہوتا ہے۔ جو اتنے بڑے تعلق کی صورت میں ہوتا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر امرتسر کے الیکشن کا انتظام بھی مثل لاہور۔ وغیرہ شہروں کے کردیا جاوے کہ شہر کے چند حصے کئے جاویں۔ ہر حصے میں اوسی کے مطابق ممبر ہوسکیں۔ مثلاً آٹھ ممبر ہوتے ہیں۔ تو شہر کے آٹھ حصے کرکے ہر ایک حصہ سے ایک ممبر لیا جاوے جو امیدوار اوس حصے کی طرف سے منتخب ہو۔ اوس حصے کا ممبر سمجھا جاوے۔ اس میں رائے دہندگان کو بھی آسانی ہے۔ اور ممبران کی ذمہ داریاں بھی وسیع نہیں ہونگی

مسٹر ٹنگ جیسے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر سے امید ہے۔ کہ اس خرابی کی طرف بھی توجہ کرینگے۔

اسی طرح امیدواروں اور رائے دہندوں کی حیثیت کا قانون بھی قابل ترمیم و لائق اصلاح ہے۔ جس کی بابت ہم نئے قانون (جو ابھی تک شایع نہیں ہوئے) دیکھکر مناسب عرض کریں گے۔

دعوئے نبوت و مہدی آخر الزمان ہے جو نے مرزا قادیانی کے علاوہ محمد علی باب دبہائی نے شد و مد سے کیا تھا اور مسٹر انگریزی خوان شامل ہو رہے ہیں۔ اگر اس مذہب پر کسی صاحب نے کچھ لکھا ہو یا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرما دیں

(صوفی خریدار اخبار)

قادیانی مشن

خواجہ کمال الدین کی آمد پر قادیان میں سناٹا

مرزائی جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب ایک خاص شخصیت رکھتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ قادیانی جماعت اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے لیکچرار جب تقریر کرتے ہیں۔ تو اونکی تقریروں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ جو ہمارے سلسلے کی سچائی کی دلیل ہے۔

ان لیکچراروں میں چوٹی کے لیکچرار خواجہ کمال الدین تھے۔ ہم بھی مانتے ہیں [illegible] صاحب اچھے لیکچرار ہیں۔ گو ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ کہ آپ بے مثل ہیں۔

خواجہ صاحب کی لیکچراری سے بڑھکر اون کی وہ خدمات ہیں۔ جو انہوں نے ولایت میں اشاعت اسلام کے متعلق کی ہیں جسکا ہم کو بھی بحیثیت پنجابی ہونے کے فخر کرنا چاہئیے۔ مگر باوجود اس بے مثال خدمت کے خواجہ صاحب عرصہ تین سال کے بعد جب لاہور آئے۔ اور قادیان گئے تو سی اوسی روز آپ کا لیکچر ہوا۔ جس وقت وہ لیکچر دے رہے تھے۔ قادیانی پارٹی کی طرف سے جلسہ گاہ کے باہر ایک اشتہار تقسیم ہو رہا تھا جس کا مشتہر مرزا صاحب کے اثر صحبت سے الہامی ہے۔ آپنے بہت سے الہامات لکھے ہیں منجملہ خواجہ صاحب کے متعلق یہ لکھا ہے۔

"ایک رات خواب میں دیکھا۔ کہ جماعت کے بہت لوگ جمع ہیں جن میں سے چند آدمی میں پردہ میں بیٹھے دریافت کیا یہ کون ہیں۔ جواب ملا یہ حضرات مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتے۔ جیسے خواجہ صاحب کو سرے سے ہی حضرت صاحب پر ایمان نہ تھا"

ہم نے سمجھا یہ اشتہار ایک شخصی رائے ہے قادیان کے دربار خلافت کی آواز کو سننا چاہئیے۔ لہذا انتظار اخبار الفضل آیا۔ تو خواجہ صاحب کے آنے یا اونکی خدمات کا ذکر تک نہ پایا۔ ہاں اون کے ذکر نہ کرنے کی وجوہات میں ایک مفصل مضمون ملا۔ جو بالاختصار درج ذیل ہے۔

ہمارے تعلقات کس کے ساتھ ہوں؟ وہ کتاب حکیم جو ہماری زندگی کے لئے رہنما ہے۔ اور جو ایسا نور ہے۔ کہ جس کی روشنی میں ہم بے کھٹکے منزل ہستی کو طے کرسکتے ہیں۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ﴿وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ کہ تم ظالموں کی طرف ذرا بھی مائل نہ ہو ورنہ تمہیں بھی وہ آگ چھو جائے گی جس میں وہ خود پڑے ہیں۔ یعنی اگر تمہارے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن کے اعمال یا ایمان میں کسی قسم کی بھی نجاست یا نقص ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ ان تاثیرات سے تم بھی متاثر ہو۔ اور پھر انجام کے لحاظ سے تم ان نتائج میں شامل ہو گے جن میں وہ ظالم خود گرفتار ہونے والے ہیں پس ہماری مواکلت۔ مجالست و مواانست۔ ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ کے مطابق اپنی جیسے ہی چاہئیں۔ جو صاحب ایمان ہوں اور جو ایک دوسرے پر نیک اثر ڈالیں اور باہمی ارتباط اور اتحاد سے روحانیات میں ترقی کرسکیں۔ نہ ان لوگوں سے جن کی صحبت ایک زہر کا اثر رکھتی ہے۔ اور جن سے ایک گھڑی کا تعلق بھی نیست سالہ نیکیوں کو داغدار بنا دے سکتا ہے پس ہمارے بھائیوں کو چاہئیے کہ وہ ہر وقت چوکس رہیں۔ اور اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ثانی کرتے رہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لئے کوئی مصیبت پیدا کر رہے ہوں۔ شیطان کے حملے کئی رنگ میں ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک وہ حملہ ہے۔ جو نیکی کے لباس میں اور اپنا بن کر ہو۔ ہمارے باوا آدم پر بھی جو حملہ ہوا وہ بھی اسی رنگ میں ہوا۔ کہ ابلیس ان کے پاس خیر خواہی کا لباس پہن کر آیا ﴿وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ﴾۔ اور کہا کہ ﴿هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ﴾ کہ میں تجھے ایسی حکمت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو کبھی تباہ نہ ہو۔

حالانکہ جس بات کی طرف وہ انہیں لے جانا چاہتا تھا۔ وہ سراسر تباہی انگیز تھا۔ اللہ کے فضل نے دستگیری کی اور حضرت آدم اس خوفناک منصوبہ سے بچ گئے۔ شیطان کے حملے ابھی ختم نہیں ہوئے۔ کہ وہ لاحتنکن ذریتہ۔ کہہ چکا ہے۔ لیکن ایک ہی ہتھیار ہے اور ایک ہی کاری حربہ ہے۔ جو اس کے کسی داؤ کو چلنے نہیں دیتا۔ وہ کیا ہے لاحول اور بدصحبت سے بچنا۔ اور اپنے آپ کو کسی صادق کے قدموں میں ڈالنا۔ ہماری جماعت کے افراد کے لئے بشارت کا مقام ہے۔ کہ ان کا تعلق ایک ایسے صادق سے ہے جو برگزیدگی اور نبوت کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے۔ پھر اس کی وفات کے بعد وہ بے پناہ نہیں بلکہ اپنے آپ کو ایک حصن حصین میں رکھتے ہیں۔ لاحول کے پستول سے ہر وقت انہیں مسلح رہنا چاہیے اور دعاؤں میں مشغول کہ یہی راہ ہے شیطانی حملات سے بچنے کی۔ ہر وہ بد روح جو خدا سے دور ڈالنے والی ہے یا کسی صادق کے مقرر کردہ مرکز سے قطع تعلق کا مشورہ دینے والی اس سے دور رہو۔ اور اس کی قسموں اور خیر خواہانہ نرم باتوں میں نہ آؤ۔ کہ ان کی زبانوں پر شہد ہے۔ مگر دلوں میں زہر۔ تم ان کی شکلیں دیکھتے ہی انہیں پہچان جاؤ اور جس قدر بھی جلد ممکن ہو۔ ان سے اپنے آپ کو بچا لاؤ۔ کہ جس راہ پر وہ تمہیں چلانا چاہتے ہیں۔ وہ جہنم کو لے جانے والی ہے تم اپنے آپ کو اس راہ پر ثابت قدم رکھو۔ جو تمہارے لئے خدا نے مسیح موعود کے وقت اور پھر اس کی وفات کے بعد معاً نمایاں کی۔ اور جس پر چل کر تم نے آج تک سکھ پایا کیونکہ انشاءاللہ آئندہ بھی تمام آرام اور سکھوں اور راحتوں کی ضمانت اسی میں ہے کہ تمہارا تعلق کسی ایک خدا کے مقرر کردہ* سے ہو۔ اور ہر مصیبت و ابتلا کے وقت اس کی حفاظت میں اس طرح آسکو۔ جس طرح کہ مرغی کے پروں کے نیچے بچے آجاتے ہیں۔ کیونکہ جو بھیڑیں ایک چرواہے کی ضرورت نہ سمجھیں اور اپنے آپ کو ایک سبزہ زار میں پاکر بالکل بے پرواہ ہو جائیں۔ ضرور ہے۔ کہ وہ ناگاہ کسی وقت کسی بھیڑئیے کے حملے سے ہلاک ہوں۔ جو شاخ ابھی موجودہ سرسبزی پر پھول کر کے آئندہ کسی جڑ سے اپنا تعلق نہ رکھے وہ آخر ایک روز خشک ہوگی۔ بس میرے پیارو۔ میرے دوستو۔ میرے عزیزو۔ تم ہوشیار رہو۔ اور اپنے امور کی ہدایات پر کاربند ہو جاؤ۔ جو انتظام اور طریق عمل اس نے تمہارے لئے پسند کیا۔ وہی بہتر ہے۔ اس کے سوا جو تجویز ہے۔ وہ بظاہر کیسی خوشنما نظر آئے۔ اسے کبھی اختیار نہ کرو۔ کہ اس میں تمہاری ہلاکت ہے۔ جن لوگوں سے اس نے تمہیں قطع تعلق کے لئے کہا۔ ان سے قطع تعلق ہی رکھو۔" (الفضل ۳۔دسمبر ۱۹۲۴ء)

اہلحدیث۔ اس مضمون کا صاف مطلب ہے۔ کہ خواجہ کمال الدین اور ان کی لاہوری پارٹی بلکہ جتنے لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے خلیفہ ثانی قادیانی سے بیعت نہیں کی۔ وہ سب اس آیت میں داخل ہیں۔ جو ظالموں کے حق میں وارد ہے۔

لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا۔ اس کا جواب ہم کیا دے سکتے ہیں خواجہ صاحب اگر خلیفہ قادیان سے بیعت نہ کرنے سے ظالم ہیں۔ تو ہم رسول قادیان کی علیحدگی سے اظلم۔ اس لئے ہمارا جواب کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔ مناسب ہے کہ لاہوری پارٹی خود ہی جواب دے۔

قابل غور نکتہ کہ ہاں خواجہ صاحب اور ان کی جماعت کیلئے ایک قابل غور نکتہ ہے۔ جو رہ رہ کر ہمارے قلم سے نکلتا ہے۔ جناب حضرت مسیح علیہ السلام کا قول اناجیل میں منقول ہے۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ عربی مثال۔ الثمر تنبئ عن الشجرۃ۔ اس کی تصدیق کرتی ہے مرزا صاحب اور مرزائی جماعت ہمیشہ اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے اثر صحبت سے جماعت ایسی صلحا، ایسی نیکدل ایسی اسلام سے منور ہے کہ طبقہ اول (صحابہ) کا نمونہ ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھا تھا۔ جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگا۔ وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جائیگا۔ (بہت خوب) مگر آج جو خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی کی نسبت ایسے ذریں موقع پر جس پر تمام اہل اسلام خواجہ صاحب کی خدمات پر نظر کرکے انکو عزت سے یاد کرتے اور فخر سے یاد کیا۔ قادیانی پارٹی سے اس قسم کا سلوک جو مندرجہ بالا اقتباسات سے پایا جاتا ہے۔ کہاں تک ان کی وسیع النظری اور اسلامی ہمدردی اور نور نبوت سے نورانیت کا ثبوت دیتا ہے؟ یہ ایک نکتہ قابل غور ہے۔ حالانکہ وہ جماعت ہے جسکو مرزا صاحب سے بہت گہرا تعلق نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی بھی ہے۔ تو کیا مخالفین مرزا صاحب کو یہ کہنے کا حق ہے کہ وہ اس رائے پر بضد مصر رہیں۔ کہ خود مرزا صاحب بھی کم و بیش اسی قسم کی وسیع النظری رکھتے تھے۔ فافہم وتدبر۔

خلافتِ حضرت علیؓ اور آیت انفسنا

اس عنوان کے ذیل میں اہلحدیث مجریہ ۴۔دسمبر میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ شیعہ نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالیٰ نے جناب مرتضیٰ رضؓ کو آنحضرت (صلعم) کا نفس کہا ہے۔ اس لئے جناب مرتضیٰ خلیفہ بلافصل ہیں۔

اس کے جواب میں فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے آیات قرآنیہ کی شہادت سے کہا کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ لیکن اڈیٹر اصلاح شیعہ کی ان آیات سے تسلی نہیں ہوئی۔ وہ ان آیات کے بعد لغت عرب سے سننا مانگتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں عرب کے لغات اور ان کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شائع ہیں۔ مہربانی فرماکر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا۔"

* یعنی خلیفہ قادیانی سے بیعت نہیں کرتے (اہلحدیث)

شیخ سعدی مرحوم کے قول ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نہ رہی
آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی

کے مطابق تو مناسب تھا کہ ہم خاموش رہتے لیکن اس خیال سے کہ لغتًا مراد لے ثبوت میں زیادہ قوت ہو جاتی ہے۔ ہم محض ان کا تعنت رفع کرنے کے لیے کتب لغت کے حوالے سے بھی ثابت کرتے ہیں۔ کہ اہل لغت نفس کے معنے اخ برادر بھی لکھتے ہیں۔

فن مناظرہ میں تعنت اسے کہتے ہیں۔ کہ خصم کافی دلیل کے ہوتے اس پر نقض کرنے کے بغیر دوسری دلیل کا مطالبہ کرے۔

قرآن کی آیات کے ہوتے انکو دیگر کتب کی شہادت کی ضرورت شاید اس لئے سوجھی ہوگی۔ کہ یہ قرآن مجید بوجہ اس قرآن سے مختلف ہونے کے جو غار سرمن میں امام غائب کے پاس ہے۔ قابل احتجاج نہیں ہے سبحان اللہ۔ اسی کینڈے کے لوگوں کی نسبت فرمایا ہے۔

فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون

قرآن مجید عربی لٹریچر میں حقیقۃً بے نظیر کتاب ہے خالص عربوں میں سے کسی بڑے سے بڑے معاند فصیح و بلیغ سے بھی اس کی مثل نہ بن سکی۔ اس کی عبارت کی چستی۔ اس کے الفاظ کی نشست۔ اس کے کلمات کی موزونی۔ اس کے معانی کی باریکی و بلندی۔ اس کے محاورات کی زبان زدگی۔ غرض جملہ اوصاف نے جو علم ادب میں ضروری ہیں۔ مخالفین کی زبان بندی کر کے ان کو سکتے کے عالم میں کر دیا۔ اور حیرت کے دریا میں ڈبو دیا۔ لیکن افسوس اس سے استناد و استشہاد غیر کافی جانا گیا۔ تو ایسے شخص کے نزدیک جو زبان سے اس کے کلام اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اور متقی ہونے کا دم بھرتا ہے ؎

گر مسلمانی ہمینست کہ شیعہ دارد
وائے گر پس امروز شود فردا

جی تو یہ چاہتا ہے کہ آپ کو اور فاضل اڈیٹر [illegible] صاحبان کو بنارس۔ یا دہلی میں بلاکر لغت عرب کا وہ ذخیرہ آنکھوں سے دکھاؤں۔ جس پر نفس کے معنے اخ برادر لکھے ہیں۔ تاکہ آپ یہ عذر نہ کرسکیں کہ یہ کتاب ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ نیز حضرت مولانا آپ سے ملاقات کرکے مسئلہ خلافت کے متعلق بھی ایک فیصلہ کن گفتگو کریں جس کیلئے انکو مدتوں سے ارمان ہے۔ لیکن شاید آپ ہماری دعوت کے قبول کرنے سے انکار کردیں گے۔ اس لئے دم نقد لغت کا حوالہ نقل کئے دیتے ہیں

دیکھئے جناب! اور خوب غور سے آنکھ صاف کرکے دیکھئے۔ لسان العرب مطبوعہ مصر جلد ہشتم حرف سین فصل النون ذیل مادہ نفس صفحہ ۱۱۹ سطر ۱۵ میں لکھا ہے۔ والنفس الاخ۔ پھر سطر ۲۰ میں لکھا ہے۔ واما النفس بمعنی الاخ فشاھدہ قولہ سبحانہ فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم انتہی

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ۔

میں ہوں وہی
خاکسار سیالکوٹی

میانصاحب کے حدیث مدرسہ کی [illegible] حالت

قابل توجہ

تلامذہ و عقیدتمندان میانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہائے وہ جام حسنات و کمالات و برکات جس نے خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں اعزا کو چھوڑا۔ وطن چھوڑا۔ آرام چھوڑا۔ دنیا سے دلی سے منہ موڑا۔ مناصب جلیلہ پر خاک ڈالی۔ ہائے وہ فرشتہ تمثال ستودہ خصال جو عمر بھر قرآن مجید کا دلدادہ و شیدا رہا اور حدیث شریف کا شیفتہ و فدائی بنا رہا۔ اور ہائے وہ تقدس مآب۔ اخلاق کا پتلا۔ جس نے مدت العمر قرآن و حدیث کی خدمت میں اپنا تن۔ اپنا من۔ اپنا دھن صرف کیا ہو۔ ہائے وہ برگزیدہ بزرگ جس نے قرآن و حدیث کا درس قریب اسّی سال کے دے دیکر ہزاروں عالمان حدیث بنا چھوڑے۔ اور ہائے وہ بخاری کی زبان اور بیہقی دوران جس کی زبان پر مدت العمر ہر روز ہر گھڑی۔ ہر لحظہ۔ اور ہر آن قال اللہ اور قال الرسول کے سوا اور کچھ نہ رہتا تھا۔ اور ہائے وہ خدا کا سچا عاشق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہنے والا جسکا حدیث مدرسہ مصر۔ زنجبار۔ حبش طرابلس تونس۔ الجزائر۔ حجاز۔ عراق۔ عجم۔ شام۔ روم چین۔ تبت۔ بخارا۔ بلخ۔ سمرقند۔ کاشغر۔ کابل۔ پنجاب۔ ممالک متحدہ۔ بہار۔ بنگال۔ برہما دکن۔ بمبئی۔ وغیرہ کے طالبان حدیث و قرآن کا مرجع بنا ہوا تھا۔ اور جس مدرسہ کی شہرت کا یہ حال تھا۔ کہ ؎

آوازہ جس کے فیض کا تا شام و روم ہے
یہ اوس سرچشمہ علوم کا دار العلوم کا ہے

مگر افسوس صد افسوس۔ ہزار افسوس۔ میاں صاحب کے بعد اس مدرسہ کی جو حالت ہو گئی۔ وہ ناگفتہ بہ ہے اور جس کی اجڑی حالت کے اظہار کی مجھے طاقت نہیں اور نہ ضرورت۔ عیاں راچہ بیان ؎

نہ وہ نالوں کی شورش ہے نہ وہ آہوں کی دہائی ہے
ہوا کیا درد کو بیمار کی گلی کیوں آج سونی ہے

مجھ پر کوئی خفا ہو۔ تو ہو لے۔ اور مجھکو کوئی برا کہے تو خوب دل کھول کے کہہ لے۔ مگر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ میاں صاحب کے شاگردوں نے میاں صاحب کا حق استادی جیسا کہ چاہئے ادا نہ کیا۔ اور میاں صاحب نے جس پودے کو اپنے دل و جگر کے خون سے عمر بھر سینچا تھا۔ اوس کو انہوں نے کبھی پانی تک نہ دیا۔ اور اپنی بلا سے خواہ وہ پھلے پھولے یا مرجھا جائے۔ یا جل جاوے۔ اگر میاں صاحب کی مزار پر کوئی جائے۔ اور کان لگا کر سنے۔ تو یہی آواز آئے گی۔ کہ ؎

ایسی امید نہ تھی آپ سے اے جان جہاں
مدرسہ تام کو پوچھا نہ کبھی میرے بعد

میاں صاحب کے شاگردان بلا واسطہ یا بالواسطہ کو اب متنبہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ مدرسہ کی امداد سے (خواہ نقدی ہو یا علمی) ایک منٹ کے لئے بھی تغافل اور تساہل سے کام لیں۔ کیونکہ مدرسہ زبان حال سے

کہہ رہا ہے کہ ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تمکو خبر ہونے تک

اسوقت صرف ہندوستان میں میاں صاحب کے شاگردوں کی تعداد لا تعد و لا تحصیٰ ہے جن میں سینکڑوں ایسے ہیں۔ جو تھوڑی بہت مالی امداد کر سکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جن سے علمی امداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ لہذا جو مالی امداد دینا چاہیں۔ وہ مالی امداد دیں۔ اور جو علمی امداد دیں وہ علمی امداد دیں۔ تاکہ میاں صاحب کا لگایا ہوا پودا جو مرجھانے والا ہے۔ پھر پھلے پھولے اور جس سے میاں صاحب کی روح خوش ہو ہم سے حق استادی ادا ہو۔ اور خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں جس کی صورت یہ ہے کہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری جو خوش قسمتی سے آج کل دہلی میں درس دیتے ہیں انکو صدر مدرس بنایا جاوے۔ اور دیگر اہل علم بھی اس مدرسہ میں رکھے جاویں۔ اور یہ مدرسہ انتظام اہلحدیث کانفرنس کر دیا جاوے۔ اور کانفرنس کی طرف سے مولانا سید عبدالسلام صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم مہتمم مدرسہ بنائے جاویں۔ امید ہے اہل قلم اس تحریک کے متعلق تائیدی مضمون بھیجیں گے تاکہ یہ مدرسہ اہلحدیث کی ضروریات کا پورا کفیل ہو سکے۔

ہزار آفرین ہے مولوی ابوالحسن عبدالرحمن صاحب پشاوری پر جو اپنے پیارے استاد میاں صاحب کے مدرسہ کی خدمت اتبک کئے چلے جا رہے ہیں ؎

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی خواہش
دیکھو تو ہم بھی ہیں کیا صبر و قناعت والے

مدرسہ زیر بحث کی شاخیں حسب ذیل قرار دی جانی چاہئیں۔

(۱) مدرسہ حدیث وزیر آباد (مولانا حافظ عبدالمنان صاحب کا)
(۲) مدرسہ حدیث بنارس (مولوی محمد ابوالقاسم صاحب کا)
(۳) مدرسہ حدیث آرہ (مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا)

اور جو عالم ان سب سے تیار ہوں وہ اہلحدیث کانفرنس کے سفیر یا مشنری مقرر کئے جائیں

اگر میری اس تجویز سے میاں صاحب کے تلامذہ عقیدتمندان اور ناظرین و سامعین اخبار اہلحدیث متفق ہوں۔ تو میں اس فنڈ میں ماہانہ دعصہ گزرانا کرونگا۔ اور اہلحدیث کانفرنس فنڈ میں بھی دعصہ ماہانہ چندہ دیا کرونگا۔ اور ان سب سے بھی مجکو قوی امید ہے۔ کہ وہ مجھ سے حقیقی طور پر اتفاق کریں گے۔ یعنے "تعلیمی فنڈ" اور "اہلحدیث کانفرنس فنڈ" میں تھوڑا بہت جتنا ہو سکیگا۔ ماہانہ چندہ دینے کا اعلان بقید رقم اخبار اہلحدیث میں فرمائیں گے۔ اور ماہ بماہ چندہ مولانا مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب کے پاس بھیجا× کریں گے تاکہ مولوی صاحب ممدوح حسب صوابدید مدارس مافوق کے امداد و احتیاجات میں رقم مجتمعہ صرف کرسکیں۔

اے صاحبو قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطروں ہی سے ہوگی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

(راقم العاجز عبدالحمید اٹاوی از حیدر آباد دکن)

اڈیٹر۔ آپکی یہ تجویز اس قابل نہیں۔ کہ اسپر انکار و اقرار سے بحث ہو۔ بلکہ اس قابل ہے کہ ہر طرح سے بہت دن پہلے پاس کی گئی ہوتی۔ لیکن جو وقت کسی کام کے لئے اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ اوسی وقت وہ کام ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ کانفرنس میں بہت دفعہ یہ سوال پیش ہوا ہے۔ کہ اہلحدیث کا کوئی ایسا مدرسہ نہیں جہاں انکی ضرورت کے مطابق پوری درسی کتابوں کی تعلیم دی جاتی ہو۔ اس لئے دہلی کے متفرق مدارس کو ایک کر دیا جائے اس تحریک کی جہانتک میرا علم ہے۔ مولانا سید عبدالسلام صاحب نے میرے ساتھ خاص علیحدگی میں زور سے تائید فرمائی۔ یہ کہنا کہ میاں صاحب مرحوم کا مدرسہ سب جماعت کا ہے اسی کو کیوں ترقی نہ دی جائے۔ میرے خیال میں اس وقت اہلحدیث کے پاس اتنا سرمایہ ہے۔ کہ اگر اس کو کھپا کیا جائے تو عزت سے بسر ہو سکتی ہے۔ بانیان کانفرنس کے دل و دماغ میں جو منصوبے ہیں۔ اون کو پیشتر کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہوں جب ہم (خاکسار اور بھائی ابراہیم) بسر کردگی مولانا عبدالعزیز مدظلہٗ بطور وفد نکلے تھے۔ تو بڑے بڑے منصوبے گانٹھے جاتے تھے اگر اون کو ظاہر کیا جاوے۔ تو خطرہ ہے۔ بدگمان لوگ اونکو شیخ چلی کی بڑ کہدیں گے۔ لیکن جن لوگوں کو اوسی وفد کا کس مپرسی میں میزبانی مجسم محبت مولوی محمد حسین صاحب و حافظ محمد حسین صاحب سوداگران کوٹلہ زینت محل دہلی اترنا اور وہاں کے کمرے میں پہلا جلسہ بغرض سنانے اغراض کانفرنس کے منعقد ہونا یاد ہوگا۔ اوس کے بعد کانفرنس کی رفتار اور آوازہ قبولیت اون کے کانوں میں پہنچا ہوگا۔ وہ ان خیالات کو شیخ چلی کی بڑ نہیں جانیں گے۔ بلکہ یہ کہیں گے ؎

اگرچہ قطب جگہ سے ٹلے تو ٹل جائے
ہمالہ باد کی ٹھوکر سے گو پھسل جائے
اگرچہ بحر بھی جگنو کی دم سے جل جائے
اور آفتاب بھی قبل از عروج ڈھل جائے
کبھی نہ صاحب ہمت کا حوصلہ ٹوٹے
کبھی نہ بھولے سے اپنی جبیں پہ بل آئے

ہاں اب تو خدا کے فضل سے اہلحدیث کانفرنس ہندوستان کی معزز باوقعت مجالس اور انجمنوں سے ہے۔ تو پھر کیونکر نہ ہم اون منصوبوں کے پورا ہونے کی توقع رکھیں ناظرین منتظر ہونگے۔ کہ وہ منصوبے کیا ہیں اس لئے میں اونکو زیادہ بیتاب کرنا نہیں چاہتا وہ منصوبے ایسے نہیں ہیں۔ جن کو منصوبہ کہا جائے۔ بلکہ وہ ایسے ہیں۔ کہ اون کو کانفرنس کا نصب العین کہنا بجا ہے۔

(۱) وہ منصوبہ یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کا ایک اتنا بڑا مدرسہ دہلی میں ہو۔ جس میں تمام ضروریات پوری ہوں۔ ہر قسم کے علوم کی باقاعدہ تعلیم ہو

× اہلحدیث کانفرنس کے باضابطہ امین کوٹھی حاجی علی جان ہے بعد تکمیل تجویز ہذا کل چندہ وہاں ہی جانا چاہئے (اڈیٹر)

علماء۔ واعظین۔ مناظرین۔ اور مصنفین پیدا ہوں۔ اس مدرسہ کی ایک عالیشان عمارت ایسی عمارت ہو جس میں کتبخانہ بھی اتنا بڑا ہو۔ کہ ہر قسم کی کتابیں اوس میں مہیا ہوں۔ اوسی میں ایک دارالتصنیف ہو۔ اوسی میں مجلس شوریٰ ہو۔ اوسی میں جلسے ہوا کریں۔ اوسی میں دارالمناظرہ ہو۔ اوسی میں مطبخ ہو۔ اوسی میں دارالاقامہ ہو۔ مدرسین کو معقول مشاہرے ملے۔ طلباء کو کافی وظیفے

اس کے لئے سردست پچاس ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے جس کی بابت پہلے ایک دفعہ اہلحدیث میں اعلان ہوا تھا۔ کہ موسم سرما میں وفد نکلیگا انشاء اللہ۔ لیکن جنگ کی وجہ سے تمام منصوبے رک گئے۔ مگر بیٹھے نہیں۔ ہم بھی باقی دنیا کے ساتھ ہیں۔ جہاں اور انجمنوں حتےٰ کہ سلطنت کے بھی بہت سے کام اسی جنگ کی وجہ سے بند ہیں۔ ہمارا بھی بھی۔ کیونکہ ہم سب ایک جہاز پر سوار ہیں۔ یہی معنے ہیں ؎

ہمراہ یاراں دوزخ ہمراہ یاراں بہشت

میں مطلب سے بہت دور چلا گیا۔ میری غرض یہ تھی کہ مولوی عبدالحمید صاحب نے جو تحریک پیدا کی ہے۔ اس کا نقشہ ناظرین کو بتلاکر درخواست کروں کہ اس کے متعلق اپنی اپنی رائے سے ممنون فرمادیں۔ حضرات علماء و روساء و دیگر ذی رائے صاحبان کا خصوصیت سے انتظار ہے تاکہ آیندہ سالانہ جلسہ پر اس کی کوئی صورت پیدا کی جاسکے

سفر رنگون

(ایک مدراسی گریجوایٹ صاحب سے گفتگو)

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث مجریہ ۵ ستمبر ۱۹۴۱ء)

لطیفہ۔ اس سلسلہ میں آگے صرف ایک پرچہ ۵ ستمبر کے اہلحدیث میں شایع ہوئی ہے۔ اور ابھی بہت باقی ہے عجیب یہ مضمون مطابق جنہ رنگون سے دفتر اہلحدیث میں پہنچا ہے کہ

ابھی آئے دن کے واقعات نے رنگون اور لنکا کے درمیان سلسلہ خط و کتابت اور آمد و رفت کا بند کر دیا۔ یہ بندش قریباً تین ہفتے رہی۔ سوائے تار برقی کے پیغام کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے اگلا مضمون بھیج نہ سکا۔ یکم اکتوبر کو بندش کھل گئی۔ اور خدا خدا کرکے کرشنا جہاز روانہ ہوا۔ اس روز خاکسار کو بخار تھا۔ اور رات نہایت اضطراب میں گذاری تھی۔ دست اور دوائی پی تھی۔ گو رنگی کو جی چاہتا تھا۔ لیکن روانہ نہ ہوسکا۔ اس کے بعد اصرار کرکے دوستوں کو منوالیا۔ اور انہوں نے بادل ناخواستہ مجھے ۹ اکتوبر کے جہاز لنکا میں روانہ کر دیا۔ ۱۶ اکتوبر کو گھر میں پہنچا اور مولانا شیر اسلام کی دعا کے اثر سے گھر میں اب تک جیسے دن گذار رہے ہیں۔ وہ مولانا صاحب کو بھی خوب معلوم ہیں کہ خود آنمکرم کو بھی عیادت کے لئے سیالکوٹ میں تشریف لانا پڑا۔

خیر یہ تو حاشیہ کی باتیں ہیں۔ اصل لطیفہ غیبی یہ ہے کہ گھر پہنچکر بھی بیماری کی وجہ سے سفر رنگون کا سلسلہ مکمل نہ کرسکا۔ اگرچہ کئی ایک شائقین نے اس کی نسبت شوق بھی ظاہر کیا۔ اب خیریت کے بعد ۴ دسمبر کے اہلحدیث میں ۵ ستمبر کے اہلحدیث کا وہ دو ورق بھی جس پر سفر رنگون کا مضمون تھا۔ لپٹا ہوا آیا۔ میں نے حیرانی سے دیکھا۔ کہ دیگر مضمون تو میں نے ابھی تک بھیجا نہیں۔ کیا مولوی صاحب نے اسی مضمون کو دوہرا کر ناظرین کو قند مکرر کا مزہ چکھانا چاہا ہے۔ لیکن غور سے دیکھا۔ تو وہ ہی ۵ ستمبر کے پرچہ کا دو ورقہ تھا۔ اب سوچ میں پڑا۔ کہ آیا یہ دو ورقہ مسل لگانے والے دفتری کی غلطی سے رکھا گیا۔ یا مولوی صاحب نے میری تذکیر و یاد دہانی کے لئے عمداً رکھوایا۔ بہرحال اس کی کچھ وجہ ہو۔ مجھے تذکیر کا فایدہ ہوا۔ کہ مرد عبرت بیں مبارک بندہ ایست۔ خدا کرے کہ میں اپنے اور دوسروں کے واقعات کو نظر عبرت سے دیکھوں۔ وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ (یوسف پ ۱۳) یعنے زمین و آسمان میں بہت سے نشانات ہیں جن کے پاس سے یہ لوگ گذر جاتے ہیں۔ لیکن ایسے حال میں کہ روگردان و بے پرواہ ہوتے ہیں"

آج ۱۲ دسمبر کو خدا تعالےٰ کا نام لیکر اس سابق مضمون سے آگے شروع کرتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللهِ

مسئلہ تناسخ

موت خودکشی کے متعلق میری تقریر کو سنکر مدراسی عیسائی گریجوایٹ نے بہت خوشی ظاہر کی اور بلاچون و چرا اُسے تسلیم کرلیا۔ اور قرآن شریف کے حسن بیان اور حسن تعلیم کی داد دینے لگے۔

اس کے بعد کہنے لگے۔ کہ اچھا میں آپ سے چند مذہبی سوال حل کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ نہایت خوبی سے انکو حل کریں گے۔ اور میری تسلی کر دینگے۔

خاکسار۔ جو کچھ مجھے یاد ہے۔ اس سے حتی الوسع کوشش کرونگا۔ کہ وہ مشکلات حل ہوجائیں۔ امید ہے کہ آپ بھی اُسے معقول پاکر قبول فرمالیں گے۔

مدراسی صاحب۔ آپ لوگ (مسلمان) تناسخ ارواح کو مانتے ہیں یا نہیں۔

خاکسار۔ نہیں۔

مدراسی صاحب۔ خدا عادل ہے۔ رحیم بھی ہے حکیم بھی ہے۔ اس کا ہر فعل باحکمت اور مبنی بر مصلحت ہوتا ہے۔ دنیا میں لوگوں کی حالتیں۔ رنج و راحت۔ آسانی و تنگی۔ تندرستی و بیماری۔ حکومت و ماتحتی۔ اختیار و لاچاری دولتمندی و ناداری میں مختلف ہیں۔

اس اختلاف کی بنا کسی سبب پر ہے۔ یا خدا تعالےٰ کا جبری حکم ہے۔ جسے جیسا چاہا۔ بنادیا۔ حالانکہ اگر بغیر سبب کے ہوتا۔ تو ہر ایک کے مساوی حق تھے۔ اگر اس میں اختلاف و امتیاز کا سبب لوگوں کے پہلے جنم کے گناہ نہیں تو خدا تعالےٰ کے عدل و رحم میں فرق آئے گا۔ اور اس کا فعل مبنی بر حکمت نہیں ہوگا۔ لہذا تناسخ کو ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالےٰ نے جسے جس حالت میں رکھا ہے وہ اسکی اپنی کمائی کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالےٰ عادل ہے۔ اس نے رحم کو چھوڑ کر جبر سے کسی کی حالت تنگی و ترشی اور رنج و مصیبت میں نہیں کردی۔

خاکسار۔ بیشک یہ سوال بہت مشکل ہے۔ اور اس نے دنیا کے فلاسفروں کی عقل کو قدیم سے پیچ میں ڈال رکھا ہے۔ لیکن ؎

کس ندانست کہ منزل گہ مقصود کجاست
اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

بغیر ہادی ربانی کی ہدایت کے اس امر کو کسی نے بھی نا ...

حاصل کر نہ پایا۔ اور سب ادہر ادہر ہاتھ پاؤں مارتے رہے میرا علم گو ناقص ہے مگر خدا کے فضل سے میں مسئلہ ایسے سہل طریق پر بیان کرونگا۔ کہ فلسفیوں کی الجھنیں بھی کھل جائیں گی۔ اور آپ کو بھی سمجھ آجاویگی۔ اگر میں کسی خاص مذہب (مراد اپنا مذہب اسلام) کے دلائل مذہبی حیثیت سے بیان کروں۔ تو شاید آپکو یہ وہم گذرے کہ میں اس مذہب کی حمایت کے لئے ایسا کہتا ہوں۔ یا اگر کسی خاص مذہب (مراد ویشنو دہرم) کے دلائل پر نقض کر کے ان کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کروں۔ تو شاید آپ یہ خیال کریں۔ کہ چونکہ میں اس مذہب کا قائل نہیں ہوں اس لئے اس کے مسائل و دلائل کو باطل جانتا ہوں۔ سو آپ کو ان اوہام سے دور رکھنے کے لئے میں ایسے دلائل بیان کروں گا جن کی بنا ان امور پر ہو جن کو جملہ مذاہب تسلیم کرتے ہیں یا از روئے عقل سلیم سب مذاہب کو تسلیم کرنے چاہئیں۔ خواہ کوئی مذہب انہیں حق جانتا ہو۔ اور دوسرا باطل۔ تاکہ ہم فرقہ بندی کی کشمکشوں سے نجات پاکر ایک مرکز پر آسکیں اور تقلیدی پیروی سے الگ رہکر مقام تحقیق پر قائم ہو سکیں اور بفحوائے اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْاَشْيَاءَ كَمَا هِيَ۔ چیزوں کی اصل ماہیت کو معلوم کر کے اپنے اعتقادات و مسلمات کی بنا دلیل و برہان پر رکھ سکیں۔

دنیا میں خدا تعالے نے لوگوں کی حالتوں میں جو اختلاف و امتیاز کر رکھا ہے۔ اس کا اصلی سبب بتانے سے پیشتر میں خدا تعالے کی ان تین صفات کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ جو آپنے اپنے سوال میں بیان کی ہیں۔ امید ہے۔ کہ ان کے ٹھیک سمجھ میں آجانے سے یہ مسئلہ صاف ہو جائے گا اور جس نے اس مسئلہ میں غلطی کھائی۔ اسی لئے کھائی کہ وہ خدا تعالے کے عدل و رحم اور حکمت کے صحیح مفہوم کو ملحوظ نہیں رکھ سکا۔ گویا جس طرح یہ تین صفات اس سوال کی بنا ہیں اسی طرح اس کے جواب کی بھی بنا ہیں۔

عدل کہتے ہیں کسی حقدار کو اسکا حق واجبی بغیر کم و کاست کے دینا۔

اور رحم کہتے ہیں کسی کے حال پر ترس کھانے کو۔

اور حکمت کہتے ہیں۔ کسی فعل کو مقتضائے مصلحت سے کرنے کو۔

سو جب انسان اپنی مخلوقیت کا اقرار کرنے کے بعد خیال کر سکتا ہے۔ کہ اپنے وجود و قیام میں اپنے آرام کی صورتیں میں خدا تعالے سے اپنی مرضی کے مطابق استحقاقاً طلب کر سکتا ہوں۔ یا میرا فیصلہ محض اس کے رحمت کے سپرد ہے ؎

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

جب یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے کہ ہم اپنی ہستی و بقا میں خدا تعالے کے ارادے کے ماتحت ہیں۔ وجوباً خدا تعالے کو نہیں کہہ سکتے کہ ہم کو زندہ رکھے۔ اور نہ اپنے وجود کے وقت اسپر کوئی حکم چلا پاتا۔ کہ ہمیں موجود کر۔ تو اس بقا و زندگی کی آسائشیں کسطرح استحقاقاً طلب کر سکتے ہیں۔ کیونکہ لوازمات کا مرتبہ بقا پر موقوف ہے۔ اور بقا کا درجہ وجود کی فرع ہے جب ہمارا پیدا کرنا اسپر واجب نہیں۔ اور نہ ہمارا زندہ رکھنا اسپر لازم۔ تو زندگی کی چیزیں ہماری من مانی مراد کے موافق دینی کب لازم ہیں۔ لہذا صاف روشن ہے۔ کہ اس ذات سرمدی سے جو کچھ بھی حاصل ہوا۔ اور جو کچھ ہوگا محض اس کے فضل و کرم سے ہوا۔ اور ہوگا۔ ہم کون اور ہمارا استحقاق کیا۔ سب کچھ اسی کی عطا ہے۔

ملا رامی صاحب۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جس صورت میں ہماری ہستی خدا تعالے کے ارادے کے ماتحت ہے۔ تو ہم خدا تعالے پر کوئی استحقاق نہیں رکھ سکتے

خاکسار۔ تو بس یہ مضمون صاف ہے۔ الحمد للہ کہ فلسفیوں کی وہ الجھن جس نے انکو حیران کر رکھا تھا۔ ایک ایسے نکتہ سے کھل گئی۔ اب فرمائیے جب ہمارا استحقاق ہی کوئی نہیں تو ہم ذو الجلال سے کیونکر عدل کی خواہش کریں۔ کیونکہ عدل کی بناء اس بات پر ہے۔ کہ مقابل میں کسی کا حق ثابت ہو۔ جب خدا تعالے پر ہمارا کوئی حق ہی نہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالے ذو الجلال کی نسبت عدل و ظلم کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ بس جو کچھ ہے۔ وہ سب اس کے فضل و کرم اور اسکی رحمت و ربوبیت کے تقاضے سے ہے۔

اس امر کے لئے میرے پاس اور دلائل بھی ہیں لیکن وہ بہت باریک ہیں۔ اور ان کا سمجھنا علم تصوف کی چاشنی پر موقوف ہے۔ اس لئے اسی سادہ اور سہل دلیل پر اکتفا کرتا ہوں۔

رحم کے متعلق میں کچھ اور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس رحیم و کریم خداوند تعالے کی رحمت کا ظہور اسی رنگ میں ہونا چاہئے۔ جو اسے خود منظور ہو۔ نہ کہ جیسا ہم قرار دیں۔ کیونکہ جب تقریر بالا سے ثابت ہو گیا۔ کہ خدا تعالے پر ہمارا کوئی استحقاق نہیں ہے۔ تو پھر وجوباً کسی خاص صورت رحمت پر اصرار کرنا محض تحکم ہے۔

ملا رامی صاحب۔ بیشک یہ درست ہے کہ منعم مختار جس طرح چاہے۔ انعام کرے۔ کوئی دوسرا اسکو کسی خاص صورت انعام پر مجبور نہیں کر سکتا۔

خاکسار۔ پس جب یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ خدا تعالے کی رحمت اس کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور کسی دوسرے کو اس میں کچھ بھی دخل نہیں۔ تو اب معلوم کریں۔ کہ اس کارخانہ عالم میں کوئی بھی جاندار ایسا نہیں۔ جسے اس کے انعامات مخصوصہ سے بہرہ نہ ملا ہو۔ حتے کہ وہ بھی جسے آپ معذب و گرفتار بلا سمجھتے ہیں۔ سب سے بڑھکر انعام خلعت ہستی کا عطا کرنا اور اس کے بعد بقا کی منزل کو پورا کرنا ہے۔ جسے دوسرے لفظوں میں ایک مدت مقررہ تک زندہ رکھنا کہتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف و رنج ہے۔ تو عارضی ہے۔ اور بہ نسبت انعامات فاضلہ کے کمتر۔ اسی معنے میں قرآن کریم میں لکھا گیا ہے۔

عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ (اعراف پ ۹) یعنی میرا عذاب تو صرف اسی کو ہوگا جسے میں (عذاب کرنا) چاہوں۔ لیکن میری رحمت ہر شے پر چھائی ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کے مدت العمر کچھ اچھا ہی یا وفاداری کو پیش کر کے کہے۔ کہ ایک مدت سے اتنا عرصہ میں جنہوں نے عمر بھر میں خوشی کا دم کبھی لیا ہوگا۔ تو میں اس کے جواب میں کہوں گا۔ کہ اس مثال کے پیش کرنے والے کی اور اگر رنج و مصیبت میں عمر بسر کرنے والے کی بھی یہی بات ہو۔ تو اس کی بھی نظر سے خدا تعالے کے افضال و انعامات غائب ہو گئے۔ ع

حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء

یعنی تو نے ایک بات کو تو یاد کر لیا۔ اور بہت باتوں کو بھلا دیا۔ ایسا آدمی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اور

خدا تعالیٰ کے انعام کو نہیں جان سکتا۔ اسی لئے ہمارے ہادی برحق نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے کہ تم اپنے سے حقیر تر آدمی کی طرف دیکھو تاکہ اپنی بہتری کو سمجھ کر خدا کا شکر کر سکو۔ کہ ہم کو اس درجہ میں نہیں رکھا۔ اور نیز فرمایا کہ جب کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھو تو کہو کہ خداوند قدوس تعریف کا مستحق ہے جس نے مجھے اس بات سے جس میں اس شخص کو مبتلا کیا ہے محفوظ رکھا ہے غرض دنیا میں کوئی متنفس آپ کو نہیں ملیگا جو خدا تعالیٰ کے کثیر انعامات مخصوصہ سے بہرہ ور رکھتا ہو۔ انسان کو غلطی لگتی ہے۔ تو اس سے کہ جو نعمت دوسرے کے پاس ہے۔ وہ مجھکو بھی حاصل ہونی چاہئے۔ اور چونکہ وہ مجھکو حاصل نہیں اس لئے مجھپر خدا تعالیٰ کا کوئی بھی انعام نہیں۔ اور یہ بالکل الٹی منطق ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ ہمکو طلب کا استحقاق نہیں۔ تو شکایت کیسی؟ اور اس نظر سے بھی کہ جب اس کی رحمت اس کے اپنے اختیار میں ہے تو تخصیص نعمت پر اصرار کرنے کے کیا معنے؟ اور اس وجہ سے بھی کہ نعمت کی صورت صرف وہی نہیں۔ جیسے شاکی و غیر قانع شخص نے سمجھا۔ اور چاہا۔ بلکہ ان کا حصر انسان کے علم سے باہر ہے۔ اسی معنے میں فرمایا۔ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا (ابراہیم پ ۱۳) یعنے اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرو۔ تو ان کا احاطہ نہیں کر سکو گے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ مجھ ناچیز پر جسے خدا نے محض اپنی عطا سے وجود بخشا۔ اللہ تعالیٰ عمر تک یہاں تک میری کفالت اور پرورش کی۔ کوئی انعام ہے یا نہیں۔ قطع نظر اس سے کہ کسی اور کو کیا انعام بخشا اور مجھے کیا دیا۔ یہاں مقابلے کا سوال نہیں بلکہ خود نعمت کا سوال ہے۔ اسی امر کے لئے فرمایا۔ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (النساء پ ۵)

یعنے خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہے۔ اس کی تمنا نہ کرو۔ مردوں نے جیسے عمل کئے ہوں۔ انکو ثواب میں سے ان کا حصہ اور عورتوں نے جیسے عمل کئے ہوں۔ انکو ثواب میں سے ان کا حصہ اور تم ہر وقت اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔ ہر ایک کو اس کے مناسب عطا کرے گا۔"

اب میں تیسری صفت حکیم کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی کے ضمن میں آپ کے سوال کا اصلی جواب بھی آجاویگا۔ کہ دنیا میں اختلاف حالات کی اصلی وجہ کیا ہے؟ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ حکمت کہتے ہیں کسی فعل کو مقتضائے مصلحت سے کرنے کو۔ دنیا کا اختلاف حالات بہت بھاری حکمت پر مبنی ہے اور اسی سے سارا انتظام چل رہا ہے۔ دیکھئے بادشاہی اور ماتحتی کی نسبت قایم شدہ ہے۔ دنیا کے سب کام کاج حالت سکون میں محیط ہیں۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے مذہبی نظر کو بند کرکے اور سابق خیالات سے الگ ہو کر اس بات کو سوچیں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے انعام ہر فرد بشر پر مساوی طور پر تقسیم ہوتے جیسا کہ ایک ناشکر گذار انسان خیال کرتا ہے۔ تو دنیا کے بڑے بڑے کارخانے جن میں ہزاروں آدمی کام کرتے ہیں۔ کیسے چلتے اور کیوں چلتے کیونکہ بوجہ مساوی انعام پانے سب سرمایہ دار ہوتے۔ اور مزدور کوئی نہ ہوتا۔ اب ذرا اس سے بھی اوپر نظر کریں کہ دنیاوی ترقی میں سب سے بڑی ترقی صاحب حکومت ہونا ہے۔ اگر مساوی نعمتیں ملتیں۔ تو سب بادشاہ ہوتے۔ بلکہ کوئی بھی نہ ہوتا۔ کیونکہ شاہی نسبت تو تب قایم ہو جب اس کے مقابلے میں کوئی رعیت بھی ہو۔ لیکن جب سب کوئی یکساں حالت میں ہے تو بادشاہ کون اور رعیت کون؟ بہر صورت ان دو تصورات سے میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ کارخانہ دنیا کا انتظام جس کا نام فلاسفروں کی اصطلاح میں نظام وجودی ہے۔ بغیر اختلاف حالات کے قائم رہ نہیں سکتا۔ پس خدا نے حکیم کی حکمت نے یہ چاہا۔ اور وہ بالکل مناسب ہے کہ نوع انسان کو انسانیت میں یکساں پیدا کرکے لوازمات حیات اور اسباب و متاع میں مختلف کرکے دنیا کے نظام کو اس وقت تک کہ جب تک اس کا قیام و نظام منظور ہے قایم رکھے۔ اسی امر کے لئے قرآن مجید میں فرمایا ہے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا (زخرف پ ۲۵)

یعنے دنیاوی زندگی میں ان لوگوں کی روزی تو ہم تقسیم کرتے ہیں۔ اور ہم ہی نے ان میں سے بعض کا درجہ بعض پر اس لئے فائق کیا ہے۔ کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو ماتحت بنا سکیں۔"

پس اختلاف حالات خداوند تعالیٰ کا ایک ایسا حکیمانہ فعل ہے جس پر انتظام دنیا کا سارا دار و مدار ہے۔ اس کا سبب سوائے خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کے جو میں نے ذکر کیا۔ کچھ اور قرار دینا انتظام دنیا کے اسرار کو نہ سمجھنا ہے۔ اور گناہوں کو اس کا سبب قرار دینا تو بہت ہی باطل ہے خصوصاً پہلے جنم کے گناہوں کو بلکہ اس سے اوپر اس سے پیشتر کسی جنم کا ماننا ہی سراسر باطل ہے۔ کیونکہ (باقی باقی) سیالکوٹی

مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۰

ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

تقریباً دو تین ماہ سے حدیث معنونہ بالا کے متعلق اخبار اہلحدیث میں مذاکرہ علمیہ جاری ہے۔ اکثر* علماء نے اپنے خیالات ظاہر کرکے ناظرین کو عموماً اور اہل علم حضرات کو خصوصاً اس طرف متوجہ کیا ہے مضمون زیر بحث یہ ہے کہ فان الظن اکذب الحدیث میں حمل اکذب الحدیث (جو فعل جوارح ہے) ظن (جو فعل قلب ہے) پر کیونکر صحیح ہوا۔ جتنے علماء کی تقریریں اس بحث میں شایع ہوئی ہیں۔ ان سب نے اس اشکال کو دفع کرنے کے لئے موضوع قضیہ (ظن) کو تاویل کرکے مثل محمول قضیہ (اکذب الحدیث) کے افعال جوارح سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرے خیال میں یہاں موضوع قضیہ میں تاویل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ موضوع (ظن) فعل قلب ہے۔ اور وہ بالکل اپنے اصلی معنے پر ہے۔ ہاں الف اور لام تعریف کے داخل ہونے سے اس کی کثافت دور ہو کر ایک خصوصیت پیدا ہو گئی ہے جس نے اس میں موضوع واقع ہونے کی صلاحیت پیدا کر دی ہے۔ الظن

* اکثر نہیں بلکہ بہت کم (اڈیٹر)

سے مراد مطلق ظن یعنے گمان غالب نہیں بلکہ ظن مخصوص جیسا کہ فرمان الٰہی ان بعض الظن اثم نے واضح کر دیا۔ اب ظاہر یہ شبہ کہ محل اکذب الحدیث جو افعال جوارح سے ہے ظن پر جو افعال قلوب سے ہے کیونکر صحیح ہوا۔ کیونکہ حمل میں اتحاد موضوع و محمول یا اتصاف موضوع بصفت محمول ضروری ہے۔ اور صورت ملحوث عنہا میں بوجہ تغایر محلین اتحاد یا اتصاف ناممکن ہے۔ اوس شبہ کا مدار دو باتوں پر ہے

(۱) اس آیت میں ظن کو اکذب الحدیث فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظن بھی حدیث کی ایک قسم ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث بمعنے خبر ہے۔ اور خبر کا تعلق زبان سے ہے۔ اور ظن کا تعلق یا صدور قلب سے ہے

(۲) صدق و کذب خبر کی صفتیں ہیں یعنے خبر کا مطابق واقع کے ہونا صدق ہے۔ اور واقع کے مطابق نہ ہونا کذب اور خبر فعل لسان ہے۔ لہٰذا ظن جو فعل قلب ہے متصف بصدق و کذب نہیں ہو سکتا۔

جواب (۱) حدیث مفہوم مطلق ہے۔ اوس کے دو فرد ہیں۔ حدیث النفس و حدیث اللسان۔ اوسکو منحصر فی فرد واحد کرنا غلطی ہے۔ من یادعی خلافہ فعلیہ البیان۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔ ان اللہ تجاوز عن امتی ماحدثت به انفسها مالم تتکلم او تعمل۔ اس حدیث سے یہ استشہاد مقصود ہے کہ خطرات و وساوس قلبیہ و جو بلاشک افعال قلب ہیں کو حدیث النفس کہا گیا ہے۔

جواب شبہ نمبر ۲ صغریٰ مسلم ہے لیکن کبرے میں کلام ہے خبر ایک امر نفسانی ہے۔ اوس کا سد تعبیر جوارح ہیں۔ جوارح اوسی وقت میں واسطہ پڑتے ہیں جب تعبیر خبر کو دی جاوے۔ لیکن جیسا چپ ہی جی کو سمجھایا جاوے یا دل ہی دل میں باتیں کی جاویں۔ اوسوقت جوارح کا واسطہ نہیں رہتا۔ ایک موحد کے دل نے شہادت دی لا الٰہ الا اللہ کوئی شک نہیں کہ یہ خبر قلبی صادق ہے دوسرے مشرک کے قلب نے کہا۔ ان عبادۃ الصنم وسیلۃ النجاۃ لاریب۔ یہ خبر قلبی کاذب ہے۔ حالانکہ جوارح سے تعبیر نہیں کیا گیا۔ زید قائم ایک جملہ خبریہ ہے جس طرح زبان سے ادا ہونے کے بعد محتمل صدق و کذب ہے۔ اسی طرح ذہن میں بھی محتمل صدق و

کذب تھا۔ علی ہذا کسی مصلح قوم کی کوششوں کو بنظر عداوت دیکھکر اپنے ذہن میں یہ بدظنی کرنا کہ یہ شخص اپنی شہرت یا جاہ طلبی کی غرض سے یہ کوششیں کر رہا ہے۔ ان الظن اکذب الحدیث (ای اکذب احادیث القلب) کا مصداق ہے

خواہ اس ظن کو جوارح سے ظاہر کرے یا نہ کرے۔

مثال ایک سرپرست اہلحدیث جنکا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں ایک مختصر سے جلسہ میں ارشاد فرماتے تھے کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ دام اللہ فیوضہ علی رؤس اہلحدیث ہر فرقے و جماعت کی انجمنوں (اون کے شاندار جلسوں میں مدعو ہوا کرتے تھے۔ اور جماعت اہلحدیث میں کوئی انجمن ایسی نہ تھی جس کے سالانہ یا شاندار جلسوں میں مولوی ثناء اللہ کو دوسرے فرقوں کے عوام یا خواص کو دعوت دینے کا موقع ملتا۔ گویا مولوی ثناء اللہ کی مثال اس وقت ایک بانجھ (عقیمہ) عورت کی سی تھی کہ دوسروں کے عقیقوں اور دعوتوں میں تو شریک ہوتی ہے مگر وہ اپنی کسی تقریب میں دوسروں کو نہیں بلا سکتی۔ اسی ندامت کے مٹانے کے خیال سے مولوی ثناء اللہ نے کانفرنس اہلحدیث کی بنا ڈالی تاکہ ان کے سالانہ جلسہ میں دوسرے لوگوں کو مدعو کریں۔ بس یہی اون کا مقصود اصلی ہے۔ کہ مثل مسلم لیگ کے مختلف شہروں میں دہوم دہام سے سالانہ جلسہ ہو جایا کرے۔ (نہیں اشاعت توحید و سنت سے غرض ہے نہ ترقی جماعت اہلحدیث کی منظور) یہ مثال بھی ان الظن اکذب الحدیث کا مصداق ہے یہ ظن جس وقت سے فلاں کے قلب میں جاگزین ہوا۔ اوسی وقت سے اکذب الحدیث کا مصداق تھا۔ زبان سے ادا کرنے کو اس میں دخل نہیں۔

اس مقام پر بظاہر ایک شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اوس کا دفع کرنا بھی ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب ظن کے اوپر اکذب الحدیث کا اطلاق ہوا۔ تو ظن سے دروغگوئی کا گناہ بھی عاید ہوگا۔ اور ظان لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مستحق ہوگا۔

حالانکہ افعال قلب سے تاوقتیکہ جوارح سے اون کا صدور نہ ہو مواخذہ نہیں ہے

حدیث شریف میں وارد ہے۔ ومن ھم بسیئۃ فلم تکتب له شیئا فان عملها کتبت له سیئۃ

جواب۔ بے شک بعض افعال قلوب پر مواخذہ ہوتا ہے کوئی وجہ نہیں کہ افعال قلوب پیدا ہو متبوع ہیں، تو مواخذہ نہ ہو۔ اور افعال جوارح پیدا جو تابع ہیں، مواخذہ ہو۔ دیکھئے مدار ایمان یقین قلبی پر ہے۔ اگر کسی کے دل میں وحدانیت یا ربوبیت یا حقانیت اسلام وغیرہ میں شک ہو۔ تو اوسکی تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کبر و ریا و سمعہ (ان سب کا تعلق قلب سے ہے) پر مواخذہ ہونا اظہر من الشمس ہے علاوہ اس کے فرمان والا شان ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم رواہ مسلم موجود ہے۔ اور سب سے قوی دلیل یہ ہے کہ احکم الحاکمین نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اس آیۂ شریفہ میں نفس ظن (جو فعل قلب ہے) پر حمل اثم کا بالمواطاۃ ہوا ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حدیث فان الظن اکذب الحدیث میں آیت ہی کا معنے واضح کیا گیا ہے۔ اور جن حدیثوں سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ افعال قلوب پر مواخذہ نہیں۔ وہ دو طرح کی ہیں۔

(۱) وہ جن میں ارادہ فعل کا ذکر ہے۔ جیسے حدیث من ھم بسیئۃ فلم تکتب له شیئا الخ و مثل ذلک

(۲) وہ جن میں خطرات کا ذکر ہے۔ جیسے حدیث ان اللہ تجاوز عن امتی ماحدثت به انفسها الخ و نحو ذلک

جواب نمبر ۱۔ ارادہ گناہ معصیت لذاتہ نہیں۔ اصل گناہ وہ فعل ہے جو ارادہ سے سرزد ہوتا ہے۔ لہٰذا ارادہ پر مواخذہ نہیں ہے۔ بخلاف ظن (بدگمانی) کے کہ وہ معصیت لذاتہ ہے نہ لغیرہ کما قال اللہ تعالیٰ ان بعض الظن اثم

جواب نمبر ۲۔ خطرات قلبیہ افعال اختیاریہ قلبیہ نہیں بلکہ یا تو توہمات قوت واہمہ ہیں۔ یا مکائد شیطانیہ اسی واسطے ایسے خطرات کے ہجوم کے وقت تعوذ کا حکم ہے۔ کما ھو مصرح فی بعض الاحادیث۔ بخلاف ظن کے کہ افعال اختیاریہ قلب سے ہے۔ اسی واسطے انسان کو حکم

(؎) میرے خیال میں یہ بدگمانی نہیں۔ بلکہ حسن ظن ہے کیونکہ اس مثال کا مطلب میں سمجھا ہوں (اوس قائل کے خیال میں) مولوی ثناء اللہ کی وجہ سے جماعت اہلحدیث بے اولاد سے صاحب اولاد ہو گئی۔ الحمد للہ (اڈیٹر)

؎ اصل سوال یہی ہے جسکو آپ نے اب شروع کیا ہے۔ تو اس سے پہلی تقریر بے محل ہے ؟ (اڈیٹر)

دل ایمان کو خصوصاً حکم تاکیدی ہے کہ وہ بیگانی سے جدا رہیں۔ اور اپنے قلب کو ایسے اشغال کی طرف سے باز رہنے پر مجبور کریں۔

هذا تلخيص ما عندي وفي المقام مباحث لولا مخافة التطويل لاوردتها والله اعلم وعلمه اتم

میں نے عربی عبارتوں کا ترجمہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ مذاکرہ ایسا نہیں ہے جس سے عوام کو دلچسپی ہو۔

حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی خلیل الرحمٰن المہاروی الاعظمی

مہربانی کر کے نامہ نگاران بر غیر اردو عبارات کا اردو میں ترجمہ کیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے۔ (اڈیٹر)

اس مذاکرہ کے متعلق تین مضمون اور ہیں وہ درج کر کے اسکو بند کیا جاوے گا بحث کافی ہو چکی ہے۔ اڈیٹر

مواظبت کرنا وظائف ماثورہ پر رستہ ہے اللہ کے قرب کا

اہل بصیرت نے جان لیا ہے کہ نجات کی صورت بدون اللہ سے ملنے کے نہیں ہوتی ہے۔ اور ملنا اللہ سے بغیر مرنے کے نہیں ہو سکتا ہے ؎

بے فنائے خود میسر نیست دیدار شما
سفر رشتہ خویش را اول خریدار شما

اور ملنے کی راہ سوائے اس کے کوئی نہیں ہے کہ بندہ اللہ کا محب اور عارف ہو۔ اور اسی حال پر مر جائے۔ اور نسبت و محبت بدون ذکر محبوب کے میسر نہیں ہوتی ہے۔ اور معرفت اللہ کی ذات و صفات و افعال کے کچھ موجود بھی نہیں ہے ع الا کل شیء ما خلا اللہ باطل یعنی اللہ کا بنا کچھ ہے سب جھوٹ۔ دوام ذکر و فکر بھی میسر ہوتا ہے کہ دنیا اور دنیا کے شہوات اور لذات کو خیرباد کر دے۔ اور اس مقدار زاید سے جو کہ زندگی کے لئے ضروری نہیں ہے علیحدہ ہو جائے ؎

کار دنیا کسے تمام نکرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اور یہ سب باتیں اس وقت ہوتی ہیں کہ آدمی اپنی رات دن کی تمام اوقات کو ذکر و فکر میں ڈوبا رکھے۔ لیکن نفس کی سرشت یہ ہے کہ وہ ایک طرح کے ذکر و فکر کرنے سے تھک جاتا ہے۔ اور ایک سے طرز پر صبر نہیں کرتا۔ لن نصبر علی طعام واحد۔ اور اللہ نہیں تھکتا ہے جب تک کہ بندہ نہ تھکے۔ اس لئے اس جبلت نفس کی بھی رعایت ضروری ہے۔ کہ ہر وقت میں ایک نئے ڈھنگ کا وظیفہ اس کے لئے چاہئے تاکہ اس تبدیل ذائقہ سے اسکی لذت بڑھے۔ اور رغبت زیادہ ہو۔ اور دوام رغبت کی وجہ سے وہ ہمیشہ اس وظیفہ پر جما رہے۔ اس لئے تقسیم وظائف کی مختلف طور پر کی گئی ہے۔ ذکر و فکر کا تمام اوقات یا اکثر ساعات کو حاوی ہونا چاہئے۔ کیونکہ نفس اپنی طبیعت سے طرف لذات دنیا کے جھکتا ہے۔ اگر نصف وقت دنیا کی تدبیرات و امور مباحہ کی خواہشوں میں صرف ہوگا اور نصف وقت عبادت میں تو برابری دونوں وقتوں کی باقی نہ رہیگی۔ کہ نصف اول کو میل طبعی کی وجہ سے ترجیح ہوگی۔ گو دیکھنے کی جہت سے دونوں وقت برابر ہیں دل دنیا کی تلاش میں خوب صاف و مجرد رہتا ہے۔ اور عبادت کی طرف دل کا پھرنا بناوٹ اور پابندی سے ہوتا ہے۔ لہذا عبادت میں دل کا اخلاص و حضور کبھی میسر آجاتا ہے اور کبھی نہیں۔ پس جو شخص کہ جنت میں بے حساب جانا چاہے اسکو ضرور ہے۔ کہ وہ اپنے سارے اوقات طاعت و عبادت میں لگائے رکھے۔ اور جو کوئی اپنی حسنات کا پلہ بھاری رکھنا چاہے۔ وہ اپنے اکثر اوقات اسی طاعت و عبادت میں بسر کرے۔ اور جو شخص ایسا ہے کہ وہ کچھ اچھے کام کر رہا ہے۔ اور کچھ برے۔ تو اسکا معاملہ خطرناک ہے۔ بعہذا۔ اللہ کے کرم سے ناامیدی نہیں ہے۔ بلکہ معافی کی توقع لگی ہے خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم۔ رات دن کے اوقات کو ذکر و فکر میں لگائے رکھنا نور بصیرت سے دیکھنے والوں کو تو منکشف ہو جاتا ہے لیکن اگر جسکو بصیرت نہیں ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ نے خطاب سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر نور ایمان سے خیال کرے کہ ان خطابات سے کیا بات نکلتی ہے۔ حالانکہ حضرت سب بندوں سے زیادہ تر قرب و منزلت میں تھے۔ جیسے یہ خطاب ان لک فی النھار سبحا طویلا اور فرمایا۔ واذکر اسم ربک بکرۃ واصیلا ومن الیل فتھجد بہ۔ پھر یہ سوچو۔ کہ جو بندے اللہ کے کامیاب ہیں۔ اللہ جلشانہ نے ان کی کیا صفت بیان کی ہے۔ تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما کانوا قلیلا من الیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون۔ اس جگہ اسی نوع کی آیتیں بہت ہیں۔ پس ان سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کا رستہ اوقات کی نگرانی اور انکا وظائف سے معمور رکھنا ہے ؎

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش
شاید ہمیں نفس۔ نفس واپسیں بود

(راقم محمد ابراہیم پولیس جمعدار پشنخوار اندر دارہ ملک سپراہ)

کس کی تقلید کی جاوے

زید جس کے تمام اعمال حاطہ تقلید کے اندر ہیں وہ ایک لائق منشی اور معمولی یا مڈل سکول کا علم رکھتا ہے اور دینی تعلیم میں صرف قرآن شریف با ترجمہ جانتا البتہ صوم و صلوۃ وغیرہ کے مسائل میں اچھا واقف ہے فقہ حنفی کی چند کتابیں پڑھا ہوا ہے۔ بال بچے دار ہے۔ عمرو الدین کو یہ وہم ہے۔ کہ وہ غیر مقلد ہے۔ زید اگرچہ مقلد ہے لیکن استعانت ان اولیائے کرام سے جو فوت شدہ یا نظر سے غائب ہوں کفر و شرک سمجھتا ہے۔ اسقاط مروجہ (اس علاقہ میں بعد نماز جنازہ طالب علم مولوی و مساکین ایک جگہ گول دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک گٹھڑی میں میوہ شیرینی اور پیسے اور ایک یا متعدد قرآن شریف باندھ کر ولی میت دائرہ میں اس گٹھڑی کو میت کی اسقاط میں امام محلہ کو بخشدیتا ہے۔ اور امام صاحب منظور کر کے اپنی دائیں جانب کے آدمی کو بخشتے ہیں اور ملک کر دیتے ہیں۔ وہ اسی طرح دوسرے اور دوسرا تیسرے کو علی ہذا القیاس حتی کہ تا بامام کے وہ گٹھڑی دائرہ میں تین چکر لگاتی ہے۔ لہذا ان قرآن شریف خواہ ایک ہو خواہ زیادہ۔ امام خود لے لیتے ہیں۔ اور نقدی کسی شیرینی

اور چند روپے اپنی جیب میں ڈالکر ولی میت کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ باقی ماندہ اسقاط کو حاضرین مساکین پر تقسیم کر دیوے) تیجا۔ ساتواں۔ چہلم۔ اور گیارہویں شریف وغیرہ رسومات کو بدعت جانتا ہے۔ اور ہر قسم باقی رسومات میں بعض کو بدعت بعض کو حرام اور بعض کو کفر و شرک بیان کیا کرتا ہے۔ اس پر بسا اوقات باپ بیٹے کا تکرار ہو جاتا ہے۔ اس شہر کے قاضی صاحب جو اپنے نفس پر سے دوزخ کی آگ حرام کرنے کی خاطر اسی محرم میں پاکپٹن کے آستانہ سے گذر کر حال میں واپس تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے لنگر کی روٹی کا ٹکڑا (جس سے ان کے نزدیک کھانے سے عقیدہ صاف ہوتا ہے) عمر کے گھر بھیجا۔ زید کی والدہ نے تبرک جان کر اس میں بقدر حصہ زید کو دیکر کہا۔ بیٹا فلاں خانقاہ کا خوردہ ہے بسم اللہ کر کے کھا لے۔ زید نے جواب دیا کہ اس کے کھانے میں کوئی ثواب نہیں میں نہیں کھاتا۔ اس پر عمر کو غصہ آیا۔ اور زید کو گالیاں دینی شروع کیں۔ زید باہر نکل گیا۔ ۱۰ محرم کی رات کو جب زید گھر میں داخل ہوا۔ تو عمر نے اسقاط مروجہ اور عرس اور خوردہ مذکورہ اور استعانت وغیرہ پر بحث چھیڑ کر زید کو مار پیٹ شروع کی۔ اس وقت کا نظارہ عجیب تھا۔ زید کہتا تھا کہ میں مقلد ہوں۔ اور عمل امورات متنازعہ پر خارج از تقلید ہے۔ ہرگز انکو جائز نہیں کہونگا۔ عمر اس کو داڑھی سے پکڑ کر گھسیٹتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ تو منافق اور شیطان اور مرتد وہابی ہے۔ تقلید میں یہ سب باتیں داخل ہیں۔ زید مظلوم کی بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے اس ظلم کو دیکھ رہے تھے۔ دو گھنٹے کامل زید کی یہ حالت تھی کہ کبھی تو اس پر لاتیں مکا۔ سونٹا چلتا تھا۔ اور کبھی داڑھی سے پکڑ کر گھسیٹا جاتا تھا۔ قریباً آٹھواں حصہ بال داڑھی کے اکھڑ گئے۔ بالوں کی کھینچا تانی سے غبغب اور ٹھوڑی غریب کی سوجھ گئی۔ آخر کار وہی قاضی صاحب موصوف پاکپٹن کے حاجی شہر کے امام مسجد شور و پکار پر تشریف لائے۔ پردہ کیا گیا۔ مولوی صاحب اندر آ کر مدعی افروختہ ہوتے زید کا خیال تھا کہ مولوی صاحب اچھے خاصے فقیہہ ہیں۔ جھگڑے کو منفصل کر کے مجھے اس ظلم سے نجات دینگے۔ لیکن افسوس مولوی صاحب نے پہنچتے ہی پہلے جو الفاظ کہے۔ وہ یہ ہیں کہ زیدا! تو لا مذہب۔ اور بیدین۔ اور غیر مقلد بن گیا ہے۔ ادھر ادھر کی ضعیف بے سند حدیثیں پڑھنے سے تیرا ایمان خراب ہو گیا اگر تو سلوک کی کتابیں پڑھتا۔ تو اسطرح لامذہب نہ ہوتا تیرا یہی علاج ہے۔ اور پھر بیٹھ کر اسقاط مروجہ اور عرس وغیرہ رسومات پر دلائل بیان کرنے شروع کئے۔

اسقاط مروجہ کو حیلہ بنا کر ایوب علیہ السلام کے حیلہ پر قیاس کیا۔ اور عرس کو بارہ وفات کے سانچے میں ڈہال کر محبت اولیاء اللہ پر مبنی ٹھہرایا۔ سمیع ہونے کا ثبوت درود نماز ایہا النبی رحمۃ اللہ وبرکاتہ سے پیدا کر کے اولیاء اللہ کو بہائے قضائے حاجت و حل مشکلات دور دور سے پکارنا جائز قرار دیا۔ مفتی ہوں تو ایسے ؎

گر ہمیں مکتب است وایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

مولوی صاحب کی تقریر پر زید نے صرف اتنا کہا۔ کہ مولوی صاحب! میں نے تا حال کوئی کتاب حدیث پاک کی کامل نہیں پڑہی۔ البتہ ادھر ادھر سے سنی سنائی حدیثیں چند ایک یاد ہیں۔ اور اسوقت میں نے کوئی حدیث اپنے قول کے ثبوت میں پیش نہیں کی۔ البتہ میں مدعی تقلید ہو کر کہتا ہوں کہ امورات متنازعہ پر عمل کرنا خارج از تقلید ہے۔ اور آپ تو مقلد ہیں۔ ان باتوں کے ثبوت میں آپ کو چاہئے تھا۔ کہ قول امام اعظم سے پیش کرتے۔ نہ کہ خود اجتہاد کرنے بیٹھ جاتے ہو۔ یہ جواب بھی عمر کو گستاخانہ معلوم ہوا۔ مولوی صاحب نے انہیں باتیں سنا کر کے زید کو غیر مقلد ہی ٹھیرایا۔ اور تشریف لے گئے۔ دوسرے دن زید کی داڑھی پھر عمر نے تھوڑی بہت اکھاڑی اب زید حیران ہے کہ ایک تو وہ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا کے تعمیل ماں باپ میں سر مو بھی نہیں کر سکتا۔ دوم وہ اگر امورات متنازعہ میں والد کا اتباع نہ کرے۔ تو والد اسکو عاق کرتا ہے۔ اور بد دعائیں دیتا ہے۔ سوم اگر ان کو جائز جان کر ان پر عامل ہو جائے۔ تو وہ حیران ہے کہ اب کس کی تقلید کی جاوے

امید ہے کہ آپ بذریعہ اخبار اہلحدیث زید کی تسلی تشفی کرنے کے علاوہ ایسی راہ دینگے جس پر عمل کرنے سے وہ مظلوم قدرے آرام پاوے گا۔ اللہ تعالےٰ آپکو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

(خریدار ۳۵۸۲ از ایبٹ آباد)

اہلحدیث۔ صورت مرقومہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتباع کا حکم ہے جس طرح انہوں نے اپنے باپ اور قوم سے برتاؤ کیا تھا۔ اسی طرح شخص مذکور کرے۔ یعنے باپ اور دیگر اقربا کی رسوم شرکیہ میں شریک نہ ہو۔ مگر انکا ادب اور ادائے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھے۔ خدا مدد کرے گا انشاء اللہ۔ باقی رہی اس بات کی تحقیق کہ یہ رسومات مروجہ حنفی مذہب میں ہیں یا نہیں۔ سو اس کا طریق آسان ہے۔ فقہ کی کسی معتبر کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ اگر اس میں یہ رسوم ملجاویں۔ تو سمجھیں کہ حنفی مذہب میں داخل ہیں۔ نہ ملیں تو خارج لیں اور زیادہ کرید کرنے کی کیا حاجت ہے؟

قربانی آہو وغیرہ } اہلحدیث ۹۔ اکتوبر میں ہرن کی قربانی کے متعلق ایک سوال نظر آیا تھا۔ حدیث شریف سے تو یہ ثابت نہیں۔ بلکہ محدثین لکھتے ہیں کہ اونٹ گائے بکری کے سوا قربانی ناجائز ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ مگر امام حسن بن صالح سے ہرن کی قربانی آئی ہے۔ یہ حضرت اگر آج ہوتے کو شنزوذو خرق اجماع کے جرم میں کوئی نہ کوئی فتوےٰ بیٹھے ہوتے گر خدا بھلا کرے۔ انکے صلحائے امت کا کہ کسی سے کچھ ان کے حق میں معلوم نہیں ہے

(۲) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے خود آنحضرت صلعم کے ہمراہ گھوڑوں کی قربانی کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اور (۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی سے مرغ کا بھی کرنا آیا ہے۔ دیکھئے سبل السلام ج ۲ صفحہ ۲۸ اور تلخیص حبیر جلد ۴ صفحہ ۳۸۸ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تخریج امام بیہقی کا حوالہ دیا ہے

واللہ اعلم

ابو داؤد محمد عبد اللہ از بہاولپور

فتاوے

تصحیح طلب۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ ذی الحجہ کو سوال ۱۹ کا جواب آپنے جو تحریر کیا ہے۔ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ سو گنجایش ہے۔ سائل کا سوال ہے۔ کہ جواریئے کی یا ان کی ضیافت کا کھانا جائز ہے یا نہیں جس کا جواب آپ یہ دیتے ہیں۔ کہ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ اسکو پورے طور سے خلاصہ کر کے تحریر فرما دیں۔ کہ کھانا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان از دہلی)

جواب۔ سوال میں چونکہ صدقہ وخیرات کا ذکر تھا۔ اس لئے اتنے جواب پہ کفایت کی گئی۔ ورنہ مفصل جواب یہ ہے۔ کہ نہ اوس کی خیرات قبول ہے نہ اوسکا کھانا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کل لحم نبت بالسحت فالنار اولی بہ۔ جو گوشت حرام سے پلا ہوگا۔ اوسکو آگ ہی کھائیگی

س نمبر ۵۴۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت کی امت میں تہتر فرقے ہونگے۔ اُن میں سے ایک فرقہ جو حضرت اور حضرت کے یا علی کے طریقے پر ہوگا۔ جنتی ہوگا۔ باقی سب فرقے دوزخی ہیں۔ فرماتے ہیں ہر ایک فریق اس بات کا دعی ہے کہ میں حضرت کے طریق پر ہوں۔ باقی سب گمراہ ہیں آنحضور سرور عالم نے کسی دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے (علماوں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ عین رحمت ہے) اب یہ فرماتے۔ کہ جن علما نے بوجہ اختلاف کے اپنا اپنا فرقہ علیحدہ کر لیا ہے۔ تو کیا اس حدیث سے یہ تصور نہیں ہوسکتا۔ کہ تہتر فرقے ہو جاویں۔ تو کیا مضائقہ۔

ج نمبر ۵۴۔ بیشک ہر فرقہ ناجی کا دعوے کرتا ہے مگر اس کی پہچان بالکل آسان ہے۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ جو ایمانی عقاید رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے اور جن پر صحابہ رہے جو فرقہ اونہی پر ہوگا۔ وہ ناجی ہے۔ اس کی پہچان آسان ہے کہ ہر فرقہ اپنے اعتقادات کو صحابہ کے اعتقادات سے ثابت کر دے پس ہم اوس کو ناجی سمجھیں گے۔ حدیث شریف میں جو اختلاف امت کو رحمت کہا گیا ہے۔ اوسکا مطلب وہ فرعی مسائل ہیں جن کے اختلاف سے ایمانی عقائد خراب نہیں ہوتے۔ جس کی مثال حدیث بخاری سے ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند صحابہ کو بنی قریظہ کی طرف بھیجکر حکم فرمایا کہ نماز عصر اون کے موضع ہی میں پڑھنا راستے میں جب سورج قریب الغروب ہوا۔ اور موضع بھی قریب آگیا۔ تو صحابہ میں اختلاف ہوا بعض نے کہا حضرت کی یہ مراد نہ تھی۔ کہ نماز قضا کر دینا۔ بلکہ آپکی مراد تھی۔ جلدی جانا چنانچہ ہم پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے ہم تو نماز وقت پر پڑھیں گے۔ بعض نے کہا ہم تو حکم کے مطابق وہاں پہنچکر ہی پڑھیں گے۔ آخر بعد واپسی یہ معاملہ حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ صحیح بخاری کے لفظ ہیں لم یعنف واحدا منہم (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۹۱) یعنے حضور نے کسی فریق پر ناراضگی نہ فرمائی۔

س نمبر ۵۵۔ ایک شخص مرض بواسیر میں مبتلا ہے جب سے اس کا خون مدت تک جاری رہا لیکن علاج کرنے سے خون بند ہو گیا ہے۔ اور مقعد پر زخم بن گئے ہیں جن سے ہر وقت سفید جیسا پانی جاری رہتا ہے۔ اور مریض مذکور ہر وقت چپ چپاہٹ رہتا ہے۔ اب شرعی حکم کس طرح ہے آیا اس مریض کو ہر نماز کے ساتھ استنجا اور وضو کرنا لازم ہے۔ یا فقط وضو کرنے کی حاجت پڑے گی۔ اس صورت میں جب اس نے بول وبراز نہ کیا ہو۔ (خریدار ۲۷۴۳)

ج نمبر ۵۵۔ بموجب حدیث پاخانہ یا پیشاب کے سوراخ سے کچھ نکلے تو وضو ٹوٹتا ہے۔ شخص مذکور کو جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ زخموں سے نکلتی ہے اندر سے نہیں۔ اس لئے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ العلم عند اللہ۔ اللہ اوسکو شفا بخشے۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۶۔ زید نے خالد کی معرفت بکر کی طرف بند چٹھی ارسال کی۔ خالد نے چٹھی پہلے خود کھولکر پڑھی اور بعد بکر کو دیدی۔ اس میں راقم اور مکتوب الیہ دونوں کو رنج پہنچا۔ اب سوال یہ ہے۔ علاوہ دونوں کے رنجیدہ ہونے کے بروئے شریعت خالد کو چٹھی کھولکر پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔

نوٹ۔ نیز مذکورہ بالا امر کی بابت آج کل گورنمنٹ کا کیا قانون ہے۔ (عبد العزیز سوداگر پشاور)

ج نمبر ۵۶۔ اگر چٹھی بند تھی۔ اور خالد کو اوس کے دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ یا اون میں باہمی مراسم ایسے نہ تھے جن کی وجہ سے وہ آپس میں ایسا برتاؤ کر لیا کرتے ہوں اور کسی کو رنج نہ ہوتا ہو۔ تو ان سب صورتوں میں خالد ایک قسم کی خیانت کا مرتکب ہوا۔ اوس کو دونوں طرف سے معافی مانگنی چاہئے۔

گورنمنٹ کا قانون کسی وکیل سے پوچھ لیں۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۷۔ ہم سلمان ملازمین منٹگمری سے خانیوال تک دورے میں رہتے ہیں۔ اس سفر میں نماز قصر کا کیا حکم ہے۔ قصر کریں۔ یا نہ (احمد الدین فارمین)

ج نمبر ۵۷۔ قصر کسی سفر میں بھی واجب نہیں صرف جائز ہے۔ سفر مذکور میں جائز ہے۔ پوری پڑھیں تو اچھا ہے۔

س نمبر ۵۸۔ دینی مدرسہ میں جو صدقات خیرات آتے ہیں۔ بوقت ضرورت اون صدقات کا مدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز ہے یا نہیں۔

(ایک سایل از بنگال)

ج نمبر ۵۸۔ مدرسین کی تنخواہ بھی دراصل طلبا ہی کے لئے ہے۔ اگر مدرسین کو تنخواہ نہ ملے گی تو تدریس بھی بند ہو جائیگی۔ پھر نہ مدرسہ نہ طالب علم رہیں گے اس لئے مدرسین کی تنخواہ میں صدقات اور زکواۃ کا دینا اوسی طرح جائز ہے جس طرح عاملین کو زکوۃ میں سے دینا جائز ہے۔ ۱ر داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۹۔ ایک امام نماز کے لئے مقرر ہے ایک شخص اوس سے کسی دنیاوی وجہ سے ناراض ہو کر الگ ہو گیا ہے۔ اور چند آدمیوں کو ملا کر الگ امام بنا لیا۔ جمہور نمازی امام اول کے ساتھ ہیں۔ کیا اوس شخص کا یہ فعل جائز ہے؟

(قادر بخش از کلکتہ مٹیا برج)

ج نمبر ۵۹۔ اگر محض نفسانیت اور دنیاوی رنجش سے ایسا کیا ہے۔ جیسا کہ سوال سے مفہوم ہے۔ تو یہ جائز نہیں۔ دنیاوی رنجش کو دینی کام میں نہیں لانا چاہئے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں منع ہے۔ ۱ر داخل غریب فنڈ

اطلاع۔ جو صاحب فتوے بھیجیں وہ غریب فنڈ کا ضرور خیال رکھیں۔ غریب فنڈ ایک ایسی مد ہے جس سے ایتام کم بضاعت مستفید ہو کر دعا خیر کرتے ہیں۔

متفرقات

حساب و سال مندرجہ ذیل نمبر کے احباب کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے۔ ۸ جنوری ۱۵ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روزہ مہلت چاہتے ہوں تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ مینیجر

۲۲۰-۶۳۶-۲۵۷-۲۵۱-۲۶۰-۴۶۷-۴۷۵
۶۹۴-۸۸۷-۹۵۰-۹۹۳-۱۰۳۲-۱۰۳۶
۱۰۴۳-۱۳۱۸-۱۳۲۵-۱۳۳۹-۱۳۶۹
۱۵۷۳-۱۵۷۵-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۸-
۱۶۴۲-۱۶۸۴-۱۸۳۰-۱۸۳۵-۱۸۴۱-
۱۸۵۵-۱۹۵۶-۲۱۶۳-۲۱۶۵-۲۱۶۸-
۲۱۶۹-۲۱۶۷-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۱۹۸-۲۲۰۶
۲۲۲۴-۲۶۳۳-۲۶۳۹-۲۶۴۲-۲۶۴۵
۲۶۵۲-۲۶۵۵-۲۶۶۵-۳۰۹۰-۳۰۷۲
۳۰۷۴-۳۰۷۶-۳۰۷۷-۳۰۷۹-۳۰۸۱
۳۰۸۲-۳۰۸۵-۳۰۸۸-۳۰۸۹-۳۰۹۰
۳۰۹۱-۳۰۹۳-۳۰۹۴-۳۰۹۵-۳۰۹۷
۳۰۹۸-۳۱۰۰-۳۱۰۸-۳۱۱۰-۳۱۱۳
۳۱۱۸-۳۱۲۱-۳۱۲۴-۳۱۲۵-۳۲۷۷-۳۴۲۳
۳۴۲۱-۳۴۲۳-۳۴۳۵-۳۴۳۶-۳۴۳۷
۳۴۳۸-۳۴۳۹-۳۴۴۰-۳۴۴۱-۳۴۴۲-۳
۳۴۴۳-۳۴۴۴-۳۴۴۵-۳۴۴۶-۳۴۴۷
۳۴۴۸-۳۵۴۰-۳۵۵۹-۳۵۶۵-۳۵۶۶
۳۵۶۴-۳۵۸۲-۳۷۳۰-

گرانی کاغذ وغیرہ کے نوٹ کو دیکھکر آج تک جتنے احباب کی رائیں آئی ہیں یہی کہتے ہیں کہ قیمت بڑھا دی جائے مگر ہم تا حال اسی رائے پر ہیں۔ جس کی وجوہات بھی لکھا ہوں کہ قیمت کا بڑھنا بہت سے احباب کو ناگوار ہوگا اس لئے بجائے قیمت بڑھانے کے بہی خواہان اہلحدیث اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تو گرانی کی کسر نکل سکتی ہے۔ بہرحال یہ فیصلہ احباب کی رائے اور عمل پر ہے۔ جلدی توجہ کریں۔

شکریہ احباب مسٹر شوکت علی خاں صاحب اپنے اون احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی اہلیہ مرحومہ کے انتقال پر تعزیت کے تار اور خطوط وغیرہ بھیجے۔

ناظرین دعا کریں۔ خدا مرحومہ کو بخشے۔ اور خانصاحب کو نعم البدل عطا کرے۔ آمین

ریویو قادیانی جماعت کی طرف سے ایک رسالہ اس مضمون کا نکلا تھا کہ بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت جاری ہے۔ چونکہ یہ عقیدہ جملہ اہل اسلام کے خلاف ہے اس لئے اس کتاب کا رد بہت ضروری تھا۔

انجمن تائید الاسلام لاہور نے اس کا رد چھپوایا۔ جو قابل دید ہے۔ اور بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے قادیانی مناظرات سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو اس کا دیکھنا مفید ہوگا۔ قیمت بلا محصول ۲ر ملنے کا پتہ منشی پیر بخش پنشنر سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور دروازہ بھاٹی۔

تریاق حسن یہ ایک طبی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعویٰ ہے۔ کہ اس میں امراض متعفنہ وبائیہ وغیرہ کا بیان مع آسان علاج کے کیا گیا ہے۔ بعض مواقع پر آیات قرآنی کو بے محل لکھا گیا ہے مصنف کو اپنے موضوع میں رہنا چاہئے تھا قیمت فی نسخہ عہ ضخامت اور صورت کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد احسن جنڈیالوی امرتسر۔

تفسیر آسمانی سبحان المثانی یہ تفسیر سورہ فاتحہ کی ہے۔ اس کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہے۔ کہ مصنف صاحب علوم ظاہری سے تو بہرہ ور نہیں مگر مرزا صاحب کی مریدی ہیں اون کے الہام قدرت ثانیہ کا مظہر اول ہیں اس لئے آپ قادیانی اور لاہوری دونوں پارٹیوں سے الگ سلسلہ کے بانی ہیں۔ خلیفہ اول قادیانی سے بھی آپکو خلاف تھا۔ آپ بجائے خود مدعی خلافت ہیں۔ خلیفہ اول (خدا معلوم کیوں؟) آپکو مراقی کہتا تھا۔ بہرحال یہ تفسیر گو سورہ فاتحہ کی تفسیر نہیں بلکہ مصنف کے دل و دماغ کے خیالات ہیں تاہم قادیانی فرقہ کے اندرونی حالات دکھانے کیلئے اچھی ہے۔ ... پتہ۔ ...

تماپور ضلع ننگگور (دکن)

جواب طبی استفسار مندرجہ اہلحدیث ۲۷ نومبر ۱۴ء پہلے کسی طبیب کے مشورہ سے منضج و جلاب کی تدبیر کرلیں۔ تو بہتر ہے۔ پھر معجون برد الساعۃ پہلے کچھ کم شروع کرکے نصف ماشہ تک بعد عصر کے بعد خالی پیٹ کھایا کریں۔ یہ معجون پورانا کارآمد ہوتا ہے۔ بنا بنایا منگوا لیں۔ ترشی اور منہ لاورشیاء سے پرہیز ہے۔ واللہ الشافی
ابو داؤد عبد اللہ داؤدی شفا خانہ بہاولپور۔

جواب التماس مندرجہ اہلحدیث ۴ دسمبر شیخنا و شیخ الکل سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی سوانح بنام الحیات بعد الممات آپکے پوتے مولوی ابو الحسن صاحب سے بہ پتہ پھاٹک حبش خاں دہلی ملے گی قیمت تخمیناً عہ ہوگی۔ اس میں زمرہ تلامذہ آنجناب از لاہور و پنجاب احقر کا نام بھی شرفیاب پائینگے
ابو داؤد عبد اللہ ساکن بیرکھائی متصل چونیاں وارد حال بہاولپور۔

بنک زمینداری بجواب مذاکرہ مندرجہ اہلحدیث ۴ دسمبر
زمانہ کی ہوا کھاتے ہوئے علماء کی تو کہی نہیں جاتی مگر منقولات شرع کے دائرہ میں گھرے ہوئے تو کوئی کم ہی ایسے ہونگے جو کسی بھی ایسے سود میں بہبود خیال کریں۔ جو کسی راس المال کے بطور قرض لینے پر مقرر ہو۔ مرفوعاً اگرچہ ضعیف سند ہے۔ مگر صحابہ کے آثار سے ثابت ہے۔ کہ کل قرض جر نفعاً فهو ربوا۔ یعنی قرض پر جو فائدہ بھی اٹھائیں وہ بیاج ہے۔ هذا والله اعلم (ابو داؤد محمد عبد اللہ)

انجمن اسلامیہ گورکھپور کا جلسہ
۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر کو ہوگا۔ حضرات علماء کرام نے شرکت جلسہ منظور فرمائی ہے۔ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی۔ جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی۔ جناب مولوی مرتضیٰ حسین صاحب دیوبندی جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری شیر اسلام جناب مولوی ابو القاسم صاحب بنارسی۔ جناب مولوی عبد المجید صاحب بنارسی فاضل۔ جناب مولوی قطب الدین صاحب ... جناب مولوی اسرار الحق صاحب ... جناب مولوی عبد السمیع صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم دیوبند۔ جناب مولوی نظام الدین صاحب ... جناب خواجہ کمال الدین صاحب ...

انتخاب الاخبار

جنگ کی بابت اتنا یقینی ہے۔ کہ ہر طرف جاری ہے تفصیل عند اللہ۔

جرمن افسر جو ترکی فوج میں ہیں بظاہر مسلمان ہو کر مسجدوں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اون کے بلّوں پر کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

مصر کے ملک کو انگریزی گورنمنٹ نے الحاق کر کے اپنا ایک صوبہ قرار دے لیا ہے۔

تین چار جرمن جنگی جہازوں نے انگلستان کے شمال مشرق ساحل کے قلعہ بند مقامات سکاربرو وہیٹی اور ہارٹل پول پر گولہ باری کی۔

ہارٹل پول میں ایک گولہ گیس کے ذخیرہ پر پڑا۔ جو پھٹ کر مشتعل ہو گیا۔

ہارٹل پول میں ۵۵ شہری آدمی ہلاک اور ۱۱۵ زخمی ہوئے۔

سکاربرو میں ۱۹ ہلاک اور ۱۲ زخمی ہسپتال میں پہنچے ہیں

وہیٹی میں دو ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے۔

محکمہ جنگ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہارٹل پول کے توپخانے نے دشمن کے جہازوں کو نقصان پہنچایا

جرمن مسلح تجارتی جہاز کارموٹ جزیرہ گوام میں غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے دردانیال میں داخل ہو کر ترکی جنگی جہاز مسعودیہ پر تارپیڈو پھینک کر اسے غرق کر دیا۔

مسعودیہ کے آدمی کشتیوں پر سوار ہو کر بچ گئے ۱۴۔ دسمبر کو انگریزی بیڑے نے دردانیال پر گولہ باری کی۔

وینس (اٹلی) کی خبر ہے۔ کہ آسٹریا کی دو تباہ کن کشتیاں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئیں

روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ جنگ بحیرہ بالٹک میں جرمن جنگی جہاز فریڈرک کارل غرق کر دیا گیا تھا۔ اور اس کے ۲۰۰ آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

پیرس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ برطانوی بیڑہ نے ویسٹنڈ (واقعہ بلجیم) پر جو جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ گولہ باری کی۔

جرمن فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز نے (جو اب برسلز واقعہ بلجیم کا حاکم ہے) ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جرمنی ایک سال تک جنگ جاری رکھنے کے لئے تیار ہے

انور پاشا علاقہ قفقاز (کوہ قاف) میں ترکی سپاہ کی کمان پر گئے ہیں۔

متحدہ افواج۔ فرانس اور بلجیم میں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں

سروی فوج پھر اپنے پایہ تخت بلغراد میں داخل ہو گئی ہے۔

سرویہ کا بادشاہ بلغراد میں مع اپنے شاہزادوں کے فوجی شان و شوکت سے داخل ہوا۔

سروی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرویوں کے پاس ساٹھ ہزار آسٹروی قیدی ہیں۔ اور سروی علاقہ اب آسٹرین سپاہ سے صاف ہو گیا ہے۔

سرویہ میں آسٹروی سپاہ کی شکست پر ہنگری اور آسٹریا میں بہت کچھ آثار پیدا ہو گئے ہیں

اہل ہنگری جرمن افسروں کو اس شکست کا باعث قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی مدد کے لئے سرویہ سے تین آسٹروی لشکر منگوا لیے تھے۔ اور اس طرح سرویہ میں آسٹروی فوجوں کی کمی انکی شکست کا باعث ہوئی۔

اسٹرڈم کا تار مظہر ہے۔ کہ متحدہ سپاہ کے ہوابازوں نے پھر مقام فری برگ پر گولے پھینکے

بخارسٹ اور صوفیہ میں جرمن گماشتے رومانیوں اور بلغاریوں کو اپنی حمایت کے لئے بھڑکانے میں مصروف ہیں

اخبار ڈیلی میل لندن کا نامہ نگار قاہرہ (مصر) لکھتا ہے کہ انگریزوں سے لڑنے پر عرب سپاہی رضامند نہیں ہیں

اخبار ٹائمز لندن کا نامہ نگار دارالسلطنت روس سے لکھتا ہے۔ کہ روس کے باشندے جنگ کے سخت خلاف ہیں

گورنمنٹ بلجیم کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے بلجیم کی پراونشل کونسلوں کو حکم دیا ہے کہ ڈیڑھ کروڑ پونڈ تاوان جنگ کی ادائگی کا انتظام کریں۔

جرمن اخبارات لکھتے ہیں کہ پیوٹرکوف (پولینڈ) کی جنگ میں ڈاکٹر وان بیتھمن ہالوگ وزیر اعظم جرمنی کا بیٹا سخت مجروح ہو کر روسی فوج کے ہاتھ گرفتار ہو گیا ہے۔

جرمن سپہ سالار اعظم وان مولٹکے کی بجائے جنرل وان فاکن ہین مقرر ہوا ہے۔

جنرل وان مولٹکے ابھی اسقدر تندرست نہیں ہوا۔ کہ میدان جنگ میں جا سکے۔

لوڈز کے معرکوں میں روسیوں کا ۲۰ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے۔

روسیوں نے پولینڈ میں پھر اپنی حالت کو درست کر لیا ہے۔ اور وہ اپنے مورچوں کو درست کر کے جرمن حملوں کو پسپا کر رہے ہیں۔

کراکو کے جنوب میں سخت لڑائی ہو رہی ہے

روسیوں کی اطلاع سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ جرمن وسچولا کی سپاہ کو مزید کمک پہنچا رہے ہیں تاکہ وارسا کو فتح کر لیں۔

روسیوں کی مراسلت مظہر ہے۔ کہ جرمن علاقہ ملاوا میں سرحد کی طرف پسپا کر دئے گئے۔ دریائے وسچولا کے بائیں کنارے پر جرمنی کے سخت حملوں سے روسی کسقدر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے

بنگال میں ڈکیتیاں۔ کلکتہ ۱۹ دسمبر کی خبر ہے۔ کہ دو اہم ڈکیتیوں کی خبر آئی ہے جن میں سے ایک ضلع ہوگلی میں واقع ہوئی۔ اور دوسری کھلنہ میں وقوع میں آئی۔ دونوں واردانوں میں ڈاکوؤں نے نود وجبر کا استعمال کیا۔ اور بہت سا مال و اسباب لیکر بھاگ گیا۔

پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ سنا ہے۔ دفتر اخبار سند لاہور اور یونین سٹیم پریس کے ساتھ ہی خالصہ اخبار لاہور کے دفتر کی بھی تلاشی کی گئی تھی۔

سنوز پنڈت ہری لال شرما اڈیٹر و مالک اخبار سند کے گھر کی تلاشی جاری ہے

سردار چندا سنگھ وکیل نابینا فیروز پور کو چیف کورٹ پنجاب نے فہرست وکلا سے خارج کر دیا ہے۔ وکیل کے خلاف سٹرا سورتھ سمتھ کے مقدمہ میں بدعنوانی کیلئے

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

نادر حالات ۔ مفید واقعات و مکتوبات

جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات ای تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو لشکری سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دست میں آ گیا ۔ اور جنگ سے تائب ہوا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آئے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کی دعا سے شیعہ عالم رہا ہیں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصرت پا کر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے بد اطوار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں ۔ ہندو بالدار مسلمان ہو گئے ۔ اسی ضمن میں مولانا اسمٰعیل شہید کے مفید حالات اور مولانا عبدالحی کے حالات مذکور ہیں ۔ جو نہایت مفید و دلچسپ اور سراپا نصیحت ہیں ۔ علمائے کرام کے لئے عموماً اور صوفیائے عظام کے لئے خصوصاً یہ نادر تحفہ ہے کاغذ اعلیٰ ۔ چھپائی نہایت اعلیٰ ۔ اصلی قیمت عہ مگر رعایتی ۸

تربیت اولاد ۴ تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث ۔ اور بچوں کی جسمانی ، اخلاقی اور روحانی نشو و نما کی سہل اور کارآمد ترکیبیں ۔

الایمان ۴ اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیسا ہے ۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج ۶

المرأۃ المسلمۃ مصر کے نامور فاضل فرید وجدی آفندی کی علامانہ تالیف کا اردو ترجمہ و تلخیص جس میں علمی تاریخی ۔ اجتماعی عمرانی ۔ اور فلسفی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ بے پردگی عورتوں کے طبعی فرائض کے خلاف اور فطرت کے مخالف ہے ۔ قابل دید ۸

سوانح عمری مولانا روم اس کتاب میں مولانا روم کی علمی زندگی کے نتیجہ خیز واقعات فلسفیانہ تاریخ کی روشنی میں لکھے گئے ہیں ۔ اور فلسفہ و علم کلام میں ان کے عظیم الشان کارناموں پر نہایت وسیع بحث کر کے دکھایا ہے کہ مغربی خیال کے مطابق جس علم کلام کی آج کل دنیا کو ضرورت ہے ۔ اور فلسفہ جدید کے جو مسائل آج یورپ کی ایجاد سمجھے جاتے ہیں مولانا روم ہی اس کے بانی ہیں ۔ اور مثنوی معنوی میں اس کی پوری توضیح موجود ہے ۔ مولفہ علامہ شبلی

حیات خسرو حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کو اہل ایران خسرو شعرا مانتے ہیں ۔ وہ فارسی نثر نگاری کے مجتہد اور ایک خاص طرز کے موجد تھے ۔ کامل تقریر ۔ وغیرہ ناموران عجم کو ان کے اجتماع پر ناز ہے ۔ ہندی و سنسکرت میں بھی وہ یگانہ روزگار تھے ۔ اور ہماری زبان اردو کی بنیاد انہی سے پڑی ہے ۔ اس کتاب (حیات خسرو) میں ان کے واقعات زندگی پر ہر پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے ۔ اور ان کے کلام کے ہر صنف کا مکمل نمونہ پیش کیا گیا ہے ۔ نہایت دلکش اور دلچسپ سوانح عمری ہے ۔ ۱۲

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر (پنجاب) ڈھاب کھٹیکاں

فاتح قادیان جس میں مناظرہ کی روئداد جو لدھیانہ میں مولانا ثناء اللہ اور ...

مومیائی

۱۵/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔ بوڑھے بچے ۔ جوان کو یکساں مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی ۔

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آنے دو چھٹانک ایک روپیہ و بخت سے مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے رقمطراز ہیں :۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی ۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا ۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرما دیں ۔ (۲۷ نومبر ۱۴ء)

جناب صاحبزادہ صاحب موضع جنگڑھوا ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی گئی ۔ بہت فائدہ ہے ۔ آپکی مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے ۔ مہربانی کر کے آپ ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلو بہت جلد بنام مولانا عبد الستار صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ ... روانہ کر دیں ۔ غالباً آپکو خیال ہوگا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں (۲۳ نومبر ۱۴ء)

ملنے کا پتہ

چروپرائٹر وی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

اسلام اور علمائے فرنگ اسلام کی عظمت صداقت اور فضیلت پر یورپ کے علماء ۔ فلاسفروں ۔ مورخوں کی ۳۲ آراء کا مجموعہ ۳

کتاب خیر الاسلام تائید زینت الاسلام پنجابی نظم

ایک کم فہم بدعتی ملا نے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا ۔ اس رد کی تردید میں یہ کتاب ۲۶۴ صفحات میں ۲۲ × ۲۹ تقطیع پر طبع ہوئی ہے قیمت قریب لاگت صرف ۸ ؍ بلا محصول ہے ۔ بدعات مروجہ کا خوب قلع قمع کیا گیا ہے ۔ شائقین سنت نبوی پتہ ذیل سے طلب فرماویں ۔

خیر الدین احمد از سرسہ ضلع حصار

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و احتلام

ان حبوب کے استعمال سے کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عمہ

طلاء ۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔ بالکل کے اندر دور ہو جاتے ہیں ۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے ۔ اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے قیمت صرف ۴؍

تپ لرزہ ۔ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو ۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت ۱۲ ؍

شربت دافع بواسیر خونی

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی بوتل ۲؍

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

سرمہ آسمانی

داؤدی شفاخانہ

یہ سرمہ آنکھ کی تمام بیماریوں میں اکسیر ہے ۔ کمزوری ۔ پانی بہنا ۔ نزول الماء کا خوف ۔ جالا ۔ کدورت ۔ غبار ۔ باخلیہ جلد دکھائی آ جانا ۔ لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ سب میں بلا شبہ تیر بہدف حکمی ہے ۔ قیمت مع محصول ڈاک

فی تولہ عہ ان رجسٹرڈ

(نوٹ) ادویہ چشم کے ہمراہ مزاج و طبع اور قبض وغیرہ کا حال بتلا کر کوئی غذائی دوا بھی حاصل کرنا چاہئے ۔ دو دیگر شفاخانہ ہذا میں جملہ امراض کیلئے ادویہ مرکبہ بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے ۔

ابو داؤد عبد اللہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

مالک داؤدی شفاخانہ بہاولپور

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو با تباع سنت حضرت سرور کائنات محض امی تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر علی خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے ۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے رستہ میں آ گیا ۔ اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خادم کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر رفض سے تائب ہوا جن کی دعا سے دلوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں جو حج پر گئے ۔ تو راستے میں انگریزوں نے ان کو دعوت دی ۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے ۔ جن کے ہاتھ پر بالا سند و ستے ہیٹے سچا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا ۔ غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پورے تین سو صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرماویں

قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف عہ

ملنے کا پتہ

مینیجر صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

خط سرسری داخل کرو

نعمت ہر دو جہان حاصل کرو

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمت میں تخفیف رعایت

یکم صفر ۱۳۳۳ھ سے آخر ربیع الآخر تک

صحیح بخاری مترجم حاشیہ شدہ ہشت پارہ اصلی قیمت للعہ ۔ رعایتی قیمت مجلد کی ۱۴؍ باجلد عہ پارہ اول **صحیح مسلم** مترجم حاشیہ شدہ یہ بھی اسی پایہ کی کتاب ہے ۔ اصلی قیمت ۵؍ رعایتی ۲؍

مدار الانسان منظوم مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب ساکن موضع کلاس والا اصلی قیمت ۴؍ رعایتی ۲؍

پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ فوراً درخواستیں بھیجکر کتابیں منگا لیں ۔ کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی ۔ محصول ڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا ۔

المشتہر

نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ شہر فیروزپور دروازہ ملتانی

الانصاف فی حق الاحناف ۔ احناف کے جواب میں قیمت ۳؍

البرہان العجاب ۔ فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۲؍

لے گائیڈ ٹو پرشین عربک ریلیٹیڈ پیریڈ اس کتاب میں فارسی عربی الفاظ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے ۔ سکولوں اور کالجوں کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے ۔ ۱؍

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں لالہ کرشن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا